

یہ کتاب

اپنے بچوں کے لیے scan کی بیرون ملک مقیم ہیں
مومنین بھی اس سے استفادہ حاصل کرسکتے ہیں۔



منجانب .

سپیل سکینہ

یونٹ نمبر ۸ لطیف آباد حیدر آباد پاکستان



۷۸۶
۹۲-۱۱۰
یا صاحب الزماں اور کئی



لبیک یا حسینؑ

مذہب عباس
خصوصی تعاون
رضوان رضوی

اسلامی کتب (اردو) DVD

ڈیجیٹل اسلامی لائبریری -

SABIL-E-SAKINA
Unit 08,
Latifabad Hyderabad
Siedh, Pakistan.
www.sabeelesakina.page.it
sabeelesakina@gmail.com

NOT FOR COMMERCIAL

عرفات حج

مولانا سید محمد عنون نقوی



بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

عرفان حج

تاریخ حج، مناسک حج، زیارات مقامات مقدسہ
زیارات معصومین و بزرگان دین و مجموعہ دعا

— از قلم —

مولانا سید محمد عون نقوی

ناشر
ادارہ تبلیغ تعلیمات اسلامی پاکستان
فون: 6621221

عرفان حج

جملہ حقوق بحق ادارہ تبلیغ تعلیمات اسلامی پاکستان محفوظ ہیں

کتاب کا نام _____ عرفان حج
مؤلف _____ مولانا سید محمد عون نقوی
طبع اول _____ 2006ء
طبع دوم _____ 2006ء
طبع سوم _____ 2008ء
تعداد _____ دو ہزار
قیمت _____ 212 روپے
کمپوزنگ _____ شیراز کمپوزنگ سینٹر
0333-3274064
پرٹنگ _____ سید حسن عباس
(فون): 0300-9277474

ملنے کا پتہ

دفتر ادارہ تبلیغ تعلیمات اسلامی کمرہ نمبر 5 امام بارگاہ رضویہ سوسائٹی کراچی
دفتر الحرمین سائمنی ٹاور، ایم اے جناح روڈ کراچی
محفوظ بک ایجنسی، مارٹن روڈ کراچی
احمد بکڈ پو، رضویہ سوسائٹی کراچی
رحمت علی بک ایجنسی، کھارادر کراچی
حسن علی بکڈ پو، ایم ایم باڑہ، کھارادر کراچی
افتخار بکڈ پو، اسلام پورہ لاہور
نیشنل بک ڈپو، جھنگلہ چوک خیر پور میرس

عرضِ ناشر

”عرفان حج“ ارباب شعور و دانش و عازمین حج کے لئے ایک تحفہ ہے جو ادارہ تبلیغ تعلیمات اسلامی پاکستان کے سربراہ مفتی الاسلام مولانا سید محمد عون نقوی صاحب قبلہ کے زور قلم کا نتیجہ ہے۔ جو سرزمین انبیاء کی سیر کرنے والوں، ندائے ابراہیمی پر لبیک کہنے والوں اور بارگاہ سرکارِ مدینہ پر جبیں رسائی کرنے والوں کی رہنمائی کے لئے ایک مفید اور منفرد کتاب ہے۔ جس میں فضائل حج، تاریخ حج، فلسفہ حج، احکام حج، آداب حج، تاریخ مکہ و مدینہ، تاریخ عرب، زیارات مکہ و مدینہ کا اجمالی جائزہ اور مکہ و مدینہ کی معروف مساجد کی تفصیل کے علاوہ حج کے تمام ضروری مسائل پیش کئے گئے ہیں اب عازمین حج کو مناسک، دعا کی کتابوں اور زیارات وغیرہ کی کتابیں لے جانے کی علیحدہ علیحدہ ضرورت پیش نہیں آئے گی ”عرفان حج“ میں وہ تمام دعائیں، زیارات اور احکامات حج موجود ہیں جس کی ضرورت ہمیں میقاتِ احرام سے حرم تک پیش آتی ہے۔ عرفان حج جس کی اشاعت کی سعادت ادارہ تبلیغ تعلیمات اسلامی نے حاصل کی ہے ایک مربوط و مکمل کتاب ہے، ہمارا ادارہ گزشتہ چوبیس سال سے تعلیمات محمد و آل محمد علیہم السلام کی تبلیغ و ترویج میں بڑی دلجمعی، لگن، خلوص اور نیک نیتی کے ساتھ مصروف ہے اور اب تک مختلف موضوعات پر بے شمار کتابیں شائع کر چکا ہے اور آئندہ بھی دینی حوالے سے پرورش لوح و قلم کرتا رہے گا۔ ہم ادارہ کے سربراہ مفتی الاسلام مولانا سید محمد عون نقوی کے ممنون ہیں کہ انہوں نے ہماری فرمائش پر اپنی بے پناہ مصروفیت کے باوجود عرفان حج تحریر فرمائی۔

بندۃ ابوطالب

سید محمد آصف شاہ حسینی

جنرل سیکریٹری

ادارہ تبلیغ تعلیمات اسلامی پاکستان

انتخاب

سید محمد عون نقوی

فہرست

نمبر شمار	عنوان	صفحہ نمبر
1-	عرض ناشر	3
2-	پیش لفظ	7
3-	تقاریف	11-34
4-	فلسفہ حج پر ایک نظر	35
5-	حج اور قرآن	45
6-	حج آمد الطاہرین کی نگاہ میں	51
7-	ہمیں حج کیوں کرنا چاہئے؟	66
8-	عرب پر ایک نگاہ	69
9-	مکہ معظمہ کی تاریخ	72
10-	آغاز حج	76
11-	حج عہد جاہلیت میں	88
12-	خانہ کعبہ کی تاریخ	91
13-	عرفان حج	101
14-	چند سبق آموز نصیحت	104
15-	اصطلاحات حج	110
16-	حج	121

عرفان حج

صفحہ نمبر	عنوان	نمبر شمار
133	جدہ سے میدان غدیر تک	
141	عمرہ مفردہ	-17
201	مکہ معظمہ	-18
204	مسجد الحرام	-19
220	مولد رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم	-20
222	زیارت مکہ	-21
241	تاریخ مدینہ منورہ	-22
244	مدینہ منورہ روانگی و زیارات	-23
258	مسجد نبوی	-24
259	روضہ شریف	-25
268	بقیع کا قبرستان۔ زیارات	-26
288	احد کا مقام	-27
297	مساجد مدینہ و دیگر زیارات	-28
315	عمرہ جمعہ	-29
324	آغاز حج	-30
360	دعائیں	-31
465	مسائل حج	-32
493	ذاتی روحانی مشاہدات	-33
495	کتابیات	-34

پیش لفظ

حج عمرہ اور زیارات کی اہمیت فضیلت اور ضرورت کس حد تک خوشنودی خدا کا ذریعہ ہے اس کا اندازہ اس کتاب میں درج عنوانات سے لگایا جاسکتا ہے بندہ حقیر نے علماء، بزرگوں اور اساتذہ سے جو فیض حاصل کیا وہ اس کتاب میں حج سے متعلق قلمبند کیا ہے۔

عازمین حج سے گزارش یہ ہے کہ وہ حج کے ہر پہلو کو گہری نظر سے دیکھیں، اخلاص عقیدت اور روحانیت کے سمندر میں غوطہ زن ہو کر مناسک حج ادا کریں پھر دیکھیں کہ فضل خدا پوری زندگی پر کیسے جاری و ساری ہوتا ہے۔ گزشتہ سات سال سے دلی تمنا تھی کہ حج سے متعلق ایک انتہائی جامع اور مدلل کتاب ترتیب دی جائے بفضل خدا یہ خواہش محقق دوراں ادیب فاضل اور میرے مشفق بزرگ الحاج جناب سید آل محمد رزمی کی تشویق پر اس سال پوری ہوئی۔ بلاشبہ آل محمد رزمی صاحب حج کو معنوی اعتبار سے دیکھتے ہیں اور قلبی لگاؤ سے حرم خدا کی زیارت کرتے ہیں اور عازمین حج کو ذکر آل محمد علیہم السلام سے فیض پہنچاتے ہیں۔ میں ذاتی طور پر ان کا معترف اور معتقد ہوں۔ اس کتاب پر تقاریر لکھنے پر خطیب اکبر حضرت مرزا محمد اطہر صاحب قبا، حجتہ الاسلام مولانا رضی جعفر نقوی صاحب قبلہ، حجتہ الاسلام علامہ حسن رضا غدیری صاحب قبلہ، حجتہ الاسلام مولانا حسن ظفر نقوی صاحب قبلہ، حجتہ الاسلام مولانا احتشام عباس صاحب قبلہ، حجتہ الاسلام مولانا استاد دھنی بخش صاحب قبلہ، حجتہ

عرفانِ حج

الاسلام مولانا شہنشاہ حسین صاحب نقوی اور محقق ادیب اور شاعر آل محمد رزمی صاحب کا انتہائی ممنون و مشکور ہوں۔ جنہوں نے حقیر پر لطف و کرم فرما کر اس کتاب کے مندرجات پر بہترین تحریریں عنایت فرمائیں جو کہ خود ایک دستاویز کا درجہ رکھتی ہیں اور بندہ حقیر کے لئے سزا سے کم نہیں۔ اس موقع پر بندہ حقیر اگر اپنے محسن مولانا حسن ظفر نقوی صاحب کا ذکر اس حوالے سے نہ کرے تو کم ظرفی ہوگی کہ مولانا حسن ظفر صاحب قبلہ نے کاروانِ الحرمین کے روح رواں معروف، قومی شخصیت اور ماہر امور حج سید نواز ش رضا رضوی کو چھ سال قبل مشورہ دیا کہ وہ مجھ حقیر سے رابطہ کریں اور بحیثیت معلم (خادم) حج پر ساتھ لے جائیں اور نواز ش رضا صاحب نے اس مشورے پر عمل کرتے ہوئے بندہ حقیر کو الحرمین میں خدمت کا موقع دیا جبکہ پہلا حج کاروانِ ابوطالب میں مولانا احمد عباس مخنی صاحب کے ساتھ محترمہ انجم صاحبہ (والدہ توقیر زیدی صاحبہ) کی طرف سے سرانجام دیا اور یہ حج مشاہداتی حج تھا جس میں بہت سے تلخ و شیریں تجربات ہوئے۔ دوسرا حج اور اب تمام حج الحرمین ہی کے پلیٹ فارم سے سرانجام دیئے۔ حج کے مسائل حل کرانے کے لئے حج عمرہ اور زیارات کمیٹی بھی تشکیل دی گئی جس میں مولانا اکرام حسین ترمذی صاحب، مولانا شہنشاہ حسین نقوی، مولانا غلام علی عارفی، مولانا اکبر علی ناصری، مولانا سخاوت حسین حیدری، جناب آصف شاہ حسینی، جناب وقار حسن نقوی، جناب آل محمد رزمی، جناب مشتاق حسین شبر، جناب محمد علی رضوی، جناب زوار حسین نوید، جناب علی جان، جناب ملک اظہار، جناب آغا نادر رضوی، جناب ساغر نقوی، جناب ہادی رضوی (زین العابدین امام بارگاہ)، جناب حاجی خوجہ دلاور حسین، جناب سجاد شیر رضوی، جناب انوار علی جعفری اور جناب ریاض حسین زیدی شامل ہیں۔ یہ کمیٹی عازمین حج اور زائرین کے مسائل حل کرانے میں معاون ثابت ہو رہی ہے اور حج و زیارات کو آسان بنانے میں مومنین کی دعاؤں کے حقدار بن رہے ہیں۔ دراصل نیکی ہی آئندہ کام آنے والی نعمت ہے اور نیکی کے بعد شکر خدا بجالانا خود بڑی نیکی ہے۔ بندہ حقیر

عرفانِ حج

رب جلیل کا جتنا شکر ادا کرے کم ہے جس نے انتہائی مشفق عزادار اور خدا ترس باپ قبلہ سید عابد حسین نقوی کی صورت میں اور انتہائی رحم دل چھپ چھپ کر دعائیں دینے والی ماں سیدہ فلک ناز نقوی کی صورت میں بندہ حقیر کو عطا فرمائے۔ اس موقع پر اپنے دادا اور تانی کو کسی صورت فراموش نہیں کر سکتا جنہوں نے بچپن میں درس و لایت سے سرفراز کیا۔ بندہ حقیر ایک مرتبہ پھر تمام حجاج کرام، ذرائع ذوی الاحترام، محبت کا اظہار فرمانے والے علماء کرام، ذاکرین عظام کا ممنون ہے جو کہ ہر لمحہ بندہ حقیر کے معاون و مددگار رہتے ہیں۔ اپنے فاضل ترین بھائی مولانا سید شہنشاہ حسین نقوی کی محبتوں کا مقروض رہوں گا جس کی مشاورت ہر لمحہ شامل حال رہتی ہے۔ اپنے بھائی سید منظر مہدی اور ساجد حسین نقوی (بادشاہ) کی الفت اور محبت کا بدلہ نہیں دے سکتا جو کہ میرے ساتھ ہر مسئلے میں معاون و مددگار رہتے ہیں۔ حجاج کرام کی خدمت، روحانیت، ذاکری، بیرون ملک دورے، کثرت پروگرامز، میڈیا اور اخبارات کے حوالے سے بعض احباب حسد کا شکار رہتے ہیں جن کے لئے حرم خدا، روضہ رسولؐ اور ہر مقدس مقام پر دعا کرتا ہوں کہ خداوند عالم بحق آل یسینؑ میرے حاسدوں کو دوستوں میں تبدیل فرمادے۔ آمین

اس موقع پر اگر ادارہ تبلیغ تعلیمات اسلامی پاکستان کے کارکنوں خصوصاً جناب سید آصف شاہ حسینی کا ذکر نہ کیا جائے تو ظلم ہوگا جنہوں نے گزشتہ 25 سال سے بندہ حقیر کے ساتھ دامن درہمے سخن تعاون کیا۔ ان کے بھائی اکبر عباس زیدی جو کہ صحافت میں میرے استاد رہے۔ خداوند عالم سب کی توفیقات میں اضافہ فرمائے۔ آمین

اس کتاب عرفانِ حج کو زمانے کے امام ولیؑ دورانِ محبت خدا امید عالمین حضرت اولی الامرؑ زمانہ امام مہدیؑ عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف کی بارگاہ میں شرف قبولیت حاصل ہو جائے تو ذریعہ نجات بن جائے گی۔ مجھے اپنی علمی اور قلمی بے مائیگی کا احساس ہے میں نے جو کچھ پڑھا اور جو دیکھا اس مطالعہ اور مشاہدہ کو اپنی بساط کے مطابق اس کتاب میں تحریر کر دیا ہے۔

عرفانِ حج

میں اپنی اس کوشش میں کہاں تک کامیاب ہوا ہوں اس کا فیصلہ از باب شعور و دانش فرمائیں گے یا وہ عازمین حج جنہیں پروردگار نے حج کی سعادت بخشی کہ میں اپنی کاوش و کوشش میں کہاں تک کامیاب ہوا۔ ہو سکتا ہے کہ پروف ریڈنگ میں سہو غلطیاں رہ گئی ہوں، آپ اسے میری عدم الفرصتی پر محمول فرما کر معاف فرمائیں گے اور اپنے نقد و نظر اور گراں قدر آراء سے آگاہ فرما کر بندہ پروری اور عون و نوازی فرمائیں گے تاکہ دوسرے ایڈیشن میں ان اغلاط کا ازالہ کر لیا جائے۔ میں اس کتاب کے کمپوزر جناب امتیاز آف شیراز کمپوزنگ سینٹر تاجھ کراچی اور جناب غلام اکبر آف حیدری پرنٹنگ سرورسز کا بھی ممنون و مشکور ہوں جن کی معاونت میرے شامل حال رہی۔

ناچیز و محتاج دعا
سید محمد عون نقوی

خطابت سے سعادتِ حج تک

خطیب اکبر مولانا مرزا محمد اطہر مدظلہ العالی

3۔ شاہ کج لکھنؤ۔ انڈیا

حج اسلام کا ایک اہم رکن ہے اور اللہ تعالیٰ کی عبادت کا پہلا اور قدیم طریقہ ہے۔ اس میں مالی، روحانی اور جسمانی عبادات شامل ہیں۔ حج کے لفظی معنی ”ارادہ“ کے ہیں اور مذہبی نقطہ نگاہ سے اس سے مراد مقدس مقامات کا سفر ہے۔ لیکن شریعت کے لحاظ سے مکہ مکرمہ میں حضرت ابراہیم علیہ السلام کی تعمیر کی ہوئی عمارت خانہ کعبہ کا طواف کرنا اور مکہ معظمہ کے مختلف مقدس مقامات یعنی منی، عرفات، مزدلفہ میں مقررہ دنوں اور مقررہ اوقات میں حاضر ہو کر احرام باندھ کر افعال و مناسک بجالانے کا نام حج ہے۔ حج زندگی میں ایک بار ادا کرنا ہر صاحب استطاعت پر فرض ہے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد گرامی ہے۔۔۔

”وَلِلّٰهِ عَلَى النَّاسِ حُجُّ الْبَيْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ اِلَيْهِ سَبِيْلًا“

(اور اللہ کے لئے لوگوں پر اس گھر کا حج فرض ہے جو کہ وہاں تک پہنچے)

(استطاعت رکھتے ہوں)

یہی وجہ ہے کہ ہر سال لاکھوں افراد حج بیت اللہ سے مشرف ہونے کے لئے مختلف دائروں سے بھٹ مستقیم اس مقدس سرزمین پر تشریف لاتے ہیں۔ لیکن بہت کم لوگ ایسے

عرفانِ حج

ہوتے ہیں جو فلسفہِ حج، مناسکِ حج اور حج کے آدابِ مسنونہ اور تنصیلی احکامات سے واقف ہوتے ہیں بلکہ بہت سے بالکل ناواقف ہوتے ہیں۔ مناسک کی زیادہ تر کتابیں عربی و فارسی زبانوں میں ہیں لہذا عموماً اردو دان طبقہ اس سے کما حقہ استفادہ نہیں کر سکتا۔ ایک عرصہ سے ضرورت اس امر کی تھی کہ اردو زبان میں حج کو آسان لفظوں اور روزمرہ کی زبان میں بیان کیا جائے۔ پاکستان کے مولانا سید محمد عون نقوی نے اس کام کو بڑے سلیقے سے انجام دیا۔ مولانا موصوف پاکستان کے جانے پہچانے خطیب ہیں اور مسلسل حج سے مشرف ہونے کی وجہ سے حج کے معاملات و مسائل سے خاصی شدہ بدھ رکھتے ہیں۔ انہوں نے حجاز مقدس کو کھلی آنکھ سے دیکھا، مناسک پر غور کیا اور اپنی کتاب ”عرفانِ حج“ میں حج کو پوری معلومات اور آگہی کے ساتھ پیش کر دیا، جس سے اہل ضرورت حسب ضرورت فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔ اس میں مولانا کے عقائد، جذبات، احساسات، مشاہدات، قلبی کیفیات اور روحانی تاثرات موجود ہیں۔

خیر اندیش

مرزا محمد اطہر

لکھنؤ

عرفان حج

حجۃ الاسلام علامہ سید رضی جعفر نقوی مدظلہ

”حج“ انسانی زندگی کی اہم ترین سعادت بھی ہے اور مذہبی نقطہ نگاہ سے ایک عظیم الشان دینی فریضہ بھی۔

جس کی عظمت کے لئے یہی کافی ہے کہ سرکار خاتم الانبیاء حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور ان کے اہلبیت طاہرین علیہم السلام نے اس فریضہ کا انکار کرنے والے کو دین کا منکر اور اس سے پہلو تہی کرنے والے کی موت کو یہود و نصاریٰ کی موت قرار دیا۔ چنانچہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کا یہ فرمان ہماری معتبر کتابوں کے اندر موجود ہے کہ :

مَنْ مَاتَ وَلَمْ يَحْجِ حَاجَةَ الْإِسْلَامِ وَلَمْ يَمْنَعْهُ مِنْ ذَلِكَ حَاجَةٌ تَجَحَّفُ بِهِ أَوْ مَرَضٌ لَا يُطِيقُ الْحَجَّ مِنْ أَجَلِهِ ، أَوْ سُلْطَانٌ يَمْنَعُهُ فَلْيَمُتْ إِنْ شَاءَ يَهُودِيًّا وَإِنْ شَاءَ نَصْرَانِيًّا .

اگر کسی شخص نے (استطاعت کے باوجود) حج کا اسلامی فریضہ ادا نہیں کیا، جبکہ نہ کوئی ایسا ضروری کام درپیش تھا جو اس کے لئے رکاوٹ بنے، نہ ایسا بیمار تھا کہ جس کی وجہ سے وہ حج کر ہی نہ سکے اور نہ (حاکم وقت)

عرفانِ حج

کسی جابر سلطان نے اسے منع کیا تھا۔ تو وہ چاہے یہودی ہو کر مر جائے یا عیسائی)۔

حقیقت یہ ہے کہ یہ وہ با عظمت عبادت ہے جس کے بارے میں خالقِ دو جہاں نے آج سے تقریباً پونے پانچ ہزار برس قبل، اپنے عظیم المرتبت پیغمبر حضرت ابراہیم علیہ السلام کو حکم دیا کہ:

لوگوں کے درمیان حج کا اعلان کریں اور انہیں اس عبادت کی انجام دہی کی دعوت دیں تاکہ لوگ دور دراز کے علاقوں اور دنیا کے مختلف گوشہ و کنار سے اس سر زمین پر آئیں، اپنے پروردگار کی بارگاہ میں عاجزی و انکساری کے ساتھ حاضری کی سعادت بھی حاصل کریں کچھ خاص دنوں میں۔ ایک نئے انداز سے خدا کا ذکر کریں اور اس عبادت کے فیوض و برکات سے اپنے دامن کو مالا مال کریں۔

یہ وہ جلیل القدر عبادت ہے جس کا آغاز احرام باندھنے کے بعد، اللہ کے اس مخصوص گھر کے طواف سے ہوتا ہے جسے اس نے زمین پر انسانوں کے لئے بنائے جانے والے گھروں میں سب سے مقدس قرار دیا اور اسے اپنی ذات کی طرف منسوب کیا۔ اور جس کے بارے میں مولائے کائنات امیر المومنین حضرت علی بن ابی طالب علیہ السلام کا فرمان ہے کہ:

”حج بیت اللہ کو خداوندِ عالم نے اپنی عظمت کے آگے جھکنے کی علامت اور اپنی عزت کے ايقان کی نشانی قرار دیا ہے (جس کے لئے) اس نے مخلوقات میں سے ان بندوں کا انتخاب کیا ہے جو اس کی آواز پر لبیک کہنے والے اور اس کے کلام کی تصدیق کرنے والے ہیں۔“ (نسخ البلاغہ خطبہ نمبر 1)

اور امام چہارم سید الساجدین حضرت زین العابدین علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ:

حُجُّوْا وَ اعْتَمِرُوْا وَ تَصِحَّ اَجْسَامُكُمْ وَ تَتَّبِعْ اَرْزَاقُكُمْ وَ

عرفان حج

يُضْلِحْ اِيْمَانَكُمْ وَ تَكْفُرُوا مَوْثِقَةً عِيَالِكُمْ.

حج و عمرہ بجالایا کرو، جسmani طور پر تندرست رہو گے، تمہارے رزق میں کشائش (اور وسعت) پیدا ہوگی، تمہارے ایمان کی اصلاح ہوگی اور اپنے اہل و عیال کے اخراجات کی (اچھی طرح) کفایت کر سکو گے۔

خوش نصیب ہیں وہ افراد جنہیں بار بار یہ سعادت نصیب ہوتی ہے جس کے نتیجے میں وہ اس عمل خیر کی دنیاوی و اخروی برکتوں کے حقدار قرار پاتے ہیں۔

اور زہے نصیب لوگوں کے، جو ہر سال سینکڑوں حجاج کرام کے اس خالص عبادی عمل میں رہنمائی کا فریضہ انجام دیتے ہیں۔

برادر عزیز و محترم عالی جناب مولانا سید محمد عون نقوی صاحب دام مجہد بر سہا برس سے اس عظیم الشان سعادت کو حاصل کرنے کے ساتھ ساتھ، ہر سال کاروان الحرمین کے سینکڑوں عازمین حج کو اپنے ساتھ ان مقدس مقامات پر لے جاتے ہیں جہاں فرشتے اپنی جبین نیاز کو ادب و احترام سے غم رکھتے ہیں۔

آپ نے ”عرفان حج“ کے نام سے ایک ضخیم کتاب مرتب فرما کر ایک عظیم خدمت انجام دی ہے۔

یہ سفر جس قدر عظیم ہے اس کے دوران پیش آنے والے مسائل بھی گونا گوں ہیں، اور ایسی کتابوں کی بہت زیادہ ضرورت ہے جو عازمین حج کی قدم قدم پر رہنمائی کرتی رہیں۔

پروردگار عالم برادر محترم مولانا سید محمد عون نقوی صاحب دام مجہد کی اس خدمت کو قبول فرمائے اور عازمین حج کو پیش آنے والی مشکلات میں اس کتاب سے مسلسل رہنمائی ملتی رہے۔ آمین

احقر

سید رضی جعفر نقوی

عرفان حج

کاروان الحرمین (کراچی)

انبیاء و مرسلین کی سرزمین ارض جلال و جمال کے سفر میں کاروان الحرمین کے ساتھ حج کرنے والے اس حقیر کی خدمات سے آشنا ہیں۔ میرے برادر خورد و جتہ الاسلام مولانا سید شہنشاہ حسین نقوی، الحاج نواز رضا، محمد علی رضوی، الحاج زوار نوید حسین، موسیٰ رضا، ملک اظہار علی جان جس طرح حجاج کی خدمت میں پیش پیش رہتے ہیں اور جس طرح حجاج کی رہبری اور رہنمائی کرتے ہیں اس کا اندازہ قافلۃ الحرمین میں آنے والی درخواستوں سے لگایا جاسکتا ہے۔ ذات واجب ہماری اور ہمارے ساتھیوں کی سعی کو قبول و مقبول اور حجاج کرام کا حج مشکور و مسرور فرمائے۔ کاروان الحرمین کے کوائف درج ذیل ہیں۔

کاروان کا نام : الحرمین

کاروان کا پتہ : الحرمین ٹریڈرس انجی ٹاورز، ایم اے جناح روڈ کراچی

فون نمبر : 2782500-2784500 فیکس نمبر : 2789581

موبائل نمبر 0321-9202922 لائسنس نمبر : 4137

قافلہ سار کا اسم گرامی : الحاج نواز رضا

قافلے کی شرعی رہنمائی کرنے والے علمائے کرام کے اسمائے گرامی :

(1) مولانا سید محمد نعون نقوی (2) مولانا سید شہنشاہ حسین نقوی

قافلے کے مستقل کارکنان کے نام : محمد علی رضوی، نوید حسین زوار، علی جان،

آل محمد رزمی، موسیٰ رضا رضوی، ملک اظہار۔

عظیم مجموعہ

حضرت علامہ حسن رضا ندوی

اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم ، بسم اللہ الرحمن الرحیم
الحمد لله رب العالمین والصلوة والسلام علی سیدنا و نبینا مُحَمَّد و آلہ الطَّاهِرین
عمل حج درحقیقت اطاعتِ الہی میں زندگی بھر ایک بار انجام دی جانے والی وہ پاکیزہ
عبادت ہے جس کا ہر پہلو خدا سے وابستگی و پیوستگی کے رشتے کو مضبوط و مستحکم کرتا ہے۔ بیت
اللہ کی زیارت و طواف سے الوداعی دعا تک ہر حوالہ عبدیت کی معراج اپنے مقدس دامن
میں سمیٹے ہوئے ہے۔ گھر سے نکلتے وقت لبیک اللہم لبیک کہنے والا خوش نصیب
انسان جب اپنی منزل آرزو کو پالیتا ہے تو اس کی زبان پر تکبیر کی صدا اور دل میں لقاء اللہ کی
تمنا موجزن دکھائی دیتی ہے۔ ہر سال لاکھوں فرزندانِ توحید اپنے پروردگار کی دعوت پر
مکہ مکرمہ حاضر ہو کر اپنے مطلق اور قوی حاکم و معبود کی ضیافت سے سرفراز ہو کر معنوی و
روحانی غذا حاصل کر کے اپنی دنیا و آخرت کی سعادت و فلاح اور صلاح و نجات کو یقینی
بناتے ہیں۔ اس مقدس فریضہ خداوندی کے حوالے سے ارباب دانش اور اہل فکر و فہم نے
مختلف اور متعدد زاویوں سے بحث کی اور اعمالِ حج کی بابت گونا گوں مسائل پر اظہارِ خیال
کیا، حج کے بارے میں مناسک و فضائل کے کثیر مجموعے اور سفرنامے لکھے گئے، دانشمند
گرامی قدر جناب مستطاب مولانا سید محمد عون نقوی دام توفیقہ کی کتاب عرفانِ حج کی

عرفانِ حج

سرسری طور پر حنونی زیارت کا شرف حاصل ہوا۔ یہ کتاب حج کی تاریخ پر مشتمل ہے یا اعمال و مناسک کی تفصیل پر، فضائل و آداب کے بیان پر مبنی ہے یا اخلاقی ضابطوں کی تشریح پر، اس سلسلے میں یہی کہا جاسکتا ہے کہ علامہ موصوف نے اسے ہر حوالے سے آمین بنا دیا ہے۔ فقہی، تاریخی، ادبی، اخلاقی، روحانی، اور دیگر تمام حوالے اس میں موجود ہیں۔ اس کی جامعیت ہی اس کی عظمت کا منہ بولتا ثبوت ہے اور اس کے مندرجات ہی اس کی افادیت کو واضح کرتے ہیں۔ میری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ بحق محمد و آل محمد علیہم السلام ان کی اس عبادتی کاوش کو شرفِ قبولیت عطا فرمائے اور اس مقدس فریضہ کی ادائیگی کے شائقین و عاملین سب کو اس عظیم مجموعہ سے استفادہ کرنے کی توفیق بخشے۔ اس کے ساتھ ساتھ فاضل مؤلف کے لئے اس پاکیزہ عمل کو توشیحِ آخرت قرار دے۔ آمین

العبد سید حسن رضا غدیری (لندن)

18-8-2006ء کراچی

حاضر ہوں اے اللہ میں حاضر ہوں

حجۃ الاسلام مولانا سید احتشام عباس زیدی دام مجدہ

قم المقدسہ۔ ایران

حج ایک جامع عبادت ہے اس میں انفرادیت اور اجتماعیت کا حسین امتزاج پایا جاتا ہے۔ اس میں انسان اللہ تعالیٰ کے راستے میں مصائب و تکالیف برداشت کرتا ہے، بہت سی نعمتوں کو اللہ تعالیٰ کے حکم کی تعمیل میں ترک کر دیتا ہے۔ ہر وقت تسبیح و تہلیل اور ذکر و اذکار میں مشغول رہتا ہے اور لبیک لبیک کی پکار سے اپنی عبادت و اطاعت شعاری کا عہد کرتا ہے۔ حج کا مقصد صرف مقامات مقدسہ کی زیارت ہی نہیں بلکہ عجز و نیاز میں ڈوب کر ربّ کعبہ کے حضور میں پیش ہونا اور روح ابراہیمی کو زندہ کرنا اور تسلیم و رضا کے سانچے میں ڈھل جانا ہے۔ اسی فلسفے کو فاضل مؤلف نے اپنی کتاب ”عرفان حج“ میں پیش کرنے کی کوشش کی ہے۔ فاضل مؤلف مولانا سید محمد عون نقوی صاحب زادہ شرفہ پاکستان کے شناسا خطیب ہیں اور میڈیا کے حوالے سے نہ صرف پاکستان بلکہ بیرون پاکستان بھی پہچانے جاتے ہیں۔ ہر سال حج بیت اللہ سے مشرف ہوتے ہیں اور قافلہ الحرمین پاکستان کی مذہبی امور میں قیادت کرتے ہیں۔ حجاز مقدس کے متواتر سفر نے انہیں یہ احساس دلایا کہ عازمین حج کی رہبری کے لئے ایک ایسی آسان کتاب ترتیب دی جائے جس میں مناسک حج کو سہل کر کے پیش کیا جائے اور اس کتاب ”عرفان حج“ میں مناسک کے ساتھ ساتھ سرزمین حجاز کے مقدس

عرفان حج

مقامات کا تحقیقی تذکرہ بھی ہوا اور دعائیں اور زیارات بھی موجود ہوں تاکہ زائرین کو اس سلسلے میں کوئی علیحدہ کتاب رکھنے کی ضرورت محسوس نہ ہو۔ مولانا محترم سے گاہ گاہ امریکہ میں ملاقاتیں ہوتی رہیں۔ خلیق و منکسر المزاج انسان ہیں۔ 2005ء عیسوی کو جب وہ اور میں حج پر ایک ساتھ تھے تو میں نے محسوس کیا کہ وہ بزرگ علماء سے استفادہ کا عمیق جذبہ رکھتے ہیں۔ وہ تاریخ کے ایک ذہین طالب علم کی حیثیت سے بڑی ژرف بینی و بالغ نظری کے ساتھ مقامات مقدسہ کا جائزہ لیتے ہیں۔ انہوں نے مناسک حج کے ساتھ ساتھ حرم پاک کی تاریخ، حرم نبوی، جنت البقیع، مسجد قباء، مسجد قبلین، احد و خندق، بیع مساجد و مدینہ کی دیگر زیارتیں، مزدلفہ و منی، عرفات و جبل رحمت وغیرہ کی زوادی سفر کو محبت رسول کی روشنی میں لکھا ہے۔ لیکن یہ سب کچھ قلمبند کرتے ہوئے جزئیات نگاری کے ساتھ ساتھ فکر کو حج کی ابدی روح و سرمدی پیغام پر مرکوز رکھا۔ مزید برآں ان تمام ادعیہ مسنونہ اور زیارات مکہ و مدینہ کو پورے ترجیح کے ساتھ تحریر کیا ہے تاکہ اس کتاب کے مطالعے کے بعد اس کا قاری مختلف کتابوں سے بے نیاز ہو جائے جو ان مقامات پر پڑھی جاتی ہیں۔

دعا گو

سید احتشام عباس زیدی

قم مقدس

حج ایک عبادت

مولانا سید حسن ظفر نقوی

یہ حقیقت ہے کہ عصر جدید کی ضروریات اور تقاضوں کے پیش نظر جہاں زندگی کے اور شعبوں میں اجتہاد جاری ہے۔ یعنی قرآن و اہلیت کے معین کردہ قواعد و ضوابط کی روشنی میں موجودہ دور میں سامنے آنے والے مسائل اور مشکلات کا حل تلاش کرنا۔ ایسا ہی معاملہ حج جیسی عظیم عبادت کے ساتھ بھی ہے۔ حج کی عظمت کے لئے اتنا ہی کافی ہے کہ اس میں پیش آنے والی مشقتوں کے پیش نظر اسے زندگی میں صرف ایک بار واجب قرار دیا گیا ہے۔ (اور بھی کئی وجوہات ہو سکتی ہیں لیکن میں نے اغلب خیال پیش کیا ہے) اور یہ بات وہ لوگ اچھی طرح جانتے ہیں جو پہلی بار حج کی عبادت انجام دیتے ہیں۔ یا زندگی میں صرف ایک ہی بار حج انجام دے کر دوبارہ حج ادا کرنے کی ہمت نہیں پاتے۔

ظاہر ہے کہ اسلام کے ابتدائی دور میں آبادی کی کمی، سفر کی مشکلات، معاشی مجبوریوں، فاصلوں کا دشوار گزار ہونا ایک ایسا عنصر تھا کہ حج کے موقع پر ہجوم کی وہ کیفیت نہیں ہوتی تھی جو آج ہوتی ہے۔ اگرچہ یہ بات بھی تاریخی حقیقت ہے کہ اس زمانے میں مسجد الحرام اور مسجد النبویؐ کی حدود بھی آج کے مقابلے میں بہت کم تھیں۔ مگر پھر بھی اس دور کا انسان آج کے انسان کے مقابلے میں بہت زیادہ جفاکش تھا۔ جبکہ آج سہولتوں کی فراوانی کے ساتھ

عرفان حج

اب اتنا جفا کش اور جسمانی طور پر مضبوط نہیں رہ گیا بلکہ مہینوں سے کام لینا سیکھ گیا ہے۔ اور سفری سہولیات اور آسانئوں کی فراوانی نے حاجیوں کی تعداد کو لاکھوں کی تعداد تک پہنچا دیا ہے اور جس طرح مناسک حج آج سے پچاس سال پہلے انجام دیئے جاتے تھے وہ سارا نقشہ بدل چکا ہے۔ ہمارے سامنے ہی سامنے نامعلوم کتنی شیطان کی قد و قامت اور ہیئت میں تبدیلی آچکی ہے۔ حدود منیٰ و مزدلفہ میں تغیر آچکا ہے، مطاف (وہ حصہ جس میں طواف کیا جاتا ہے یعنی مقام ابراہیمؑ کے اندر اور مقام اسماعیلؑ کے باہر) کی حدود سے باہر نکل کر طواف کرنے کی فقہاء اجازت دے چکے ہیں۔ صفا و مروہ کا صرف نشان باقی رہ گیا ہے۔ احرام باندھنے کے مقامات میں بھی اکثر حاجیوں کو پہنچنے کا مسئلہ پیش آ جاتا ہے۔ کھلی گاڑیوں کا میسر نہ آنا، رات یا دن کے سفر کا اپنے اختیار میں نہ ہونا، منیٰ کی قربانی کا اپنے اختیار میں نہ ہونا، اور اسی طرح کے بے شمار مسائل جن میں موجودہ دور میں اجتہاد کی ضرورت تھی اور فقہاء نے اجتہاد کیا۔ اور یہ اجتہاد صرف شیعہ فقہاء نے نہیں بلکہ سعودی عرب کے علماء نے بھی اپنے فتوؤں کو تبدیل کیا۔ مثلاً رمی جمرات فقہ جعفری سے تعلق رکھنے والے حضرات 10 ذی الحج کو بعد از ظہر اور 11 اور 12 ذی الحج قبل از ظہر انجام دیتے ہیں اور ہمارے برادران اہلسنت کے فقہاء نے اپنے حاجیوں کو اجازت دیدی کہ وہ تینوں دن، دن کے جس وقت میں چاہیں شیطان کو کنکریاں ماریں۔

اتنی لمبی تمہید کا مقصد یہ تھا کہ آپ کے علم میں یہ بات لے آئی جائے کہ اس چار پارچے روزہ عبادت میں قدم قدم پر راہنما کی ضرورت پیش آتی ہے۔ راہنما کے بغیر یا خود مسائل حج کو اچھی طرح یاد کئے بغیر قوی امکان ہے کہ لوگ اپنی اس عظیم عبادت کو صحیح طور پر انجام نہ دے پائیں۔ پھر ایک مشکل یہ ہوتی ہے کہ حجاج کرام مختلف مراجع کی تقلید کرتے ہیں۔ اگرچہ 95% مسائل سب کے ایک ہی جیسے ہیں مگر بعض جگہ معمولی اختلاف ہوتا ہے جو اجتہاد کا لازمہ ہے۔

نقد و تحریف

اس لئے ہر قافلہ کے عالم یا راہنما کے لئے ضروری ہوتا ہے کہ وہ جتنے مشہور مراجع تقلید موجود ہیں سب کے مسائل سے آگاہ ہوں یا سب کے مناسک حج اس کے ساتھ ہوں تاکہ وہ اپنے قافلے میں شامل تمام حجاج کرام کو صحیح طور پر حج کے مناسک ادا کروا سکے۔ نتیجتاً ہر راہنمایا عالم مناسک کی کتب کا انبار ساتھ لے کر جاتا ہے۔

ضرورت اس بات کی تھی کہ بجائے اتنی ساری کتب مناسک ساتھ لے جانے کے ایک مناسک حج کی ایسی جامع کتاب ہو جو تمام مراجع کے مقلدین کو کفایت کرے۔ عربی اور فارسی میں یہ کتب موجود ہیں مگر اب تک اردو میں ایسی کوئی بھی جامع کتاب موجود نہیں ہیں۔ کچھ اداروں اور علماء نے مختصر مختصر کتابیں ضرور شائع کی ہیں یہاں میں ان کو بھی خراج تحسین پیش کرتا ہوں کہ بہر حال انہوں نے بہت بڑا کام کیا اور اس کام کی بنیاد ڈالی۔

ہمارے برادر عزیز و محترم مولانا محمد عون نقوی دامت افاضاتہ جو گزشتہ کئی برس سے حجاج کرام کی خدمت میں مشغول ہیں۔ اس کام کا بیڑا اٹھایا اور ایک ایسی کتاب تیار کر ڈالی ہے جو بہت حد تک جامع المسائل ہے (حج کے معاملے میں) مکمل میں نے اس لئے نہیں لکھا کہ حج ایک ایسی عبادت ہے جس میں مسلسل نئے مسائل سامنے آتے رہتے ہیں۔ کتاب کا حجم بتا رہا ہے کہ مولانا نے بہت ہی محنت اور خلوص سے یہ کتاب تیار کی ہے۔ لیکن بات وہی ہے کہ خطا سے پاک صرف اللہ اور معصوم کا کلام ہے۔ مجھے بظاہر کوئی غلط مسئلہ نظر نہیں آیا۔ مگر پھر بھی نفاذ اپنا فریضہ ضرور انجام دیں گے۔ اگر نقد نہ ہوتے تو علم آگے نہ بڑھتا۔ اور بھی بہت کچھ کہنا چاہتا تھا مگر محدودیت اجازت نہیں دیتی مگر ایک مسئلہ کی طرف ضرور اشارہ کروں گا کہ دیکھنے میں آیا ہے کہ حجاج کرام کے سامنے اکثر راہنما خمس کے مسئلہ کو واضح کر کے بیان نہیں کرتے بس اتنا مادیتے ہیں کہ خمس ادا کئے بغیر آپ کا حج نہیں ہوتا۔ حالانکہ اس میں کئی شقیں ہیں جسے واضح کر کے بتانا چاہئے کہ جو لوگ اپنا خمس ادا کرنے کے عادی ہیں اور انہوں نے اپنے خمس کی تاریخ مقرر کر رکھی ہے۔ وہ اگر سال کے دوران حج واجب

عرفان حج

کی ادائیگی کے لئے جارہے ہیں تو ان کے حج کے اخراجات پُر نہ واجب نہیں ہے کیونکہ وہ اپنا واجب ادا کر رہے ہیں۔ اور ابھی ان کے نفس کے دینے کی تاریخ نہیں آئی اور پچھلا نفس وہ ادا کر چکے ہیں۔ اس طرح حج کے اخراجات ان کے سال کے دوران کے اخراجات میں آجائیں گے اور ان پر نفس نہیں ہوتا۔ اسی طرح وہ افراد جنہیں کوئی دوسرا حج پر بھیج رہا ہے یا وہ نیابت میں حج کر رہے ہیں یا حج بدل کر رہے ہیں تو ان پر بھی نفس ادا کرنا واجب نہیں ہے۔ یہ بہت ضروری ہے کہ ان مسائل کو واضح کر کے بیان کیا جائے۔

بہر حال میں اپنے برادر عزیز مولانا محمد عون نقوی صاحب کی توفیقات میں اضافہ کی دعا کرتا ہوں کہ کام جتنا مشکل ہوتا ہے اتنا ہی اجر و ثواب بھی زیادہ ہوتا ہے۔ پروردگار عالم ان کی توفیقات میں اضافہ فرمائے۔ ان کی مساعی جمیلہ کو اپنی بارگاہ میں شرف قبولیت عطا فرمائے۔ ہم سب کو اپنے نفس کی پیروی سے محفوظ فرمائے۔ وہ نفس جو خواہشات کا غلام بنا دیتا ہے۔ بارِ الہا بحق محمد و آل محمد دنیا میں جہاں کہیں بھی مومنین آباد ہیں ان کی حفاظت فرمائے۔ دشمنان اسلام و دشمنان اہلبیت کو نابود فرمائے۔ وَمَا عَلَيْنَا إِلَّا الْبَلَاغُ الْمُبِينُ۔

احقر

سید حسن ظفر نقوی

کاروان ولی العصر (لاہور)

دین اسلام میں ”حج“ وہ اہم اور عظیم فریضہ ہے جسے بہت بڑے دینی شعراء دین کے ستون اور خدا کے تقرب کا ایسا عظیم ترین عمل کہا گیا ہے جسے ترک کرنا گناہ کبیرہ ہی نہیں بلکہ وہ ملت اسلامی سے خروج اور کفر اختیار کرنے کا موجب بھی ہے۔ اراکین کاروان ولی العصر ایک مدت سے حج کی اہمیت و افادیت کی تبلیغ کر رہے ہیں۔ یہ قافلہ اپنے حسن انتظام کی وجہ سے خاصا معروف و مقبول ہے۔ کاروان کے کوائف آپ کے مطالعہ کیلئے ہدیہ ہیں۔

کاروان کا نام : کاروان ولی العصر
کاروان کا پتہ : جامعۃ المنظر H بلاک، ماڈل ٹاؤن، لاہور
فون نمبر : 0300-4883887

قافلہ سالار کا اسم گرامی : مولانا محمد عباس نقوی صاحب
قافلے کی شرعی رہنمائی کرنے والے علمائے کرام کے اسمائے گرامی :
جید علمائے کرام کی زیر نگرانی۔

قافلے کے مستقل کارکنان کے نام (چند) : مختلف خادمین حج
کاروان پرائیویٹ اسکیم یا سرکاری اسکیم پر مشتمل ہے؟ : پرائیویٹ اسکیم

فلسفہ حج

مولانا سید شہنشاہ حسین نقوی مئی

حج ایک ایسا توحیدی اجتماع ہے جو حاجی کو اپنی ذات سے نکال کر ایسے ماحول میں منتقل کر دیتا ہے جہاں قومیت، لباس، زبان اور رنگ و نسل کا فرق مٹ چکا ہوتا ہے۔ یہ وہی فرق تھا جس نے اب سے کچھ دن پہلے ان حاجیوں کے علاقوں میں نفرت و فساد کا بازار گرم کر رکھا تھا۔ یہ توحیدی اجتماع خود ساختہ اور مصنوعی جغرافیائی حدود کو توڑ کر تمام انسانوں کو چند دنوں کے لئے وہ ماحول یاد دلاتا ہے جو امام مہدی عجل اللہ تعالیٰ فرجہ کی آمد پر دنیا کا ہوگا۔ یہ توحیدی اجتماع کفر و شرک سے علمی اور عملی مخالفت کا اجتماع ہے کہ جس میں لبیک کہہ کر دنیا کی تمام وابستگیوں سے دوری کا اعلان بھی کرتا ہے اور دشمنانِ خدا سے نمائشی طاقت رکھنے والے استعمار گروں سے اظہارِ برأت بھی کرتا ہے۔ یہ توحیدی اجتماع اسفل سے اعلیٰ کا تعلق، خاک سے افلاک کا ارتباط اور فرشیوں کی عرشوں سے دوستی کا اجتماع ہے، کیونکہ جیسے اہل زمین کعبے کے گرد چکر لگاتے ہیں ایسے ہی فرشتے آسمان میں کعبے کے مقابل بیت المعمور کا چکر لگاتے ہیں۔ حج بندگیِ خدا، تسلیم و رضا، عشق و پرستش اور اپنے اختیارات کو تابع فرمانِ الہی قرار دینے کا نام ہے۔ یہ عبادتِ اطاعتِ امر کے اور تعہد پروردگار کے علاوہ کچھ بھی نہیں ورنہ قدم قدم پر سوالات ہوتے ہیں۔ کیوں کعبے کو گرم اور جلّتی ہوئی سرزمین پر قرار دیا؟

عرفان حج

کیوں لباس کو بدن سے اتروادیا؟ کیوں سر کے بال منڈوانے کا حکم دیا؟ کیوں ایام حج میں دسیوں چیزوں کو ممنوع قرار دیا؟ اور اسی طرح بہت سے کیوں، کیوں اور کیوں؟ مگر ایک دوست دار علی کے لئے یہی حج اس فرمان کے مطابق معراج بن جاتا ہے کہ جس میں حضرت نے ارشاد فرمایا :

كَفَى بِي فَخْرًا أَنِّي أَكُونُ لَكَ عَبْدًا
میرے لئے یہی افتخار ہے کہ میں تیرا بندہ بنوں۔
اور کبھی ارشاد فرمایا :

اَخْرَجَا لِسُكْبَرٍ وَاسْكَانًا لِّلْذَّلِ
یہ حج غرور، تکبر، گھمنڈ، خود پسندی اور انانیت و نفس پرستی کے لباس کو اتارنے اور ذات کبریا کے حضور ذلت و انکساری کا عنوان ہے۔
اور ہاں ”اے حاجی! یہ حج وادی غیر سے بہ سوائے خدا ہجرت کا نام ہے۔ امام سجاد یوں ارشاد فرماتے ہیں۔

وَفَرَارًا إِلَيْهِ مِنْ ذُنُوبِكَ وَبِهِ قَبُولُ تَوْبَتِكَ
یہ حج اس کی جانب تیرے گناہوں سے فرار کا نام ہے اور تیری توبہ کی قبولیت کی نشانی ہے۔

”یہاں تک کہ حاجی کے تمام گناہ روز عرفہ بعد از غروب ایسے بخش دیئے جاتے ہیں کہ اگر اس وقت حاجی یہ تصور کرے کہ وہ گناہگار ہے تو خود جرم و گناہ قرار پائے گا۔ (دانی ج 2، صفحہ 42 البتہ وہ گناہ جو حقوق الناس سے متعلق نہیں)

یہ حج حضرت ابراہیمؑ کے ہزاروں سال گزرنے کے بعد آج بھی کر دار ابراہیمیؑ کی یاد تازہ کرتا ہے۔ جب مقام ابراہیمؑ پر کھڑے ہو کر دو رکعت نماز ادا کی جائے تو قیام، جہاد، ایثار، قربانی اور باطل قوتوں سے ٹکرانے کی روش یاد رکھنا چاہئے کیونکہ اللہ تبارک و تعالیٰ نے

عرفان حج

قرآن مجید میں

جَعَلَ اللَّهُ الْكَعْبَةَ الْبَيْتَ الْحَرَامَ قِيَامًا لِلنَّاسِ

کہہ کر لوگوں میں ایک تازہ روح پھونکی ہے۔ شاید اسی لئے امام حسینؑ نے بھی قیام کر بلا سے پہلے کعبے کا طواف کیا اور وہاں سے اپنے آفاقی جہاد کا آغاز فرمایا۔
 عمدۃ الخطباء، خلیق دوراں، حلالی مسائل و مشکلات حج و عمرہ و زیارات، نباض مزاج
 حجاج کرام، اہل بزرگوار ثقہ الاسلام الحاج مولانا سید محمد عون نقوی صاحب قبلہ مدظلہ العالی
 نے عرفان حج کے موضوع پر جو کاوش پیش کی ہے وہ یقیناً جہاں حجاج کرام کے لئے ممد و
 معاون ثابت ہوگی، وہاں یقیناً صاحبانِ قلم و نگارش کے لئے تحقیق کی دنیا میں ایک نیا باب
 روشن کرے گی۔ اللہ برادر بزرگوار کی توفیقات خیر میں اضافہ فرمائے اور ہمیں حقیقی اور سچا
 حاجی بننے کی توفیق عطا فرمائے۔

والسلام

سید شہنشاہ حسین نقوی قمی

مسجد باب العلم ناتھ ناظم آباد کراچی

میرے لائق شاگرد

مولانا دھنی بخش پرنسپل سلطان المدارس خیر پور

صدیوں سے مختلف زمانوں میں گونا گوں شکلوں میں رائج رہنے والی عبادت حج نہ صرف بدنی بلکہ مالی روحانی اخلاقی معاشرتی اور معاشی عبادت ہے اور وہ پہلا گھر جس کی بنیاد لوگوں کی عبادت کے لئے ڈالی گئی وہ اولین مرکز ہے جو کہ اپنی طرف بلاتا ہے اور محور قرار پاتا ہے۔ حج ایک قدیم عبادت ہے خود حضرت آدمؑ نے تین سو حج کئے۔ حضرت موسیٰؑ اور حضرت شعیبؑ کے درمیان آٹھ سالہ معاہدہ حج ہی سے متعلق تھا، حضرت ابراہیمؑ نے آبادی نہ ہونے کے باوجود حکم خدا پر عمل کر کے آواز دی اور لیلیٰ کہنے والی ارواح قیامت تک حج پر جاتی رہیں گی۔ حج کے مسائل انتہائی اہم اور توجہ طلب ہیں ذرا سی غلطی حاجی کو کفارہ دینے یا حج سے ہاتھ دھونے پر مجبور کر دیتا ہے۔ یہ جان کر انتہائی خوشی ہوئی کہ میرے لائق شاگرد ملت جعفریہ کے لئے باعث افتخار اور بہت جلد شہرت اور عروج پانے والے نوجوان برخوردار مولانا سید محمد عون نقوی سلمہ نے عمرہ اور حج سے متعلق جو کتاب ترتیب دی ہے وہ نہ صرف ایک ذخیرہ عملی ہے بلکہ علم کا خزانہ بھی ہے کتاب کے مطالعے سے پتہ چلتا ہے کہ ظاہری کوئی مسئلہ حج سے متعلق ایسا نہیں ہے جو کہ بیان نہ کیا گیا ہو۔ پھر بھی لغزش اور کتابت کی غلطی ہو سکتی ہے جبکہ مولانا موصوف نے بہت ہی تفصیل سے حج کو آسان اور عرفانی بنایا ہے

عرفانِ حج

در اصل مولانا عون نقوی بچپن ہی سے علم و عمل روحانیت اور سیر و سلوک سے دلچسپی رکھتے ہیں۔ استاد العلماء مولانا قبلہ محمد قاسم زیدی اعلیٰ اللہ مقامہ کے پاس یہ پڑھنے آئے انہوں نے پہلی گردان انہیں اپنے ہاتھ سے خود لکھ کر دی اور پھر یہ میرے پاس انتہائی دلچسپی سے فقہ کی کتب، عربی فارسی اور درسی اسباق پڑھتے رہے اور سکھر بورڈ سے عربک فاضل میں مدرسہ سلطان المدارس اور نیشنل کالج کے ذریعے نمایاں کامیابی حاصل کی۔ اپنے اس لائق شاگرد کو نماز جماعت، عیدین، جمعہ، نکاح و جنازے اور شرعی امور کی انجام دہی کا پہلا اجازہ بھی راقم الحروف نے جاری کیا بعد میں تقریباً تمام مجتہدین کی جانب سے انہیں اجازہ ہائے فہم و نذورات حاصل ہوئے۔ برخوردار مولانا عون نقوی بے پناہ صلاحیتوں کے مالک ہیں۔ میڈیا اور اخبارات میں مذہب و حق کا نام روشن کئے ہوئے ہیں۔ یہ کتاب ان کے لئے اخروی نجات کا ذریعہ اور والدین بزرگوں مرحومین اور زندہ تمام کے لئے نجات کا سفینہ ثابت ہوگی اس کتاب میں موصوف نے ذاتی مشاہدات بھی خلوص سے تحریر کئے ہیں اور دعائیں، مناجات، مناسک زیارات اور سیر و سلوک کا عظیم مجموعہ بنایا ہے۔ دعا ہے کہ خداوند عالم ان کی توفیقات میں مزید اضافہ فرمائے اور ان کے والد ماجد معروف سوز خواں شاعر اور ادیب اور سلطان المدارس ہی کے منشی فاضل جناب سید عابد حسین ہاتف الوری کو صحت کاملہ عطا فرمائے جنہوں نے مولانا عون نقوی اور مولانا سید شہنشاہ حسین نقوی فاضل قم جیسے فرزند ملت کو عطا کئے خداوند عالم مولانا موصوف کی والدہ صاحبہ اور بھائی بہنوں کو آبا و اجداد رکھے اور مزید دین بسین کے لئے کام کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

مولوی دھنی بخش

پرنسپل سلطان المدارس

کچہری روڈ خیر پور

خطیب عرفانی کا عرفان حج

آل محمد زری

ایڈیٹر ماہنامہ اصلاح کراچی

حج دراصل اطاعت و تسلیم کا عزم اور بزرگ گناہ کا عہد ہے۔ ہر سال لاکھوں فرزندانِ توحید اور شیخ رسالت کے پروانے ننگے سرو بغیر سکی چادروں میں ملبوس عرفات و منیٰ میں جمع ہو کر اپنے گناہوں پر شرمسار ہوتے ہیں اور آنسوؤں کرتے ہیں اور اپنے فرد گناہ کو اپنے آنسو سے دھونے کی کوشش کرتے ہیں اور اللہ سے رحم و کرم کی بھیک مانگتے ہیں۔ ساتھ ہی جب انہیں یہ خیال آتا ہے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام سے پیغمبر آخری الزمان صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تک ہزاروں انبیاء نے یہیں کھڑے ہو کر نوع انسانی کی فلاح کے لئے دعائیں مانگی تھیں تو نیاز و گداز کی روح پرور کیفیات طاری ہوتی ہیں۔

حج مختلف عبادات کا جامع ایک ایسا فریضہ ہے کہ جس میں اطاعت، سپردگی، عشق و محبت اور آہ و زاری کا بدرجہ اتم مظاہرہ ہوتا ہے جس سے روح کو بالیدگی ملتی ہے اور روحانیت کا ارتقاء ہوتا ہے۔ اس لئے ضروری ہے کہ اس عبادت سے کما حقہ واقفیت حاصل کی جائے اور اس کے اسرار و رموز کو پوری روح کے ساتھ سمجھا جائے۔ اس ضمن میں مولانا سید محمد عیون

عرفانِ حج

نقوی نے جو شعوری کوشش کی ہے وہ قابل ستائش ہے۔ وہ ایک دیدہ بیدار رکھے والے انسان ہیں۔ عرفان و سلوک کی راہوں کے مسافر ہیں، علم دوست اور اہل فکر و نظر کے مزاج والے اور قدرداں ہیں، غلو کی حد تک خوش عقیدہ خطیب ہیں۔ یہ شاید مولانا موصوف کی پہلی یا دوسری تحریر ہے جس کی آب و تاب یہ بتا رہی ہے کہ انہیں لکھنے کا سلیقہ بھی آتا ہے۔ میری نظر سے ایسے کم لوگ گزر رہے ہیں جو تقدس الفاظ اور لب و لہجہ کی تطہیر کے ساتھ ساتھ دار فکری دل بے ساختگی، احساس اور حقیقت حال کے اظہار کی معصومیت کو برابر اور توازن سے رکھیں، یہ بہت مشکل کام ہے، شاعری کی طرح نثر نگاری بھی لفظوں کی جادوگری ہے۔ جب مولانا سید محمد عون نقوی کی یہ کتاب بساط قرطاس پر طلوع ہونا شروع ہوئی اور مولانا نے اس کا تذکرہ کیا تو میں نے ان کے یہ گوش گزار کر دیا تھا کہ تحریر کی غلطی معاف نہیں ہوتی تقریر ہوا میں تحلیل ہو جاتی ہے۔ تحریر صدیوں باقی رہتی ہے لہذا لفظوں کی صحت کا امکانی حد تک خیال رکھیے گا۔ یہ دیکھ کر خوشی ہوئی کہ انہوں نے ایسا ہی کیا اور میری گزارش کو مجذوب کی بڑ نہیں سمجھا اور ایک تجربہ کار و ناصح کی حیثیت سے بھی اور بڑے بھائی کی حیثیت سے بھی مجھے مایوس نہیں کیا جس سے مستقبل میں ان سے بہت سی امیدیں وابستہ کی جاسکتی ہیں خدا کرے یہ تحریر ان کی پہلی اور آخری تحریر نہ ہو یہی کچھ نصیحت میں نے اپنے بھائی ثقتہ الاسلام مولانا سید شبیہ الرضا زیدی الحسینی اور حجۃ الاسلام مولانا سید حسن ظفر نقوی سے کی تھی الحمد للہ کے ان دونوں حضرات کی رشحاتِ تواتر سے آرہی ہیں۔ امید ہے کہ مولانا سید محمد عون نقوی بھی تحریر کے میدان میں پیدا ہونے والے خلاء کا ادراک کریں گے اور اسے پُر کرنے کی کوشش کریں گے۔

مولانا سید محمد عون نقوی کی یہ کتاب جہاں مناسک حج کے حوالے سے معلومات کے باعث انفرادی حیثیت کی حامل ہے وہیں تاریخی معلومات اور ادبی معاملات میں بھی قابل ذکر ہے۔

عرفانِ حج

مولانا نے مناسک حج کو قرآن، احادیث نبویہ اور فقہی مسائل کو بھی نہایت حسین و جمیل انداز میں بیان کیا ہے اور معصومین کے ارشادات گرامی سے بھی اس کتاب کو مزین کیا ہے اور سعودی حکومت کے مسلکی تعصب نظریاتی تضاد اور انتظامی تغافل کے باعث جن مقامات مقدسہ کی عظمت مجروح ہو رہی ہے اور زائرین ان مقامات کی یہ زبوں حالی دیکھ کر دل خستہ و اشکبار ہوتے ہیں۔ مولانا نے محترم نے اس پر بھرپور تنقید کی ہے۔ اس کی مثال آپ کو جنت البقیع کے بیان میں ملتی ہے، ان کا ایمان افروز اور دردمندی کی لہجے میں ڈوبا ہوا انداز قابلِ تعریف ہے۔

مناسک حج یا حجاز مقدس کے بارے میں اردو سرمایہ کا دامن دیگر زبانوں سے بہت وسیع ہے اور ان کی کتابوں کی تعداد دوسری زبانوں سے نسبتاً زیادہ ہے اس کے عوامل کی نشاندہی بھی چنداں مشکل نہیں مگر بادی النظر میں ایک سبب یہ بھی ہے کہ ہمارا مذہبی علمی مرکز نجف اور قم ہم سے بہت دور ہے اور پھر عربی و فارسی زبان کے جاننے والے ہندوستان و پاکستان میں برائے نام ہیں لہذا ان مناسک کی کتابوں کے تراجم کے ساتھ ساتھ حج سے متعلق معلومات پر مبنی کتابیں یا سفرناموں کی تعداد یوں بھی زیادہ ہے کہ ہم ”حرم خدا“ اور ”سرکارِ دوعالم کے آستانہ پاک“ سے باعتبار فاصلہ دوسرے اسلامی ملکوں کے مقابلے میں قدرے دور ہیں۔ بس یہی دوری کا احساس مجبوری کو تیز کرتا ہے اور اہل محبت اس مصدرِ کرم سے وابستگی کے آرزو مند رہتے ہیں جسے گنبدِ خضریٰ کہا جاتا ہے بلکہ یہ کہنا مناسب نہ ہوگا کہ بارگاہِ عنایت سے دور بسنے والوں پر سرکارِ دوعالم اور ان کے اہل بیت کی چشمِ التفات نسبتاً زیادہ ہے اس کا فیض کہیں دردمندی کی شکل میں اور کہیں رشحاتِ قلم کی صورت میں نمایاں ہے یعنی کہیں مناسک کی کتابیں، کہیں سرزمینِ حجاز کے تاریخی مقامات کا تذکرہ، کہیں مکہ معظمہ اور مدینہ منورہ کی مساجد کی تفصیلات، کہیں جنتِ معلیٰ اور جنتِ البقیع کی عظمت کا ذکر اور کہیں سفرناموں کی صورت میں عشقِ رسولؐ کا اظہار ہے۔ یہ اردو زبان کی خوش بختی

عرفانِ حج

ہے کہ اس کا دامن حضرت ختمِ مرتبت احمد مجتبیٰ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی محبت کے نقوش سے مزین ہے۔ عشق و محبت کا یہ سلسلہ اس قدر دراز ہے کہ اس کا آخری گوشہ کہیں نظر نہیں آتا، جاٹھاران سرور کونین تا قیام قیامت حرمین شریفین کی جانب سفر کرتے رہیں گے، زائرین ہر سال بارگاہِ معصومین میں خلوص دل کا خراج ادا کرتے رہیں گے عشقِ الہی اور عشقِ نبویؐ میں سرشار لوگ حج بیت اللہ، دیدارِ گنبدِ خضریٰ اور بیعتِ کعبہ کے اجڑے ہوئے مزارات سے مشاب و مشرف ہوتے رہیں گے اور داستانِ عقیدت رقم کرتے رہیں گے۔

عرفانِ حج مولانا سید محمد عون نقوی کی عقیدت کی لازوال داستان ہے جس میں شریعت کا بگھاڑ بھی ہے اور طریقت کا نکھار بھی۔ بڑے خوش نصیب ہیں وہ زائرین جو ندائے ابراہیمی پر لبیک کہتے ہیں اور سرکارِ رسالت مآبؐ اور ان کے اہل بیتؑ کی محبت میں سرشار بھی ہیں۔ سرکارِ دو عالم کے اصحابِ اختیار سے عقیدت بھی رکھتے ہیں ان ذواتِ مقدسہ کی بے پناہ محبت ان کی رگ و پے میں جا گزیں ہے بڑے عظیم ہیں وہ لوگ جن کے دل ان کریم ہستیوں کی محبت میں دھڑک رہے ہیں۔ اللہ جس پر اپنا کرم فرماتا ہے اس کے دل میں محبتِ حسینؑ ڈال دیتا ہے، حج بھی حسینؑ کی محبت کی لازوال داستان ہے۔ پچیس بار حج بیت اللہ سے مشرف ہونے والا حسینؑ حج کو عمرہ سے بدل کر مکہ معظمہ سے کر بلائے معلیٰ کی طرف بڑھ جاتا ہے کہ کہیں نادان مسلمان میرا خون بہا کر حرمتِ کعبہ کو زائل نہ کر دیں ”بکہ“ کو مکہ معظمہ حسینؑ نے کیا کر بلا کو معلیٰ حسینؑ نے کیا، کر بلا کی خاک کو خاک شفا حسینؑ نے کیا خانہ کعبہ تو قبلہ تھا ہی حسینؑ نے کر بلا کو عاشقانِ توحید کا قبلہ بنا دیا کر بلا میں تربت حسینؑ کیا سجدہ گاہ ملا مکہ بن گئی۔ تربت حسینؑ میں حسینؑ کے خدا نے اجابت دعا رکھ دی۔ بیت اللہ میں اگر لاکھوں فرزندانِ توحید ہر سال آتے ہیں تو حسینؑ کے حرم میں کروڑوں لوگ ہر سال آتے ہیں۔ خدا قادر ہے کہ وہ اپنے مجتبیٰ بندوں کی تربتوں کو مرجعِ خاص و عام بنا دے۔ یہ حسینؑ ہی کی محبت ہے جو کبھی ان کے نانا کے مزار پہ لے جاتی ہے کبھی

عرفانِ حج

ان کی مادر گرامی کی اجڑی قبر پر، کبھی ان کے بھائی شہزادہ سبز قبا امام حسن مجتبیٰؑ کے شکستہ مزار پر۔ کبھی ان کے لخت جگر سید الساجدین امام زین العابدینؑ کبھی ان کے لخت جگر کے نورِ نظر امام محمد باقرؑ اور کبھی ان کے فرزند امام جعفر صادقؑ کی شکستہ قبروں پر اشک افشانی اور سیدہ کوہی کو لے جاتی ہے۔ حسینؑ کی محبت خانوادہ رسالت کے ایک ایک اجڑے مزارات پر نگاہوں سے چومنے کا موقع فراہم کرتی ہے کیونکہ ہونٹوں اور ہاتھوں سے ان قبروں کو چومنا، چھونا اور بوسہ دینا مسلکِ بلا نوشوں میں حرام اور بدعت ہے۔ حسینؑ کی محبت ہمارا سرمایہ ہے ہم نے حسینؑ کی عزاداری کے ماحول میں آنکھ کھولی اور ہمارے جنازے بھی علم کے سائے میں نکلتے ہیں۔

جس کو غم حسینؑ کی دولت ہوئی نصیب

وہ کیا کرے گا لے کے خوشی کائنات کی

میں نے مولانا سید محمد عون نقوی کی کتاب ”عرفانِ حج“ کو اول تا آخر تک پڑھا اس کا ہر جملہ حج کی روح کو ظاہر کر رہا ہے۔ اس کی ہر سطر ذوق و شوق اور سوز و گداز سے چھلک رہی ہے۔ وہ ذوق و شوق جس کا سرچشمہ حرم نبویؐ ہے اور وہ سوز و گداز جس کا منبع جنت البقیع سے روح کی وابستگی ہے۔

مؤلف نے تمام مقامات کی بحیثیت، تاریخی پس منظر اور ان کی امتیازی شان عقیدت مندانہ انداز سے باایں طور سپرد قلم کیا ہے کہ وہ ہماری آنکھوں کے سامنے متشکل ہو جاتے ہیں اور ایک قاری کو یہ محسوس نہیں ہو پاتا کہ وہ اپنے دل و دماغ میں آثارِ سلف کے کتنے بڑے ذخائر جمع کر رہا ہے۔ بالعموم مناسک حج، مسائل کا بیان، بالعموم تاریخی مقامات کی تفصیل اپنے اعداد و شمار اور احوال و کوائف کے آئینے میں چنداں حسیں اور دلنشین نہیں ہوتا مگر مولانا محمد عون نقوی نے انہیں بیان کرتے ہوئے دلچسپ پیرایہ اختیار کیا ہے اور اپنے اندازِ تحریر میں دردمندانہ روح پھونگی ہے کہ سنگ و خشت کی دیواریں زائر سے منتظم نظر آتی

عرفان حج

ہیں۔ پھر یہ انداز بالکل متوازن ہے اور اس میں کسی قسم کی افراط و تفریط نہیں، کسی جملے کی دروست اور کسی ترکیب کا لہجہ آداب معصومین اور تہذیب اسلام سے متجاوز نہیں، ہر لفظ اور ہر سطر کا رخ جانبِ خدا یا بہ سمتِ رسول اور طرفِ الہیّتِ رسول ہے۔ جذبات و محبت کی ایک ردا ہے جس کے دامن میں تاثرِ اسلامی درخشاں و تاباں نظر آتے ہیں۔

مولانا موصوف نے عمرہ مفردہ، عمرہ تمتع اور حج تمتع کو بڑے SYSTAMETIC انداز میں بیان کیا ہے اور اسی سفر کے ساتھ ساتھ اطراف کی زیارت کا بیان بالکل غیر محسوس طریقے سے کیا ہے۔

یہ مقدس سفر اور متبرک سفر ہر مسلمان کی منزل ہے۔ اس منزل تک پہنچنے کے لئے یہ کتاب اچھی رہنما ثابت ہوگی۔ اس کتاب میں قاری کو Educate کرنے کا عمل قطعی نامحسوس ہے اور مسائل حج کی صحیح عکاسی بھی کی گئی ہے جو حج کے سفر کے دوران پیش آتی ہیں۔ مولانا محمد عیون نقوی نے قاری کی روحانی تسکین کے ساتھ ساتھ قاری کی Information میں بھی بھرپور اضافہ کیا ہے ذات واجب مولانا کی علمی توفیق میں اضافہ فرمائے اور انہیں جادہ تحریر پر سنجیدگی سے گامزن و قائم رکھے۔

دعا گو

سید آل محمد رزمی

مدیر اصلاح رسالہ کراچی

فلسفہ حج پر ایک نظر!

(صنعتِ توشیح میں)

ف = فریضہ حج کا حکم اور اس کے اعمال و مناسک کی ترتیب عظمت کی نشانی بھی ہے اور رحمت کی علامت بھی اس شناخت و معرفت کے ذریعے سجد الحرام میں کعبہ شریف دیکھنے کے بعد دل مغلوب ہو جاتے ہیں اور راہ سے بھٹکے ہوئے صراطِ مستقیم سے وابستہ ہو جاتے ہیں اور انسانوں کے اندر ایک انقلاب پیدا ہو جاتا ہے۔

ل = للہیت و اخلاص کے عظیم ترین مظاہرے کا نام حج ہے۔

س = سرزمین مکہ مکرمہ میں حج کا جو عظیم الشان اجتماع ہوتا ہے اس کی سب سے بڑی اور اہم ترین خصوصیت یہ ہے کہ اس میں شریک افراد کے درمیان کسی قسم کا اختلاف نظر نہیں آتا کیونکہ مراجع، قومیت اور نسل کے روابط سے کہیں زیادہ مضبوط اور مستحکم رشتہ جو ان تمام افراد کو ایک دوسرے سے نزدیک کرتا ہے وہ خدائے وحدہ لا شریک پر ایمان ہے۔

ف = فریضہ حج درحقیقت خالص بندگی اور اللہ تعالیٰ کی مخلصانہ عبادت کے ساتھ ساتھ اپنی عبدیت کا اظہار اور اللہ تعالیٰ سے قلبی ارتباط کا ذریعہ ہے۔

ہ = ہدایت انسانی کا دوسرا نام حج ہے۔ حج کی برکتیں انسانی حیات کے تمام پہلوؤں پر

عرفانِ حج

محیط ہیں اور یہ لامتناہی بارانِ رحمت انسان کے قلب و دماغ کی خلوتوں سے لے کر سیاسی و اجتماعی میدانوں تک مسلمانوں کے قومی اقدار اور مسلمانوں کے درمیان تعاون و ہمدردی کے جذبے کو زندہ و بار آور اور زندگی کی رعنائیوں سے سرشار کر دیتا ہے لیکن یہ کہا جاسکتا ہے کہ ان سب کی کلید ”عرفت“ ہے اور حج کا سب سے پہلا تحفہ ہر اس شخص کے لئے جو اپنی آنکھوں سے حقائق کا مشاہدہ کرنے اور موجودات کی شناخت کی خداداد صلاحیتوں سے فائدہ اٹھانے پر مائل و تیار ہو۔ یہ ہر شخص کی مخصوص شناخت و معرفت ہی ہے جو عام طور پر حج کے علاوہ مسلمان کے عظیم گروہ کو اور کہیں نصیب نہیں ہوتی اور کوئی بھی دوسرا نہ ہی اجتماعی شناخت و معرفت کا وہ مجموعہ جو حج کے مراسم میں قابل حصول ہے ملتِ اسلامیہ یکجا شکل میں فراہم نہیں کر سکتا۔

ح = حج توحید پرستی، زندگی کی ترتیب و تنظیم اور مشق سے عبارت ہے یہ مسلمانوں کی مادی و معنوی (روحانی) طاقت اور ان کی صلاحیتوں کو جانچنے اور ان کے ظاہر کرنے کا مقام ہے۔

ج = جس دن سے حج وجود میں آیا ہے اس دن سے اس کے سیاسی پہلو کی اہمیت اس کے عبادی پہلو سے کم نہیں اور اس کے روحانی و عرفانی پہلو بھی اپنی معراج پر ہیں۔

پ = پر نور اجتماع، حج میں انسان ہی نہیں ملائکہ مقربین، خاصانِ خدا اور اپنے وقت کے ہادی امام مہدی عجل اللہ فرجہ الشریف بھی شرکت فرماتے ہیں۔

ر = رؤیہ اخوت کو مضبوط کرنے کا مظہر اور مسلمانوں کی عظیم ترین سالانہ ملاقات کی خوشخبری ہے اور چھ معصومین کی زیارت کا شرف و سعادت ہے۔

ا = اللہ تعالیٰ نے حج کو پرچمِ اسلام قرار دیا ہے چنانچہ جب تک خانہ کعبہ اپنی جگہ پر موجود ہے اور لوگ اس کا طواف کرتے رہیں گے اس وقت تک دین اور کتب بھی اپنی جگہ برقرار رہیں گے اور جو کوئی بھی حرمِ الہی میں وارد ہوتا ہے اس پر لازم ہے کہ وہ ہر شے

عرفان حج

کو بھول جائے یہاں تک وہ اپنے لباس، عادت و اطوار، مال و زر، آرام و آسائش اور اولاد وغیرہ کو بھی نظر انداز کر دے اور مکہ کے صحراؤں عرفات، مشعر الحرام اور منیٰ کی سر زمین پر حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور خلیل خدا حضرت ابراہیم علیہ السلام کی یادوں کو زندہ کرے۔

ی = یہ فریضہ حج ہی تو ہے جو ہمیں توحید، ایثار و فداکاری اور راہ حق میں ہر طرح کی تکالیف اور مشقتیں برداشت کرنے کا درس دیتا ہے۔

ک = کعبۃ اللہ کی حاضری بلندی درجات و داخل حسنت ہونے کا موجب اور اس کی زیارت ثواب ہے۔ یہاں دنیا بھر سے آئے ہوئے برادر مومن کی زیارت و ملاقات ہوتی ہے۔

ن = نہ صرف یہ کہ حج معنویات اور تہذیب اخلاق کے لئے ایک بہترین وسیلہ نہیں بلکہ اسلامی ملکوں کے درمیان وحدت کلمہ کے فروغ اور ان کے درمیان اقتصادی و سیاسی صورتحال کو مزید مضبوط و مستحکم بنانے کے لئے بھی ایک اہم ترین اور بنیادی عامل کی حیثیت رکھتا ہے۔

ظ = ظلم، زیادتی، دشمنگردی، تکبر، مفاد پرستی، ہوس، نا انصافی، واجبات سے چشم پوشی کے خلاف، مظلومیت، مہربانی، امن پسندی، انکساری، صلہ رحمی، قناعت، عدل اور واجبات کی ادائیگی کا جذبہ بیدار ہونے کا نام حج ہے۔

ر = راہ مستقیم پر چلنے، دیار تمنا، شہر طرب، جادۃ الفت، ارض جلال و جمال، دربار خداوندی اور بارگاہ رسولؐ میں حاضری کا نام حج ہے۔ اس روح پرور سفر میں زبان پر حمد و ثناء، اَللّٰهُمَّ لَبَّيْکَ ہوتا ہے، دل بخت رسا پر نازاں ہوتا ہے۔ اطراف و اکناف ار، اسے مسلمان آتے ہیں، لاکھوں افراد، مختلف ملکوں، مختلف شہروں، مختلف بستیوں سے زیارت بیت اللہ کے لئے آتے ہیں۔ ایک دوسرے کی زبان نہیں جانتے، ایک دوسرے کو نہیں پہچانتے ایک دوسرے کی بولی سے نا آشنا ہیں،

عرفانِ حج

تکلم سے عاری، کوائف سے بے خبر، حالات سے ناواقف مگر یہ بارگاہ ایسی ہے، مگر یہ عبادت ایسی ہے، مگر یہ شہر اتنا متبرک ہے۔ جہاں لی جانے والی ہر سانس عبادت ہے اور نہ جاننے کے باوجود ہر شخص یہ جانتا ہے کہ یہ کوئی اجنبی نہیں اپنا ہی مسلمان بھائی ہے۔ سب کے دل ایک ہی کے لئے دھڑک رہے ہیں۔ سب کی زبانیں ایک ہی خدا کی حمد میں ہم زبان ہوتی ہیں۔ سب ایک ہی معبود کے آگے سر جھکائے ایک ہی بیت اللہ کا طواف کرتے ہیں۔ سب کا طریقہ ایک سا ہے، سب کی عبادت کا انداز ایک جیسا ہے سب کے اشک ایک ہی بارگاہ پر نچھاور ہو رہے ہیں، سب کی ندامت کا انداز ایک ہے، سب اپنے گناہوں پر نادم، سب اپنی کوتاہیوں پر پشیمان، سب اپنا خطاؤں پر شرمندہ ایک ہی معبود کے آگے رورو کے معافی مانگتے ہیں یہاں سب دنیوی آداب ختم ہو جاتے ہیں۔ یہاں کسی کو اپنی بڑائی کا احساس نہیں ہوتا۔ یہاں سب دنیوی عظمتیں خاک بسر ہیں، یہاں تکبر و نخوت نے عجز و انکساری کا لبادہ اوڑھ لیا ہے۔ یہاں حضرت ختم مرتبت سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تعلیم مجسم اور متشکل ہو کر سامنے آتی ہے۔ یہاں ہر طرح کی تفریق مٹ جاتی ہے سب ایک ہی طرح سوچتے ہیں، سب ایک ہی طرح عمل کرتے ہیں، ایک ہی بیت اللہ کا چکر لگاتے ہیں، ایک ہی طرح کے لباس میں لپٹے ہوئے ہیں، سب کے سر نیگے ہیں، کسی کے سر پر وجاہت کا تاج نہیں، کلاہ فخر کسی کے ماتھے پر نہیں، سب عجز کا اظہار کرتے ہیں۔ سب کی زبانوں پر ایک ہی کلمہ ہے، اللہ سب سے بڑا ہے۔ اے اللہ تو عظیم ہے۔ اے اللہ تو کریم ہے کرم فرما۔ اے اللہ تو رحیم ہے رحم فرما۔ اے اللہ تو ستار ہے ہمارے عیوب پر پردہ پوشی فرما، روزِ حشر ہماری خطاؤں، ہماری لغزشوں، ہمارے گناہوں پر اپنی رحمت کی چادر ڈال دے۔ سب رورو کر آئیں بھر بھر کر رُپ کعبہ کے حضور دعا مانگ رہے ہیں۔ اے اللہ قیامت کے روز رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سامنے ہمیں رُسوانہ کیجیو۔

حج ایک اہم فریضہ

دین اسلام میں ”حج“ وہ اہم اور عظیم فریضہ ہے جسے بہت بڑے دینی شعار دین کے ستون اور خدا کے تقرب کا ایک ایسا عظیم ترین عمل کہا گیا ہے جسے ترک کرنا گناہِ کبیرہ ہی نہیں بلکہ وہ ملت اسلامی سے خروج اور کفر اختیار کرنے کا موجب بھی ہے۔ ”حج“ کی اہمیت و وقعت کا اندازہ اس امر سے لگایا جاسکتا ہے کہ اسلام نے اگرچہ ”لَا اِکْرَاهَ فِی الدِّیْنِ“ کے ذریعے بنی نوع انسان پر جبر و اکراہ کی نفی کی ہے اور حکم دیا ہے کہ دین کے معاملے میں کسی پر جبر (زبردستی) نہ کی جائے تاہم حج ایک ایسا فریضہ ہے جس کے متعلق مولائے کائنات حضرت علی علیہ السلام کا یہ ارشاد ملتا ہے کہ :

”حاکم کو یہ حق حاصل ہے کہ وہ بیت اللہ کے حج کے احیاء کیلئے عوام الناس

کو (جو استطاعت رکھتے ہوں) اس کی بجا آوری کیلئے مجبور کرے۔“

فریضہ حج کی اہمیت اور اس حقیقت کو پیش نظر رکھتے ہوئے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کو آزمانے اور انہیں امتحان کی منزلِ اہتمام سے دوچار کرنے کے لئے سفر کی تکالیف و مشکلات کے علاوہ مال و دولت صرف کرنے اور اپنے آرام و سکون کو بالائے طاق رکھ کر اس خانہ خدا کی زیارت کا حکم دیا جسے ابراہیم خلیل اللہ نے اپنے ہاتھوں سے تعمیر کیا اور جس کی

عرفانِ حج

زیارت کے لئے انہوں نے لوگوں کو منادی دے کر پکارا تھا نیز جس بیت اللہ کی زیارت ابوالبشر حضرت آدم علیہ السلام کی خلقت سے بھی ہزار ہا سال قبل خدا کے ملائک بجا لایا کرتے تھے۔ غور طلب امر یہ ہے کہ آیا یہ محض ایک عام عمل، سیدھی سادی عبادت اور دکھاوے کی رسم ہے؟ اگر غور و فکر کیا جائے اور فریضہ حج میں مضمرا سرار و رموز کا وقت سے جائزہ لیا جائے تو نہ صرف مذکورہ سوال کی نفی ہوگی بلکہ یہ حقیقت بھی سامنے آجائے گی کہ فریضہ حج اپنے دامن میں ایسا گہرا فلسفہ، اسرار و رموز و حکمت اور ایسے گراں بہا نتائج و فوائد سمیٹے ہوئے ہے جو انسان کی مادی اور معنوی زندگی کے لئے ہی نہیں بلکہ اس کی انفرادی اور اجتماعی زندگی کے لئے بھی دور رس اثرات رکھتے ہیں جس کے حیات بخش ثمرات کو وہ اپنی عصری زندگی میں بھی محسوس کرتا ہے اور آخر دی زندگی میں بھی محسوس کرے گا۔

فلسفہ حج ہمیں کیا سبق دیتا ہے؟

یہ فلسفہ حج کی معرفت ہی تو ہے جو ہمیں یہ سبق دیتی ہے کہ ہم حقیقتِ عبودیت سے عاری حج ظاہری یا مسخ شدہ اور زمانہ جاہلیت کے حج کے مقابلے میں یہ جان سکیں کہ کون سا حج حقیقی اور پیغمبر اسلام حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حج کی مانند ہے نیز یہی فلسفہ حج ہے جس نے ہمیں بتایا ہے کہ وہی حج صرف اور صرف حج اسلام سے تعبیر ہو سکتا ہے، جو اس عظیم روح اور گراں بہا آثار کا حامل ہو جس سے حج اسلام کے معین شدہ اہداف و مقاصد کا تحقق ہی نہیں بلکہ ان اعلیٰ اور ارفع نتائج تک امت مسلمہ اور افراد امت کی رسائی بھی یقینی ہو جو حقیقی اسلامی حج کا خاصہ ہیں۔

موجودہ دور میں اگرچہ ظاہری طور پر ہر سال اس فریضہ حج کو زیادہ سے زیادہ پر شکوہ انداز میں بجالانے کی بڑے زور و شور سے نمائش کی جاتی ہے تاہم اصل حقیقت تو یہی ہے کہ اس طرح کا حج، حج اسلام کے حقیقی فلسفہ اور پاکیزہ روح سے عاری ہونے کے ساتھ ساتھ ہر طرح کے مثبت اور تعمیری نتائج سے بھی تہی دامن ہوتا ہے بلکہ سچی بات تو یہ ہے کہ ایسا حج ہمیں اسلامی اہداف اور اصولوں کے منافی اس راہ پر گامزن کرنے کا موجب بن رہا ہے۔ عالمی سامراجیت سے وابستگی اور اس اسلام حقیقی کے خدو خال کو مسخ کرنے کا موجب ہے، جو مظلوم کی حمایت اور ظلم کے خلاف اعلان جہاد کا درس دینے والا ہے۔

پیغمبر اسلامؐ اور حجۃ الوداع

(خود نمائی کا حج)

اِس عباس کہتے ہیں کہ حجۃ الوداع میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے غلافِ کعبہ پکڑ کر فرمایا تھا کہ (ترجمہ) میری امت میں سے دولت مند طبقہ تفریح کے لئے، جبکہ متوسط طبقہ تجارت کی غرض سے اور غریب لوگ خود نمائی اور شہرت کے حصول کے قصد سے حج کیا کریں گے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ تشویش اس بنا پر ظاہر فرمائی تھی کہ اس طرح کا حج اپنی اصل روح اور حقیقت کھودینے کے بعد تعمیری نتائج کے بجائے پست ترین مقاصد کی تکمیل کا ذریعہ بن جائے گا۔

حج کے معنوی اور روحانی پہلو

قرآن مجید میں حضرت ابراہیم علیہ السلام کا اپنے بیٹے اور بیوی کو مکہ کے صحرا میں لانے، حضرت اسماعیلؑ کو ذبح کرنے، غیبی آواز کے جواب میں خانہ کعبہ کی تعمیر اور اس کے بعد مسلمانوں کو حج کرنے کے لئے پکارنے کے علاوہ جس طرح سے حج کے اعمال کا تذکرہ کیا گیا ہے اگر ہم ان سب کا تحقیقی مطالعہ کریں تو ہمیں حضرت ابراہیم علیہ السلام کا واقعہ اور حج کے مناسک و اعمال اس امر کی طرف متوجہ کرتے نظر آئیں گے کہ یہ وہ مناسک و اعمال ہیں جو نہ صرف یہ کہ ایک ہی سلسلے کی کڑیاں ہیں بلکہ ان سب کا ہدف و مقصد بھی ایک ہی ہے اور یہ ہدف واحد عارفین کی اصطلاح میں وہ روحانی راستہ ہے جس پر گامزن ہونے کے بعد انسان محبت، عشق اور اخلاص کے مراحل کو طے کرتا ہوا اس مقام تک رسائی حاصل کرتا ہے جہاں وہ اپنے آپ کو خودی کے جال سے نکال کر خالقِ دو جہاں کی ہستی بیکراں کے سمندر میں غرق کر دیتا ہے اس لئے کہ انسان سے خدا تک پہنچنے کے اس راستہ میں سب سے پہلی شرط یہی ہے کہ انسان اپنے آپ کو اس مادی دنیا اور خودی کے قید خانہ سے آزاد کر کے ”سَالِکِیْنَ اِلَی اللّٰہ“ کی صفت میں شامل کرے۔ حج کے بے شمار پہلو ہیں اور ہر پہلو کی وضاحت و تشریح کے لئے ایک دفتر درکار ہے۔ ”ثقافتی ارتقا میں حج کا تعمیری کردار“ حج کا سیاسی پہلو، حج عوام کے تحریک کا سبب، حج کا اقتصادی پہلو، حج کا عبادی پہلو، حج کا روحانی

عرفان حج

و عرفانی پہلو یہ وہ موضوعات ہیں کہ ہر ایک موضوع پر ایک علیحدہ کتاب تحریر کی جاسکتی ہے لیکن چونکہ میری کتاب کا موضوع حج اور ارکان حج ہے لہذا میں اپنے موضوع کے دائرہ میں رہتے ہوئے حج کی اہمیت، افادیت، عظمت، عبادت اور روحانیت پر خامہ فرسائی کرنے کی سعادت حاصل کر رہا ہوں تاکہ مقدس سفر پر جانے والے عازمین حج، حج کو اس کی پوری روح کے ساتھ سمجھ کر جائیں اور اس کتاب کے مطالعہ سے ان پر ارکان حج پوری طرح واضح ہو جائیں۔ میں محمد وآل محمد علیہم السلام کے وسیلے سے اپنے رب کی بارگاہ میں دست بہ دعا ہوں کہ اے رب البیت مجھے اپنے مقصد میں کامیاب فرما تاکہ میں اپنے مافی الضمیر کی با آسانی وضاحت کر سکوں، لہذا میں سب سے پہلے حج کی اہمیت قرآن سے بیان کرنے کی سعادت حاصل کر رہا ہوں اس کے بعد حج از روئے حدیث اور حج کے بارے میں آئمہ الطاہرین علیہم السلام کے ارشادات گرامی پیش کروں گا۔

عرفانِ حج

حج اور قرآن کریم

حج کی اہمیت کا اندازہ اس سے لگایا جاسکتا ہے کہ قرآن حکیم میں ایک مستقل سورہ ”الحج“ کے نام سے موجود ہے۔ اور مختلف آیات میں حج کا ذکر کیا گیا ہے۔

”وَلِلّٰهِ عَلَى النَّاسِ حِجُّ الْبَيْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ اِلَيْهِ سَبِيْلًا ط وَمَنْ كَفَرَ فَاِنَّ اللّٰهَ غَنِيٌّ عَنِ الْعَالَمِيْنَ ۝“

(سورہ آل عمران۔ پارہ نمبر ۴، سورہ نمبر ۳، آیت ۹۷)

ترجمہ: لوگوں پر اللہ کا یہ حق ہے کہ جو اس کے گھر تک پہنچنے کی استطاعت رکھتا ہو، وہ اس کا حج کرے اور جو کوئی اس کے حکم سے انکار کرے تو (اسے معلوم ہونا چاہئے کہ) خداوند عالم تمام جہانوں سے بے نیاز ہے۔“

اس آیت کی تلاوت سے بخوبی واضح ہو جاتا ہے کہ حج نہ کرنے کو کفر سے تعبیر کیا گیا ہے۔ چونکہ کسی عبادت کے ترک کرنے سے کوئی دائرہ اسلام سے خارج نہیں ہو جاتا اس کا مطلب یہ ہے کہ جو کافر ہو جائے یعنی جو اس فریضے کا انکار کرے۔

فروع دین میں حج :

ارکان دین میں (1) نماز (2) روزہ (3) حج (4) زکوٰۃ (5) خمس (6) جہاد (7) امر بالمعروف (8) نہی عن المنکر (9) ٔولا (10) خیرا۔
صلوٰۃ و صوم کے بعد حج ہے۔

عرفانِ حج

کاروانِ بلال (کراچی)

حج ایک ایسی عظیم الشان عبادت ہے جس کے نتائج سے انسان صرف آخرت میں ہی فیضیاب نہیں ہوگا بلکہ دنیا میں بھی اس کے فوائد حاصل ہوں گے اس فوائد کے حصول کے لئے جناب دنواز یوسف صاحب ہمیشہ کوشاں رہے اور گزشتہ پندرہ سال سے حجاج کرام کی بلا کسی مفاد و ستائش کے خدمت انجام دے رہے ہیں۔ آپ کے ساتھ خورشید صاحب اور ڈاکٹر عارف نقوی بھی پیش پیش ہیں۔ اس قافلہ کی مذہبی قیادت حجتہ الاسلام علامہ سید رضی جعفر نقوی مدظلہ اور ثقہ الاسلام مولانا غلام محمد امینی صاحب فرما رہے ہیں۔ کاروان کے کوائف درج ذیل ہیں۔

کاروان کا نام : کاروانِ بلال

کاروان کا پتہ : مسجد نور ایمان، ناظم آباد کراچی

فون نمبر : 6608164 موبائل نمبر : 0300-2127793

قافلہ سالار کا اسم گرامی : جناب دنواز یوسف

قافلے کی شرعی رہنمائی کرنے والے علمائے کرام کے اسمائے گرامی :

(1) حجتہ الاسلام علامہ سید رضی جعفر نقوی (2) ثقہ الاسلام مولانا غلام محمد امینی صاحب

قافلے کے مستقل کارکنان کے نام (چند) : ڈاکٹر عارف نقوی، انور خورشید

صاحب، مصطفیٰ عباس صاحب

کاروان کی تشکیل کا سال : 1990ء حجاج کی تعداد : سال 2005-275

کاروان پرائیویٹ اسکیم یا سرکاری اسکیم پر مشتمل ہے؟ : سرکاری اسکیم

عرفان حج

حج اور احادیث نبویؐ

پیغمبر اسلام حضرت ختم مرتبت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ارشادات گرامی میں مسلسل حج کے بارے میں تاکید ہے چونکہ ہمارے دین اسلام کا سرچشمہ سرکارِ دو عالمؐ کی ذات اقدس ہے اور ان کا حکم اور اسوہ ہی ہمارے دین کی بنیاد ہے لہذا ہم حج کے بارے میں آپ کے احکامات و ارشادات کی وساطت سے مسلمانوں پر حج کی اہمیت کی وضاحت کی سعادت حاصل کر رہے ہیں۔

”اما انه ليس شيء افضل من الحج الا الصلوة وفي الحج

هنا صلوة وليس في الصلوة قبلكم حج.“

ترجمہ: معلوم ہونا چاہئے کہ حج سے افضل کوئی عبادت نہیں ہے سوائے نماز کے مگر حج کا ایک جز نماز بھی ہے اور نماز کا جز حج نہیں ہے۔“

صاحبِ جواہر سے روایت ہے۔

”ما فيه من اذلال النفس و اتعاب البدن و هجران الاهل

والتغرب عن الوطن و رفض العادات و ترك اللذات و

الشهوات و تحمل للنافات و المكروهات و انفاق المال

و شد الرحال و تحمل مشاق الحل الارتحال و مقاساة

الاهوال و الابتلاء بمعاشرة السلف و الانذان و هرج ربيعة

عرفان حج

نفسانیة و طاعة مالية و عبادة بدنية قولية و فعلية و جودية
رعلمية و هذا الجمع من خواص الحج من الصلوة وھی لم
يجتمع فیها ما اجتماع فی الحج من فنون الطاعت.

یہ اس وجہ سے ہے کہ اس میں اپنے نفس کو دبانا بھی ہے، جسم کو زحمت میں
ڈالنا بھی ہے، عزیز و اقارب سے جدائی بھی ہے، غریب الوطنی بھی ہے،
معمولات زندگی کا چھوڑنا بھی ہے لہذا اندو خواہشات نفس کو ترک کرنا بھی
ہے، ناگوار یوں اور خلاف طبع حالات کا برداشت کرنا بھی ہے، پیسے کا
خرچ بھی ہے، صعوبات سفر بھی ہیں، راہ کے خطروں کا مقابلہ بھی ہے،
بہت مختلف قسم کے آدمیوں سے سابقہ بھی ہے، ان سب باتوں کے جمع
ہونے کی وجہ سے وہ نفسانی ریاضت ہے مالی اطاعت بھی اور جسمانی
عبادت بھی جو قوی بھی ہے فعلی بھی، از قسم وجود بھی اور از قسم عدم بھی اور ہمہ
گیر نوعیت تمام عبادتوں میں جس میں سب سے زیادہ جامع نماز ہے حج
کے ساتھ مخصوص ہے اور نماز میں بھی اتنی طرح کی عبادتیں یکجا نہیں ہیں
جتنی حج میں یکجا طور پر موجود ہیں۔“

حضرت ختمی مرتبت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے۔

”كُلُّ نَعِيمٍ مُسْتَوْثَلٌ عَنْهُ صَاحِبُهُ، إِلَّا مَا كَانَ فِي غَزْوٍ أَوْ حِجٍّ“

ترجمہ: ”ہر نعمت کے بارے میں اس کے مالک سے (قیامت کے دن)
باز پرس کی جائے گی (کہ کہاں خرچ کی) سوائے اس چیز کے جسے جہاد یا

حج میں خرچ کیا ہو۔“ (حوالہ: بحار الانوار جلد 96 صفحہ نمبر 15)

تمام مکاتب فکر کی کتابوں اور ہر مسلک کے محدثین نے حج کی اہمیت پر پیغمبر اسلام
حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ارشادات گرامی تحریر کئے ہیں۔ صحیح بخاری نے

عرفانِ حج

آپ کا ایک ارشاد گرامی اس طرح پیش لیا ہے۔ ”جو شخص زاوراہ رکھتا ہو بیت اللہ تک پہنچنے کا اور پھر وہ حج نہ کرے تو اس کا اس حالت میں مرنا یہودی یا عیسائی ہو کر مرنا برابر ہے۔“
ایک اور جگہ سرکارِ ختمی مرتبت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حج بیت اللہ کے فضائل بیان کرتے ہوئے ”حج“ کے تمام اہم ارکان کی تفصیلی اور بندگانِ خدا کو اس سے پہنچنے والے فوائد کا تذکرہ فرمایا ہے۔

”إِنَّكَ إِذَا أَنْتَ تَوَجَّهْتَ إِلَى سَبِيلِ الْحَجِّ ثُمَّ رَكِبْتَ رَاحِلَتَكَ وَنَضَّ بِكَ رَاحِلَتُكَ لَمْ تَضَعْ رَاحِلَتُكَ خُفًّا وَلَمْ تَرْفَعْ خُفًّا إِلَّا كَتَبَ اللَّهُ لَكَ حَسَنَةً وَمَحَا عَنْكَ عَشْرَ سَيِّئَاتٍ.

فَإِذَا طُفْتُ بِالْبَيْتِ أُسْبُوغًا كَانَ لَكَ بِذَلِكَ عِنْدَ اللَّهِ عَزَّوَجَلَّ عَهْدًا وَذِكْرًا يَسْتَحْيِي مِنْكَ رَبُّكَ أَنْ يُعَذِّبَكَ بَعْدَهُ.

فَإِذَا صَلَّيْتَ عِنْدَ الْمَقَامِ رَكْعَتَيْنِ كَتَبَ اللَّهُ لَكَ بِهِمَا أَلْفَى رَكْعَةً مَقْبُولَةً.

فَإِذَا سَعَيْتَ بَيْنَ الصُّفَا وَالْمَرْوَةِ سَبْعَةَ أَشْوَاطٍ كَانَ لَكَ بِذَلِكَ عِنْدَ اللَّهِ عَزَّوَجَلَّ مِثْلُ أَجْرِ مَنْ حَجَّ مَا شِئًا مِنْ بِلَادِهِ، وَمِثْلُ أَجْرِ مَنْ اغْتَسَقَ سَبْعِينَ رَكْعَةً مُؤْمِنَةً.

فَإِذَا وَقَفْتَ بِعَرَفَاتٍ إِلَى غُرُوبِ الشَّمْسِ فَلَوْ كَانَ عَلَيْكَ مِنَ الذُّنُوبِ قَدْرُ رَمْلِ عَالِجٍ وَزَبَدِ الْبَحْرِ لَغَفَرَهَا اللَّهُ لَكَ.

فَإِذَا رَمَيْتَ الْجِمَارَ كَتَبَ اللَّهُ بِكُلِّ حَصَاةٍ عَشْرَ حَسَنَاتٍ تُكْتَبُ لَكَ لِمَا تَسْتَقْبِلُ مِنْ عُمْرِكَ.

عرفان حج

فَإِذَا ذَبَحْتَ هَذِيكَ أَوْ نَحَرْتَ يَذْنُكَ كَتَبَ اللَّهُ لَكَ
بِكُلِّ قَطْرَةٍ مِنْ دِمَهِهَا حَسَنَةً فَكَتَبَ لَكَ لِمَا تَسْتَقْبِلُ مِنْ
عُمْرِكَ.

فَإِذَا طُفْتُ بِالْبَيْتِ أُسْبُوْعًا لِلزِّيَارَةِ وَصَلَّيْتُ عِنْدَ الْمَقَامِ
رَكْعَتَيْنِ، ضَرَبَ مَلَكٌ كَرِيْمٌ عَلَيَّ كَتِفِيكَ ثُمَّ قَالَ :
أَمَّا مَا مَضَى فَقَدْ غُفِرَ لَكَ فَاسْتَأْنِفِ الْعَمَلَ فِيمَا بَيْنَكَ وَ
بَيْنَ عَشْرَيْنِ وَ مِائَةِ يَوْمٍ .

حوالہ : ”امالی“ شیخ صدوق علیہ الرحمہ صفحہ 549

(ترجمہ) ”حج بیت اللہ“ کے راستے کی طرف جب تم متوجہ ہو جاؤ اور
سواری پر بیٹھ جاؤ اور سواری جب تمہیں لے کر چل پڑے تو جتنے قدم بھی
وہ اٹھائے اور رکھے گی، ہر قدم اللہ تعالیٰ تمہارے لئے نیکی میں شمار کرے
گا اور تمہاری دس کوتاہیوں کو معاف کر دے گا۔

پھر جب بیت اللہ کا طواف یعنی سات چکر مکمل کرو گے تو پروردگار عالم کی
بارگاہ میں تمہارا ایک عہد ہو گیا اور تمہارا نام ذکر کرنے والوں میں تحریر کر دیا
گیا جس کے بعد پروردگار عالم کو یہ پسند نہیں ہوگا کہ (اس کے بعد)
تمہیں عذاب میں مبتلا کرے پھر جب مقام ابراہیمؑ کے پاس دو رکعت
نماز پڑھو گے، تو خداوند عالم اس کے بدلے میں تمہارے نامہ اعمال میں
ایک ہزار رکعت (مقبول نمازیں) تحریر کر دے گا۔

اور جب صفا و مروہ کے درمیان سعی کرو گے (سات چکر لگاؤ گے) تو
تمہارے لئے پروردگار عالم کے نزدیک پیدل حج کرنے والے کے برابر
اجر و ثواب لکھا جائے گا۔ اور خدا کی راہ میں ستر مومن غلاموں کی آزادی

عرفانِ حج

جیسی جزا مقرر کی جائے گی۔

اور جب تم عرفات کے میدان (9 ذی الحجہ کو زوالِ آفتاب سے) غروبِ آفتاب تک وقوف کرو گے، تو تمہارے گناہ صحرا کی ریت یا سمندروں کی جھاگ کے برابر بھی ہوں گے تو خداوندِ عالم تمہارے سارے گناہ معاف کر دے گا اور پھر جب (مشتر الحرام (عز ولفہ) میں اور منیٰ میں وقوف کرو گے اور رمی جمرات کرو گے) تم خدا کی راہ میں (گوسفند وغیرہ) قربانی دو گے یا اونٹ نحر کرو گے تو اس کے جسم سے جتنا خون بہے گا، اس کے ہر قطرے کے عوض خداوند کریم تمہارے نامہ اعمال میں تمہاری باقی ماندہ زندگی میں (ایک ایک) نیکی لکھتا رہے گا۔

اور پھر جب (منیٰ کے واجبات ادا کرنے کے بعد مکہ معظمہ پہنچ کر) خانہ کعبہ کا طواف، زیارت، سات چکر (لگا کر مکمل) کرو گے اور مقامِ ابراہیم کے پاس دو رکعت نماز پڑھو گے تو ایک معزز فرشتہ تمہارے شانوں پر ہاتھ مار کر کہے گا کہ ”ماضی میں جو کچھ (گناہ اور غلطی تم سے) سرزد ہوتا رہا ہے وہ سب معاف کر دیا گیا۔ اب از سر نو زندگی کا آغاز کرو (اور اس بات کی کوشش کرو کہ اب ایسی زندگی گزارو جو گناہ، تاثر مافیٰ اور ہر قسم کی کوتاہیوں سے پاک ہو۔ کیونکہ حج سے قبل جو گناہ تم سے سرزد ہوئے تھے، خداوند کریم نے وہ سب تو معاف کر دیئے۔ اب یہ تم پر منحصر ہے کہ اپنی آئندہ زندگی کیسی بناتے ہو، (اور اس کا فیصلہ) ایک سو بیس دن کے اندر کر لیا۔

عرفانِ حج

کاروانِ منہاج الحسین (لاہور)

جَعَلَ اللَّهُ الْكَعْبَةَ الْبَيْتَ الْحَرَامَ قِيَامًا لِلنَّاسِ

یہ مقدس گھر لوگوں کے اتحاد کی علامت، دلوں کے مجتمع ہونے کا ایک وسیلہ اور مختلف رشتوں کے استحکام کے لئے ایک عظیم مرکز ہے۔ خوش نصیب کہ علامہ محمد حسین اکبر خدا کے مہمانوں کو اس عظیم مرکز کی طرف لے جاتے ہیں اور گزشتہ گیارہ سال سے خدا کے مہمانوں کی خدمت کر رہے ہیں۔ آپ بے بہرہ ہے جو معتقد میر نہیں۔ جو علامہ محمد حسین اکبر کی ذات و خدمات سے ناواقف ہے وہ بے بہرہ ہے۔ آپ کے قافلے کی تفصیلات پیش خدمت ہیں۔

کاروان کا نام : منہاج الحسین لاہور

کاروان کا پتہ : 296 ایچ 3 فیز نمبر 2 جوہر ٹاؤن، لاہور

فون نمبر : 5313153 موبائل نمبر : 03004422545

رجسٹریشن نمبر (اگر ہے تو) : 3169 کاروان کی تشکیل کا سال : 1995ء

قافلہ سالار کا اسم گرامی : علامہ محمد حسین اکبر

قافلے کی شرعی رہنمائی کرنے والے علمائے کرام کے اسمائے گرامی :

(1) علامہ رائے ظفر علی (2) علامہ محمد عباس قی (3) مولانا مظہر حسین

(4) مولانا عمران عباس (5) مولانا جعفر عباس

قافلے کے مستقل کارکنان کے نام (چند) : ملک محمد بسطین اکبر

حجاج کی تعداد : سال (1995ء۔ 120) سال (2005ء۔ 110)

سال (2006ء۔ 105)

کاروان پرائیویٹ اسکیم یا سرکاری اسکیم پر مشتمل ہے؟ : پرائیویٹ اسکیم

حج آمنہ الطاہرین کی نگاہ میں

حج کے بارے میں حضرت علیؑ کا ارشاد گرامی

مولائے متقیان حضرت علیؑ ابن ابی طالب علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ارشاد گرامی ہے کہ:

”وَفَرَضَ عَلَيْكُمْ حَجَّ بَيْتِهِ الْحَرَامِ الَّذِي جَعَلَهُ قِبْلَةً لِلْأَنَامِ
يُرْذَوْنَهُ وَزُودَ الْأَنْعَامِ وَيَا لَهْرُونَ إِلَيْهِ وَلَوْهَ الْحَمَامِ، جَعَلَهُ
سُبْحَانَهُ عَلَامَةً لِّتَوَاضُعِهِمْ لِعَظَمَتِهِ، وَإِذَا عَازَاهُمْ لِعِزَّتِهِ وَاخْتَارَ
مِنْ خَلْقِهِ سَمَاعًا أَجَابُوا إِلَيْهِ دَعْوَتَهُ وَصَدَّقُوا كَلِمَتَهُ وَوَقَفُوا
مَوَاقِفَ أَنْبِيَائِهِ وَتَشَبَّهُوا بِمَلَائِكَتِهِ الْمُطِيفِينَ بِعَرْشِهِ يُحَرِّزُونَ
الْأَرْبَاحَ فِي مَشَجَرِ عِبَادَتِهِ وَيَتَبَادَرُونَ عِنْدَهُ مَوْعِدَ مَغْفِرَتِهِ،
جَعَلَهُ سُبْحَانَهُ وَتَعَالَى لِلْإِسْلَامِ عِلْمًا وَلِلْعَالَمِينَ حَرَمًا،
فَرَضَ حَجَّهُ وَأَوْجَبَ حَقَّهُ، وَكَتَبَ عَلَيْكُمْ، وَفَادَتَهُ فَقَالَ
سُبْحَانَهُ: وَلِلَّهِ عَلَى النَّاسِ حِجُّ الْبَيْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ إِلَيْهِ
سَبِيلًا، وَمَنْ كَفَرَ فَإِنَّ اللَّهَ غَنِيٌّ عَنِ الْعَالَمِينَ.“

ترجمہ: پروگار عالم نے تم لوگوں پر اپنے اس محترم گھر کا حج فرض قرار
دیا ہے جسے اس نے لوگوں کے لئے قبلہ قرار دیا ہے۔ جہاں لوگ پیاسے
جانوروں کی طرح بے تابانہ انداز سے وارد ہوتے ہیں اور ایسا اُس رکھتے

عرفانِ حج

ہیں جیسا انس کو تراپنے آشیانے سے رکھتا ہے۔

حج بیت اللہ کو اللہ نے اپنی عظمت کے آگے جھکنے کی علامت اور اپنی عزت کے تعین کی نشانی قرار دیا ہے (جس کے لئے) اس نے اپنے بندوں میں سے ان بندوں کا انتخاب کیا ہے جو اس کی آواز پر بلیک کہنے والے اور اس کے کلام کی تصدیق کرنے والے ہیں۔ یہ لوگ ان جگہوں پر وقوف کرتے ہیں جہاں انبیاء کرامؑ نے وقوف فرمایا تھا۔ اور عرش کا طواف کرنے والے فرشتوں جیسا ان لوگوں نے انداز اپنایا ہے۔ یہ لوگ اپنی عبادت کے معاملے میں برابر فائدے حاصل کر رہے ہیں۔ اور اپنی مغفرت کی وعدہ گاہ کی طرف تیزی سے سبقت حاصل کر رہے ہیں۔ خداوند عالم نے، خانہ کعبہ کو اسلام کی نشانی اور بے پناہ افراد کے لئے پناہ گاہ قرار دیا ہے۔ اس کے حج کو فرض کیا ہے اور اس کے حق کو واجب قرار دیا ہے، تمہارے اوپر اس گھر کی حاضری کو لکھ دیا ہے اور صاف اعلان کر دیا ہے کہ لوگوں پر اللہ کا یہ حق ہے کہ اس کے گھر کا ”حج“ کریں، جس کے لئے اس راہ کو (طے کرنے) کی استطاعت ہو اور جو کفر اختیار کرے، اسے یاد رکھنا چاہئے کہ) خداوند عالم تمام جہانوں سے بے نیاز ہے۔

امیر المومنین حضرت علی علیہ السلام کی نگاہ میں حج کی اہمیت کا اندازہ اس سے لگایا جاسکتا ہے کہ جب مولاً حالت سجدہ میں 19 رمضان المبارک کو ابنِ ملجم لعین کے ہاتھوں زخمی ہوئے اور جب زہر کا اثر جسم مبارک میں پوری طرح اثر انداز کر گیا تو مولائے متقیان نے اپنی اولاد و اقارب کو جمع کر کے جو آخری وصیت فرمائی اس میں ”حج“ کی بھی تلقین فرمائی۔ آپ نے فرمایا ”یہ میری وصیت ہر اس شخص کو ہے (قیامت تک) کہ جس تک یہ میری وصیت پہنچے اس میں نماز اور قرآن کے ساتھ عبادت الہی میں جس چیز کے متعلق انتباہ ضروری خیال فرمایا وہ حج ہے۔ فرمایا:

”اللہ اللہ فی بیت ربکم فانہ ان ترک لم یُظَرُوا“

عرفان حج

ترجمہ : دیکھو اللہ سے ڈرنا اپنے پروردگار کے گھر (خانہ کعبہ) کے بارے میں کہ اگر اس کا حج موقوف ہو جائے تو پھر خلق خدا کو عذاب الہی سے مہلت نہیں مل سکتی۔

اس فریضہ کی خاص اہمیت کا نتیجہ یہ ہے کہ اگرچہ نماز، روزہ وغیرہ ہر فریضہ کے ساتھ (استحقاق) معصیت ہی نہیں بلکہ کفر کا موجب ہے لیکن خصوصیت کے ساتھ گناہان کبیرہ میں شرک وغیرہ کے ساتھ فہرست میں ذکر کیا گیا ہے۔

”الاستخفاف بالحج“

ترجمہ : فریضہ حج کو سبک سمجھنا۔

(منہاج الصالحین آیت اللہ خرقی اعلیٰ اللہ مقامہ مطبوعہ بیروت جلد اول صفحہ 11)

ایک اور جگہ مولائے متقیان علیہ السلام نے فرمایا :

”لَا تَقْرَئُوا حَجَّ بَيْنَ رَبِّكُمْ، فَتَهْلِكُوا“

ترجمہ : دیکھو! اپنے پروردگار کے گھر (خانہ کعبہ) کا حج ترک نہ کرنا

ورنہ ہلاکت سے دوچار ہو جاؤ گے۔ (ثواب الاعمال ص: 212)

ہمارے آقا و مولا حضرت علی علیہ السلام رسول اسلام حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ توج میں شریک تھے ہی اس کے علاوہ بھی آپ نے بکثرت حج فرمائے جیسا کہ شیخ محی الدین ابن عربی نے لکھا ہے۔

”اما علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کثیر اقبل ولایة

للخلافة.“ (محاضرة الابرار صفحہ 29)

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اپنے دور خلافت سے پہلے بکثرت حج کئے۔

عرفانِ حج

حضرت امام حسن علیہ السلام اور حج

حضرت امام حسن علیہ السلام کے بارے میں علاوہ ابن صباح مالکی، حافظ ابو اصفہانی کی حلیۃ الاولیاء کے حوالے سے درج کرتے ہیں کہ حضرت امام حسنؑ نے مدینہ مکہ معظمہ میں (20) حج پایادہ کئے۔ بعض روایات کے مطابق پچیس (25) پایادہ حج کئے

حضرت امام حسین علیہ السلام اور حج

سید الشہداء حضرت امام حسین علیہ السلام نے پچیس (25) حج پایادہ کئے اور تین آپ نے اپنا کل اثاثہ خدا کی راہ میں اٹھا کر حج کیا۔

حج اور فرمان امام زین العابدین علیہ السلام

امامت کے چوتھے آفتاب عالمتاب حضرت سید الساجدین امام زین العابدین علیؑ احسین علیہ السلام کا ارشاد گرامی ہے۔

كَانَ عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ يَقُولُ :

”حُجُّوْا وَاعْتَمِرُوْا وَتَضَيُّحْ اَجْسَامُكُمْ وَتَتَسَّعْ اَرْزَاقُكُمْ ،
وَبَصْلَحْ اِيْمَانُكُمْ وَتَكْفُوْا مَوْنَةَ عِيَالِكُمْ“

ترجمہ : حج اور عمرہ بجالایا کرو، جسمانی طور پر تندرست رہو گے، رزق میں اضافہ اور برکت ہوگی، ایمان میں اصلاح ہوگی (تمہارے مال میں اتنی وسعت ہوگی کہ لوگوں کی ضرورت پوری کر سکو گے اور تمہارے گھر والوں کی بھی) کیونکہ حج دنیا و آخرت کی سعادتوں، مسرتوں اور کامیابیوں کا سرچشمہ ہے۔ (حوالہ : بحار الانوار علامہ مجلسی)

حضرت امام زین العابدین علیہ السلام کے اس تاریخی حج سے کون واقف نہیں ہر مومن

عرفانِ حج

نے مختلف علماء و ذاکرین سے یہ واقعہ ضرور سنا ہوگا کہ جب اموی خلیفہ ہشام بن عبد الملک حجر اسود کا بوسہ لینے کے لئے حجر اسود کی طرف بڑھا اور مجمع کی وجہ سے وہ حجر اسود تک نہ پہنچ سکا پھر ہشام نے یہ حیرت ناک منظر اپنی نگاہوں سے دیکھا کہ جب امام زین العابدینؑ حجر اسود کی طرف بڑھے تو مجمع کاٹی کی طرح چھٹ گیا اور جب ہشام نے امام زین العابدین علیہ السلام کی شخصیت سے لاعلمی کا اظہار کیا تو اسی کے دربار کے شاعر فرزدق نے اس کے تجاہل عارفانہ کے چہرے سے نقاب اٹھاتے ہوئے اپنا یادگار قصیدہ فی البدیہہ پڑھا جو تاریخ اور ادب دونوں کا شاہکار ہے۔

هذا الذي تعرف البطحاء و طاته

و البيت يعرفه و الحل و الحرم

”یہ وہ ہے کہ سرزمین مکہ جس کے پیر کی چاپ کو پہچانتی ہے اور خانہ کعبہ اور حل و حرم سب اس سے واقف ہیں۔“

حج کیا ہے اس کا فلسفہ اور اس کی روح کی گہرائیوں تک پہنچنے کے لئے حضرت امام زین العابدین علیہ السلام اور شیلی کے تاریخی مکالمے کا مطالعہ ضروری ہے تاکہ عازمین حج یہ جان سکیں کہ وہ جس مقدس سفر پر جا رہے ہیں اس کے رموز و علام کیا ہیں۔ پروردگار عالم حج بیت اللہ کے لئے آنے والے سے کیا چاہتا ہے اور اگر وہ ویسا ہی حج کرتا ہے جیسا اس کا خدا چاہتا ہے تو نہ صرف اس کے تمام گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں چاہے وہ صحرا کی ریت کے برابر ہی کیوں نہ ہوں اور اس پر انعام و اکرام کی بارش بھی کرتا ہے اس تاریخی مکالمہ سے ہمیں یہ درس ملتا ہے کہ ہمیں کس طرح حج کرنا چاہئے اور ہمارے امام ہم سے کس قسم کے حج کی توقع رکھتے ہیں۔ ہمارا یہ سفر محض دکھاوے کے لئے نہ ہو بلکہ خدا کی اور محمدؐ و آل محمدؑ علیہم السلام کی رضا و خوشنودی کے لئے ہوتا کہ ہماری دنیا اور آخرت دونوں سنور جائے۔

ایک بار حضرت امام زین العابدین علیہ السلام حج سے واپس تشریف لارہے تھے راہ

عرفان حج

میں شبلی سے ملاقات ہو گئی، امام نے شبلی سے دریافت فرمایا کہ کیا تم حج سے واپس آرہے ہو۔ شبلی نے کہا جی ہاں اے فرزندِ رسولؐ۔ امام نے دریافت فرمایا کیا تم میقات میں اترے اور سہلے ہوئے کپڑوں کو اتار کر غسل کیا؟ شبلی نے عرض کیا جی ہاں۔ امام نے فرمایا میقات میں پہنچنے کے وقت کیا اس بات کی نیت کی تھی کہ گناہ کے لبادے کو اتار کر اطاعت کی پوشاک پہنو گے؟ شبلی نے عرض کیا نہیں مولّا۔ امام نے فرمایا اپنے سہلے ہوئے لباس کو اتارتے وقت تم نے یہ نیت کی تھی کہ اپنے آپ کو دھو کر لغزشوں اور گناہوں سے پاک کر رہے ہو؟ شبلی نے کہا نہیں۔ امام نے فرمایا تم نہ تو میقات میں اترے ہو اور نہ اپنے سہلے ہوئے لباس سے آزاد ہوئے ہو اور نہ ہی تم نے غسل کیا ہے۔ امام، کیا تم نے صفائی کی، احرام پہنا اور حج کا عہد کیا۔ شبلی ہاں۔ امام، اس وقت تمہاری یہ نیت تھی کہ خداوند تعالیٰ کے خالص توبہ کی دوا سے اپنے آپ کو گناہوں سے پاک کر رہے ہو۔ شبلی نہیں۔ امامؑ نے فرمایا کیا حُرّم بننے کے وقت تمہاری یہ نیت تھی کہ ہر اس چیز کو جسے خدا نے عز و جل نے حرام کیا ہے، اپنے اوپر حرام کرو۔ شبلی نہیں۔ امامؑ، کیا حج کرتے وقت تم نے یہ نیت کی تھی کہ ہر غیرِ خدائی عہد کو ترک کر رہے ہو۔ شبلی نے عرض کیا نہیں مولّا۔ امامؑ نے فرمایا لہذا نہ تو تم نے صفائی کی نہ حُرّم ہوئے اور نہ ہی تم نے حج کا عہد کیا ہے۔ امامؑ، کیا تم نے میقات میں داخل ہو کر دو رکعت نماز احرام ادا کی اور لبیک کہا۔ شبلی۔ ہاں مولّا۔ امام نے دریافت فرمایا کیا میقات میں داخل ہوتے وقت تمہاری یہ نیت تھی کہ زیارت کے لئے وہاں داخل ہوئے ہو۔ شبلی نے کہا نہیں مولّا۔ امام کیا دو رکعت نماز پڑھتے وقت تمہاری یہ نیت تھی کہ بہترین عمل اور بندوں کی بہترین نیکی کے باعث جو کہ نماز ہے خدا کے نزدیک جارہے ہو؟ شبلی نہیں مولّا۔ امام کیا لبیک کہتے وقت تمہاری یہ نیت تھی کہ ہر مسئلہ میں خدا کی اطاعت کے وعدے کے مطابق گفتگو کرو گے اور ہر گناہ سے پرہیز کرو گے اور خاموش رہو گے؟ شبلی نے عرض کی نہیں، مولّا۔ امامؑ لہذا نہ تو تم میقات میں داخل ہوئے اور نہ ہی تم نے نماز پڑھی اور نہ ہی لبیک کہا۔ امامؑ نے فرمایا کیا تم

عرفانِ حج

حرم میں داخل ہوئے کعبہ کو دیکھا اور نماز پڑھی؟ شبلی نے عرض کی ہاں مولاً۔ امام کیا حرم میں داخل ہوتے وقت تمہاری یہ نیت تھی کہ ہر اس غیبت کو جو تم نے آئین اسلام رکھنے والے مسلمانوں کے سلسلے میں کی ہے اپنے اوپر حرام کرتے ہو؟ شبلی نے کہا نہیں۔ امام، کیا مکہ پہنچتے وقت تمہاری یہ نیت تھی کہ اس سفر سے تمہارا مقصد صرف خدا ہے؟ شبلی نے کہا نہیں۔ امام، لہذا نہ تو تم حرم میں داخل ہوئے، نہ تم نے مکہ دیکھا اور نہ نماز پڑھی ہے۔ امام، کیا تم نے خانہ کعبہ کا طواف کیا اور ارکانِ کوس کیا اور سعی کی؟ شبلی نے عرض کی ہاں مولاً۔ امام نے فرمایا کیا سعی کرتے وقت تمہاری یہ نیت تھی کہ شیطان اور نفسِ امارہ کے شر سے خدا کی پناہ میں جارہے ہو اور وہ جو رازوں کو جاننے والا ہے اس بات سے واقف ہے؟ شبلی نے کہا نہیں۔ امام، لہذا نہ تو تم نے طواف کیا، نہ ارکانِ کوس کیا اور نہ سعی کی۔ امام، کیا تم نے حجرِ اسود سے مصافحہ کیا اور کیا تم نے مقامِ ابراہیمؑ پر کھڑے ہو کر دو رکعت نماز پڑھی۔ شبلی نے کہا۔ ہاں مولاً۔ اس موقع پر امام نے ایک چیخ ماری اور نزدیک تھا کہ دنیا سے رخصت ہو جائیں۔ امام، آہ آہ! جو شخص حجرِ اسود سے مصافحہ کرے درحقیقت خداوند تعالیٰ سے مصافحہ کرتا ہے، پس اے بے چارہ دیکھ کہ اس کام کے اجر کو جس کی بہت ہی زیادہ اہمیت ہے برباد نہ کر اور گنہ گاروں کی طرح خدائی احکامات سے مخالفت اور ممنوع کام انجام دینے کے ذریعہ خدا سے مصافحہ (اور عہدِ بندگی) کی قدرت رکھو۔ امام کیا مقامِ ابراہیمؑ پر توقف کے وقت تمہاری یہ نیت تھی کہ مکمل اطاعت اور ہر گناہ سے مخالفت کے ارادے سے (اس مقامِ مقدس پر) توقف کر رہے ہو؟ شبلی نے عرض کی مولاً نہیں امام، کیا مقامِ ابراہیمؑ پر دو رکعت نماز ادا کرتے وقت تمہاری یہ نیت تھی کہ حضرت ابراہیمؑ کی نماز ادا کر کے ایسی نماز کے ذریعہ درحقیقت شیطان کی ناک کو زمین پر گر کر رہے ہو۔ شبلی نہیں مولاً۔ امام نے فرمایا پس نہ تم نے حجرِ اسود سے مصافحہ کیا ہے اور نہ مقامِ ابراہیمؑ پر توقف کیا ہے اور نہ ہی وہاں کی دو رکعت نماز کو حقیقت میں ادا کیا ہے۔ امام نے فرمایا۔ کیا تم زمزم کے کنوئیں پر گئے اور اس کا پانی پیا۔

عرفانِ حج

شبلی ہاں مولّا۔ امامؑ نے فرمایا کیا اس وقت تمہاری یہ نیت تھی کہ طاعتِ حق کے قریب پہنچ رہے ہو اور گناہ سے پرہیز کر رہے ہو۔ شبلی نہیں مولّا۔ امامؑ نے فرمایا کیا اس وقت تمہاری یہ نیت تھی کہ طاعتِ حق کے قریب پہنچ رہے ہو اور گناہ سے پرہیز کر رہے ہو۔ شبلی نہیں مولّا۔ امامؑ نے فرمایا لہذا تم زمزم کے کنوئیں کے قریب پہنچے اور نہ تم نے اس کا پانی پیا ہے۔ امامؑ نے فرمایا کیا تم نے صفا مروہ کے مابین سعی کی؟ شبلی جی مولّا۔ امامؑ نے فرمایا کیا اس وقت تمہاری یہ نیت تھی کہ تم خوف ورجاء کے مابین واقع ہوئے ہو۔ شبلی نے عرض کی نہیں مولّا۔ امامؑ نے فرمایا نہ تو تم نے صفا و مروہ کے درمیان سعی کی نہ چلے اور نہ ہی آمد و رفت کی ہے۔ امامؑ نے فرمایا کیا (مکہ سے) منیٰ کی جانب نکلے۔ شبلی ہاں مولّا۔ امامؑ، کیا اس وقت تمہاری یہ نیت تھی کہ لوگوں کو اپنی زبان، فکر اور ہاتھ (کے شر) سے محفوظ رکھو گے۔ شبلی نہیں مولّا۔ امامؑ نے فرمایا لہذا تم (مکہ سے) منیٰ کی جانب نہیں نکلے ہو۔ امامؑ نے فرمایا کیا تم نے عرفات میں توقف کیا اور جبلِ رحمت پر چڑھے اور واوی نمرہ کو پہچانا اور جمرات کے قریب خدا کو پکارا۔ شبلی جی مولّا۔ امامؑ نے فرمایا کیا عرفات میں توقف کے موقع پر تم نے خداوندِ عالم کی معرفت کا حق ادا کیا اور خدائی عزم و معارف کو سمجھا اور اس بات کو جانا کہ اپنے تمام وجود کے ساتھ قدرتِ خدا کے قبضے میں ہو اور تمہارے کام کے راز اور تمہاری دل کی گہرائیوں سے واقف ہے۔ شبلی نہیں مولّا۔ امامؑ نے فرمایا کیا تم نے جبلِ رحمت پر چڑھتے وقت یہ نیت کی تھی کہ خدا ہر مومن مرد اور عورت پر رحمت کرتا ہے اور ہر مسلمان عورت اور مرد کی مدد اور رہنمائی کرتا ہے۔ شبلی نہیں مولّا۔ امامؑ، جب تم نمرہ کے قریب تھے کیا تم نے یہ نیت کی تھی کہ جب تم خود امر و نہی الہی کو قبول نہیں کرو گے تمہارا امر و نہی دوسروں پر اثر انداز نہیں ہوگا؟ شبلی نہیں مولّا۔ کیا علم اور نمرات (حرم کی نشانیاں جو کوہِ نمرہ پر نصب ہیں) کے قریب توقف کے وقت تمہاری یہ نیت تھی کہ وہ دونوں تمہاری طاعتوں کے شاہد ہیں اور خدا کے فرمان کے تابعدار اور فرشتوں کے ہمراہ تمہارے محافظ ہیں؟ شبلی نہیں مولّا۔ امامؑ نے فرمایا نہ تم نے عرفات میں

عرفانِ حج

توقف کیا ہے نہ جبلِ رحمت پر چڑھے ہو، نہ نمرہ کو پہچانا ہے نہ نمرات کے قریب توقف کیا ہے اور نہ خدا کو پکارا ہے۔ اس کے بعد امامؑ نے مزید فرمایا کیا تم نے مشعر و عرفات کے مابین چلنے اور دائیں بائیں منحرف نہ ہونے کے خیال رکھتے وقت تمہاری یہ نیت تھی کہ دینِ حق سے دائیں یا بائیں جانب منحرف نہ ہونا، اپنے دل سے، نہ زبان سے اور نہ اپنے جسم کے اعضاء سے؟ شبلی نے عرض کی نہیں مولاً۔ امامؑ نے فرمایا کیا مزدلفہ کی زمین پر چلتے وقت اور کنکریاں چھتے وقت تمہاری یہ نیت تھی کہ ہر گناہ اور نادانی کو اپنے سے دور کرو گے اور ہر علم و عمل کے لئے خود کو مستحکم بناؤ گے۔ شبلی نے کہا نہیں۔ امامؑ نے فرمایا۔ کیا مشعر الحرام سے گزرتے وقت تمہاری یہ نیت تھی کہ اپنے دل کو تقویٰ اور خوفِ خدا کا بیان کرنے والا بنو گے۔ شبلی نے عرض کی نہیں مولاً۔ امامؑ نے فرمایا نہ تو تم عرفات و مشعر سے گزرے نہ وہاں کی دو رکعت نماز پڑھی، نہ مزدلفہ کی زمین پر چلے، نہ وہاں سے کوئی کنکری اٹھائی اس کے بعد امامؑ نے مزید پوچھا کیا تم نے منی پہنچ کر رمی جمرات کا فریضہ انجام دیا۔ سر کے بال کاٹے، قربانی کی؟ مسجد خیف میں نماز ادا کی اور طوافِ افاضہ بجالائے (حج ہی کا طواف ہے اسے طوافِ افاضہ اس لئے کہا گیا ہے کہ منی سے مکہ لوٹتے اور افاضہ کے وقت انجام پاتا ہے) شبلی نے عرض کی ہاں مولاً۔ امامؑ کیا منی پہنچنے میں اور کنکریاں مارتے وقت تمہاری یہ نیت تھی کہ اپنی آرزو تک پہنچ گئے ہو اور خداوندِ عالم نے تمہاری ہر حاجت کو پورا کر دیا ہے؟ شبلی نے عرض کی نہیں مولاً۔ کیا کنکریاں مارتے وقت تمہاری یہ نیت تھی کہ تم اپنے دشمنِ ایلیس کو مار رہے ہو اور تم نے اپنے قابلِ قدر حج کو ختم کر کے شیطان کی نافرمانی کی ہے۔ شبلی نہیں مولاً۔ امامؑ کیا مسجد خیف میں نماز پڑھتے وقت تم نے یہ نیت کی تھی کہ سوائے خدا اور اپنے گناہوں کے کسی سے نہ ڈرو گے اور خداوندِ عالم کی رحمت کے سوا کسی چیز سے آس نہ لگاؤ گے؟ شبلی نہیں مولاً۔ امامؑ کیا قربانی کرتے وقت تمہاری یہ نیت تھی کہ حقیقتِ پارسائی کا سہارا لے کر طمع و لالچ کا گلہ کاٹ رہے ہو اور ابراہیم کی سنت پر عمل کر رہے ہو، جنہوں نے اپنے فرزند، میوہِ دل اور آرامِ جان کا سر

عرفان حج

کاٹنے پر آمادہ ہو کر اپنے بعد کے لوگوں کے لئے خداوند عالم سے تقریب اور اس کی بندگی کی سنت کی بنیاد رکھی۔ شبلی نہیں مولا۔ امام کیا مکہ لوٹے اور طواف افاضہ کرتے وقت تم نے یہ نیت کی تھی کہ خداوند تعالیٰ کی رحمت سے فائدہ اٹھا کر اب اس کی اطاعت و بندگی کے لئے لوٹ آئے ہو اور اس کی دوستی کا سہارا لیا ہے اور اس کے واجبات کو ادا کیا ہے اور خدا کے قریب پہنچ گئے ہو؟ شبلی نہیں مولا۔ امام نے فرمایا نہ تو تم منی پہنچے نہ تم نے رمی جمرات کی، نہ سر کے بال کاٹے، نہ قربانی دی، نہ مسجد خیف میں نماز ادا کی، نہ طواف افاضہ انجام دیا اور نہ ہی خدا کے قریب پہنچے ہو۔ واپس جاؤ کہ حقیقت میں تم نے حج ادا نہیں کیا۔ شبلی حج اور ان کے مناسک پر عمل کی حقیقت کے سمجھنے میں اپنی کوتاہی سے سخت ٹمگن ہوئے اور بری طرح رونے لگے اس کے بعد انہوں نے حج کے رازوں کو سیکھا اور اگلے برس معرفت، شناخت اور یقین کے ساتھ حج کرنے میں کامیاب ہوئے۔

حج اور حضرت امام محمد باقر علیہ السلام کا ارشاد گرامی

حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا :

”الْحَاجُّ وَالْمُعْتَمِرُ وَلِذَا اللّٰهُ اِنْ سَأَلُوْهُ اَعْطَاهُمْ وَاِنْ دَعَوْهُ اَجَابَهُمْ، وَاِنْ شَفَعُوْا شَفَعَهُمْ، وَاِنْ سَكَنُوْا اَبْنَدَاهُمْ وَيَعْوِضُوْنَ بِالَّذِيْهِمْ اَلْفَ اَلْفِ دِرْهَمٍ.“

ترجمہ: حج اور عمرہ کرنے والے (حقیقت میں ایک ایسے وفد کی حیثیت رکھتے ہیں جو) خداوند عالم کی بارگاہ میں (حاضر ہوا) اگر یہ لوگ اس سے کچھ مانگیں تو عطا کرے گا، اگر اسے پکاریں تو جواب دے گا، کسی کی سفارش کریں تو اس کی سفارش کو قبول کرے گا، اگر خاموش رہیں تو وہ خود ابتدا کرے گا اور ہر درہم کے بدلے انہیں ہزار ہزار درہم دیئے جائیں گے۔

عرفانِ حج

حج حضرت امام جعفر صادقؑ کی نگاہ میں

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا:

”مَنْ مَاتَ وَلَمْ يَحْجْ حِجَّةَ الْإِسْلَامِ وَلَمْ يَمْنَعَهُ مِنْ ذَلِكَ حَاجَةٌ تَجَحَّفُ بِهِ أَوْ مَرَضٌ لَا يُطِيقُ الْحَجَّ مِنْ أَجَلِهِ، أَوْ سُلْطَانٌ يَمْنَعُهُ فَلَيْسَتْ إِنْ شَاءَ يَهُودِيًّا وَإِنْ شَاءَ نَصْرَانِيًّا.“

ترجمہ: اگر کسی شخص نے (استطاعت کے باوجود) حج کا اسلامی فریضہ ادا نہیں کیا جبکہ نہ کوئی ایسا ضروری کام درپیش تھا جو اس کے لئے رکاوٹ بنے، نہ ایسا بیمار تھا کہ جس کی وجہ سے حج کر ہی نہ سکے اور نہ (حاکمِ وقت) کسی جابر سلطان نے اسے منع کیا تھا، تو وہ چاہے یہودی مرے یا عیسائی۔“
(حوالہ: یہ روایت عدة الداعی)

ایک اور جگہ امام صادقؑ نے فرمایا۔

”مَنْ حَجَّ يُرِيدَ بِهِ اللَّهُ وَلَا يُرِيدُ بِهِ رِبَاءٌ وَلَا سُمْعَةٌ، غَفَرَ اللَّهُ لَهُ الْبُغْيَةَ.“
(ثواب الأعمال صفحہ 62)

ترجمہ: جو شخص حج کرے اور اس کا مقصد صرف خداوند عالم (کی خوشنودی) ہو، نہ ریاکاری پیش نظر ہو، نہ شہرت (وغیرہ) تو خداوند عالم، یقیناً اس کی مغفرت فرمائے گا۔

ہم آپ کے مطالعہ کے لئے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کا ایک اور فرمانِ ہدیہ کر رہے ہیں۔

ترجمہ: جب توج کا ارادہ کرے تجھے چاہئے کہ اپنے قلب کو خدائے بزرگ و برتر کے لئے ہر طرح کے خیالات و احساسات سے خالی

عرفان حج

کردے۔ اس کے بعد مخلصانہ توبہ کے پانی سے اپنے گناہوں کو دھو ڈالو

اور اس کے بعد دنیا، لوگوں اور عیش و آرام کو خدا حافظ کہہ دو۔

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فلسفہ حج کے بیان کے ضمن میں یوں واضح فرمایا ہے کہ:

ترجمہ : تاکہ ہر ملت اپنے تجارتی سامان میں سے کچھ کو ایک شہر سے

دوسرے شہر لے جائے اور اس طریقے سے سوار یوں والوں کو بھی اور مال

پر دار جانوروں کو بھی فائدہ (نفع) حاصل ہو۔

حج کے اقتصادی پہلو پر حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کے علاوہ دیگر ائمہ الطاہرین علیہم السلام کے ارشادات گرامی بھی موجود ہیں۔ لہذا دنیا کے اسلام کو اقتصادی میدان میں مضبوط اور خود کفیل بنانے اور اسلامی معاشرے کے ہر فرد کو دوسروں کی محتاجی سے بے نیاز کرنے کے لئے ضروری ہے کہ ہم حج کی معنویت پر پورا زور دیں اور ائمہ الطاہرین علیہم السلام کے فرمان پر عمل کریں۔

حج حضرت امام علی رضا علیہ السلام کی نظر میں

امامت کے آٹھویں گہر فرزند رسول حضرت امام علی رضا علیہ السلام فرماتے ہیں۔

”إِعْلَمْ بِرَحْمَتِكَ اللَّهُ، إِنَّ الْحَجَّ فَرِيضَةٌ مِنْ فَرَائِضِ اللَّهِ جَلَّ

وَعَزَّ اللَّازِمَةُ الْوَاجِبَةُ مِنْ اسْتِطَاعِ إِلَيْهِ سَبِيلًا، وَقَدْ وَجِبَ فِي

طَوْلِ الْعُمْرِ مَرَّةً وَاحِدَةً، وَوَعَدَ عَلَيْهَا مِنَ الثَّوَابِ الْجَنَّةَ

وَالْعَفْوَ مِنَ الذُّنُوبِ، وَسُمِّيَ تَارِكُهُ كَافِرًا، وَتَوَعَّدَ عَلَى

تَارِكِهِ بِالنَّارِ فَنَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ النَّارِ.

ترجمہ: یاد رکھو! خدا تم پر رحم کرے کہ ”حج“ خداوند عالم کے مقرر کردہ

عرفانِ حج

فرائض میں سے ایک اہم، واجب و لازم فریضہ ہے۔ ہر اس شخص کے لئے جس کو وہاں جانے کی استطاعت حاصل ہو۔ یہ پوری زندگی میں صرف ایک بار واجب ہے۔ خداوند عالم نے اس (کی ادائیگی) پر گناہوں کی مغفرت اور اس کے ثواب کے طور پر جنت کا وعدہ کیا ہے۔ اسے ترک کرنے والے کو کافر کے نام سے یاد کیا ہے اور حج نہ کرنے والے کو جہنم کے عذاب کی خبر دی ہے۔

ہم آتش جہنم سے خداوند عالم کی پناہ مانگتے ہیں۔ (لہذا ہمارے چاہنے والوں کی ذمہ داری ہے کہ جس پر بھی حج واجب ہو، وہ لازمی طور پر اس فریضے کو ادا کرنے کی کوشش کرے، ہرگز لا پرواہی اور کوتاہی نہ کرے۔

حج کے سلسلے میں ہمارے آئمہ الطاہرین نے بڑی تاکید فرمائی ہے تاکہ ان کا کوئی شیعہ اس عبادت سے غافل نہ رہے اور اس کی عظمت و اہمیت کو محسوس کرے۔ یہاں ہم ثامن الائمہ حضرت علی ابن موسیٰ رضا کا ایک اور ارشاد گرامی پیش کرتے ہیں۔

”إِنَّمَا أُمِرُوا بِالْحَجِّ لِعِلَّةِ الْوَفَادَةِ إِلَى اللَّهِ عَزَّوَجَلَّ وَ طَلَبِ الزِّيَادَةِ وَالْعُرُوجِ مِنْ كُلِّ مَا اقْتَرَفَ الْعَبْدُ تَائِبًا مِمَّا مَضَى، مُسْتَأْنِفًا لِمَا يَسْتَقْبِلُ، مَعَ مَا فِيهِ مِنْ إِخْرَاجِ الْأَمْوَالِ وَ تَعْبِ الْأَبْدَانِ، وَالْإِسْتِغْثَالِ عَنِ الْأَهْلِ وَالْوَلَدِ، وَ حَظَرِ النَّفْسِ عَنِ اللَّذَاتِ شَاخِصًا فِي الْحَدِّو الْبُرْدِ، ثَابِتًا عَلَى ذَلِكَ ذَاتِمًا مَعَ الْخُضُوعِ وَالْإِسْتِغَاثَةِ وَالتَّذَلُّلِ، مَعَ مَا فِي ذَلِكَ لِجَمِيعِ الْخَلْقِ مِنَ الْمَنَافِعِ لِجَمِيعِ مَنْ فِي شَرْقِ الْأَرْضِ وَ غَرْبِهَا، وَمَنْ فِي الْبَرِّ وَ الْبَحْرِ، مِمَّنْ يَحُجُّ وَ مِمَّنْ لَمْ يَحُجَّ، مِنْ بَنِي تَاجِرٍ وَ جَالِبٍ وَ بَايِعٍ وَ مُشْتَرِيٍّ، وَ كَاسِبٍ وَ مُسْكِينٍ وَ

عرفانِ حج

مُكَانٍ وَفَقِيرٍ وَقَضَاءِ حَوَائِجِ أَهْلِ الْأَطْرَافِ فِي الْمَوَاضِعِ
الْمُمْكِنِ لَهُمُ الْاجْتِمَاعُ فِيهِ مَعَ مَا فِيهِ مِنَ الْحَقِّقَةِ وَنَقْلِ
أَخْبَارِ الْأَيْمَةِ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ إِلَى كُلِّ صُغْبَةٍ وَنَاجِيَةٍ، كَمَا قَالَ
عَزَّوَجَلَّ.

”فَلَوْلَا نَفَرٌ مِنْ كُلِّ فِرْقَةٍ مِنْهُمْ طَائِفَةٌ لَبَتَفَقَّهُوا فِي
الدِّينِ وَلَيُنْذِرُوا قَوْمَهُمْ إِذَا رَجَعُوا إِلَيْهِمْ لَعَلَّهُمْ يَحْذَرُونَ.
وَ(كَمَا قَالَ اللَّهُ سُبْحَانَهُ وَتَعَالَى)“ وَلَيَشْهَدُوا مَنَافِعَ لَهُمْ“
ترجمہ : لوگوں کو حج کا حکم اس لئے دیا گیا ہے کہ اللہ بزرگ و برتر کے
مقدس دربار (میں حاضری کا شرف حاصل کریں، اس سے (اپنی زندگی
کی مسرتوں اور سعادتوں میں) اضافہ کی درخواست کریں۔

بندوں سے زمانہ گزشتہ میں جو گناہ سرزد ہوئے ہوں، ان سے توبہ و استغفار کر کے
آزادی حاصل کریں، اور زمانہ آئندہ میں از سر نو کار خیر کی انجام دہی شروع کریں۔ اسی
کے ساتھ (انسان راہ خدا میں اپنا مال بھی خرچ کرتا ہے، جسمانی مشقت بھی برداشت کرتا
ہے، اپنے اہل و عیال سے دوری بھی اختیار کرتا ہے۔ مختلف لذائذ سے خود کو محروم رکھتا ہے،
سردی ہو یا گرمی (خوشنودی پروردگار کے لئے اپنے گھر سے نکل پڑتا ہے اور ہمیشہ اس پر
ثابت قدم رہتا ہے۔ خشوع و خضوع، اور عاجزی و انکساری کا مظہر رہتا ہے۔ ان انفرادی
خصوصیت کے ساتھ حج کے اجتماعی فوائد بھی ان گنت ہیں۔ تمام بنی نوع انسان کو چاہے وہ
مشرق میں رہتے ہوں یا مغرب میں، ان کا خشکی سے تعلق ہو یا تری سے، حج کر رہے ہوں
یا نہ کر رہے ہوں، تجارت و کاروبار کرنے والے ہوں یا بالغ ہوں یا مشتری، کام کرنے
والے ہوں یا تنہی دست، کرایہ پر لوگوں کو لانے لے جانے والے ہوں یا تنگ دست
(دوران حج ان سب ہی لوگوں کو) انواع و اقسام کے فوائد حاصل ہوتے ہیں اور جن

عرفانِ حج

مقامات پر لوگوں کے جمع ہونے کا موقع ہوتا ہے، وہاں کے اطراف و جوانب کے لوگوں کی حاجتیں پوری ہوتی ہیں۔ اسی کے ساتھ لوگوں کو دینی باتیں سمجھنے اور آئمہ الطاہرین علیہم السلام کے ارشادات کو تمام اطراف اکناف تک پہنچانے کا موقع بھی نصیب ہوتا ہے۔ اور خداوند عالم کے نزدیک یہ بات بہت پسندیدہ ہے کہ لوگ علمی مراکز پر حاضر ہوں، وہاں دینی باتوں میں فہم و فراست حاصل کریں، پھر وہاں سے اپنے وطن واپس جا کر ان باتوں کی نشر و اشاعت کریں تاکہ لوگوں کے اندر خوفِ خدا پیدا ہو اور وہ اپنی زندگی کی اصلاح کریں۔ لہذا ارشادِ رب العزت ہے ”تو ایسا کیوں نہیں ہوتا کہ ہر گروہ سے کچھ لوگ نکلیں (سفر کی صعوبتیں برداشت کریں اور صاحبانِ علم کے ذریعہ سے) دین میں فہم و فراست حاصل کریں، پھر جب اپنی قوم کی طرف واپس جائیں تو انہیں (عذاب کی باتوں سے) ڈرائیں، تاکہ ان لوگوں کے دلوں میں خوفِ خدا پیدا ہو۔“ (اسی طرح سے حج کے بارے میں خداوند عالم نے یہ بھی فرمایا ہے کہ لوگ ان مقدس مقامات پر جائیں اور دنیا و آخرت کے اعتبار سے) ”اپنے فائدے کی باتوں کا (خود) مشاہدہ کریں۔“

ہم یہاں اختصار کے پیش نظر تمام آئمہ الطاہرین کے ارشادات گرامی کا حوالہ نقل نہیں کر رہے ہیں یہ سب کے سب محمدؐ ہیں سب نے حج کے سلسلے میں تاکید کی ہے اور خود بھی پایادہ بے شمار حج کئے ہیں لہذا ان کے ماننے اور چاہنے والوں کو حج سے غافل نہیں ہونا چاہئے۔ بلکہ متمول حضرات کو چاہئے کہ اپنے غریب اعزہ کو حج بدل پر بھیجیں تاکہ وہ بھی اس سعادت سے بہرہ مند ہو سکیں اور ان کے مرحومین جو اپنی بے خبری یا کسی وجہ سے اس عظیم عبادت سے محروم رہ گئے تھے ان کی عبادت حج پایہ تکمیل تک پہنچ سکے۔

ہمیں حج کیوں کرنا چاہیے؟

(1) حکم خداوندی ہے (2) فرمانِ رسولؐ ہے۔ (3) آئمہ الطاہرین علیہم السلام کے اس سلسلے میں ارشادات گرامی ہیں۔ (4) پھر ہر سال ہمارے زمانے کے امام حج پر تشریف لاتے ہیں اور حجاج کرام حضرت قائم آل محمدؑ اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف کی زیارت سے بہت سے خوش نصیب حج کے موقع پر مشرف ہو چکے ہیں جس کا ذکر شیخ صدوق ابن بابویہ قمی طاب ثراہ نے اپنی مہتمم بالشان کتاب ”کمال الدین و اتمام النعمۃ“ میں فرمایا ہے۔ علاوہ ازیں اس صدی میں بھی بے شمار افراد آپ کی ملاقات سے بہرہ یاب ہو چکے ہیں۔ (5) جہاں تک ھیجان حیدر کرار کا تعلق ہے ہم حج کو دینی فریضہ سمجھنے کے ساتھ ساتھ ایمانی تقاضوں کے مطابق اس کے ساتھ جذباتی لگاؤ رکھتے ہیں اور حج کی ادائیگی کے ساتھ ساتھ ہمارا یہ عقیدہ ہے کہ کعبہ بیت اللہ ہونے کے علاوہ ہمارے مولا امیر المومنین حضرت علی علیہ السلام کا مولد بھی ہے اس لئے ہمیں اس کی زیارت کا شوق ہے۔ (6) کعبہ سے خصوصی تعلق ہمارے مولا کا یہ بھی ہے کہ بتوں سے اسے پاک کرنے اور بت شکنی کا کارنامہ مولا ہی کے ہاتھ سے انجام پایا ہے جس میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دوش مبارک پر آپ کے قدم پہنچے تھے۔ (7) ہمارے مولا کی ولایت و خلافت کا اعلان حج سے واپسی کے موقع پر ہی ہوا

عرفانِ حج

ہے۔ اور حج کے فریضہ کی تکمیل سے اس کی یاد و ابستہ ہے۔ (8) علاوہ انہیں حانہ کعبہ سے ہماری عقیدت و ارادت کا ایک سبب یہ بھی ہے کہ مابین رکن و مقام خدا کی آخری حجت اور ہمارے بارہویں آقا حضرت قائم آل محمد عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف کا ظہور ہوگا۔ (9) ہمارے مظلوم امام سید الشہداء حضرت امام حسین علیہ السلام کی عبادت الہی میں جو تمنا پوری نہ ہو سکی وہ زندگی کا آخری حج تھا جسے ظلم ظالمین کے سبب آپ پایہ تکمیل تک نہ پہنچا سکے۔ ہم اس کی تکمیل کر کے امام حسینؑ کو راضی کرتے ہیں۔ (10) حج کے موقع پر ہی آقائے نامدار حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے روضہ اقدس کی حاضری نصیب ہوتی ہے۔ (11) سرکار کی لاڈلی بیٹی بول عذرا، خوراء انبیہ حضرت فاطمہ زہراؑ کے اور ان کے فرزند ان حضرت امام حسن مجتبیٰ علیہ السلام، حضرت سید الساجدین امام زین العابدین علی ابن الحسین، حضرت امام محمد باقر علیہ السلام اور حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کی قبور کی زیارت کا شرف حاصل ہوتا ہے۔ (12) خانوادہ رسالت، امہات المؤمنین، صحابہ کرام رضوان اللہ کے قبور کی زیارت کی سعادت بھی حاصل ہوتی ہے۔ لہذا ہم زیارات کی سعادت اور حج کا شرف دونوں حاصل کرتے ہیں۔ عبادت و موذت کو بہم کرتے ہیں۔ اس کتاب کا مقصد تحریر یہ ہے کہ عازمین حج ”روح حج“ پوری گہرائیوں کے ساتھ سمجھ لیں کیونکہ حج کی تربیتی کلاسوں میں صرف دو امور پر ہی بحث ہوتی ہے عازمین حج کو یا مناسک حج سمجھائے جاتے ہیں یا پھر انتظامی امور پر گفتگو ہوتی ہے۔ حج کے روحانی معاملات پر نہ تو ان کلاسوں میں گفتگو ہو سکتی ہے اور نہ اس کا محل ہوتا ہے پھر ان میں شاذ و نادر ہی کوئی ایسا ہوتا ہے جسے ”علم عرفان“ سے دلچسپی ہو اور وہ سیر و سلوک کی منازل طے کرنے کا آرزو مند ہو جبکہ زیارات و حج کا سفر صرف عبادت و سیاحت نہیں بلکہ بڑے بڑے علمائے کرام، اہل عرفان اور بزرگان دین نے اس سفر میں بہت کچھ پایا ہے۔ اس سلسلے میں حضرت آیت اللہ العظمیٰ آقائے شہاب الدین مرعشی نجفی اعلیٰ اللہ مقامہ کا نورانی وصیت نامہ قابل ذکر ہے آپ نے اپنے

عرفان حج

فرزند اکبر آقائے محمود مرعشی کو وصیت کرتے ہوئے اپنے حج کی تائید کی اور فرمایا کہ انہوں نے کچھ پایا ہے۔ زیارت کے سفر میں پایا ہے لہذا آئمہ الطاہرین اور خانوادہ اہلبیت کی قبور کی حاضری ترک نہ کرنا یہ ایک علیحدہ موضوع ہے۔ ناچیز نے بھی جو کچھ پایا ہے یہ سب زیارات و حج کے اسفار کا مرہون منت ہے یہاں اس کا بیان مقصود نہیں تاہم میں آج کچھ بھی ہوں ان پاکیزہ ہستیوں کے در کی خاک نے اس عصیاں شعار کو بھی اپنے غلاموں میں شامل کر رکھا ہے۔ ان کے مدح خوانوں میں میرا بھی نام ہے۔ جسے اس در کی مدح خوانی و غلامی نصیب ہو جائے اسے اور کیا چاہئے۔ اس منصب، اس مقام، اس مرتبہ اور اس اوج کے آگے تاج و تخت کیا چیز ہے۔ حج اور زیارات کے روحانی فیوض و برکات مشاہدات اور تاثرات کو علیحدہ عنوان کے تحت آگے تحریر کیا جا رہا ہے۔

عرب پر ایک نگاہ

لفظ عرب کے کئی معنی ہیں۔ بعض کے نزدیک عرب اعراب سے نکلا ہے جس کے معنی زبان آوری کے ہیں اس لئے عرب اپنے سوا تمام دنیا کو عجم کہتے رہے یہ محض نکتہ آفرینی ہے۔ علمائے انساب کے نزدیک چونکہ اس ملک کا باشندہ ”عرب بن قحطان“ تھا لہذا اسی کے نام پر ملک کا نام پڑ گیا۔ اہل جغرافیہ نے عرب کا پہلا نام ”عربہ“ لکھا ہے جو تحریفاً عرب ہو گیا اور یہی قوم کا نام قرار پایا سید سلمان ندوی نے اسدین جاصل ابن مہد ثوری، ابو سفیان کلبی اور حضرت ابوطالبؑ کے بعض اشعار کا حوالہ دے کر اس کی توثیق کی ہے اور یہ قرین حقیقت ہے کیونکہ تمام سیاسی زبانوں میں عربہ صحرا اور بادیاہ کا مفہوم رکھتا ہے۔ اس لحاظ سے اس کا نام عربہ اور پھر عرب ہو گیا۔ قرآن مجید میں عرب کا لفظ ملک عرب کے لئے کہیں نہیں بولا گیا۔ حضرت اسماعیلؑ کی سکونت کے وادی غیر ذی زرع یعنی وادی ناقابل کاشت بولا گیا ہے اور یہ لفظ عرب کا بحیثیت لفظی ترجمہ ہے۔ حضرت مسیح سے ایک ہزار برس پہلے حضرت سلیمان کے عہد میں لفظ عرب کے استعمال کی نشاندہی ہوتی ہے۔

جیسا کہ میں عرض کر چکا ہوں کہ میری دیرینہ خواہش تھی کہ ”حج“ کے موضوع پر ایک ایسی کتاب لکھی جائے جو نہ صرف مناسک کی کتاب ہو بلکہ فلسفہ حج پر بھی گفتگو اور حج سے متعلق تمام معلومات بھی تاریخی و روایتی تناظر میں موجود ہوں۔ لہذا اس سلسلے میں ہم عرب

عرفان حج

پر ایک نگاہ ڈالتے ہیں جہاں سعودی عرب واقع ہے اور یہی ہمارے ہادیان کرام کا وطن تھا جس سے ہماری عقیدت تعارف سے بے نیاز ہے اور یہیں ہم ”حج“ جیسی عظیم عبادت بجا لاتے ہیں۔ جنوب مغرب میں ایک بڑا ریگستانی جزیرہ نما جسے بحیرہ قلزم افریقہ سے جدا کرتا ہے۔ اس کے مشرق میں خلیج فارس، جنوب میں ہند اور خلیج عدن اور مغرب میں بحیرہ قلزم واقع ہے اس میں سعودی عرب، یمن، عدن، مسقط، عمان، بحرین اور کویت وغیرہ شامل ہیں جو اپنی اپنی جگہ خود مختار علاقے ہیں، سخت گرم خطہ ہے، بارش کم ہوتی ہے، ریگستانوں میں کئی میل تک پانی نہیں ملتا، بہت کم علاقے قابل کاشت ہیں۔ عموماً کھجور کے درخت پیدا ہوتے ہیں، ریگستانوں میں اونٹ بہت کارآمد جانور ہے، لوگ زیادہ تر خانہ بدوش ہیں اور بھیڑ بکریاں وغیرہ پالتے ہیں اس ملک کا گھوڑا جسے عربی گھوڑا کہتے ہیں دنیا میں بہترین گھوڑا سمجھا جاتا ہے۔

یہاں تیل کے چشمے دریافت ہوئے جو امریکن تیل کمپنی کے تصرف میں ہیں۔ مکہ اور مدینہ مسلمانوں کے بڑے متبرک مقامات ہیں۔ مکہ میں پیغمبر اسلام حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پیدا ہوئے۔ یہیں سے اسلام کی تبلیغ شروع ہوئی، عرب کا زیادہ علاقہ سعودی عرب کہلاتا ہے جس پر سلطان ابن سعود نے 1925 عیسوی میں قبضہ کیا تھا۔ اس سلسلے میں ابن سعود کو برطانوی حکومت کی مکمل آشریاد حاصل تھی لیکن امریکہ نے اسے نظر انداز کر رکھا تھا۔ اکتوبر 1946ء میں امیر فیصل کی کوششوں سے امریکہ نے نگاہ کرم ڈالی اور امریکہ ایکسپورٹ بینک نے سعودی عرب کو ایک کروڑ ڈالر کا قرضہ دیا۔

سعودی عرب

آج سے 81 سال قبل شاہ عبدالعزیز نے برطانوی حکومت کے ساتھ مل کر خلافت عثمانیہ کا خاتمہ کر دیا پہلے یہ صرف نجد اور الحسا کے حکمران تھے۔ ابن سعود برطانوی سیادت تسلیم کر کے پورے عرب کے حکمران بن بیٹھے۔ جبکہ ان کا قبضہ 1916ء تک جبل اشعر اور حائل کے علاقوں تک محدود تھا لیکن ابن سعود نے اخوان کو اپنے ساتھ ملا کر 1921ء میں رشیدیوں کو مکمل شکست دے کر 1925ء تک جدہ اور حجاز پر قبضہ کر لیا اور اپنے مقبوضہ جات کا نام مملکت نجد و حجاز رکھا۔ 22 ستمبر 1932ء کو اپنے مطلق العنان ہونے کا اعلان کر کے اس کا نام سعودی عرب رکھا۔ سعودی عرب کا کل رقبہ 1,960,582 کلومیٹر ہے اس طرح جزیرہ نمائے عرب کا تقریباً 10/9 حصہ سعودی عرب میں شامل ہے۔ اس کا صدر مقام ”ریاض“ ہے۔ سربراہ مملکت عبداللہ بن عبدالعزیز السعود ہے اور کراؤن پرنس کا نام سلطان بن عبدالعزیز السعود ہے۔ کل آبادی دو کروڑ چونسٹھ لاکھ سترہ ہزار پانچ سو ننانوے (2,64,17,599) ہے۔ اس کے 13 صوبے ہیں۔ اس کی کرنسی کا نام ”ریال“ ہے۔ اس کے مشہور شہر جدہ، مکہ، طائف، مدینہ، قطیف، ریاض اور دمام وغیرہ ہیں۔ اس ملک کے پرچم کا رنگ سبز ہے جس پر کلمہ طیبہ تحریر ہوتا ہے۔ سعودی عرب میں مسلمانوں کی اکثریت، یہاں کے تمام لوگوں کی بول چال عربی زبان ہے۔ جدہ کو انتظامی دارالحکومت کا درجہ بھی حاصل ہے۔ مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ جیسے مقدس مقامات بھی اسی ملک میں شامل ہیں اسی لئے سعودی عرب کے بادشاہ خود کو خادم الحرمین الشریفین کہلاتے ہیں دنیا کے تقریباً ہر ملک سے ہر سال لاکھوں مسلمان یہاں آ کر فریضہ حج ادا کرتے ہیں۔ جن کے لئے حکومت عرب خصوصی انتظامات کرتی ہے، سعودی عرب کی معیشت کا دارومدار حج و عمرہ اور تیل و پٹرولیم کی مصنوعات پر ہے کیونکہ یہ تیل پیدا کرنے والا دنیا کا تیسرا بڑا ملک ہے یہاں سے

عرفان حج

تیل اور پیٹرولیم کی مصنوعات بھاری مقدار میں دوسرے ملکوں کو برآمد کی جاتی ہیں۔ تیل کی پیداوار کا نصف حصہ مغربی یورپ اور باقی نصف حصہ امریکہ اور ایشیا کو برآمد کیا جاتا ہے جس سے کھربوں ڈالر سالانہ کا زر مبادلہ کمایا جاتا ہے۔ تیل کے علاوہ یہاں خام لوہا، تانبا، چاندی، سونا، جیسم اور نمک وغیرہ کے وسیع ذخائر موجود ہیں ان اشیاء کو بھی برآمد کیا جاتا ہے۔ اب سعودی عرب میں انڈسٹریل ڈیولپمنٹ ہو رہا ہے اور اسٹیل مل اور سیمنٹ وغیرہ کے کارخانے بھی پاکستان کے تعاون سے چل رہے ہیں، کھجور یہاں کی خاص پیداوار ہے۔

مکہ معظمہ کی تاریخ

مکہ کے قدیم ناموں میں بقول علامہ رزاقی ”بیت العتیق، الحرم الراس، الحاتمہ، السلام، انقادس، معاذ ام الرحمۃ اور ائم القرئی ہیں۔ یہ شہر دنیا کا مقدس ترین اور قدیم ترین شہر ہے۔ اس شہر کی عظمت کا اندازہ اس سے لگایا جاسکتا ہے کہ خالق کائنات نے اس شہر کی قسم کھائی ہے۔ یہ شہر عظمتوں کا شہر ہے مولود و مسکن محبوب کبریٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہے۔ مسلمانوں کو اس شہر سے ایک خصوصی وابستگی ہے یہاں بیت اللہ ہے جہاں لاکھوں مسلمان ہر سال اسلام کے ارکان میں سے ایک اہم رکن حج کی ادائیگی کے لئے جاتے ہیں۔ اس وقت اس شہر کی آبادی ایک ملین کے قریب ہے یہ شہر سعودی عرب کی مشہور بندرگاہ جدہ سے تقریباً 60 کلومیٹر کے فاصلے پر ہے۔ اس کے مشرق میں طائف، مغرب میں جدہ، شمال کی طرف مدینہ منورہ اور جنوب کی طرف عیمیر اور اس سے ذرا آگے یمن ہے۔ قدیم تاریخ کے مطالعہ سے یہ بات سامنے آتی ہے کہ بیت اللہ کی عمارت اس مقام پر سب سے پہلے فرشتوں نے تعمیر کی اس کے بعد مختلف ادوار میں خانہ کعبہ کی تعمیر ہوتی رہی آبادی کے آثار کا حضرت ابراہیم علیہ السلام کے زمانے سے پتہ چلتا ہے۔ پہلے اس سرزمین کو وادی غیر ذی زرع

عرفانِ حج

کہتے تھے۔ حضرت ابراہیمؑ خدا کے حکم سے اپنی زوجہ محترمہ حضرت ہاجرہ اور اپنے شیر خوار بچے حضرت اسماعیلؑ کو چھوڑ کر گئے ”بنو جرہم“ انہی دنوں یہاں آکر آباد ہوئے۔ اس طرح یہاں آبادی کا سلسلہ شروع ہوا اسے بلد الامین اور وادی ”ام القریٰ“ اور ناف زمین بھی کہا جاتا ہے۔ حضرت اسماعیلؑ کا خاندان یہاں آباد ہوا اور دین ابراہیمؑ کے پیروکار مختلف مقامات سے زیارت خانہ کعبہ کے لئے مکہ مکرمہ آتے تھے اس لئے پیغمبر اسلامؐ کی بعثت تک تقریباً 2,500 سال تک کا عرصہ مکہ مکرمہ کو خانہ کعبہ کی وجہ سے عزت و تکریم کا مرتبہ حاصل رہا۔ بنی اسرائیل میں آنے والے انبیاء اپنے اپنے زمانوں میں حج بیت اللہ کے لئے آتے رہے۔ قریش خاندان جو بنی اسماعیل میں سے ہے اُس کو خانہ کعبہ کی تولیت کی وجہ سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ولادت سے بہت طویل زمانہ قبل جزیرہ عرب کے علاقوں میں کافی عزت حاصل تھی، پھر اس شہر کی حشمت کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت اور بعثت نے چار چاند لگا دیئے۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے آخری نبی پر جو کلام اتارا اس میں بھی اس شہر کا ذکر مختلف انداز سے کئی مقامات پر آیا تھا۔ حضرت اسماعیلؑ کی اولاد میں سے فہد بن مالک نے قریش کا لقب اختیار کر کے خاندان قریش کی بنیاد ڈالی۔ کچھ مدت تک یمن سے آئے ہوئے قبیلہ بنو خزاعہ نے مکہ پر اقتدار و تسلط قائم کیا لیکن قریش کے ایک باہمت سردار قصی بن کلاب نے بنو خزاعہ کو مکہ سے نکال کر شہر پر قبضہ کر لیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اسی قبیلہ قریش کے خاندان بنو ہاشم میں پیدا ہوئے۔

آقا رسول اللہؐ کی ولادت سے کچھ عرصہ پیشتر 570 عیسوی میں یمن کے عیسائی حاکم ابرہہ نے مکہ پر حملہ کیا اس کے پاس جنگی ہاتھی بھی تھے مگر قرآن کے مطابق ابابیل کے غول نے ننگریاں مار کے ابرہہ کی فوج کو ہلاک کر دیا۔ مغربی مستشرقین کا کہنا ہے کہ ابرہہ کی فوج میں چچک کی وبا پھوٹ پڑی تھی جس سے اس کی فوج بھاگنے پر مجبور ہو گئی تھی۔ خانہ کعبہ کے باعث زمانہ قدیم سے مکہ کی عظمت عربوں میں مسلم تھی یہ لوگ بت پرست تھے، خانہ کعبہ

عرفانِ حج

میں بت رکھے ہوئے تھے لیکن پھر بھی اس مقدس مقام کا بہت احترام تھا۔ یہاں غوزیزی اور دنگا فساد کی ممانعت تھی۔ لوگ اس وقت بھی ہر سال حج کے لئے آتے تھے مکہ کا پرانا نام ”بکہ“ تھا قرآن میں یہی نام آتا ہے۔ 629 عیسوی تک یہ شہر کفر و بت پرستی کا مرکز رہا۔ 630 عیسوی میں مسلمانوں نے اس شہر کو فتح کر کے بتوں سے پاک کر دیا۔ وسط شہر کو طنجی بھی کہتے ہیں۔ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہیں اعلان نبوت کیا۔ اپنی زندگی کے چالیس متبرک سال یہیں بسر کئے۔ حضرت قصی بن کلاب، حضرت ہاشم، حضرت عبدالمطلب، محسن اسلام و رسالت حضرت ابوطالب علیہ السلام، ملکیت العرب، اُمّ المؤمنین حضرت خدیجۃ الکبریٰ اور رسولؐ کے ایک فرزند کے علاوہ خاندان رسالت کی قبریں مکہ معظمہ کے ایک قبرستان جنت المعلیٰ میں ہیں۔ آپؐ نے بعثت کے 13 سال بعد تک مکہ مکرمہ میں ہی بسر کئے مگر قریش مکہ آپؐ کے دشمن ہو گئے کہ آپؐ بتوں کی پرستش کے مخالف ہیں اور ایک خدا کی عبادت کی تلقین فرماتے ہیں۔ آخر آپؐ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم 622 عیسوی میں مکہ سے ہجرت فرما کر مدینہ چلے گئے۔ 627 عیسوی میں آپؐ حدیبیہ کے مقام پر قریش اور مسلمانوں کے مابین جو سمجھوتا ہوا اس کی ایک شرط یہ بھی تھی کہ قبائل عرب جس سے چاہیں دوستی کا رشتہ استوار کریں اس طرح بنو خزاعہ مسلمانوں کے اور بنی مکریش کے حلیف بن گئے جن کا آپؐس میں قدیم تنازعہ چلا آتا تھا۔ بنو مکر نے قریش کی شہ پر بنو خزاعہ پر حملہ کر کے ان کو حرم کعبہ میں ہلاک کر دیا۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو جب ان واقعات کا علم ہوا چونکہ قریش نے معاہدہ کی خلاف ورزی کی تھی لہذا آپؐ دس ہزار مسلمانوں کا لشکر لے کر مدینہ سے مکہ کی جانب روانہ ہوئے۔ مکہ سے ایک منزل کی مسافت پر آپؐ نے قیام فرمایا۔ قریش کو پتہ چلا تو انہوں نے ابوسفیان کو تحقیقات کے لئے بھیجا مگر یہ پکڑے گئے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے پیش ہوئے لیکن حضرت عباسؓ کی سفارش پر ان کو معاف کر دیا گیا۔ 20 رمضان المبارک 630 عیسوی کو لشکر اسلام فاتحانہ مکہ میں داخل ہوا اور بغیر کسی

عرفانِ حج

خوزیری کے مسلمانوں نے مکہ پر قبضہ کر لیا۔ فتح مکہ تاریخِ عالم میں اس حیثیت سے بہت ممتاز ہے کہ فتح مکہ کے بعد ان سب مکہ والوں کو جنہوں نے مسلمانوں کو اذیتیں دی تھیں خصوصاً ابوسفیان کی بیوی حنہ جگر خوارہ جس نے سید الشہداء حضرت امیر حمزہ عم رسولؐ کا جگر چبایا تھا اور خانوادہ ابوسفیان جو ہمیشہ رسولؐ دشمنی پر آمادہ رہے انہیں طلقاء کہہ کر معاف کر دیا۔ یزید اول کے عہد میں جب عبد اللہ ابن زبیر نے مکہ میں اپنی خلافت کا اعلان کیا تو اسوی الفواج نے شہر کا محاصرہ کر لیا اور جنگ کے دوران خانہ کعبہ کو نذر آتش کر دیا۔ حجاج ابن یوسف نے بغاوت کو سختی سے کچل دیا اور وہ ظلم ڈھائے کہ دنیا کے ظالمین میں حجاج ابن یوسف کا نام سرفہرست ہے غرضیکہ اسلام کے پورے دور میں وقتاً فوقتاً مکہ میں خوزیری ہوتی رہی اور وہ مکہ جسے امن کی جگہ قرار دیا گیا تھا اور وہ حرم خدا جہاں جوں مارنا اور گھاس اکھاڑنا بھی حرام تھا وہاں نہتے بے گناہ ایرانی حجاج کا خون بہایا گیا۔ ابن سعود کے مخالفین نے جب خانہ کعبہ پر قبضہ کیا تو کمانڈرز نے مخالفین کی لاشوں سے خانہ کعبہ کو پاٹ دیا تھا۔ یہ وہی مکہ ہے جہاں سے ہمارے امام عالی مقام حسین ابن علی علیہ السلام حج کو عمرہ میں بدل کر مکہ سے کربلا کے لئے روانہ ہو گئے تھے۔ مکہ کی تاریخ بڑی طویل ہے میں نے اختصارِ ایمان کی ہے تاکہ حجاج کرام اس شہر کی تاریخ سے واقف ہو سکیں۔ یہ وہی با عظمت شہر ہے جہاں سے ہمارے آخری نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم معراج پر تشریف لے گئے۔ یہ وہی مقدس شہر مکہ ہے جہاں خانہ کعبہ میں ہمارے مولا آقا حضرت علی ابن ابی طالب علیہ السلام پیدا ہوئے۔ آج دیوار کعبہ مسکرا رہی ہے اور حضرت فاطمہ بنت اسد سلام اللہ علیہا کے لئے بننے والے درگاہِ پتہ بتا رہی ہے۔ یہ وہی شہر مکہ ہے جہاں محسنِ اسلام و محسنِ رسالت حضرت ابوطالب علیہ السلام پیدا ہوئے اور جہاں انہوں نے رسولِ اسلامؐ کی کفالت، حفاظت، سرپرستی اور معاونت فرمائی۔ یہ مکہ ہے جہاں مقام محمود ہے جس کے عین اوپر بیت المعمور ہے جو ملائکہ کا مطاف ہے۔ جہاں نوری اپنے خدا کے حضور ہر آن طواف میں مصروف رہتے ہیں۔

عرفان حج

کاروان پاکستان پلگرم (کراچی)

اس کاروان کا شمار پاکستان کے ممتاز کاروان میں ہوتا ہے جو اپنے حسن انتظام، تنظیم اور خدمات کے حوالے سے خاصا مقبول و معروف ہے اور کیوں نہ ہو کہ اس قافلے کے روح رواں جناب غلام عباس بادامی صاحب ہیں جن کا نام قومی، سماجی اور عزائی حوالے سے تعارف سے بے نیاز ہے۔ اور پھر قبلہ مولانا مرزا صادق حسن صاحب اور مولانا محمد علی نقوی صاحب کی ذات سبحان اللہ۔ ذیل میں ہم اس قافلے کی تفصیلات پیش کرنے کی سعادت حاصل کر رہے ہیں۔

کاروان کا نام : پاکستان پلگرم (پرائیویٹ) لمیٹڈ

کاروان کا پتہ : 507 ٹریڈ ٹاور، عبداللہ ہارون روڈ، کراچی-75530

فون نمبر : 5689345-9348 موبائل نمبر : 0300-8265544

ای میل ایڈریس : pppvtltd@yahoo.com

رجسٹریشن نمبر (اگر ہے تو) : 4(3)2005-HP/4164

قافلہ سالار کا اسم گرامی : غلام عباس بادامی

قافلے کی شرعی رہنمائی کرنے والے علمائے کرام کے اسمائے گرامی :

(1) مولانا سید محمد علی نقوی (2) مولانا صادق حسن

قافلے کے مستقل کارکنان کے نام (چند) : غلام عباد لا کھانی

کاروان کی تشکیل کا سال : 1988ء

حج کی تعداد سال (2004ء-100) (2005ء-150) (2006ء-250)

کاروان پرائیویٹ اسکیم یا سرکاری اسکیم پر مشتمل ہے؟ : پرائیویٹ اسکیم

آغازِ حج

یہ ماوراء التاریخ کا باب ہے جس دور کے حالات کا انکشاف صرف ان کتب اقدس کے تعلیم یافتہ حضرات کے ارشادات سے ہو سکتا ہے جنہیں اللہ کی طرف سے ہر دور کے مفسر علی بن ابراہیم قمی نے اس ذیل میں امام جعفر صادق علیہ السلام کی حدیث درج کی ہے جس سے پتہ چلتا ہے کہ حضرت آدم علیہ السلام جب زمین پر اتارے گئے تو اپنے ترکِ اولیٰ کے احساس سے گریہ وزاری میں مصروف تھے تو اس وقت خالق کائنات نے اپنے لطف و عنایت سے جناب جبرئیل کو بھیج کر اس مرکز کی بنیاد قائم کی جسے مرکزِ حج قرار دینا تھا اور پھر حضرت آدمؑ سے یکے بعد دیگرے تمام مناسکِ حج ادا کرائے گئے (اس کا ذکر آئندہ صفحات میں آئے گا) جو آج تک قائم ہیں۔ اس کا مشاہدہ قرآن سے یہ ملتا ہے کہ جب حضرت ابراہیم خلیل اللہ کے ذریعہ سے اس مرکز کی دوبار بنیاد رکھی گئی تو خالق نے ان کی زبان سے اعلانِ حج کراتے ہوئے حج کا ذکر ایک جانی پہچانی چیز کی طرف کیا۔

”وَآذِّنْ فِي النَّاسِ بِالْحَجِّ“

ترجمہ : تمام خلق کے لئے اب حج کا اعلان کر دو۔

یہاں یہ نہیں ہوا کہ فرشتہ آیا اور جناب ابراہیمؑ کو بتایا کہ حج کیا ہوتا ہے اور کیونکر ہوتا

عمر خان حج

ہے۔ معلوم ہوتا ہے کہ جناب ابراہیمؑ کے دور تک وہ سنت جو آدمؑ سے قائم ہوئی تھی اب امتدادِ زمانہ سے عوام میں متروک ہو گئی تھی اور حضرت ابراہیمؑ سے خالق نے اس وعدے کے ساتھ کہ اب آج سے تمہارے اعلان کے بعد دنیا اس حکم پر عمل کرے گی۔

”یا توک رجالا و علی کل ضامو یا نین من کل فج عمیق“

ترجمہ : قیامت تک کے لئے عبادت کی انجام دہی کا سلسلہ قائم کرایا جو

بجاء اللہ آج تک قائم ہے اور رہتی دنیا تک قائم رہے گا۔

آغازِ حج اور دیگر مکاتبِ فکر کا نظریہ

معروف محدث جناب عبداللہ ابن عباس سے روایت ہے:

جب خداوند عالم نے جناب آدمؑ کو جنت سے زمین کی طرف بھیجا تو انہوں نے بارگاہِ ایزدی میں التجا کی، پروردگار عالم مجھے فرشتوں کی آواز کیوں نہیں سنائی دیتی؟ پروردگار عالم نے فرمایا کہ تم سے جو قصور ہوا تھا، اس کی وجہ سے تم محروم ہو گئے ہو۔ پھر حکم ہوا ہے کہ جاؤ میرا ایک گھر تعمیر کرو، اس کے ارد گرد طواف کرو اور مجھے یاد کرو جس طرح فرشتوں کو میرے عرش کے ارد گرد طواف کرتے ہوئے تم دیکھ چکے ہو۔ یہ حکم سن کر حضرت آدمؑ فرمانِ خداوندی کی تعمیل کے لئے روانہ ہوئے (جن علاقوں سے آپ گزرتے وہاں کی صورت حال تبدیل ہو جاتی) جہاں جہاں قدم رکھتے وہ جگہ آباد ہو جاتی اور بابرکت بن جاتی تھی یہاں تک کہ آپ مکہ معظمہ پہنچے تو وہاں پر آپ نے بیت اللہ کی تعمیر کی جس کے لئے جبریلؑ امین نے حکم خدا کے مطابق زمین کے نیچے سے بنیاد ڈھا کر دی تھی۔ جناب ابن عباسؓ کہتے ہیں کہ (اس طرح) سب سے پہلے حضرت آدم علیہ السلام نے بیت اللہ کی بنیاد رکھی، اس میں نماز پڑھی اور طواف کیا۔

عرفانِ حج

علامہ ارزقی تحریر کرتے ہیں کہ: جب حضرت آدم علیہ السلام نے جنت سے دور ہونے کی وجہ سے وحشت محسوس کی تو حکم ہوا کہ ”حج کرو“ چنانچہ آپ نے حج کیا تو فرشتوں نے آپ سے ملاقات کی اور بتایا کہ ہم نے آپ سے دو ہزار سال پہلے، اس جگہ حج کیا ہے۔ صاحب دلائل النبوة تحریر کرتے ہیں۔ ”حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے منقول ہے کہ خداوند عالم نے جناب جبریلؑ کو حضرت آدمؑ و حواؑ کی طرف بھیجا اور انہیں حکم دیا کہ میرا ایک گھرتیار کرو چنانچہ جناب جبریلؑ نے ایک لکیر کھینچی حضرت آدمؑ کھدائی کرنے لگے اور جناب حواؑ نے مٹی اٹھا اٹھا کر باہر پھینکی پھر جب مکان بنا چکے تو خداوند عالم نے وحی کے ذریعے سے یہ فرمان بھیجا کہ ”اس کا طواف کرو“ پھر انہیں بتایا گیا کہ تم سب سے پہلے انسان ہو، اور یہ سب سے پہلا گھر ہے۔“ روایت ہے کہ حضرت آدم علیہ السلام بیت اللہ کی تعمیر سے فارغ ہوئے تو بارگاہ خداوندی میں دعا کی کہ ”خداوند اہر مزدور کو مزدوری ملتی ہے کیا مجھے بھی مزدوری ملے گی، خداوند عالم نے فرمایا کہ ہاں تم بھی مجھ سے مزدوری طلب کرو۔ حضرت آدم نے دعا کی پالنے والے جس (جنت) سے مجھے یہاں بھیجا گیا ہے وہاں دوبارہ جانے کی اجازت دے۔ جواب ملا، ہم نے تمہاری دعا قبول کر لی۔ حضرت آدم علیہ السلام نے پھر عرض کی۔ ”اے پالنے والے میری اولاد میں سے جو شخص بھی اس گھر تک آئے، اور اپنے گناہوں کا اقرار کرے اسے بخش دیتا۔“ جواب ملا کہ تمہاری یہ دعا بھی قبول کی گئی۔ روایت میں یہ بھی ہے کہ حضرت آدم علیہ السلام نے فرشتوں سے دریافت کیا کہ تم لوگ بیت اللہ کے گرد (طواف کے دوران) کیا پڑھتے ہو؟ فرشتوں نے کہا ہم یہ پڑھتے ہیں۔

سبحان اللہ والحمد للہ ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر

یہ سن کر حضرت آدم علیہ السلام نے فرشتوں سے کہا کہ اس میں یہ اور اضافہ کر لو۔

لا حول ولا قوۃ الا باللہ

فرشتوں نے اس فقرے کا اضافہ کر لیا۔

عرفانِ حج

عبداللہ بن ابی سلیمان سے روایت ہے کہ: حضرت آدم علیہ السلام جب آسمان سے زمین پر اترے تو انہوں نے بیت اللہ کے گرد سات چکر لگائے (سات طواف کئے) خانہ کعبہ کے دروازے کے سامنے دو رکعت نماز ادا کی پھر ملتزم کے پاس آئے اور یہ دعا مانگی۔

اللّٰهُمَّ اِنَّكَ تَعْلَمُ سِرِّيْ رَبِّيْ وَ عَلَا نِيَّتِيْ فَاقْبَلْ مَعْدِرَتِيْ وَ
تَعْلَمُ مَا فِيْ نَفْسِيْ وَ مَا عِنْدِيْ فَاعْفِرْ لِيْ ذُنُوْبِيْ وَ تَعْلَمُ حَاجَتِيْ
فَاعْطِنِيْ سُوْلِيْ ،

اللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ اِيْمَانًا يُّبَاسِرُ قَلْبِيْ وَ يَقِيْنًا صَادِقًا حَتّٰى
اَعْلَمُ اَنَّهُ لَنْ يُصَيِّبَنِيْ اِلَّا مَا كَتَبْتَ لِيْ وَ الرِّضَا بِمَا قَضَيْتَ لِيْ .
ترجمہ : اے اللہ تو میرے باطن سے واقف ہے اور ظاہر کو بھی تو میری
معذرت قبول فرما میرے نفس اور میرے وجود کے اندر جو کچھ ہے اس
سے تو باخبر ہے تو میرے گناہوں کو معاف فرما تو میری حاجتوں سے
واقف ہے جن چیزوں کی میں درخواست کر رہا ہوں وہ عطا فرما۔

اے خدا میں تجھ سے درخواست کرتا ہوں ایسے ایمان کی جو میرے قلب
میں جگہ بنا لے اور ایسے سچ کے یقین کا، کہ مجھے یہ بات (اچھی طرح)
معلوم ہو جائے کہ جو کچھ تو نے میرے لئے مقرر کر دیا ہے وہی مجھ تک
پہنچے گا اور تو نے میرے لئے جو فیصلہ کر دیا ہے میں اس پر راضی ہوں۔

پھر خداوند عالم نے ان کی طرف وحی کے ذریعے یہ پیغام بھیجا کہ اے آدم
تم نے مجھ سے کئی (باتوں کی) دعا کی اور میں نے تمہاری دعاؤں کو قبول
کیا، تمہاری اولاد میں سے جو شخص بھی دعا مانگے گا میں اس کے رنج و غم کو
دور کروں گا اس کی تنگی کے موقع پر کفایت کروں گا، اس کا فقر دور کر دوں گا
اور اسے غنی کر دوں گا۔ راوی کہتا ہے کہ جب حضرت آدم علیہ السلام نے

عرفان حج

(بیت اللہ کا) طواف کیا تو اس وقت سے طواف کرنا مستحب قرار پایا گیا اور ”عروہ بن زبیر“ کی روایت ہے کہ جناب ”ہوڈ“ اور ”جناب صالح“ کے سوا تمام انبیاء کرام نے حج کیا ہے اس کے بارے میں حافظ ابن کثیر کا بیان ہے کہ اس سے مقصود اس مقام اور زمین کے اس ٹکڑے کا حج کرنا ہے، خواہ اس کی بنیاد قائم نہ ہوئی ہو۔

(حوالہ تفسیر ابن کثیر جلد چہارم تفسیر روح المعانی ج 27 اخبار مکہ جلد اول بحوالہ تاریخ حرمین)

صاحب تفسیر عزیزی نے تاریخ ابن عساکر سے نقل کیا ہے کہ :

جب حضرت آدم علیہ السلام بہشت سے زمین پر تشریف لائے تو بارگاہ معبود میں درخواست کی: خداوند! میں یہاں نہ تو ملائکہ کی تسبیح و تکبیر سنتا ہوں اور نہ کوئی عبادت گاہ دیکھتا ہوں۔ جیسا کہ آسمان میں بیت المعمور کو دیکھا کرتا تھا، جس کے گرد ملائکہ طواف کرتے تھے۔ خداوند عالم کی طرف سے جواب آیا۔ اے آدم! جہاں ہم نشان بنادیں وہاں پر میرا گھر بنا کر اس کے گرد طواف بھی کر لو اور اسی کی طرف رخ کر کے نماز بھی پڑھ لو۔

اس کے بعد جناب جبریلؑ رہنمائی کے لئے جناب آدمؑ کے ساتھ چلے اور انہیں وہاں لائے جہاں سے زمین کا فرش بچھایا گیا تھا، روئے زمین کا وہ حصہ جو اس کا نقطہ آغاز قرار پایا تھا (یعنی مکہ کی سرزمین) پھر جناب جبریلؑ کی رہنمائی میں حضرت آدمؑ نے اس جگہ خانہ کعبہ کی بنیاد رکھی۔ (حوالہ تفسیر نعیمی جلد اول صفحہ 578)

مکتبہ اہل بیتؑ اور روایت حج

جناب شیخ صدوق علیہ الرحمہ سے روایت ہے :

خداوند عالم نے جناب جبریلؑ امین کو حضرت آدم علیہ السلام کے پاس بھیجا جنہوں نے یہ پیغام سنایا کہ سلام ہو آپ پر اے آدمؑ اے ابتلا و مصیبت میں صبر کرنے والے اور توبہ (کی

عرفانِ حج

درخواست) کرنے والے۔ خداوند عالم نے مجھے آپ کے پاس بھیجا ہے تاکہ میں آپ کو وہ مناسک حج بتا دوں جن کے ذریعے (اور وسیلے سے) خداوند کریم آپ کی توبہ قبول کرنا چاہتا ہے۔ یہ درحقیقت اس بات کا اعلان تھا کہ حج قبولیت دعا اور مغفرت کا اہم ترین ذریعہ ہے۔ جیسا کہ مسلمانوں کے مختلف مکاتب فکر کی کتابوں میں یہ روایت موجود ہے کہ جو شخص حج کو اس کے آداب و احکام کے مطابق ادا کرتا ہے وہ گناہوں سے اس طرح پاک ہو جاتا ہے جیسے ابھی شکمِ مادر سے زمین پر آیا ہو یعنی جس طرح شکمِ مادر سے دنیا میں قدم رکھنے والے بچے کے ذمے کوئی گناہ نہیں ہوتا اسی طرح سے کامل طریقے سے حج کا فریضہ انجام دینے والے کے ذمے کوئی گناہ باقی نہیں رہتا (سوائے اس کے کہ اس نے بندگانِ خدا کا کوئی حق غصب کیا ہو یا خدا کا کوئی ایسا گناہ کیا ہو جس کی توبہ باقی ہو) جناب جبریلؑ امین نے حضرت آدمؑ کا ہاتھ پکڑا اور ان کے ساتھ اس جگہ کی طرف چلے جہاں اب خانہ کعبہ بنا ہوا ہے وہاں پر ایک خاص جگہ ابر کا سایہ تھا، حضرت جبریلؑ نے حضرت آدمؑ سے کہا کہ جہاں بادلِ سایہ لگن ہیں یہیں اتر جائیے۔ یہی وہ جگہ تھی جہاں حکمِ خدا کے مطابق حضرت آدمؑ نے خانہ خدا کی بنیاد رکھی اور حجرِ اسود جسے جنت سے اپنے ہمراہ لائے تھے اسے نصب کیا اور یہی وہ جگہ ہے جو بندگانِ خدا کے لئے مرکبِ عبادت قرار پائی، پھر طوفانِ نوحؑ کے زمانے میں اس کے کچھ آثار مٹ گئے۔ جناب ابراہیمؑ نے اپنے فرزند جناب اسمعیلؑ کے ساتھ اسی جگہ نئی عمارت تعمیر کر دی جو اس وقت سے آج تک قائم ہے۔ حضرت آدمؑ دستورِ خداوندی کے مطابق اس جگہ پہنچ کر مراسمِ عبادت بجالائے اس کے بعد جناب جبریلؑ، حضرت آدمؑ کو اپنے ساتھ لے کر منیٰ پہنچے وہ جگہ انہیں دکھائی وہاں نشانِ کھینچے اور خانہ کعبہ کے حدود معین کرنے کے بعد حرم کی حدود معین کئے پھر ان کے ساتھ عرفات (کے میدان میں) پہنچے، وہاں (عرفات کی وادی کے اندر) ”مُتَرَف“ نامی جگہ پر قیام کیا اور حضرت آدمؑ سے کہا کہ غروبِ آفتاب کے وقت اس جگہ سات مرتبہ استغفار کیجئے چنانچہ حضرت آدمؑ نے ایسا ہی کیا مُتَرَف

عرفان حج

کی وجہ تسمیہ (کے سلسلے میں منقول) ہے کہ حضرت آدمؑ نے اسی جگہ (اپنی ترک اولیٰ) کا اعتراف کیا تھا اسی طرح سب لوگ یہاں اپنے گناہوں اور کوتاہیوں کا اعتراف کریں اور جس طرح حضرت آدمؑ نے اس جگہ خداوند عالم سے توبہ قبول کرنے کی درخواست کی تھی اسی طرح فرزندِ آدمؑ اس جگہ پروردگار عالم سے یہ درخواست کریں کہ ان کی توبہ کو قبول فرمائے اور اس توبہ اور استغفار کی اس قدر اہمیت ہے کہ ہر سال لاکھوں فرزندِ اسلام اس جگہ پر توبہ و استغفار کی تمنا لئے ہوئے سرزمینِ جاز پر حاضری دیتے ہیں اور میدانِ عرفات میں دعا و استغفار، توبہ و مناجات، تسبیح و تحلیل اور بارگاہِ معبود میں عاجزانہ مناجات کو اپنی زندگی کی سب سے بڑی سعادت سمجھتے ہیں کیونکہ میدانِ عرفات میں قبولیت دعا کے سلسلے میں زمان و مکان دونوں کا شرف نصیب ہوتا ہے۔ زمان یعنی 9 ذی الحجہ کا دن جو قبولیت دعا کے خاص دنوں میں سے ہے اور مکان یعنی عرفات کا میدان جسے مالک دو جہاں نے ان مراکز میں سے قرار دیا ہے جہاں دعا بہت جلد قبول ہوتی ہے۔ پھر (غروب آفتاب کے بعد) جناب جبریلؑ نے جناب آدمؑ سے کہا کہ اب یہاں سے روانہ ہونا ہے۔ چنانچہ وہ عرفات (کے میدان) سے نکلے اور (درمیان کی) سات پہاڑیوں سے گزر ہوا جن میں سے ہر پہاڑی پر جناب جبریلؑ نے سات سات مرتبہ تکبیر کہنے کو کہا اور حضرت آدمؑ نے اسی طرح کیا (پھر آگے چلتے رہے) یہاں تک کہ رات کا ایک تہائی حصہ گزرنے کے بعد آپ مزدلفہ پہنچے (جسے) جہاں آپ نے مغرب کے بعد فوراً عشاء کی نماز پڑھی ان دونوں نمازوں کے درمیان کسی قسم کا وقفہ نہیں کیا اسی مناسبت سے اس جگہ کا نام جمع قرار پایا گیا۔

اور آج بھی دنیا کے تمام مکاتب فکر کے مسلمان مزدلفہ میں مغرب و عشاء کی نماز ایک ساتھ ہی پڑھتے ہیں یہاں تک کہ وہ لوگ بھی جو ساری دنیا میں ہم لوگوں پر اعتراض کرتے ہیں کہ ہم لوگ مغرب و عشاء کی نماز کے درمیان طویل وقفہ کیوں نہیں کرتے۔ نماز مغرب پڑھنے کے تھوڑی ہی دیر بعد عشاء کی نماز کیوں پڑھ لیتے ہیں وہ بھی جب اس سرزمین پر

عرفان حج

پہنچتے ہیں تو مغرب وعشاء ایک ساتھ ہی بلا فاصلہ پڑھتے ہیں۔ جبکہ یہ بات ثابت ہے کہ شریعت میں اگر مغرب وعشاء کی نماز یا دو نمازوں کو ایک ساتھ پڑھنا منع ہوتا ہے تو حج جیسی عظیم الشان عبادت کے دوران جب تمام حجاج کرام حالت احرام میں ہوتے ہیں اس کا حکم نہ ہوتا کیونکہ خداوند عالم کسی ناجائز کام کا حکم نہیں دے سکتا پھر مزدلفہ پہنچنے کے بعد جناب جبریلؑ نے جناب آدمؑ سے کہا کہ اب صبح نمودار ہونے تک اسی وادی میں رہنا ہے جہاں آج بھی لاکھوں حجاج کرام 9 اور 10 ذی الحجہ کی درمیانی شب یعنی شب عید الاضحیٰ قیام کرتے ہیں اور اسی وادی سے کنکر چٹنے ہیں جو مٹی میں رمی جمرات کے دوران کام آتے ہیں پھر صبح صادق نمودار ہونے کے بعد وقوف کی نیت کرنے، نماز صبح ادا کرنے اور دعا و تسبیح کی سعادت حاصل کرنے کے بعد مٹی کی طرف روانہ ہوتے ہیں۔ صبح صادق کے بعد جبریل امینؑ نے حضرت آدمؑ کو مزدلفہ کے پہاڑ پر قدم رکھنے کو کہا اور یہ بھی فرمایا کہ جب آفتاب نکل آئے تو سات مرتبہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں اپنے قصور (ترک اوّلیٰ) کا اعتراف کریں، خداوند کریم سے توبہ کی درخواست کریں اور استغفار کریں اور حضرت آدمؑ نے اسی طرح عمل کیا جس طرح جناب جبریلؑ بتا رہے تھے اور دونوں مقدس مقامات پر اعتراف قصور کا حکم اس لئے دیا گیا تاکہ ان کی اولاد کے درمیان یہ سنت برقرار رہے (اور لوگ میدان عرفات میں بھی توبہ و استغفار کریں اور مزدلفہ کی وادی میں بھی) پھر اگر کوئی شخص (کسی پریشانی میں مبتلا ہو جائے یا راستے میں اچانک کوئی رکاوٹ پیش آجائے کی وجہ سے) عرفات نہ پہنچ سکے اور مزدلفہ پہنچ کر وہاں کے اعمال بجالائے تو اس کا حج ہو جائے گا۔ فقہی اعتبار سے میدان عرفات اور مزدلفہ دونوں کا وقوف حج کا عظیم الشان رکن ہے اور انسان جان بوجھ کر ان میں سے کسی بھی رکن کو ترک کرے تو اس کا حج فاسد ہو جائے گا۔ لیکن اگر کوئی ایسا حادثہ، کوئی ایسی مجبوری پیش آجائے کہ انسان کوشش کے باوجود عرفات نہ پہنچ سکے اور مزدلفہ پہنچ جائے تو اس کا فریضہ ادا ہو جائے گا (جیسا کہ اس روایت میں بھی اس کی نشاندہی کی گئی ہے) پھر صبح

عرفانِ حج

نمودار ہونے کے بعد حضرت آدم علیہ السلام مزدلفہ سے مٹی کی طرف چلے اور دھوپ نسنے کے بعد مٹی کی سرزمین پر پہنچے جہاں جبریلؑ امین نے بتایا کہ مٹی کی مسجد میں دو رکعت نماز پڑھیں۔ مٹی کی مرکزی مسجد جو مسجد خیف کے نام سے مشہور ہے اس مسجد کے فضائل عالم اسلام کی معتبر کتابوں میں بہت زیادہ لکھے ہوئے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ دنیا بھر سے آئے ہوئے حجاج کرام اس مسجد میں نماز پڑھنے کو اپنی زندگی کی اہم ترین سعادتوں میں سے سمجھتے ہوئے کوشش کرتے ہیں کہ جتنے دن مٹی میں ٹھہریں مسجد خیف میں نماز ادا کرنے کا ثواب حاصل کریں۔ (مٹی کے اندر) جناب جبریلؑ امین نے حضرت آدمؑ کو خداوند عالم کی بارگاہ میں قربانی پیش کرنے کو کہا تا کہ اس کی قبولیت (کے ذریعے) سے یہ پتہ چلے کہ اللہ تعالیٰ نے ان کی توبہ قبول فرمائی اور پھر ان کی اولاد کے درمیان بھی یہ سنت جاری رہے کہ وہ لوگ (اس سرزمین پر اور اس تاریخ کو) خداوند عالم کی بارگاہ میں قربانی پیش کریں۔ چنانچہ حضرت آدمؑ نے قربانی پیش کی جسے اللہ بزرگ و بڑتر نے قبول فرمایا اور قبولیت کی علامت کے طور پر پاک پروردگار نے آسمان سے آگ کا ایک گولہ بھیجا جس نے حضرت آدمؑ کی پیش کردہ قربانی کو اپنی گرفت میں لے لیا۔ جناب جبریلؑ امین نے حضرت آدمؑ سے کہا کہ خداوند عالم نے آپ کے ساتھ احسان فرمایا آپ کو وہ مناسک و عبادات سکھائے جن کے ذریعے سے اس نے آپ کی توبہ قبول فرمائی اور آپ کی پیش کردہ قربانی کو بھی اس نے شرف قبولیت بخشا۔ اب اس قبولیت کے شکرانے کے طور پر اور اپنی عاجزی و انکساری کے اظہار کے لئے آپ سرمنڈ وایئے۔ چنانچہ حکم خدا بجالاتے ہوئے حضرت آدمؑ نے عاجزی و انکساری کے طور پر اپنا سر منڈ وایا۔ تعجب کی بات ہے کہ حضرت آدمؑ جو اللہ کے نبی پہلے ہادی برحق، خلیفۃ اللہ اور زمین پر مالک دو جہاں کے اولین نمائندے ہیں انہوں نے تو بارگاہ معبود میں اپنی عاجزی و انکساری کے اظہار کے لئے دورانِ حج کسی تردد کے بغیر اپنا سر منڈ وایا لیکن اولادِ آدمؑ میں بڑی تعداد ایسے لوگوں کی نظر آتی ہے جو حج کے تمام فرائض و

عرفانِ حج

ارکان تو خوشی خوشی انجام دیتے ہیں مگر جب منیٰ میں سرمنڈوانے کی باری آتی ہے تو یہ حکم ان پر بہت گراں گزرتا ہے اور مختلف بہانے کرتے ہیں کہ کسی طرح اس فریضے سے جان چھوٹ جائے کسی مجتہد کی کتاب میں یہ لکھا جائے کہ سرمنڈوانے کی ضرورت نہیں ہے تو اس کالاکھوں شکر یہ ادا کریں۔ پھر جناب جبریلؑ امین منیٰ سے حضرت آدمؑ کے ساتھ خانہ کعبہ کی طرف روانہ ہوئے تو جس جگہ آج حمرات ہے اس کے پاس ہی شیطان مردود سامنے آگیا اور کہنے لگا اے آدمؑ کہاں کا ارادہ ہے؟ جناب جبریلؑ نے جناب آدمؑ سے کہا کہ اسے سات کنکریاں ماریے اور ہر دفعہ کنکر مارتے وقت اللہ اکبر کہہ کر خداوند عالم کی کبریائی کا اعلان کیجئے۔ چنانچہ حضرت آدمؑ نے ایسا ہی کیا جس کی وجہ سے ابلیس مردود وہاں سے بھاگ گیا۔ دوسرے دن بھی جناب جبریلؑ حضرت آدمؑ کے ساتھ حمرات کی طرف گئے تو پھر ابلیس سامنے آگیا اور جناب جبریلؑ نے حضرت آدمؑ سے کہا کہ اسے پھر سات کنکر ماریے اور پھر ہر مرتبہ اللہ اکبر کہئے اور حضرت آدمؑ نے ایسا ہی کیا جس کے بعد ابلیس وہاں سے بھاگ گیا اور تیسرے اور چوتھے دن بھی ایسا ہی کیا (پہلا دن 10 ذی الحجہ دوسرا دن 11 ذی الحجہ تیسرا دن 12 ذی الحجہ اور چوتھا دن 13 ذی الحجہ کا ہے) البتہ حجاج کرام کو قرآن مجید میں اجازت دے دی گئی ہے کہ چاہیں تو 12 ذی الحجہ کو بھی مکہ واپس چلے جائیں یا 13 تک منیٰ میں ٹھہریں اور 13 کو کنکر مارنے کے بعد واپس آئیں۔ جب شیطان منیٰ کی سرزمین پر بار بار سامنے آیا اور ہر دفعہ حضرت آدمؑ نے اسے کنکر مارا تو جناب جبریلؑ نے حضرت آدمؑ سے کہا کہ اب اس کے بعد یہ آپ کے پاس نہیں آئے گا۔ شیطان سے اظہارِ نفرت و بیزاری کے لئے دنیا بھر سے آئے ہوئے حجاج کرام کا یہ فریضہ قرار دیا گیا ہے کہ منیٰ کی سرزمین پر جہاں شیطان نے اللہ کے نبیؐ کے سامنے آکر ان کی عبادت میں حائل ہونا چاہا تھا وہاں بنے ہوئے ستونوں پر سات سات کنکر ماریں اور ہر کنکر مارتے وقت اللہ اکبر کہہ کر خداوند عالم کی عظمت و کبریائی کا اعلان کریں۔ جس طرح حضرت آدمؑ نے کیا تھا اور اپنے دل میں یہ جذبہ بیدار کریں کہ

عرفانِ حج

پالنے والے جس طرح آج میں نے ظاہری طور پر اس شیطان کو نکر مار کر اس سے اپنی نفرت کا اظہار کیا ہے اسی طرح مجھے ساری زندگی میں یہ توفیق عطا فرمانا کہ جب بھی کسی کار خیر میں شیطان حائل ہونے لگے میں اس سے اظہار نفرت کرتا ہوا حق اور خیر کی راہوں پر گامزن رہوں جس جس موقع پر وہ مجھے کسی برائی کی ترغیب دے میں اس سے اپنا دامن بچا سکوں جن کاموں سے شیطان خوش ہوتا ہے ان سے دور رہوں۔ ظلم و نا انصافی جس کی طرف وہ تیسرے بندوں کو ترغیب دیتا ہے اس سے مکمل طور پر کنارہ کشی اختیار کروں اور فسق و فجور اور معصیت و نافرمانی کے وہ تمام کام جن کو وہ بندوں کی نگاہ میں خوشنمایا کر پیش کرتا ہے میں ان سے کامل اجتناب کروں تاکہ ان ہادیانِ برحق کے فرمانبرداروں میں شمار کیا جاؤں جن پر شیطان کا کوئی حملہ کارگر نہیں ہو سکتا تھا۔

(حوالہ : علل الشرائع شیخ صدوق و کتاب حج علامہ سید رضی جعفر نقوی)

اس کے بعد جناب جبریل امین حضرت آدم کو اپنے ساتھ لے کر خانہ خدا تک پہنچے اور ان سے کہا کہ سات چکر لگا کر خانہ خدا کا طواف کریں اور جب حضرت آدم نے یہ عمل انجام دیا اور دیگر اعمال حج کو مکمل کر لیا تو جناب جبریل امین نے کہا کہ اے آدم خداوند کریم نے آپ کو رحمت و مغفرت سے سرفراز فرمایا اور آپ کی توبہ قبول فرمائی اب جبکہ حج کے اعمال مکمل ہو گئے آپ کی شریک حیات آپ کے لئے حلال ہو گئی۔

(حوالہ : علل الشرائع صفحہ 400۔ بحار الانوار جلد 2-96، صفحہ 293-31 علامہ مجلسی)

تفسیر علی بن ابراہیم سے روایت ہے کہ :

حضرت آدم جنت سے نکلنے کے بعد تقریباً چالیس دن تک کوہ صفا پر رہے فراقِ جنت اور پروردگارِ عالم کے خصوصی تقرب سے دوچھوٹنے کی وجہ سے روتے رہے۔ جناب جبریل نے ان کے پاس آکر دریافت کیا کہ اے آدم آپ کیوں روتے ہیں؟ انہوں نے کہا کہ میں کیسے نہ روؤں جبکہ خدائے ذوالجلال کے خصوصی تقرب سے محروم ہو گیا ہوں اور دنیا کے

عرفان حج

دارائتلاء میں بھیج دیا گیا ہوں۔ جبریلؑ نے کہا اب آپ توبہ کر لیں اور گریہ نہ کریں جناب آدمؑ نے دریافت کیا کہ توبہ کا طریقہ کیا ہے؟ اس پر خداوند کریمؑ نے نور کا ایک قُبَّہ اسی جگہ پر اتارا جہاں اس وقت خانہ کعبہ بنا ہوا ہے اس قُبَّہ کی روشنی سے مکہ کے اطراف کی تمام پہاڑیاں روشن ہو گئیں اور جہاں جہاں تک روشنی پہنچی وہ پورا علاقہ حرم قرار پایا اور خداوند عالم نے جناب جبریلؑ امین کو حکم دیا کہ ان تمام جگہوں پر نشان لگا دیا جائے تاکہ حدود حرم معین ہو جائیں۔ اس کے بعد حضرت آدمؑ سے کہا کہ اٹھیے یہ 8 ذی الحجہ کا دن تھا جسے یوم ترویہ کہا جاتا ہے جبریلؑ امین نے حضرت آدمؑ سے کہا کہ غسل کر لیں اور احرام باندھ لیں۔ احرام اور تبلیہ کا طریقہ بھی بتایا۔ حضرت آدمؑ جنت سے یکم ذی قعدہ کو نکل کر زمیں پر آئے تھے اور اب 8 ذی الحجہ آچکی تھی۔ جب غسل کر کے احرام باندھ چکے تو جناب جبریلؑ انہیں مٹی لے گئے اور حضرت آدمؑ رات کو وہیں ٹھہرے۔ 9 ذی الحجہ کی صبح کو جبریلؑ امین انہیں عرفات لے گئے جب عرفہ کے دن ظہر کا وقت آگیا تو حضرت آدمؑ نے تبلیہ کہنا موقوف کر دیا پھر جبریلؑ نے بتایا کہ اب آج کے دن کا غسل کر لیجئے۔ حضرت آدمؑ نے غسل وغیرہ کیا اور مصروف عبادت ہو گئے جب آپ نے عصر کی نماز ادا کر لی تو جناب جبریلؑ نے بتایا کہ اب آپ عرفات کے میدان میں کھڑے رہیں اور ان کو وہ دعا بھی بتائی جو اللہ سبحانہ تعالیٰ نے تعلیم فرمائی تھی اور وہ دعا یہ تھی۔

سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ وَبِحَمْدِكَ، لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ عَمِلْتُ سُوءَ
وُ ظَلَمْتُ نَفْسِي وَاعْتَرَفْتُ بِذُنُوبِي فَأَعْفِرْ لِي إِنَّكَ أَنْتَ خَيْرُ
الْغَافِرِينَ .

سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ وَبِحَمْدِكَ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ عَمِلْتُ سُوءَ
وُ ظَلَمْتُ نَفْسِي وَاعْتَرَفْتُ بِذُنُوبِي فَأَعْفِرْ لِي فَإِنَّكَ أَنْتَ
التَّوَّابُ الرَّحِيمُ .

عرفان حج

غروب آفتاب کے وقت تک حضرت آدم اسی جگہ رہے۔ اپنے ہاتھوں کو آسمان کی طرف بلند کر کے روتے اور گریہ وزاری کرتے رہے پھر جب اندھیرا چھا گیا تو مشعر الحرام پہنچے وہاں رات بسر کی اور صبح صادق کے بعد مشعر الحرام کی پہاڑی پر کھڑے ہو کر خداوند عالم سے دعا مانگی اور توبہ کی قبولیت کی درخواست کی پھر جناب جبریلؑ نے انہیں منی پہنچایا جہاں انہوں نے دوسرے اعمال کی انجام دہی کے ساتھ سر بھی منڈوا یا، منی سے مکہ معظمہ جاتے ہوئے تین مقامات پر شیطان آپ کے سہ راہ ہوا اور آپ نے حکم خدا کے مطابق اسے ہر جگہ سات سات کنکر مارے اور ہر دفعہ کنکر مارتے ہوئے اللہ اکبر کہا جس کے بعد شیطان بھاگ گیا۔ پھر حضرت آدم نے مکہ معظمہ پہنچ کر خانہ خدا کا طواف وغیرہ کیا اور ارکان حج کو تکمیل تک پہنچایا۔ (حوالہ : تفسیر علی بن ابراہیم)

حج عہد جاہلیت میں

زمانہ جاہلیت میں حج ایک میلہ تھا جو سال کے سال لگتا تھا تمام عرب کے چھوٹے بڑے قبائل اپنے سرداروں کے ساتھ آتے تھے الگ الگ پڑاؤ ڈالتے تھے پھر ہر قبیلے کا شاعر اپنے سردار اور قبیلے کی بہادری، سخاوت، ناموری، عزت، طاقت کی تعریف میں زمین آسمان کے قلابے ملاتا تھا اور اپنے اپنے سرداروں کی ایسی ایسی حیر العقول تعریفیں بیان کرتے تھے کہ جس سے وہ دیو مالائی شخصیت معلوم ہوں۔ ان شاعروں کے ساتھ ساتھ بھانڈ بھی آتے تھے جو شیخی خوری اور ڈنگیں مارنے میں دوسرے قبیلے سے سبقت لے جانے کی کوشش کرتے تھے اور نوبت ایک دوسرے کی جہک تک پہنچ جاتی تھی۔ پھر فیاضی کا مقابلہ ہوتا تھا ہر سردار اپنی عظمت منوانے، شان جتانے اور فیاضی و سخاوت کا لوہا منوانے کے لئے اپنے پڑاؤ کے باہر دیکھیں چڑھوا دیتا اور اونٹ پر اونٹ نحر کرتا اور جانور پہ جانور کاٹتا اور

عرفان حج

دوسرے قبائل کو کھانے کی دعوت دینا اور ڈھول بجا کر اعلان کیا جاتا کہ فلاں قبائل کے سردار کی طرف سے دعوت عام ہے فضول خرچی اپنے عروج پر ہوتی اس سے اس کا مقصد صرف اپنے قبیلے کی شہرت اور سردار کی ناموری تھا چونکہ حج کے موقع پر پورے عرب سے لوگ آتے تھے لہذا اس کی شہرت پورے عرب میں پھیل جاتی تھی۔ ان کی محفلوں میں راگ رنگ شراب خوری، زنا، رقص ہر قسم کی فحش کاری خوب دھڑلے سے ہوتی تھی اور خدا کا خیال مشکل ہی سے کسی کو آتا تھا۔ کعبہ کے گرد طواف ہوتا تھا مگر اس طرح کہ عورت مرد سب ننگے ہو کر خانہ کعبہ کے گرد چکر لگاتے اور کہتے کہ ہم اس حالت میں خدا کے سامنے جائیں گے جس میں ہماری ماؤں نے ہمیں جنم دیا ہے۔ ابراہیمؑ کی مسجد میں جو عبادت ہوتی تھی وہ ایسی ہوتی تھی کہ تالیاں پٹی جاتیں، سیٹیاں بجائی جاتیں اور سنگھے پھونکے جاتے، خدا کا نام بھی پکارا جاتا تھا مگر کس شان سے؟ کہتے تھے۔ میں حاضر ہوں، میرے اللہ میں حاضر ہوں تیرا کوئی شریک نہیں مگر وہ جو تیرا ہونے کی وجہ سے تیرا شریک ہے تو اس کا بھی مالک ہے اور اس کی ملکیت کا بھی مالک ہے۔ خدا کے نام پر قربانیاں کرتے تھے مگر کس بد تمیزی کے ساتھ؟ قربانی کا خون کعبہ کی دیواروں پر ملا جاتا اور گوشت دروازوں پر لٹکایا جاتا اس خیال سے کہ نعوذ باللہ یہ خون اور گوشت خدا کو مطلوب ہے۔ ہر قبیلے کے علیحدہ علیحدہ اور اپنے اپنے بت ہوتے جن میں سے بعض تو پہلے سے خانہ کعبہ میں موجود ہوتے اور بعض بتوں کو اس کے قبیلے والے بڑی شان و شوکت سے خانہ کعبہ میں لاتے تھے، بت لاتے وقت دف اور ڈھول بجاتا تھا عورتیں ناچتی گاتی اپنے بت کے ساتھ آتی تھیں۔ ہر قبیلے والا اپنے بت کی شان دکھانے اور بڑھانے کی کوشش میں وہ شور شرابا کرتا کہ کان پڑی آواز سنائی نہ دیتی تھی اس سے ایک مقصد یہ بھی ہوتا تھا کہ جب لوگ اپنے اپنے علاقوں میں واپس جائیں اور حج کا آنکھوں دیکھا حال بیان کریں تو وہ بھی بیان کریں کہ کس قبیلے کا بت کس شان سے کعبہ میں لایا گیا کس قبیلے کی تعداد اور شان زیادہ تھی۔ علاوہ ازیں ان بتوں میں مٹی سے لے کر مٹھائی تک

عرفانِ حج

کے بت ہوتے تھے۔ حج کے موقع پر تیر اندازی اور تلوار بازی کے مقابلے ہوتے تاکہ اس قبیلے کے تیر انداز اور تلوار باز کا نام معہ قبیلے کے پورے عرب میں پہنچ جائے۔ ہر قسم کے سامان کے بازار لگتے، پورے عرب سے قافلے والے اپنے اپنے علاقے سے مال اور سوغات لاتے جس سے حج عکاظ کے میلے کا منظر پیش کرتا۔ جس قافلے کے شاعر کا کلام سب سے اچھا ہوتا لوگ اسے زبانی یاد کر لیتے اور اس شاعر کی شہرت چند دنوں میں پورے عرب میں پھیل جاتی۔ خانہ کعبہ کے پاس بہت سے خیموں میں جھنڈے لگے ہوتے تھے جو رقاصاؤں اور جسم فروش عورتوں کے ہوتے تھے غرضیکہ زمانہ جاہلیت میں حج کا تصور آج کے حج سے قطعی مختلف اور برعکس تھا۔ اسلام نے جاہلیت کے ان تمام طریقوں کی اصلاح کی اور انبیاء کے طریقہ پر عمل کرنے کا حکم دیا۔

عرفان حج

کاروان مسلم (کراچی)

بڑے خوش قسمت ہیں کاروان مسلم کے ارباب حل و عقد جو خدا کے مہمانوں کو سرزمین حجاز پر لے جانے کا انتظام و انصرام کرتے ہیں۔ عازمین حج جب حج کی تیاری شروع کرتا ہے تو اس راہ میں اس کے جسم کی تمام حرکات و سکنات پر دس نیکیاں لکھی جاتی ہیں تو یقیناً جو حجاج کی خدمت کرتے ہیں ان کے مراتب میں تو اور اضافہ ہوتا ہوگا اس قافلے کے روح رواں مولانا غلام رضا روحانی فاضل قم اور مولانا سید موسیٰ رضا نقوی اور ولایت حسین صاحب قابل مبارکباد ہیں جو حسن انتظام میں اپنا ثانی نہیں رکھتے۔ قافلے کی تفصیلات پیش خدمت ہیں۔

کاروان کا نام : کاروان مسلم (پرائیویٹ) لمیٹڈ

کاروان کا پتہ : 1/5 ٹنار شہید پارک، ڈی۔ ایچ۔ اے، فیز IV، کراچی

فون نمبر : 5383825-6 موبائل نمبر : 0333-2214603

ای میل ایڈریس : carwanmuslim@yahoo.com

رجسٹریشن نمبر (اگر ہے تو) : کاروان کی تشکیل کا سال : 1997

قافلہ سالار کا اسم گرامی : منصور مرحمت

قافلے کی شرعی رہنمائی کرنے والے علمائے کرام کے اسمائے گرامی :

(1) مولانا غلام رضا روحانی (2) مولانا سید موسیٰ رضا نقوی

قافلے کے مستقل کارکنان کے نام (چند) : ولایت حسین، اعجاز حسین، علی حسین

کاروان پرائیویٹ اسکیم یا سرکاری اسکیم پر مشتمل ہے؟ : پرائیویٹ اسکیم

خانہ کعبہ کی تاریخ

خانہ کعبہ یہ اللہ تعالیٰ کا گھر ہے۔ یہ بیتِ عتیق ہے۔ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بعثت سے پیشتر ایک بتکدے میں تبدیل ہو چکا تھا۔
خانہ کعبہ یا بیت اللہ کی تاریخ انسانیت کے آغاز سے قبل کی تاریخ ہے اور اس عالم رنگ و بو کے معرض وجود میں آنے کے بعد سے شروع ہوتی ہے۔

حضرت آدم علیہ السلام کی ولادت سے دو ہزار سال قبل بیت المعمور کے بالکل نیچے فرشتوں نے خانہ کعبہ کی تعمیر کی۔ یہ عمارت پیمائش میں بیت المعمور کے برابر تھی تاکہ آسمان کے فرشتے تو بیت المعمور کا طواف کیا کریں اور زمین کے فرشتے اور دیگر مخلوق خانہ کعبہ کا اور اس پوری مدت (دو ہزار سال) تک خانہ کعبہ کا طواف تو صرف زمینی فرشتے و مخلوق کرتے رہیں مگر اس عمارت کا سامان آسمانی سرخ یا قوت تھے زمین کے پتھر وغیرہ نہ تھے۔ پھر حضرت آدم نے زمین پر تشریف لانے کے بعد کچھ ترمیم و اضافے کے ساتھ اس کی تعمیر کی آپ اس کا طواف بھی فرماتے تھے اور اس کی طرف رخ کر کے نماز بھی پڑھتے تھے۔ طوفانِ نوح تک یہ گھر اسی طرح رہا۔ طوفان کے موقع پر آسمانی عمارت تو آسمان کی طرف اٹھالی گئی صرف ایک یا قوت باقی رہ گیا اور زمینی عمارت گر کر سفید ٹیلے کی شکل میں رہ گئی تھی جسے

عرفانِ حج

حضرت ابراہیم نے خداوند عالم کے حکم سے ازسرنو تعمیر کیا۔ (حوالہ تیسرے نمبر جلد 4 صفحہ 42-23) ایک روایت کے مطابق اللہ تعالیٰ کے لفظ کن سے اس کی تعمیر ہوئی۔ جب آثارِ محو ہو گئے تو حضرت آدم نے جبریلؑ کی نشاندہی پر اس کی ازسرنو بنیاد رکھی۔

تاریخ کے طویل ترین سفر میں بے شمار انقلاب آئے، طوفان آئے، ارضی تبدیلیاں ہوتی رہیں۔ نہ جانے کتنے عبادت خانے بنے اور وقت کی گرداب میں کھو گئے، کتنے معبدو مندر تعمیر ہوئے اور کھدے اتنے گرے آباد ہوئے اور اجڑے، کیسے کیسے انقلابات زمین نے دیکھے اور آسمان نے دکھلائے، بلندیاں پست ہوئیں، پستیاں بلند ہوئیں، بابل، مصر، چین، ہندوستان، ایران، یونان، روما، خدا معلوم کتنے ملک آباد و برباد ہوئے کتنے شہر بچے اور ویران ہوئے پر ایک عرب کی سنگلاخ پہاڑیوں اور وادی غیر ذی زرع اور صحرا میں خاک اور ریت کے سمندر اور گھاٹیوں کے درمیان یہ سیاہ چوکور گھر جسے نہ کسی انجینئر نے بنایا نہ کسی مہندس نے جوں کا توں کھڑا ہوا ہے۔ صد ہا طوفان ہزار ہا انقلابات بے شمار زلزلے آئے اور گزر گئے لیکن اس مقدس و متبرک گھر کو کوئی نہ مٹا سکا۔

یمن کا حاکم ابرہہ اپنے کھسار قامت ہاتھیوں پر ساٹھ ہزار کا لشکر جرار لے کر خانہ کعبہ کی اینٹ سے اینٹ بجانے کے لئے گھر سے نکلا اور مکہ پہنچ کر شیخ بطحا، رئیس مکہ خادم الحرمین الشریفین حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور حضرت علی علیہ السلام کے دادا حضرت عبدالمطلب سے مزاحم ہوا اور آپ کے اونٹ ہنکا کر لے گیا۔ حضرت عبدالمطلب نے حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو گود میں لے کر خانہ خدا میں آئے اور اپنے کسن پوتے کے وسیلے سے خدا سے دعا مانگی۔ اس کے بعد آپ بہ نفس نفیس ابرہہ کے پاس تشریف لے گئے۔ آپ کو آتا دیکھ کر یمن کا حاکم استقبال کے لئے کھڑا ہو گیا۔ آپ نے فرمایا میں تم سے اپنے اونٹ واپس لینے آیا ہوں۔ ابرہہ نے کہا عبدالمطلب میں سمجھا کہ تم مجھ سے خانہ کعبہ کو مسامدہ کرنے کی درخواست کرنے آئے ہو۔ حضرت عبدالمطلب نے مسکرا کر جواب

عرفانِ حج

دیا چونکہ اونٹ میرے تھے لہذا میں واپس لینے آیا ہوں، خانہ کعبہ خدا کا گھر ہے اور خدا اپنے گھر کی حفاظت کرنا جانتا ہے۔ ابرہہ نے حضرت عبدالمطلب کو ان کے اونٹ واپس کر دیئے۔ اس کے بعد ابرہہ پر خدا کا عذاب نازل ہوا۔ خدا نے ابا بیلوں کا لشکر بھیجا جس نے وادیِ نمسر (وہ وادی جو مزدلفہ اور مٹی سے قریب ہے) میں اپنی اپنی ننھی منی چونچوں سے کنکریاں برسائیں کہ ہاتھی زخموں کی تاب نہ لا کر خود اپنے لشکر کو روندنے لگے اور ہاتھی اور فوج میں سے کوئی نہ بچا، کچھ مستشرقین نے یہ بھی لکھا ہے کہ لشکر ابرہہ میں چیچک کی وبا پھیل گئی تھی۔ اگر یہ مان لیا جائے تو بھی شان پروردگار ہے کہ ہاتھی بھی چیچک میں مبتلا ہو کر مر گئے۔ خدا کے اس گھر کو نہ کوئی ابرہہ مٹا سکا نہ کوئی زار کو بس اور نہ کوئی گلیڈ اسٹن! جو اسے مٹانے کا ٹھاٹھ خود مٹ گیا اور جس گھر کی نائب اللہ خلیفۃ الارض حضرت آدم علیہ السلام اور خلیل خدا حضرت ابراہیم علیہ السلام اور ذبح اللہ حضرت اسماعیل علیہ السلام نے تعمیر کی تھی وہ آج بھی باقی ہے۔ وہ عبادت خانہ بھی باقی ہے اور وہ عبادت بھی باقی ہے۔

إِنَّ أَوَّلَ بَيْتٍ سب سے پہلا عبادت خانہ ”رومی مورخ پیر وڈاؤس“ نے اعتراف کیا ہے کہ اس سے قدیم ترکوئی معبد نہیں ملتا۔ ڈوڈی اور ”انسائیکلو پیڈیا برٹانیکا“ والوں نے بھی اس کی قدامت تسلیم کی ہے۔ میور نے اس کی قدامت کو اپنے لفظوں کے الٹ پھیر سے ثابت کرنا چاہا لیکن وہ بھی رومی مورخ کی تائید کے سوا کچھ نہ کہہ سکا، مارکولیس اسلام کی عداوت میں سرشار ہو کر بڑھا لیکن اس کی ہرزہ سرائی خود اپنے ہم پیشہ اور قبیلے والوں سے تائید حاصل نہ کر سکی۔ امیر المومنین امام المتقین حضرت علی علیہ السلام نے اس ضمن میں فرمایا :

”عَنْ عَلِيٍّ قَالَ كَانَتْ الْبَيْوُثُ قَبْلَهُ وَلَكِنَّهُ أَوَّلُ بَيْتٍ وَضِعَ

(حوالہ ابن ابی حاتم)

لِعِبَادَةِ اللَّهِ“

حضرت ابراہیم علیہ السلام نے خدا کے حکم سے حضرت اسماعیل علیہ السلام کے ساتھ مل

عرفانِ حج

کر خانہ کعبہ کو از سر نو تعمیر کیا اور طوفانِ نوح سے جو ہر مہدم ہو گیا تھا اسے دوبارہ آباد کیا، خلیل
خدا کو پروردگار کا حکم ہوا کہ اس کی دیواریں بلند کرو۔ اسلعل ایشیں اور گاراڑھوتے اور لاتے
حضرت ابراہیم ان کو جوڑتے اور بناتے اس طرح خدا کا یہ گھر دوبارہ تیار ہو گیا۔ ایک
روایت کے مطابق حرا، طور، زیت، سینا، جودی اور کوہِ ابوقیس پہاڑوں کے پتھر اس کی
دیواروں میں چنے گئے جب اونچائی 9 گز، لمبائی 22 گز اور چوڑائی 23 گز رکھی گئی لیکن
چھت نہ ڈالی گئی۔

سورہ بقرہ آیت 127 میں ارشاد ہوا۔

ترجمہ : (اور اس وقت کو یاد کرو) جب ابراہیم اس گھر کی بنیاد اٹھا رہے
تھے اور اسلعل بھی۔

مزدور جب مزدوری کرتا ہے تو اکثر کچھ گن گنتا جاتے ہیں، اللہ کی راہ میں یہ مزدوری
کرنے والے اور اللہ کا گھر تعمیر کرنے والے بھی جس کا گھر بنا رہے تھے اسی سے کچھ مانگتے
بھی جاتے تھے۔ ہاتھ اگر تعمیر بیت میں مصروف تھے تو دل رب البیت کی ثنا میں مشغول،
ہاتھ سے خدمت ہو رہی تھی زبان سے مدحت، عاجزی تھی اکساری تھی، بندگی تھی، اطاعت
تھی، پتھر پر پتھر رکھتے جاتے اور خدا سے کچھ مانگتے جاتے دل کے پورے سوز و گداز کے
ساتھ، اشکبار آنکھوں کے ساتھ۔

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا ۖ إِنَّكَ أَنْتَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ ۝

رَبَّنَا وَاجْعَلْنَا مُسْلِمَيْنِ لَكَ

وَمِنْ ذُرِّيَّتِنَا أُمَّةً مُّسْلِمَةً لَّكَ ۝

وَإِنَّا مُنَاسِكُونَ

وَتُبَّ عَلَيْنَا ۖ إِنَّكَ أَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِيمُ ۝

رَبَّنَا وَابْعَثْ فِيهِمْ رَسُولًا مِّنْهُمْ

عرفانِ حج

يَتْلُوا عَلَيْهِمْ آيَاتِكَ
وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ
وَيُزَكِّيهِمْ ط
إِنَّكَ أَنْتَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ ۝

ترجمہ : خداوندِ ہماری طرف سے اس خدمت کو قبول فرما بے شک تو
خوب سننے والا اور جاننے والا ہے۔ ہمارے پالنے والے ہمیں اپنا
فرمانبردار قرار دینا، اور ہماری اولاد میں بھی ایک فرمانبردار امت پیدا کر،
ہمیں ہمارے مناسک اور عبادت کی جگہیں دکھا دے اور ہماری توبہ قبول
فرما بے شک تو بہترین توبہ قبول کرنے والا ہے۔ اے ہمارے پالنے
والے ان لوگوں کے درمیان انہی میں سے ایک رسول مبعوث فرما جو تیری
آیتوں کی ان کے سامنے تلاوت کرے انہیں کتاب و حکمت کی تعلیم دے
اور ان کے نفسوں کو پاک و پاکیزہ بنائے۔ بے شک تو زبردست رحمت

والا ہے (حوالہ سورہ بقرہ آیت 127-138)

نہ جانے کس خضوع و خشوع سے حضرت ابراہیم علیہ السلام اور حضرت اسماعیل علیہ
السلام نے یہ دعا مانگی تھی کہ خالق کائنات نے نہ صرف قبول فرمائی بلکہ ندائے ابراہیم پر
پوری دنیا سے آج بھی اور قیامت تک لوگ لبیک کہتے رہیں گے۔

خانہ کعبہ کی تعمیر کے بعد مختلف ادوار میں اس کی مرمت و تزئین کا فریضہ مختلف لوگ
انجام دیتے رہے، عمالِقہ اور بنی جرہم کے بعد پیغمبر اسلام کے جدِ قصی بن کلاب نے تولیت
کعبہ کی ذمہ داری سنبھالی، آپ کی رحلت کے بعد آپ کا بیٹا عبد مناف نگران ہو گیا۔ اس
کے بعد حضرت عبدالمطلب اور حضرت ابوطالب اس کی دیکھ بھال فرماتے رہے۔ قریش
سے پہلے بیت اللہ پر کوئی چھت نہ تھی۔ قریش نے باہمی مشوروں سے چھت ڈالنے کا فیصلہ

عرفانِ حج

کیا۔ جدہ میں ایک تجارتی جہاز کسی چٹان سے ٹکرا کر بیکار ہو گیا تو وسید بن مغیرہ نے جدہ پہنچ کر اس کے تختے خرید کر اور واپس آ کر پہلی دیواریں ڈھا کر نئی عمارت بنائی اس پر چھت ڈالی چونکہ لکڑی ناکافی تھی اس لئے ابراہیم بنیادوں پر چھت ڈالنے سے جو جگہ خالی رہ گئی اس کا نام ”حطیم“ ہے۔ عبد اللہ بن زبیرؓ نے حطیم کو مسقف کیا لیکن یزید کے سالار حصین بن نمیر نے مکہ پر چڑھائی کی تو ”کوہ ابوقیس“ سے بیت اللہ پر آتش باری کی جس کی وجہ سے غلاف کعبہ جل گیا اور دیواریں شکستہ ہو گئیں۔ اسی دوران یزید مر گیا تو حصین بن نمیر نے محاصرہ اٹھالیا۔ عبد اللہ بن زبیرؓ نے اسے دوبارہ تعمیر کیا۔ عبد الملک 72 ہجری میں خلیفہ ہوا تو اس نے مکہ سے عبد اللہ ابن زبیرؓ کی خلافت ختم کرنے کے لئے حجاج لعین بن یوسف کو بھیجا۔ حجاج لعین نے بیت اللہ کو گولہ باری کا نشانہ بنایا۔ عبد اللہ بن زبیرؓ شہید ہو گئے چونکہ عبد الملک کو عبد اللہ بن زبیرؓ سے بغض تھا اس لئے حطیم کی چھت اڑادی، عمارت کو دوبارہ بنوایا۔ ہارون رشید نے اپنے زمانے میں امام مالک رحمۃ اللہ علیہ سے فتویٰ پوچھا کہ میں منہدم کر کے از سر نو عبد اللہ بن زبیرؓ کی بنیادوں پر کعبہ تعمیر کر دوں تو آپ نے فرمایا تمہیں ایسا کرنے کی ہرگز اجازت نہیں اسے بادشاہوں کا کھیل نہ بناؤ کہ جب دل میں آیا ڈھا دیا جب چاہا بنادیا۔ نتیجتاً بیت اللہ حکمرانوں کی مشق ناز سے ہمیشہ کے لئے محفوظ ہو گیا اس کے بعد کسی نے ڈھائے اور اٹھانے کا حوصلہ نہ کیا البتہ مختلف زمانوں میں مختلف فرمانرواؤں نے اس کی مرمت کرائی۔ اپنے اپنے وقت میں سلطان احمد اور سلطان مراد نے اس کی شکستہ دیواریں بدلیں۔ سلاطین عثمانیہ اکثر مرمت و توسیع کرتے رہے۔ سلطان عبدالعزیز، ملک شاہ فیصل، شاہ خالد اور شاہ فہد نے اپنے اپنے طور پر اس کی توسیع و تزئین کی ہے یہ اور بات ہے کہ اس توسیع میں محلہ بنی ہاشم، ام المومنین حضرت خدیجۃ الکبریٰ کا گھر، محسن اسلام حضرت ابو طالبؑ کا دولت کدہ، حضرت علی علیہ السلام کا بیت الشرف، ولادت گاہ حضرت فاطمہ زہراؑ، اسلامی حکومت کا پہلا دفتر ”دار ارقم“، ام ہانیؑ بنت ابو طالبؑ کا وہ گھر جہاں سے پیغمبر اسلام

عرفان حج

سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم معراج پر تشریف لے گئے تھے گرا دیئے گئے لیکن کوہ ابو قتیس سے اپنے محلات نہیں ہٹائے اور اب اس توسیع سے حاصل کردہ زمین پر فلک بوس ہوٹل تعمیر کر کے شہزادگان و حکمران اپنی معیشت مضبوط اور اسلامی یادگاروں کو کمزور بلکہ ختم کر رہے ہیں۔

علامہ ارزقی کی روایت کے مطابق ان کے زمانے تک کعبۃ اللہ گیارہ مرتبہ بنایا اور سنوارا گیا۔ اب خانہ کعبہ کی تعمیر و تزئین مکمل ہو چکی ہے۔ آئندہ تبدیلیوں کے متعلق تو خدا بہتر جانتا ہے۔ یہ دنیا اربوں اور کھربوں سال پرانی ہے اور اس آدم سے پہلے بھی بہت سے آدم گزر چکے ہیں اگر یہ آدم ہمارے جد ہیں تو خانہ کعبہ کی تعمیر کل 22 ہزار سال قدیم ہے۔ جبکہ ایک لاکھ چوبیس ہزار پیغمبر گزرے ہیں ان ادوار میں نہ جانے کتنے آدم آئے اور نہ جانے موجودہ کعبہ کس آدم سے دو ہزار قبل فرشتوں نے تعمیر کیا تھا۔

تاریخِ خلافتِ کعبہ

جس طرح خانہ کعبہ کی تاریخ ہے اسی طرح خانہ کعبہ کے خلافت کی بھی ایک طویل تاریخ ہے۔ معروف عالم شیخ محمود جوادی کے مطابق خانہ کعبہ پر سب سے پہلے خلافت حضرت اسماعیل علیہ السلام اور ان کی اہلیہ نے تیار کر کے چڑھایا تھا۔ (حوالہ ”حج الیبت“ صفحہ 16)

علامہ ارزاقی نے تحریر کیا کہ سب سے پہلا خلافت اسلام سے نو صدی قبل یمن کے خاکم تبع حمیری نے چڑھایا پھر اسد حمیری نے اس کے بعد قریش مکہ نے خلافت کو مستقل کر دیا۔ انہوں نے حریر کا خلافت چڑھایا۔ سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یمنی اور مصری کی قبلی چادر کا خلافت چڑھایا۔ آپ کے بعد خلفاء نے بھی آپ کی پیروی کی۔ عبداللہ ابن زبیر اور امیر معاویہ نے دیباچ کا، بنو امیہ نے دیبا کا خلافت چڑھایا جس میں مختلف قسم کے نفیس و اعلیٰ

عرفانِ حج

ریشم استعمال کئے گئے۔ مامون رشید ہر سال تین پردے چڑھایا کرتا تھا۔ آٹھویں ذی الحجہ کو دینائے احمر کا، یکم رجب کو قبایلی کا 27 رمضان کا دینائے سفید کا۔ متوکل عباسی نے بھی مامون کی تقلید کی البتہ ناصر عباسی نے پہلی دفعہ سیاہ رنگ کا ریشمی غلاف چڑھایا۔

سلطنت عباسیہ کی جگہ سلاطین ترکی نے لی تو پہلا بادشاہ جس کو یہ شرف حاصل ہوا وہ الفارہ بھیرس صالحی شاہ مصر تھا، سلطان صالح بن سلطان قلاوول نے مصر میں حکومت کی باگ ڈور سنبھالی تو اس نے دو گاؤں کی آمدنی غلاف کعبہ کی تیاری کے لئے وقف کر دی۔ سلطان سلیمان نے اپنے عہد میں مزید چند گاؤں کا اضافہ کیا ان سے پہلے 145 ہجری میں مہدی عباسی حج کے لئے آیا تو بیت اللہ غلافوں سے اٹا پڑا تھا اس نے تمام پرانے غلاف اتر وادیے اور صرف ایک غلاف رہنے دیا تب ہر سال پرانا غلاف اتارنے اور نیا غلاف چڑھانے کی رسم پڑ گئی۔ پہلے پہل غلاف کے مختلف رنگ رہے کبھی سفید، کبھی سیاہ، کبھی سرخ، کبھی سبز لیکن عباسی خلفاء نے سیاہ رنگ مخصوص کیا اور جب سے اب تک یہی رنگ چلا آرہا ہے۔ محمد علی پاشا کے عہد سے مصری حکومت نے ہر سال غلاف بھیجنے کی خدمت اپنے ذمہ لی ایک کارخانہ مصر میں غلاف کی تیاری کے لئے قائم کیا اس کے سپرد صرف غلاف کی تیاری کا کام تھا جس پر ہر سال تقریباً پچاس ہزار مصری پاؤنڈ خرچ آتا تھا، پہلے یہ غلاف مصر سے محل میں آیا کرتا اور اعیان حکومت اس کے ساتھ ہوتے تھے اب آل سعود کی حکومت نے وہ رسم تقریباً ترک کر دی ہے بلکہ غلاف سعودی عرب میں ہی تیار ہونے لگا ہے۔ سیاہ رنگ کے غلاف سونے کے تار سے آیتیں منقش ہوتیں۔ جب اس پر روشنی پڑتی تو بہت بھلی معلوم ہوتیں۔ علامہ ازرقی نے یہ بھی تحریر کیا ہے کہ عہد جاہلیت میں خانہ کعبہ کے غلاف کا رنگ حکمرانوں اور سرداروں کے قبائلی جھنڈوں سے ملتا جلتا ہوتا تھا۔

1184ء میں ابن جبیر اندلسی نے اندلس سے آکر حج کیا تو اپنے سفر نامہ میں کمسوہ کا رنگ سبز لکھا اب سیاہ رنگ زیادہ موثر ہے ارد گرد کی خاکستری اور زعفرانی سرزمین میں سیاہ

عرفان حج

رنگ آنکھوں کو ابھرتا ہوا محسوس ہوتا ہے۔ مصری عازمین حج کے ساتھ کسودہ کا خصوصی کاررواں بھی روانہ ہوتا تو اسے بڑی عقیدت و محبت سے رخصت کیا جاتا، چالیس روز میں حرم کا پیرہن مکہ معظمہ پہنچتا تو غلاف کعبہ کی حامل محل کا شاندار استقبال کیا جاتا تھا۔ خلافت عثمانی نے کسودہ کی تیاری کے لئے زرخیز علاقہ ڈیلٹا کے پانچ دیہات کا محصول وقف کر رکھا تھا۔ خانہ کعبہ کی چاروں دیواریں اس محلی دبیر غلاف سے سارا سال ڈھکی رہتی ہیں اسی غلاف کعبہ کو بیت اللہ شریف کا احرام بھی کہتے ہیں۔ یہ غلاف چھت سے لے کر زمین تک لگتا رہتا ہے اس کا زیریں کنارہ تانبے کے ان حلقوں سے بندھا رہتا ہے جو شاڈرواں میں جڑے ہوئے ہیں۔ کعبہ کے زیریں باب کے لئے اس غلاف کا الگ اور نہایت شاندار حصہ ہے جسے ”البرقعہ“ کہتے ہیں۔

1925ء میں مکہ و مدینہ سعودی قلمرو میں آگئے تو اس وقت کے سعودی بادشاہ نے غلاف کعبہ کی تیاری کے لئے مکہ معظمہ میں ایک سادے سے کارخانے کی بنیاد رکھی۔ 1957ء عیسوی میں اور اس کے بعد 1977ء میں اس کارخانہ کو جدید انداز میں استوار کر کے نئی مشینری لگائی گئی جن میں کپڑا بننے اور چھاپنے کی مشین بھی شامل ہے ڈھائی سو کارگر ہمہ وقت سارا سال کام کر کے دو شاندار غلاف تیار کرتے ہیں غلاف کعبہ کی تیاری کے لئے اہم کام کی نگرانی سعودی وزارت حج کرتی ہے۔ سات سو کلو گرام خالص ریشم درآمد کیا جاتا ہے۔ اس سے غلاف کا سیاہ دبیر مضبوط ایک گز چوڑا کپڑا تیار کیا جاتا ہے۔ چھ مرحلوں میں تقریباً پچاس تھان میں ساڑھے چھ سو میٹر کپڑا تیار ہوتا ہے تو غلاف کے اندرونی حصے میں سفید موٹے کپڑے کا استر لگایا جاتا ہے جو کہ پانچ ٹکڑوں پر مشتمل ہوتا ہے۔ چار ٹکڑے خانہ کعبہ کی چار دیواروں کے غلافوں کے نیچے لگتے ہیں اور پانچواں حصہ ”البرقعہ“ یعنی باب کعبہ کے خصوصی غلاف کے نیچے لگایا جاتا ہے۔ غلاف کعبہ کی لمبائی ساڑھے سات میٹر اور چوڑائی چار میٹر ہوتی ہے۔ سنہری پٹیوں سے سولہ قطعات تیار کر کے غلاف پر لگائے جاتے

عرفانِ حج

ہیں ان میں سے مربع قطعات میں زردوزی سے قفل ہوا اللہ احد لکھا جاتا ہے۔ ان قطعات کے درمیان میں کچھ فاصلے سے قدیلیں بنائی جاتی ہیں جنہیں سنہری دھاگوں سے بنایا جاتا ہے ان میں یا حی یا قیوم کی کشیدہ کاری کی جاتی ہے۔ ان قطعات کے نیچے قرآنی آیات لکھی جاتی ہیں۔ کشیدہ کاری کا تمام کام چاندی کے تاروں کے حاشیے میں سونے کے تاروں سے کیا جاتا ہے ایسے ایک قطع پر غلاف کعبہ ہدیہ کرنے والے فرمانروا کا نام مرقوم ہوتا ہے آج کل خادم الحرمین الشریفین شاہ عبداللہ کا نام درج ہوتا ہے۔ تکمیل کے مراحل سے گزرنے کے بعد تیار شدہ غلاف کعبہ کو ذی الحجہ کی ابتدائی تاریخوں میں ایک شایان شان تقریب میں وزیر حج و اوقاف کے سپرد کیا جاتا ہے وہ اسے حرم پاک کے دیرینہ نگران کے حوالے کر دیتے ہیں اور غسل کعبہ کی اہم تقریب کے بعد اور حج سے قبل نیا غلاف زیب کعبہ کیا جاتا ہے۔

کاروان آلِ عبا کراچی

حضرت آلِ عبا امام حسین علیہ السلام کا خطبہ (مئی ۵۸ ہجری) تمام عازمین حج کو اخلاص کے ساتھ پڑھنا اور سننا چاہیے۔ کاروان آلِ عبا کراچی کا نام اس میدان میں ہر اول دستے کی حیثیت سے مشہور ہے۔ معروف مذہبی و سماجی رہنما ڈاکٹر سید جعفر محسن کارواں کے لیڈر ہیں اور عبادات میں مجالس و محافل کو مناجات کے ساتھ اہمیت دیتے ہیں۔

کاروان کا نام : کاروان آلِ عبا کراچی

مسجد و امام بارگاہ آلِ عبا گلبرگ فیڈرل بی ایریا، کراچی۔

مولانا ڈاکٹر محمد حسن رضوی، مولانا نادر عباس زیدی،

علامہ فرقان عابدی، علامہ کمال حیدر رضوی

علی محسن

0320-4004551

معلم

آرگنائزر

فون

عرفان حج

معزز عازمین حج آپ کو آپ کی زندگی کا سب سے مقدس سفر درپیش ہے۔ آپ ایک عظیم الشان عبادت کو انجام دینے کے لئے جا رہے ہیں۔ شاید نہیں بلکہ یہ زندگی کا سب سے با مقصد و منفعت بخش سفر ہے۔ انسان ذرا سوچے تو کہ وہ کہاں جا رہا ہے اور کس سفر پر جا رہا ہے جہاں انسانی فکر بیت اللہ کے حلقہ نور اور حاضری کے سرور میں جا رہی ہے۔ وہ سرکارِ دو عالم کے حضور جا رہا ہے جہاں محبت کی کار فرمائی اور عشق کی جلوہ گری کسی پردے اور حجاب کے بغیر نظر آتی ہے۔ وہ شہزادی کوئین مادرِ حسینؑ، انیسہ حورا، بتول العذراء حضرت فاطمہ الزہرا سلام اللہ علیہا، شہزادہ سبز قبا امام حسن مجتبیٰ، ولی المسلمین، سید الساجدین امام زین العابدینؑ، امام باقرؑ، معلم اللہ، داعی الی اللہ، امام جعفر صادقؑ، وصی ناطق، ناصر دین اللہ اور جنت البقیع میں مدفون صدیقین و صالحین جناب فاطمہ بنت اسد و جناب ام النبیین کے شکستہ مزارات کی زیارت کی سعادت و شرف کے حصول کے لئے جا رہا ہے یہ سفر وہ تہا نہیں کر رہا ہے اس کے ساتھ خاصانِ خدا، ملائکہ مقررین، بزرگانِ دین، امام مبین سرکار قائم آل محمد عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف بھی ہیں۔ مبارک باد کے قابل ہیں کہ خدائے بزرگ و برتر نے ہم جیسے کم تر کو اپنا مہمان بنایا جس سے زندگی کے طوفان میں سکون کا سائل نظر آیا۔ آپ کا اس مقدس سرزمین

عرفانِ حج

پر آنا مبارک ہو، ہجرے سوز و صل کے لمحوں سے ہمکنار ہو رہا ہے، عمر بھر کی آرزو پوری ہو رہی ہے۔ قلب و نظر کو مدعا مل رہا ہے۔ خزاں دیدہ زندگی میں بہار آگئی ہے۔ خوش آمدید اے خدا کے مہمانوں مہمانوں، خوش آمدید اے زائرین کرام!

مگر کیا.....؟

- ☆ آپ نے تمام حقوق اللہ اور حقوق العباد ادا کر دیئے ہیں؟
- ☆ آپ کی نماز صحیح ہے یا آپ نے کسی مستند عالم دین سے اپنی قرأت صحیح کرائی ہے؟
- ☆ آپ نے حج کے اسرار و رموز، فلسفہ، احکام اور مناسک کو سمجھ لیا ہے؟
- ☆ آپ نے کسی عزیز و اقارب کی دلازاری تو نہیں کی اگر کی ہے تو اس سے معذرت کریں اگر زیادتی کی ہے تو ازالہ کریں۔
- ☆ آپ نے اس مقدس سفر پر جانے سے پہلے اپنا وصیت نامہ مرتب کر لیا ہے؟
- ☆ آپ نے اپنے واجبات (خمس زکوٰۃ وغیرہ) ادا کر دیئے ہیں اگر نہیں تو آج ہی سے اس کی پابندی کیجئے۔
- ☆ آپ نے اپنے متعلقین و لواحقین کو سفر حج پر جانے سے پہلے آگاہ کر دیا ہے؟
- ☆ آپ کے چہرے پر داڑھی ہے؟ اگر نہیں تو یہ بات مجدد آل محمد علیہم السلام کی ناراضگی اور ان کے لئے اذیت کا باعث ہوگی اور آپ ان کی خوشنودی و رضا کے لئے جارہے ہیں۔
- ☆ آپ اپنے عزیز، اقارب، احباب اور مسائیوں سے مل کر اور رخصت ہو کر جارہے ہیں؟
- ☆ آپ کے پاس تقویٰ کا زادہ راہ ہے؟ نہیں ہے تو اس کے حصول کی کوشش کیجئے۔

عرفانِ حج

☆ آپ کے پاس محبت اہلیت کی دولت ہے۔ اس میں جتنا ممکن ہو اضافہ کی کوشش کیجئے۔

☆ آپ کے پاس غمِ حسین کا چراغ ہے؟ اسے پورے سفر میں جلائے رکھئے بلکہ پوری حیات میں جلائے رکھئے۔ غمِ حسین کا چراغ لحد میں بھی کام آئے گا۔ صراط پر بھی۔

☆ آپ کے سینے پر نشانِ ماتم ہے۔ یہ نشان نہیں وہ تمنغہ ہے جس کی تکریم درجست پر رضوانِ جنت کریگا۔ بلکہ مومنین کیلئے یہ نشان راہداری کا کام دے گا (انشاء اللہ تعالیٰ)

☆ آپ کو یہ احساس ہے کہ آپ کس بارگاہ میں جا رہے ہیں؟

☆ آپ اپنی سابقہ غفلت شعار زندگی پر نادم ہیں؟

☆ دورانِ سفر اپنی فروگزاشتوں، اپنی لغزشوں اور اپنی کوتاہیوں کی معافی مانگ رہے ہیں؟

☆ آپ غیبت و بدگمانی، غصہ، جھوٹ سے پرہیز کر رہے ہیں؟

☆ آپ چاہتے ہیں کہ فردِ عمل صاف ہو جائے، راہِ عدم آسان اور آخرت کا سفر سہل ہو جائے؟

☆ آپ چاہتے ہیں کہ خدا کا کرم، سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شفاعت اور معصومین علیہم السلام کی خوشنودی حاصل ہو؟

تو آپ اپنے دل میں خلوص و محبت، فکر میں طہارت، پاکیزگی، طبیعت میں سادگی و انکساری اور آنکھوں میں پشیمانی و اشکباری کا سامان کیجئے کہ آپ منزلِ مراد، منزلِ سعادت اور منزلِ نجات سے یقیناً بہت قریب ہیں۔ آپ کیلئے سرخروئی کی سبیل پیدا ہو رہی ہے۔ وہ غفور و رحیم ہے، ستارِ العیوب ہے، غفار الذنوب ہے۔ ہم اس کے کز و رونا تو اس بندے ہیں۔ دل میں دولتِ اہلیت کے سوا کوئی دولت نہیں رکھتے وہ اپنی کریبی کے صدقے سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی رحمۃ للعالمین اور شفاعت کے طفیل شہزادی کوئین مادرِ حسنین حضرت فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا اور مولائے کائنات حضرت علی ابن ابی طالب علیہ السلام کے صدقے میں قیامت کے روز ضرور درگزر فرما دے گا اور ہمارے گناہوں کو معاف کر دے گا۔

عرفان حج

چند سبق آموز نصیحتیں
آداب سفر

- ❖ کسی بھی سفر میں سواری پر سوار ہوتے وقت یہ دعا پڑھے ”سبحان الذی
سخر لنا هذا وما كنا له مقرنین۔“
- ❖ پھر تین دفعہ ”سبحان اللہ والحمد للہ ولا الہ الا اللہ“ کہے۔
- ❖ عازم سفر حج ہوتے وقت یا کسی بھی سفر میں گھر سے نکلتے ہوئے زیارت سید الشہداء
پڑھ لیں کہ جب آپ امام عالی مقام کو سلام کرنے کی سعادت و شرف حاصل کریں
گے تو یقیناً وہاں سے جواب سلام آئے گا اور جس کی سلامتی کے بارے میں سرکار سید
الشہداء فرمادیں میرا یقین ہے کہ اسے ارض و سما کی کوئی شے نقصان نہیں پہنچا سکتی
اس کے لئے سلامتی ہی سلامتی ہے (یہ مجرب نسخہ مولانا صوفی سید ابن حسن رضوی
مبلغ سندھ کے ہنگوڑجہ ضلع خیر پور نے مجھے عنایت فرمایا تھا۔)
- ❖ سفر سے پہلے ایک تسبیح جناب فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا کی پڑھ لیں۔
- ❖ گیارہ بار اول درود پڑھ کر گیارہ بار سورۃ انا انزلنا پڑھ کر سیدھے کاندھے پر پھونک
لیں پھر گیارہ بار سورۃ اخلاص پڑھ کر اور آخر گیارہ بار درود شریف پڑھ کر بائیں
کاندھے پر پھونک لیں۔
- ❖ سورۃ اخلاص کا حصار : بعد درود شریف ایک بار سورۃ اخلاص پڑھ کر سیدھے
کاندھے پر دوسری بار الٹے کاندھے پر تیسری بار سامنے چوتھی بار پشت پر پانچویں
بار آسمان کی طرف چھٹی بار زمین کی طرف اور ساتویں بار سورۃ اخلاص پڑھ کر اپنے
سینے پر دم کر لیں۔ (پھونکیں)
- ❖ آیت الکرسی کا حصار : بعینہ درود شریف پڑھ کر آیت الکرسی کو اسی طرح دم کریں۔

عرفان حج

❖ ایک روایت میں ہے کہ سفر سے پہلے سورہ حمد، قل اعوذ برب الناس، قل اعوذ برب
الفلق، آیہ الکرسی، سورہ انا انزلنا فی لیلۃ القدر اور سورہ آل عمران کی آخری آیتیں
پڑھیں۔

حضرت امام جمعہ صادق علیہ السلام فرماتے ہیں جب تم حج یا عمرہ کے ارادے سے گھر
سے باہر نکلو تو دعائے فرج پڑھو اور دعا یہ ہے۔

لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ الْحَلِيمُ الْكَرِيمُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ الْعَلِيُّ الْعَظِيمُ
سُبْحَانَ اللَّهِ رَبِّ السَّمَوَاتِ السَّبْعِ وَرَبِّ الْأَرْضِينَ السَّبْعِ وَ
رَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ
اس سے پہلے کچھ رقم بطور صدقہ نکال کر کسی مستحق کو پہنچادیں۔

آغاز سفر

حج وہ مقدس عبادت ہے جس کی بے شمار فضیلتیں، برکتیں اور فائدے ہیں۔ لیکن ان
کے حاصل کرنے کے لئے ضروری ہے کہ فریضہ حج کی ادائیگی کے لئے جانے والا ہر شخص
حج کے تمام مسائل و آداب سے واقف ہو اور اس سفر کے بارے میں مکمل آگہی رکھتا ہو اور
اس کا طریقہ اچھی طرح سیکھ کر جائے نیز متعلقہ امور و انتظامات سے آگاہ ہونے کے لئے
ترقیاتی کلاسوں میں باقاعدگی سے شرکت کرے اور رہنمائی کرنے والے علماء اور کاروان
سالار سے جملہ معلومات حاصل کر کے جائے۔ میں جس کاروان میں جاتا ہوں میری ہمیشہ
سے یہی کوشش ہوتی ہے کہ اپنی بصیرت و علم کے مطابق حج کے عرفان، اسرار و رموز و علامت
سے عازمین حج کو آگاہ کر دوں اور ان کے دلوں اور ذہنوں میں حُب الہی، عشق رسول صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم اور ولائے اہلبیت کی شمع روشن کر دوں تاکہ عازمین حج کے دل میں سچی لگن اور

عرفان حج

سچی تڑپ پیدا ہوا اور وہ دنیا کو بھول کر صرف اور صرف رضائے الہی کا حصول پیش نظر رکھے۔
عازمین حج کو چاہئے کہ وہ سیکھنے کا شوق پیدا کرے اور آمادگی پیدا کرے۔

❖ قیام سعودی عرب کے دنوں کے لحاظ سے اخراجات کا اندازہ کر کے اس سے کچھ اضافی رقم اپنے ہمراہ لے جائیں تاکہ پردیس میں کسی کے آگے دست سوال دراز نہ کرنا پڑے۔

❖ اچھا مسافر وہ ہے جس کے پاس کم سے کم سامان ہو، واپسی پر بھی اس امر کو ملحوظ رکھیں کہ آپ کو 30 Kg وزن لے جانے کی اجازت ہے اضافی سامان پر 50 ریال فی Kg چارج کیا جائے گا۔

❖ سفر کے آغاز سے قبل اپنے ہیلتھ سرٹیفکیٹ، پاسپورٹ، ٹریولرز چیک، ہیلتھ کارڈ اور ڈاکٹری نسخہ کی فوٹو کاپی کر کر اصل و نقل دو مختلف جگہ رکھیں۔

❖ عازمین حج کو چاہئے کہ حاجی کیمپ سے Vaccination کرا کر پیلے رنگ کا ہیلتھ کارڈ اپنی جیب میں رکھیں یہ اکثر جگہ میں ایئر پورٹ پر چیک کیا جاتا ہے۔

❖ قینچی اور دھات کا سامان کیچ میں جانے والے بیگ میں رکھیں Handy Carry میں صرف اور صرف احرام، بیلٹ، ہوائی چپل، مناسک کی کتاب اور چپل کی تھیلی رکھیں تاکہ ایئر پورٹ پر اور میقات پر دشواری نہ ہو۔ ہر عازمین حج اپنے ساتھ موسم کے اعتبار سے چار جوڑے کپڑے، دو کمر بند، دو بنیائیں، دو موزے، سوئی دھاگہ، بٹن، ایک چادر، ایک تولیہ، لیٹر پیڈ لفافے، قلم، نوٹ بک، دو رومال، سیٹھی ریزر، ناخن تراش، چھوٹی قینچی، ایک پلیٹ، ایک گلاس، ایک چائے کا کپ، ایک چمچہ، دو تھہرے، دو تھیلیاں سنگریزوں اور چپل کے لئے، دو احرام، ایک بیلٹ، دو ہوائی چپل۔ یاد رہے کہ ایک احرام (دو چادریں اوپر نیچے کی) ایک ہوائی چپل، ایک بیلٹ اور ایک تھیلی چپل کے لئے اپنے ہینڈی کیری میں رکھیں باقی سامان بڑے

عرفان حج

بیگ میں رکھیں تاکہ آپ کو جدہ ایئر پورٹ پر سامان علیحدہ کرے میں دشواری نہ ہو۔
مرض کی مناسبت سے ڈاکٹر سے نسخہ تجویز کرا کر ادویات خرید کر حاجی کیمپ سے سیل
پیک کروالیں اور ان ادویات میں Register Medical Practioner یعنی
Qualified Doctor کا تجویز کردہ نسخہ ضرور رکھیں۔

❖ عازمین حج کو چاہئے کہ وہ فلو کی Vaccin ضرور لگوائیں کیونکہ حج کے موقع پر مختلف
ممالک کے حاجی اپنے ساتھ فلو کا وائرس لاتے ہیں۔ کھانے پینے میں اعتدال
برتیں۔

❖ اپنے سامان پر واضح الفاظ میں اپنا نام، کتب نمبر، پاسپورٹ نمبر، بلڈنگ نمبر اور اپنے
شہر و ملک کا نام و پتہ و فون نمبر ضرور تحریر فرمائیں۔

❖ حجاج کرام اپنے وسائل سے زیادہ کی خریداری نہ کریں۔

❖ ایئر پورٹ پر مقررہ وقت سے پہلے تشریف لے جائیں تاکہ دشواری پیش نہ آئے اپنا
سامان کسٹم کے عملے سے چیک کرا کر اور ان سے کلیرنس لے کر ایئر لائن کاؤنٹر پر
سامان دینے کے بعد اطمینان کر لیں کہ سامان پر ٹیگ لگا دیا گیا ہے ایک عدد
بورڈنگ کارڈ کے علاوہ ہینڈلیری کے لئے ٹیگ دیا جائے گا۔ اس کے بعد F.I.A
عملے سے کلیرنس لے کر وینٹنگ روم کے قریب پولیس آپ کے ہینڈلیری کی تلاشی
لے کر آپ اور آپ کے سامان کو مشین سے گزار کر وینٹنگ روم میں بٹھا دیا جائے گا
جہاں ہماری قومی ایئر لائن P.I.A کی طرف سے چائے اور بسکٹ سے عازمین حج
کی تواضع کی جاتی ہے یہاں سے آپ کو جہاز پر لے جایا جائے گا اتنے مراحل سے
گزرنے کے لئے وقت درکار ہے لہذا وقت کی پابندی فرمائیں۔

❖ اپنے ٹوتھ پیسٹ، صابن اور کھانے پینے کا سامان لے جانے سے گریز فرمائیں۔ یہ
چیزیں لے جانا سعودی قوانین کے تحت ممنوع ہے۔

عرفانِ حج

میری دعا ہے کہ پروردگار عالم آپ کو سفر کی تمام تکالیف سے محفوظ رکھے۔ حرم پاک اور مقام مقدسہ میں مجھے اپنی دعاؤں میں ضرور یاد رکھیں۔

ایئر پورٹ سے ایئر پورٹ تک

کراچی سے جدہ تک کا ہوائی سفر ساڑھے چار گھنٹہ کا ہے لاہور سے چھ گھنٹے، رالوینڈی سے ساڑھے چھ اور پشاور سے سات گھنٹے کا ہے۔ دوران سفر غیر ضروری گفتگو سے گریز کریں اور غور فرمائیں کہ وہ کس مقدس سفر پر جا رہے ہیں یہ عبادت پوری زندگی میں صرف ایک بار فرض ہے اس کی کوتاہی کا ازالہ ممکن نہیں۔ آپ کا یہ عبادی سفر اسی وقت سے شروع ہو چکا ہے جب سے آپ کو یہ مژدہ جانفزا ملا ہے کہ پروردگار عالم نے آپ کو اپنا مہمان منتخب کر لیا ہے۔ سوچئے آپ کس کے مہمان بنے جا رہے ہیں لہذا آپ تکبر کی چادر کو اتار کر انکساری کی عباوڑھ لیجئے اپنے اخلاق و ایثار اور اپنے رویے سے ثابت کیجئے کہ آپ میں تبدیلی کا عمل شروع ہو چکا ہے۔ اس بات کا خیال رکھئے کہ کوئی خدمت خلق میں آپ سے سبقت نہ لے جائے آپ کی دولت، آپ کا عہدہ، آپ کی شان و شوکت کی اس بارگاہ میں کوئی اہمیت نہیں، وہ الہی دربار ہے جہاں انبیاء و مرسلین گدائی کرتے ہیں جہاں شاہان وقت بھکاری بن کر آتے ہیں، جہاں ملائکہ مقربین نچھاور ہوتے ہیں، جہاں بزرگان دین کا سہ لپسی کرتے ہیں، جہاں خاصان خدا در یوزہ گری کرتے ہیں۔ آپ بھی ان سب کی اتباع کیجئے اور اس عظیم بارگاہ سے خالی ہاتھ واپس نہ آئیے۔ وہ شخص بڑا بد بخت ہے جو اس حاکم مطلق و قادر مطلق کی بارگاہ سے خالی ہاتھ واپس آجائے۔ مانگئے دل کی گہرائیوں سے بہتے ہوئے اشکوں اور آہوں کے ساتھ اپنے گناہوں پر شرمندہ ہوں، دیکھئے سفر میں کسی کی دل آزاری نہ ہونے پائے، غصہ سے قطعی پرہیز کیجئے۔ اس حرام شے کو کسی لمحے اپنے اوپر مسلط

عرفان حج

نہ ہونے دیں، دوران سفر ایسے کئی مراحل آئیں گے، چیکنگ کے دوران، کسٹم کے موقع پر سامان گم ہونے کی صورت میں، کاغذات رکھ کر بھول جانے کی صورت میں مگر یہ سمجھ لیجئے کہ آپ منزل امتحان میں ہیں۔ جدہ ایئر پورٹ پر ایئر پورٹ کی عمارت کے اندر اور باہر آپ کو کئی گھنٹے بے سرو سامانی کے عالم میں بیٹھنا ہوگا۔ آپ پورے نخل اور بردباری کے ساتھ اس صورتحال پر راضی بہ رضا رہیں۔ وہ سفر ہی کیا جس میں تھوڑی بہت تکلیف نہ ہو۔ پھر سفر میں وہ گھر جیسی بات کہاں، پردیس پھر پردیس ہوتا ہے، سفر میں، ایئر پورٹ پر بس میں بیٹھ کر زیادہ وقت ذکر و فکر میں گزاریں، اپنے گناہوں کا اعتراف کریں، اپنے مقدر پر ناز کریں اپنے ہمراہی کو اپنے اخلاق سے متاثر کریں۔

جو حضرات کراچی سے ہی نذر کر کے احرام باندھ کر آئے ہیں وہ سوئے مکہ روانہ ہوں گے اور جو میقات پر جائیں گے ان کے ہینڈی گیری میں وہ شاہانہ لباس احرام اور اس کے لوازمات موجود ہوں گے جو خدا نے اپنے بندے کے لئے منتخب کیا ہے۔ میں قدم بہ قدم حج کے متعلقات آپ کی خدمت میں پیش کر رہا ہوں تاکہ حج آپ پر بالکل آسان ہو جائے لیکن پہلے ہمیں یہ سمجھنا ہے کہ حج کی شرائط کیا ہیں اور کس پر فرض ہے۔

اصطلاحات حج

معزز عازمین حج اس مقدس سفر اور عظیم عبادت کی بجا آوری کے دوران آپ کو کچھ الفاظ بار بار سننے میں آئیں گے علاوہ ازیں حج کی تعلیمات کو سمجھنے کے لئے مندرجہ ذیل اصطلاحات کا ذہن نشین ہونا ضروری ہے ان کی مزید تشریح بھی اپنی اپنی جگہ پر آئے گی۔

حج

اللہ تعالیٰ کے گھر کی مقررہ دنوں میں مخصوص عبادتوں کے ساتھ زیارت کرنا۔

عمرہ

میقات یا محل سے احرام باندھ کر نیت کرنا اللہ کی مخصوص عبادتوں کے ساتھ زیارت کرنا۔

عمرہ مفردہ

حج سے قبل بیرون ممالک یا میقات سے احرام باندھ کر عمرہ بجالانے کو عمرہ مفردہ کہتے ہیں۔

عمرہ تمتع

مسجد شجرہ سے احرام باندھ کر حج سے قبل عمرہ کرنے کو عمرہ تمتع کہتے ہیں۔

عرفان حج

حج کی قسمیں

حج تمتع

جو افراد مکہ معظمہ سے 88 کلومیٹر دور رہتے ہیں یا دیگر ممالک میں رہتے ہیں یا سعودی عرب کے کسی اور شہر میں رہتے ہیں ان پر جو حج واجب ہے اسے حج تمتع کہا جاتا ہے۔

حج افراد

مکہ معظمہ کے قرب و جوار میں رہنے والے کسی قریبی میقات سے احرام باندھ کر براہ راست عرفات و مزدلفہ کے وقوف، منی کے واجبات، مکہ معظمہ کے واجبات (طواف، نماز طواف، سعی، طواف النساء اور اس کی نماز پڑھنا اور بعد میں اگلے سال یا اسی سال کسی وقت عمرہ مفردہ بجالانا)۔

حج قرآن

یعنی عمرہ و حج کا ایک ساتھ احرام باندھنا اور قربانی کا جانور ساتھ لے کر چلنا، مکہ معظمہ کے اعمال بجالانا، پھر احرام کھولے بغیر ہی مکہ میں ٹھہرے رہنا پھر اسی احرام میں وقوف عرفات سے لے کر تمام اعمال بجالانا۔

اشہر حج

حج کے مہینے میں شوال اور ذی قعد اور ذی الحجہ کے پہلے دس دن۔

یوم الترویہ

جس دن سے حج کی عبادات شروع ہوتی ہیں یعنی 8 ذی الحجہ۔

عرفان حج

یومِ عرفہ

جس روز میدانِ عرفات میں حج ہوتا ہے یعنی 9 ذی الحجہ۔

یومِ النحر

جس روز قربانی ادا کی جاتی ہے یعنی 10 ذی الحجہ۔

میقات

حج یا عمرہ کا احرام باندھنے کے لئے شریعت میں کچھ مقامات معین ہیں۔ جن کو میقات کہا جاتا ہے۔ میقات کے نام یہ ہیں۔ (1) بھفہ (2) مسجد شجرہ (3) یلملم (4) قرن المنازل (5) وادی عقیق۔

حل

حدودِ حرم سے باہر میقات تک کی زمین کو حل کہتے ہیں اس جگہ وہ چیزیں حلال ہیں جو حرم میں ممنوع ہیں جو شخص زمینِ حل کا رہنے والا ہے اسے حلّی کہتے ہیں۔ حلّہ (عراق) کے رہنے والوں کو بھی حلّی کہتے ہیں۔ علامہ حلّی کا تعلق حلّہ (عراق) سے تھا۔ فرزدق نے هشام ابن عبد الملک اموی حاکم کے تجاہلِ عارفانہ پر جو اس نے امامت کے چوتھے درخشاں آفتاب حضرت سید الساجدین امام زین العابدین علیہ السلام کے لئے خانہ کعبہ میں لوگوں کی عزت و احترام کے ساتھ حجرِ اسود کو بوسہ دینے کے لئے جگہ دیتے ہوئے دیکھا اور پوچھا یہ کون ہے؟ تو فرزدق نے کہا یہ وہ ہیں جنہیں حل و حرم جانتے ہیں۔

احرام

دوسفید چادریں جو عمرہ و حج کی ادائیگی سے قبل زیب تن کرتے ہیں اور وہ بغیر سلی ہوئی

عرفان حج

ہوتی ہے عازمین حج پر اسے پہننے کے بعد 24 چیزیں حرام ہو جاتی ہیں۔

تلبیہ

وہ ورد جو عمرہ و حج کے دوران احرام باندھنے، احرام کی نیت کرنے کے بعد کیا جاتا ہے
یعنی لبیک اللہم لبیک۔

طواف

خانہ کعبہ کے گرد سات چکر لگانے کو کہتے ہیں۔ یہ حجر اسود سے شروع کر کے حجر اسود پر
ختم کرتے ہیں۔ طواف کبھی واجب ہوتا ہے کبھی مستحب۔

شوط

خانہ کعبہ کے ایک چکر کو شوط کہتے ہیں۔ عربی زبان میں شوط کے معنی پھیرے کے ہیں۔

مُطَوِّف

طواف کرنے والے کو مُطَوِّف کہتے ہیں۔

مطاف

خانہ کعبہ کے ارد گرد کی وہ جگہ جہاں لوگ طواف کرتے ہیں اسے مطاف کہا جاتا ہے۔

سعی

صفا و مروہ کے درمیان سات چکر لگانے کو سعی کہتے ہیں (صفا سے مروہ ایک پھیرا اور
مروہ سے صفا تک دوسرا پھیرا ہوتا ہے)

تقصیر

صفا و مروہ کی سعی مکمل ہونے کے بعد مروہ پر چکر ختم کر کے سر یا داڑھی کے تھوڑے سے
بال کاٹنے کو تقصیر کہتے ہیں۔

عرفان حج

حلق

حج کا احرام کھولنے اور قربانی کے بعد سر منڈانے کو حلق کہتے ہیں۔

طواف النساء

عمرہ مفردہ یا حج تمتع کے سعی کے بعد ایک طواف کیا جاتا ہے جس کے بعد دیگر طواف کی طرح مقام ابراہیمؑ کے پیچھے دو رکعت نماز پڑھتے ہیں۔

استلام

حجر اسود کو بوسہ دینا اور ہاتھ سے چھونا اور ممکن نہ ہو تو ہاتھ سے اشارہ کرنا۔

رمی

حمرات (شیطانوں) پر سنگریاں مارنا۔

حجر اسود

خانہ کعبہ کے دروازے سے متصل کونے میں لگا ہوا سیاہ پتھر جس کے گرد چاندی کا خول لگا ہوا ہے۔

ہدی

10 ذی الحجہ کو شیطان کو نکلے مارنے کے بعد قربان گاہ جا کر حاجی خوشنودی خدا کی نیت سے اونٹ، گائے اور بھیڑ بکری کی قربانی پیش کرتے ہیں اسے اصطلاح میں ہدی بھی کہا جاتا ہے۔

دم یا کفارہ

دم کے لغوی معنی خون کے ہیں البتہ دوران عمرہ و حج حجاج کرام سے جو شرعی و فقہی غلطیاں ہو جاتی ہیں جس کی وجہ سے انہیں مختلف غلطیوں پر مختلف نوعیت کا کفارہ دینا پڑتا ہے

عرفان حج

عام طور پر ایک بکرے کی قربانی بطور کفارہ دی جاتی ہے اسے شرعی اصطلاح میں کفارہ یاد م کہا جاتا ہے۔

بیوتہ

11 ذی الحجہ کی شب سے 12 ذی الحجہ کی شب کو منی میں رات بسر کرنا ضروری ہوتا ہے اور بسا اوقات 13 ذی الحجہ کو بھی منی میں رات گزارنا پڑتا ہے۔ منی میں رات گزارنے کو بیوتہ کہتے ہیں۔

جنایت

عمرہ یا حج کے احرام کے دوران جن چیزوں پر پابندی ہیں ان کی خلاف ورزی کو فقہ کی اصطلاح میں جنایت کہتے ہیں جس کا کفارہ ہوتا ہے۔

زمزم

وہ تاریخی کنواں جو پروردگار عالم نے حضرت اسماعیلؑ کی ایڑیوں کے دگڑنے سے چشمے کی شکل میں جاری کیا اور گزشتہ پونے پانچ ہزار برس سے کروڑوں افراد فیضیاب ہو رہے ہیں۔

رکن عراں

خانہ کعبہ کا شمال مشرقی کونہ سرزمین عراق اسی سمت واقع ہے۔ طواف کے دوران اسی رکن کے ساتھ وہ گول سی دیوار شروع ہو جاتی ہے۔

رکن شامی

خانہ کعبہ کا شمال مغربی کونہ جو ملک شام کے رخ پر واقع ہے۔

رکن یمانی

خانہ کعبہ کا جنوب مغربی کونہ جہاں دعائے مانگنے کا بہت زیادہ اجر و ثواب ہے۔

عرفان حج

مقام ابراہیم

خانہ کعبہ کے مرکزی طلائی در کے بالکل سامنے مشرق کی جانب ایک گنبد نما سنہری بنجرہ بنا ہوا ہے جس کے شیشے کے اندر وہ پتھر رکھا ہوا ہے جس پر حضرت ابراہیم علیہ السلام کے قدموں کے نشان ہیں۔

ملتزم

خانہ کعبہ کے جس گوشے میں حجر اسود نصب ہے وہاں سے خانہ کعبہ کے مرکزی دروازے تک جو جگہ ہے اسے ملتزم کہتے ہیں عربی زبان میں اس کے معنی لپٹنے کی جگہ کے ہیں۔ چونکہ ہمارے آقائے نامدار انبیاء کرام کے سردار سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے دونوں ہاتھ بلند کر کے خانہ کعبہ سے لپٹ گئے تھے لہذا یہاں سے خود کو مس کرنا اور لپٹنا سنت نبی اکرمؐ قرار پایا ہے۔

مستحار

خانہ کعبہ کے دروازے کی بالکل پشت پر مغرب کی سمت رکن یمانی سے چار پانچ فٹ پہلے جو جگہ ہے وہیں پر جناب فاطمہ بنت اسد سلام اللہ علیہا سرکارِ عمران علیہ السلام کی زوجہ محترمہ اور مولائے کائنات حضرت علی علیہ السلام کی والدہ گرامی نے دعا مانگی تھی اور آپ کے لئے کعبہ میں جو نیا در بنا تھا یہ وہی جگہ ہے۔ 13 رجب المرجب 30 عام الفیل کو مولائے متقیان کی ولادت باسعادت خانہ کعبہ میں ہوئی تھی لہذا اس جگہ دعا مانگنے کی بے پناہ فضیلت ہے۔ یہ ملائکہ مقررین اور خاصانِ خدا کے دعا مانگنے کی جگہ ہے۔

بیت اُم ہانی

ولادت گاہ مولائے متقیان یعنی اگر رکن یمانی سے چار پانچ فٹ پہلے آپ پشت کریں اور باب عبدالعزیز کی طرف منہ کریں تو سامنے سنگ مرمر کی 13 سلیں (پتھر) گن کر

عرفان حج

چودھویں پتھر کے آس پاس حضرت ام ہانی کا گھر تھا یہیں سے نبیوں کے نبی سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم معراج پر تشریف لے گئے تھے۔ افسوس کے اس تاریخی جگہ کو بھی سعودی حکومت نے ختم کر دیا اور افسوس کے اس کی کوئی نشانی بھی نہیں لگائی گئی۔

حطیم

رکن عراقی اور رکن شامی کے مابین ایک چھوٹی سی "u" کی شکل کی دیوار بنی ہوئی ہے اسے حطیم کہتے ہیں۔ لیکن محققین کے نزدیک حطیم اس سے الگ ہے جو حجر اسود اور خانہ کعبہ کے دروازے کے پاس ہے۔

حجر اسماعیل

حطیم کے اندر کی دیوار کو حجر اسماعیل کہا جاتا ہے۔ اسی جگہ حضرت اسماعیل اور آپ کی والدہ ماجدہ حضرت ہاجرہ کی قبر ہے۔ ایک روایت کے مطابق یہاں بہت سے انبیاء دفن ہیں۔ یہ حصہ خانہ کعبہ کا جز ہے اسی لئے طواف اس دیوار کے باہر سے کیا جاتا ہے۔

میزابِ رحمت

حطیم میں کعبہ کے اوپر سے گرنے والا پرنالہ جہاں دعا قبول ہوتی ہے۔

صفا

کعبہ کے قریب جنوب میں ایک پہاڑی جہاں سے سعی شروع ہوتی ہے۔

مرہ

کعبہ کے شمالی مشرقی گوشے کے قریب ایک پہاڑی جہاں سعی ختم ہوتی ہے۔

مسعی

صفا و مرہ کے مابین سعی کرنے کی جگہ۔

عرفان حج

ملین اخضرین

دوسرے ستون جن کے درمیان صفا و مردہ کی سعی کرتے ہوئے مردوں کو دوڑ کر گزرتا پسندیدہ عمل ہے۔

جمرات

منیٰ میں وہ تین مقامات جہاں شیطانوں کو ٹنکریاں ماری جاتی ہیں۔ پہلے کو جمرہ اولیٰ، دوسرے کو جمرہ الوسطیٰ اور تیسرے کو جمرہ عقبیٰ کہتے ہیں۔

عرفات

منیٰ سے تقریباً 11 کلومیٹر دور میدان جہاں 9 ذی الحجہ کو وقوف کیا جاتا ہے۔

جبل رحمت

عرفات میں وہ پہاڑ جس کے دامن میں آنحضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حجۃ الوداع کا خطبہ دیا تھا۔

مزدلفہ

منیٰ سے عرفات کی طرف تقریباً 5 کلومیٹر پر واقع میدان جہاں وقوف عرفات کے بعد شب میں قیام کیا جاتا ہے۔

مختمر

مزدلفہ سے ملا ہوا میدان جہاں سے گزرتے وقت تیز ٹپکتے ہیں یہاں پر ابرہہ کے لشکر پر اللہ کا عذاب نازل ہوا تھا۔

عرفان حج

بطن عرفہ

عرفات کے قریب ایک جنگل ہے جہاں رکنا درست نہیں۔

مدعی

مسجد حرام اور مکہ کے قبرستان کے مابین جگہ جہاں دعا مانگنا مستحب ہے۔

وقوف

9 ذی الحجہ کو زوال آفتاب کے وقت سے مغرب کی اذان تک میدان عرفات میں ٹھہرنے کو وقوف عرفات کہتے ہیں۔ شب 10 ذی الحجہ کو مزدلفہ میں خوشنودی پروردگار عالم کی نیت سے ٹھہرنے کو وقوف کہتے ہیں۔ اس طرح دونوں عمل وقوفین (یعنی دو وقوف) کہا جاتا ہے۔

بیت اللہ

پتھروں سے بنی ہوئی وہ عمارت جو مکہ معظمہ میں ہے اسے بیت اللہ یا خانہ کعبہ کہتے ہیں۔

مسجد الحرام

خانہ کعبہ کے اطراف میں ایک شاندار عظیم الشان مسجد جس میں بیک وقت 20 لاکھ افراد نماز پڑھ سکتے ہیں۔

حدود حرم

مکہ معظمہ کے ارد گرد (اطراف و جوانب) کا وہ حصہ جس میں کافروں کا داخلہ ممنوع ہے اور جسے نشانات کے ذریعہ واضح کیا گیا۔

معزز حجاج کرام خدا کے مہمانوں! آپ جیسے جیسے اپنے میزبان سے قریب ہو رہے ہیں خود کو اپنے میزبان کی مرضی کے مطابق ڈھالنے کی کوشش کریں اور یہ غور فرمائیں کہ آپ کس کے مہمان ہیں اگر اپنے وطن میں ہمیں حکومت کا کوئی بڑا افسر یا وزیر اپنے گھریا دفتر یا

عرفانِ حج

کھانے پر بلا لے تو ہم کتنا اہتمام کرتے ہیں۔ جانا شام کو ہوتا ہے اور تیاریاں صبح سے شروع ہو جاتی ہیں تو سوچئے آپ کس کے مہمان ہونے جا رہے ہیں جہاں بڑے بادشاہ سربراہ مملکت گدا بن کر جاتے ہیں، سوالی بن کر جاتے ہیں۔ مندرجہ بالا اصطلاحات آپ کی رہنمائی اور آسانی کے لئے اس لئے لکھ دی ہیں کہ حج کی عظیم الشان عبادت کی بجا آوری کے موقع پر ان تمام اصطلاحات سے واسطہ و سابقہ پڑے گا اور پھر مناسک کی کتابوں میں جو اصطلاحات ہوتی ہیں اسے عام آدمی نہیں سمجھ سکتا اگر اسے آسان کر کے لکھ دیا جائے تو بہتر ہے مثلاً شوط، مطوف، مطاف، بیتوتہ، دم، ہدی وغیرہ ان سب الفاظ کو آسان اردو میں لکھ دیا ہے۔ اب آپ اپنے وطن سے دور اور سرزمین عشق الہی و نبوی سے نزدیک ہوتے جا رہے ہیں وطن کی تمام نسبتوں کو بھلا دیجئے۔ تمام رشتوں کی محبتوں کو خدا کی محبت پر قربان کر دیجئے آپ اپنے پروردگار سے قریب ہو رہے ہیں اس کا مطلب یہ نہیں کہ ہمارا خدائی الواقع اس چوکور عمارت میں رہتا ہے جسے ہم بیت اللہ یا خانہ کعبہ کہتے ہیں۔ خدا تو ہر جگہ موجود ہے ہماری شہ رگ سے قریب ہے مگر آپ خدا کے گھر جا رہے ہیں گھر آئے ہوئے کی بات کوئی نہیں ٹالتا جب دنیاوی میزبان یہ سوچتا ہے کہ اب گھر چل کر آ گیا ہے تو اسے معاف ہی کر دو۔ میرے گھر پر آیا ہے تو اس کا سوال اس کی حاجت پوری کرو۔ پھر ہم اور آپ تو خاٹی انسان ہیں، گنہگار ہیں، یہاں تو انبیاء و مرسلین کرام، جن و ملک، آئمہ و اولیاء، بزرگان دین اور خاصان خدا اپنی اپنی غرض لے کر آتے ہیں بس فرق یہ ہے کہ ان کی اور ہماری حاجتوں میں فرق ہے وہ خدا کی خوشنودی و رضا کے لئے آتے ہیں اپنی بلندی درجات کیلئے آتے ہیں اور ہم اپنے دنیاوی معاملات اپنی مادی خواہشوں کے حصول کیلئے آتے ہیں۔ آتے مگر سب ہیں یہاں تک کہ ہمارے زمانے کے امام بھی تشریف لاتے ہیں۔ دعا کریں کہ ان کی نظر کرم ہم پر ہو جائے ایک بار وہ ہمیں صرف دیکھ لیں اور کاش اس وقت ہماری آنکھوں میں مولا کے ہجر و فراق میں آنسو موجود ہوں۔ ہمارے دل میں بارہویں آقا کے انتظار کی شمعیں جل رہی ہوں۔ آقا دلوں کا حال جانتے ہیں۔ لطف آجائے۔ سفر کا میاب ہو جائے۔

عرفان حج

حج

اب جبکہ حج بیت اللہ کی سعادت حاصل کرنے کے لئے عازم سفر ہو چکے ہیں اور جدہ ایئر پورٹ تک تشریف لا چکے ہیں اور چند دقیقوں کے بعد آپ اس کے پہلے مرحلے میں داخل ہو جائیں گے ہم کتاب کے پچھلے اوراق و اسباق کو ایک بار پھر دہراتے ہیں تاکہ ہم پوری معرفت کے ساتھ حج کر سکیں۔

حج : حج کے لغوی معنی قصد کرنا، ارادہ کر کے کسی جگہ جانے کو کہتے ہیں۔ شرعی اصطلاح میں مکہ مکرمہ میں جا کر بیت اللہ، عرفات، مزدلفہ اور منی وغیرہ کا قصد کر کے طواف کرنے اور دیگر مناسک حج ادا کرنے اور مقررہ آداب و اعمال بجالانے کا نام حج ہے۔

حج اسلام کے بنیادی ارکان فرود دین میں تیسرے نمبر پر ہے اور اہم رکن ہے۔ حج کے وجوب کا انکار کفر ہے۔ حج کے وجوب کا اعتراف کرتے ہوئے اسے ترک کرنا گناہ کبیرہ ہے۔ معروف محدث شیخ محمد یعقوب کلینی نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے۔ آپ نے فرمایا۔ ”جو شخص حج الاسلام کے بغیر مرجائے جبکہ اس کا حج نہ کرنا کسی قطعی ضرورت، بیماری یا حکومت کی طرف سے رکاوٹ کی وجہ سے نہ ہو تو وہ یہودی یا نصرانی کی موت مرا۔ شریعت مقدسہ میں ہر مکلف (عقل، بالغ) پر حج ایک مرتبہ واجب ہے جسے ”حج الاسلام“ کہا جاتا ہے۔

عرفان حج

کاروان امیر حمزہ

ہماری دنیاوی زندگی میں ”حج و عمرہ“ ہی وہ موقع ہے جب ہم خانہ خدا کے مہمان ہوتے ہیں اس لئے حجاج کرام کو ضیوف الرحمن کے معزز لقب سے یاد کیا جاتا ہے اور یہ بات تو ہر شخص جانتا ہے کہ ہر میزبان اپنے اپنے مہمان کی مہمان نوازی کا پورا پورا خیال رکھتا ہے۔ حج کیجئے اور خدا کے مہمان بنئے لیکن آپ حج کی روح سے اسی وقت آشنا ہوں گے جب آپ کی رہنمائی کرنے والا خود حج کی روح سے آشنا ہوگا اور جس کاروان کے رہنما مولانا حسین مسعودی جیسے حق آگاہ اور تجربہ کار لوگ ہوں اس کا کیا کہنا۔ کاروان کے کوائف درج ذیل ہیں۔

کاروان کا نام : کاروان امیر حمزہ

کاروان کا پتہ : R-340 بلاک 20 فیڈرل بایریا، کراچی

فون نمبر : 6808027 - 63780027

قافلہ سالار کا اسم گرامی حجتہ الاسلام مولانا حسین مسعودی صاحب

قافلے کی شرعی رہنمائی کرنیوالے عالم: حجتہ الاسلام مولانا حسین مسعودی صاحب

قافلے کے خدمت گار: علی اکبر کمیلی اور محترم اکمل کمیلی صاحب

کاروان پرائیویٹ اسکیم یا سرکاری اسکیم پر مشتمل ہے؟ : سرکاری اسکیم

عرفانِ حج

شرائط وجوب حج

حج کیلئے چار چیزوں کا ہونا ضروری ہے۔ ان شرائط کے بغیر کسی شخص پر حج واجب نہ ہوگا۔

(1) بالغ ہونا :

حج کی پہلی شرط بالغ ہونا ہے۔ لڑکا اگر پندرہ سال سے کم اور اگر لڑکی نو سال سے کم ہو تو اس پر حج واجب نہیں ہوگا خواہ وہ کتنا ہی دولت مند کیوں نہ ہو لیکن اس کا مطلب یہ نہیں کہ وہ حج کے لئے نہیں جاسکتا۔ وہ حج کے لئے جاسکتا ہے اور اس کا بے حد ثواب بھی ہے لیکن بالغ ہونے کے بعد اسے اپنا واجب حج کرنا ہوگا۔

(2) عاقل ہونا :

جس طرح ناقص العقل (پاگل۔ مجنون) شخص پر تمام شرعی احکام ساقط ہیں اسی طرح دین کا یہ رکن فریضہ حج بھی اس پر ساقط ہو جائے گا لیکن اگر وہ ذہنی طور پر تندرست ہو جائے اور استطاعت رکھتا ہو تو اس پر واجب ہو جائے گا یا پھر وہ صحیح الذہان ہو اور کبھی کبھی دماغی دورہ پڑتا ہے تو وہ حج کر سکتا ہے۔

(3) آزاد ہونا :

جو شخص کسی کا غلام ہو یا کنیر ہو وہ حج نہیں کر سکتا کیونکہ غلام اور کنیر پر حج واجب نہیں ہے۔

(4) استطاعت ہونا :

حج کیلئے واجب ہے کہ وہ استطاعت رکھتا ہو۔ قرآن حکیم میں ارشاد رب العزت ہے۔
(ترجمہ) لوگوں پر واجب ہے (کہ خوشنودی) خدا کے لئے اس کے گھر
کا حج کریں جو وہاں جانے کی استطاعت رکھتا ہو۔

عرفانِ حج

استطاعت کی قسمیں

(1) استطاعت جسمانی :

اگر کوئی شخص بڑھاپے یا اپنی بیماری کی وجہ سے سفر کی تکالیف نہ برداشت کر سکتا ہو تو وہ جسمانی طور پر مستطیع نہیں ہے۔ ارشاد خداوندی ہے (اللہ تمہاری سہولت چاہتا ہے اور تمہیں مشقت یا تنگی میں نہیں ڈالنا چاہتا)۔ لیکن اس کا اطلاق کسی معمولی سی بیماری پر نہیں ہوتا نہ تن آسانی پر ہوتا ہے کہ ابھی بڑھاپے کی دہلیز پر قدم رکھا ہے اور چونکہ دولت کی فراوانی ہے لہذا تن آسانی کی وجہ سے اپنی جگہ کسی دوسرے کو حج پر بھیج دیا ایسا کرنا غلط ہوگا اس کے لئے حج کی مشقت امرِ محال ہے۔

(2) استطاعت وقتی :

اگر کسی شخص کے پاس اتنا وقت ہو کہ وہ مکہ مکرمہ جا کر حج کے تمام اعمال بہ فراغت وقت بجالا سکتا ہو اگر اسے کسی قانونی، انتظامی یا کسی اور وجہ سے حج پر جانے میں مشکل یا پریشانی ہو تو اس سال اس شخص پر حج واجب نہ ہوگا لیکن جیسے ہی اسے اس پریشانی سے نجات حاصل ہوگی اس پر حج واجب ہو جائے گا۔ مثلاً ایک شخص حج کی فلائٹ روانہ ہونے سے کچھ عرصہ پہلے مستطیع ہوا یا ایسے وقت مستطیع ہوا جب حج کی قرعہ اندازی ہوگی ہو اور اس کا جانا ممکن نہ ہو اور چونکہ اس میں قانونی و انتظامی پیچیدگیاں ہیں اس لئے حج واجب نہیں لیکن اگر کوئی شخص اگرچہ ایک مستطیع ہو جائے اور مدینہ، طائف، قطیف اور دام وغیرہ میں رہتا ہو اور وہ یوم الترویہ یا میقات سے احرام پہن کر عرفات تک قبل زوال تک پہنچ سکتا ہو تو اس کا حج ہو جائے گا۔

عرفان حج

(3) استطاعت مالی :

اس کے پاس کرایہ آمدورفت اور کھانے پینے کے اخراجات موجود ہوں تو اس پر واجب ہے اگر کوئی سعودی عرب کے کسی شہر میں رہتا ہو یا مکہ میں ہی رہتا ہو اور اسے کوئی قانونی دشواری نہ ہو اور اخراجات کی رقم ہو یا حج سے پہلے اچانک رقم ہاتھ آجائے تو حج اس پر واجب ہو جائے گا۔

(4) استطاعت قانونی :

فریضہ حج کی ادائیگی میں اس کی جان، مال، عزت و آبرو کو کوئی خطرہ نہ ہو اپنی حکومت یا سعودی حکومت کی طرف سے کوئی قدغن نہ ہو، راہ میں امن ہو اور حالات نامساعد نہ ہوں تو حج اس پر واجب ہے۔

(5) استطاعت روزگاری :

اگر کسی کے حالات ایسے ہوں کہ وہ مستطیع تو ہے لیکن اگر اس رقم سے حج کر لے اور آئندہ اس کے بال بچوں کے رزق کا مسئلہ پیدا ہو جائے اور فقر و فاقہ کی نوبت کا امکان ہو تو اس پر حج فرض نہیں ہے لیکن اس جواز میں صداقت ہونی چاہئے صرف یہ عذر برائے عذر نہ ہو ہر شخص اپنے حالات کو بخوبی سمجھتا ہے۔ (نوٹ) کچھ لوگ جاسید اور کہتے ہیں لیکن عذر تراشتے ہیں کہ Cash نہیں ہے۔ کچھ لوگ بچیوں اور بچوں کی شادی کا بہانہ بناتے ہیں کہ پہلے ان کی شادی کر لیں۔ کچھ کاروباری مصروفیت کا بہانہ بناتے ہیں۔ یہ تمام عذر لنگ ہے انسان خود کو تو دھوکا دے سکتا ہے خدا کو نہیں جس کے پاس کرایہ آمدورفت اور حج کے اخراجات ہیں اور کوئی مالی یا شرعی عذر مانع نہیں تو اس پر حج فرض ہے اور اس کا تارک گناہ کبیرہ کا مرتکب ہوتا ہے اور حج کے وجوب کا انکار کرنے والا کفر کی منزل میں داخل ہو جاتا ہے۔

عرفانِ حج

جدہ ایئرپورٹ پر آمد

قبل اس کے کہ احرام کے بارے میں آپ کو بتایا جائے لیکن پہلے جدہ ایئرپورٹ۔ جہاز سے اتر کر آپ جدہ ایئرپورٹ کے وسیع ہال میں داخل ہوں گے جہاں آپ سے پہلے رنگ کا میلتھ کارڈ چیک کیا جاسکتا ہے اس کے بعد آپ آرام سے سینٹ کی بنجوں پر تشریف رکھیں محکمہ صحت کا عملہ آپ کو ایک گولی اور پانی کی ایک چھوٹی بوتل دے گا آپ یہ گولی بلا تامل نوش فرمائیں اس میں آپ ہی کا فائدہ ہے۔ پھر عملے کی ہدایت کے مطابق نمبر وار ”ایمگریشن کاؤنٹر“ کی جانب بڑھیں۔ اپنا پاسپورٹ چیک کرائیں اس اثناء میں آپ کا سامان پہنچ چکا ہوگا۔ آپ ہیلٹ کے پاس چلے جائیں اور اپنا سامان چیک کریں اگر پٹے پر آپ کا سامان نہ ملے تو گھبراہٹیں نہیں سامان کہیں آس پاس موجود ہوگا۔ سامان لے کر آپ کاؤنٹر پر جائیں وہاں کبھی تلاشی ہوتی ہے اور کبھی نہیں ہوتی۔ یہ سعودی عملے کے مزاج پر منحصر ہے آپ اپنے ساتھ صرف مناسک کی کتاب لے جاسکتے ہیں اس کے علاوہ ہر قسم کی کتاب کی سعودی عرب میں ممانعت ہے مفاعیلہ الجمان کبھی نکل جاتی ہے اور کبھی عملہ ضبط کر لیتا ہے آپ ان سے تکرار ہرگز نہ کیجئے گا خاموشی سے کتاب حوالے کر دیجئے گا۔ آپ اپنا سامان لے کر جیسے ہی باہر نکلیں گے آپ کا سامان لے کر ایک بڑی ٹرائی میں رکھ دیا جائے گا۔ آپ سامان کی فکر نہ کریں۔ گیٹ کے باہر بیٹھے ہوئے عملے سے پاسپورٹ پراسٹیکر لگوا کر آپ پاکستانی حج مشن کے گوشے کی طرف روانہ ہوں اس گوشے میں دور سے سبز ہلالی پرچم نظر آجائے گا۔ اگر آپ نے نذر کا احرام باندھا ہوا ہے آپ پاکستانی پرچم کے آس پاس اپنا سامان تلاش کیجئے اور سامان مل جانے کے بعد آرام سے پلاسٹک کی بنجوں پر تشریف رکھیں لیکن اگر آپ کو میقات جانا ہے تو اپنا پاسپورٹ کاروان سالار یا کارکنان کے حوالے کر دیں جھفہ کے لئے سو ریال آپ پاکستان میں ہی کاروان سالار کے حوالے کر دیں۔

عرفان حج

کاروان سالار آپ کا پاسپورٹ لے کر جمعہ کی ٹرانسپورٹ کے حصول کے لئے جائے گا آپ قطعاً پریشان نہ ہوں عموماً جدہ ایئرپورٹ پر چھ سے آٹھ گھنٹے انتظار کرنا پڑتا ہے اس عرصہ میں اگر نماز کا وقت ہے ایئرپورٹ کے اندر مسجد میں نماز پڑھیں۔ ہماری قومی ایئر لائن سفر کے اختتام سے پہلے عازمین حج کو ”ریفریشمنٹ“ کا تھیلہ دیتی ہے جس میں پھل اور اسٹیکس ہوتے ہیں ان سے انصاف کیجئے اور باقی وقت غور و فکر کیجئے، اوراد و وظائف کیجئے آپ اپنی منزل سے قریب ہو رہے ہیں آپ خود پھر یہ دیکھئے کہ کس نے بلایا ہے اور کس بارگاہ میں جا رہے ہیں خود کو آمادہ کیجئے، وطن کی یاد، اولاد کی محبت اور غم روزگار کو بھلا دیجئے اور اس بارگاہ میں حاضری کے لئے خود کو تیار کیجئے جس کی حسرت میں ایک عمر سے جی رہے تھے آرزوؤں، تمناؤں، خوابوں اور حسرتوں کی تکمیل کی گھڑی آپہنچی ہے جو لوگ اپنے شہر سے نذر کر کے احرام باندھ چکے ہیں انہیں انتہائی احتیاط کی ضرورت ہے کیونکہ انہیں 24 چیزوں سے گریز کرنا ہے جو حالت احرام میں حرام ہیں خصوصاً جھوٹ بولنا اور آئینہ دیکھنا۔ اس سے قدم قدم پر بچنا ہے۔ دنیاوی باتیں کرنے سے گریز کیجئے کہ اس میں کہیں نہ کہیں جھوٹ، تکبر، غیبت اور خود نمائی کا پہلو نکل آتا ہے اور انہیں سے بچنے اور چھٹکارا حاصل کرنے کا نام صحیح حج ہے۔

فلسفہ احرام کا شعوری جائزہ و عقلانی تجزیہ

حرام قرار دینا۔ ارض حرم میں داخل ہونے کے لئے ارکان حج ادا کرنے کی حالت میں آنا۔ چنانچہ احرام کو یا اس حالت کا نام ہے جس میں انسان عمرہ یا حج کرتا ہے اس حالت میں آنے کے لئے مکہ معظمہ سے ایک مقررہ فاصلے پر کچھ مقامات کی نشاندہی کر دی گئی جہاں سے احرام باندھا جاسکتا ہے۔

عرفانِ حج

☆ احرام ان دو چادروں کو کہتے ہیں جسے ایک بطور تہہ بند (اسے کنگ بھی کہتے ہیں) ناف سے لے کر گھٹنوں تک باندھا جاتا ہے اور دوسرا کاندھوں پر ڈالا جاتا ہے تاکہ وہ دونوں شانوں کو ڈھانپ سکے۔

☆ احرام روئی یا سوتی دھاگوں سے بنا ہوا ہونا چاہئے ریشمی احرام جائز نہیں ہے۔
☆ احرام سفید ہونا چاہئے۔ قادر مطلق اپنے معاملات کو بہتر جانتا ہے۔ سفید کپڑے کی شان ہی اور ہوتی ہے۔ سفید کپڑا امن کی نشانی ہے۔ سفید کپڑا جراثیم کو جذب کرتا ہے شاید اسی لئے پوری دنیا میں ڈاکٹری گاؤں، محققین Lab. Coat، نرسوں کا یونیفارم سفید ہوتا ہے۔ دنیا بھر کے پادریوں کے سفید ملبوسات وٹن کے سفید پارچہ جات اور عروسی کے لباس کا سفید ہونا پاکیزگی، محبت اور امن کی نشانی سمجھا جاتا ہے۔

☆ خدا نے اپنے مہمانوں کے لئے سفید لباس کا انتخاب اس لئے بھی کیا ہے مسلمان اپنے شاہانہ لباس کو ترک کر کے ایک جیسا لباس پہنیں۔ خدا اپنے مہمانوں میں مساوات چاہتا ہے۔

☆ دنیا بھر سے آئے ہوئے ضیوف الرحمن اپنے ساتھ اپنے اپنے ملک کے متعدی امراض و جراثیم لاتے ہیں جن کی شدت کو کم کرنے کے لئے سفید لباس کا انتخاب کیا گیا ہے۔

☆ یہ وہ شاہانہ لباس ہے جسے پہنے بغیر کوئی دربار خداوندی میں حاضر نہیں ہو سکتا خواہ وہ راعی ہو یا رعایا، تاجدار ہو یا جاگزار، آجر ہو یا اجیر، آقا ہو یا غلام سب کے لئے لازم ہے کہ وہ جب قادر مطلق کے دربار میں جائیں تو ان دو پاک صاف، بے داغ لباس میں جائیں۔

☆ اسی طرح جب انسان دنیا سے رخصت ہوتا ہے تو سفید لباس زیب تن کرتا ہے اس کا

عرفان حج

مطلب یہ ہے کہ زندگی میں بھی خدا سے ملاقات کے لئے سفید لباس ضروری اور انتقال کے بعد بھی خدا سے ملاقات کے لئے اجلا و سفید ملبوس ضروری ہے۔

نذر کا احرام

☆ نذر کے معنی فاتحہ دلانے یا مٹھائی پر سورہ حمد یا سورہ اخلاص پڑھ کر تقسیم کرنے کے نہیں ہیں بلکہ نذر کا مطلب یہ ہے کہ انسان اپنے دل میں ارادہ کر کے ایک مدت مانے اور اس کے یہ الفاظ ادا کرے۔ ”میں اللہ کے لئے اپنے اوپر لازم قرار دیتا ہوں کہ اپنے حج اسلام کے عمرہ مفردہ یا عمرہ تمتع کا احرام کراچی/لاہور/اسلام آباد/پشاور یا کوئٹہ سے باندھوں گا۔“ (جہاں سے بھی باندھے اس جگہ کا نام لے جہاں سے احرام باندھنا ہے) اگر عمرہ مفردہ کرنا چاہے تو نذر میں حج اسلام کا عمرہ تمتع نہ کریں۔ اس صورت میں جہاز کے سفر کی وجہ سے ایک کفارہ واجب ہو سکتا ہے۔

☆ جدہ ایئر پورٹ سے براہ راست مکہ آ سکتے ہیں اور کسی میقات پر جانے کی ضرورت نہیں ہے۔

☆ جدہ پہنچنے سے تقریباً گھنٹہ یا پون گھنٹہ قبل جہاز ہی میں نذر کر کے احرام باندھ لیں یا اپنے شہر ہی سے نذر کر کے احرام باندھ سکتے ہیں۔ آقائے خامنہ ای کے مقلد حالت اختیار میں صرف اس صورت میں عمل کر سکتے ہیں اگر رات کا وقت ہو اور اگر مجبوری ہو تو دن میں بھی عمل کیا جاسکتا ہے۔ البتہ خواتین مقلدات ہر وقت اس عمل کو کر سکتی ہیں۔

☆ اگر کسی شخص نے جدہ سے عمرہ تمتع کا احرام باندھ لیا ہے چاہے وہیں نذر کر کے باندھا تو غلط کام کیا ہے۔ اے، واپس میقات جا کر احرام باندھ کر آنا ہوگا یہ ممکن نہ ہو تو جہاں تک جاسکتے ہیں وہاں جا کر احرام باندھے۔ یہ بھی ممکن نہ ہو تو مکہ ہی سے

عرفان حج

دوبارہ احرام باندھے پہلا جدہ والا احرام غلط ہے۔

☆ اگر کوئی ایسی مجبوری پیش آجائے کہ نہ تو میقات تک جاسکتا ہے اور نہ ہی جدہ آنے سے پہلے نذر کر کے احرام باندھا تھا۔ مثلاً بیمار پڑ جائے، وقت کی کمی ہو تو اگر مجبوری میں پھر جدہ سے نذر کر کے احرام باندھ لے جس کا طریقہ یہ ہے۔

”میں اللہ کیلئے اپنے آپ پر لازم کرتا ہوں کہ اپنے عمرہ تمتع کا احرام جدہ سے باندھوں گا“ اور پھر احرام باندھ لے۔ ایسے لوگ جب جدہ سے مکہ جائیں تو جہاں سے حدود حرم شروع ہوں وہاں سے دوبارہ نیت کر لیں۔ موجود مراجع کرام میں کچھ کے نزدیک عمرہ مفردہ کا احرام نذر کر کے جدہ سے بھی باندھا جاسکتا ہے۔

کوئی بھی شخص بغیر احرام کے مکہ معظمہ میں داخل نہیں ہو سکتا خواہ وہ عمرہ کی غرض سے آیا ہو یا حج کی غرض سے۔

احرام کے وقت تین چیزیں واجب ہیں۔

(1) دو کپڑے پہننا (2) نیت کرنا (3) تلبیہ کہنا

البتہ جو عازمین حج جہاز ہی سے یا اپنے شہر سے احرام باندھ کر آنا چاہتے ہیں ان کے لئے ایک چوتھی بات نذر کرنا بھی ضروری ہے۔

احرام میں دو کپڑے پہننا واجب ہے ایک ایسا کپڑا جو کمر سے گھٹنے کو چھپالے دوسرے ایک چادر جس سے دونوں شانے چھپے رہیں۔ کپڑا اس سے کم نہیں ہونا چاہئے زیادہ ہو سکتا ہے۔ یہ مردوں کے لئے واجب ہے۔ عورت کے لئے یہ کپڑا پہننا واجب نہیں ہے وہ چاہے تو اپنے روزمرہ کے لباس کو احرام قرار دے سکتی ہے۔ لیکن بہتر یہ ہے کہ وہ بھی دو کپڑوں کا احرام باندھے۔ ان کپڑوں میں مندرجہ ذیل باتوں کا لحاظ رکھنا ضروری ہے۔ یہ کپڑے بغیر سِلے ہوئے ہوں (عورت اگر چاہے تو سِلے ہوئے کپڑے بھی پہن سکتی ہے) پاک ہوں، خالص ریشم نہ ہو (عورت بھی خالص ریشم نہیں پہن سکتی)، ایسے جانور کی کھال یا بال کا بنا ہوا

عرفان حج

نہ ہو جس کا گوشت کھانا حرام ہے۔ اتنے باریک نہ ہوں کہ اندر سے جسم نافر آئے۔
اگر احرام باندھنے کے بعد کسی وقت یہ کپڑے بخش ہو جائیں تو فوراً پاک کر لیں یا بدل
لیں البتہ وہ خون جو حالت نماز میں معاف ہے لگ جائے تو کوئی حرج نہیں۔

میقات کسے کہتے ہیں؟

میقات کے لغوی معنی وقت، مقررہ وقت، مقررہ درستی مکان ملاقات کے ہیں۔ یہ
اصطلاح سورہ اعراف 142، 155 سورہ اشعراء 38 میں آئی ہے۔
اسلامی فقہ اور قرآن حکیم میں نمازوں کے اوقات کے معنوں میں آتی ہے۔ سورہ البقرہ
238، سورہ ہود 40، سورہ نور 58 وغیرہ مختلف نمازوں کے اوقات و لوازمات کا تعین کرتی ہے۔
حج کی اصطلاح میں علماء و فقہاء کے نزدیک وہ جگہ جہاں سے مکہ جانے والے حج کا
احرام باندھتے ہیں۔

میقات پانچ ہیں :

بانی اسلام حضرت ختمی مرتبت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پانچ میقات معین
فرمائے ہیں۔ چونکہ حجاج کرام تین طرح سے مکہ معظمہ پہنچتے ہیں۔ ایک جدہ سے مکہ معظمہ،
کچھ حجاج کو براہ راست مدینہ منورہ لے جایا جاتا ہے لہذا وہ مسجد شجرہ سے احرام باندھتے ہیں
لیکن ہم پہلے پانچوں میقات کا تذکرہ کرتے ہیں۔

(1) جحفہ :

وہ تبرک جگہ ہے جہاں ہمارے آقا و مولا سر اللہ العالمین، امام المتقین، یعسوب الدین
امامت کے پہلے آفتاب درخشاں حضرت علی علیہ السلام کی ولایت کا اعلان کیا۔ یہ میقات

عرفان حج

جدہ سے تقریباً 220 کلومیٹر کے فاصلے پر ہے اور مکہ سے اس کا فاصلہ 160 کلومیٹر ہے۔ یہ رابغ، نبیوہ اور اہل مصر و شام کے عازمین حج کے لئے میقات ہے لیکن اس کا مطلب یہ نہیں کہ رابغ و نبیوہ والے اپنے شہر سے احرام باندھ سکتے ہیں ان کے لئے بھی میقات پر آکر احرام باندھنا ضروری ہے۔

(2) مسجد شجرہ :

یہ میقات مضافات مدینہ میں آبیار علی سے متصل ہے اسے ”ذوالحلیفہ“ بھی کہا جاتا ہے۔ یہ میقات اہل مدینہ اور اس کے گرد و نواح کے شہروں کے لئے۔ مکہ مکرمہ سے اس کا فاصلہ 464 کلومیٹر اور مدینہ سے 8 کلومیٹر ہے۔ مسجد کے اندر بیشمار غسل خانے ہیں اگر مدینہ سے بھی غسل کر کے اور احرام زیب تن کر کے مسجد شجرہ کے اندر آ کر نیت کر لے اور تلبیہ پڑھ لے تو بھی صحیح ہے ورنہ مسجد شجرہ میں غسل کر کے اپنے گناہوں کا لباس اتار کر اور برے اعمال سے توبہ کر کے تقویٰ کا لباس پہن کر اپنے رب کی بارگاہ میں حاضر ہونے کا ارادہ کرے۔

(3) قرن المنازل :

یہ میقات مکہ معظمہ سے 94 کلومیٹر کے فاصلے پر ہے۔ یہ میقات اہل طائف اور اس کے مضافات میں رہنے والوں کے لئے ہے۔

(4) وادی عقیق :

یہ میقات مکہ معظمہ سے 94 کلومیٹر کے فاصلے پر ہے۔ یہ اہل عراق و اہل نجد کیلئے میقات ہے۔ یہ ایک پہاڑی علاقہ ہے اس کی ایک وادی کو ”مسلح“ اور دوسرے کو ”غمرہ“ کہتے ہیں۔

(5) یلملم

یہ میقات مکہ معظمہ سے تقریباً 112 کلومیٹر کے فاصلے پر ہے۔ بحری راستے سے آنے

عرفان حج

والے پاکستانی و ہندوستانی اور دیگر ممالک کے عازمین حج کا میقات یلملم ہے۔ یہ پہاڑی مکہ معظمہ سے 45 کلومیٹر جنوب میں واقع ہے۔ اس کا ایک نام ”سعدیہ“ ہے۔ مفسر قرآن مولانا عبدالماجد دریا آبادی نے اپنے سفرنامہ ”سفر حجاز میں“ اس کا ذکر کیا ہے انہوں نے بھی یلملم سے احرام باندھا تھا۔

ہر عازمین حج کو ان پانچوں میقات میں سے کسی ایک سے احرام باندھنا ضروری ہے۔ علاوہ ازیں عمرہ مفردہ کرنے والوں کے لئے 4 میقات اور بھی ہیں (1) حدیبیہ (2) جعرانہ (3) تنعیم یا مسجد عائشہؓ (4) اضاۃ لیلین ہے۔ یہ وہ جگہ ہیں جہاں حدود حرم ختم ہوتی ہیں۔ حرم وہ جگہ ہے جو جائے امن اور جہاں انسان ہوں یا جانور انہیں گزند پہنچانا حرام ہے۔ نہ صرف انسان کو گزند نہ پہنچانا بلکہ اس کی حدود میں شکار کرنا اور گھاس اکھاڑنا تک حرام ہے۔

عموماً جدہ ایئر پورٹ سے کچھ لوگ براہ راست مکہ جاتے ہیں یا غدیری کی برکتیں سمیٹنے کیلئے بعضہ کے میقات پر جاتے ہیں۔ مجھے یہ سعادت حاصل ہے کہ ناچیز کو ہمیشہ بعضہ سے احرام باندھنے کی سعادت حاصل ہوئی ہے۔ اور میں دیگر قافلے والوں سے بھی گزارش کرتا ہوں کہ ذرا سی دنیاوی زحمت یا اخراجات کو نہ دیکھیں اگر ہم بعضہ کے میقات سے اسی طرح انغمض برتنے رہے اور چشم پوشی کرتے رہے تو ایک دن یہ میقات بند ہو جائے گا۔ سعودی حکومت ایرانی زائرین کو اب مکہ معظمہ کے بجائے پہلے مدینہ منورہ لے جاتی ہے۔ پہلے یہ میقات ایرانی عازمین حج سے آباد رہتا تھا اب اس کا آدھا حصہ بند کر دیا گیا ہے۔ رالی، نبیوہ اور ابواء وغیرہ کے عازمین حج اپنے گھر ہی سے غسل کر کے اور احرام باندھ کر آتے ہیں صرف بعضہ کی مسجد کے باہر کھڑے ہو کر نیت کر کے اور تلبیہ پڑھ کر اپنی منزل کی طرف بڑھ جاتے ہیں۔ اب اس میقات کی رونق کم ہو گئی ہے۔ غور فرمائیے کیا ہماری یہ حسرت نہیں ہونی چاہئے کہ اس مقام کی زیارت کریں جہاں ہمارے آقا و مولا کو کل کائنات کا مولا بنایا گیا تھا۔

عرفان حج

کاروان ابوذر (کراچی)

یہ وہ با عظمت عبادت ہے جس کے بارے میں خالق دو جہاں نے آج سے تقریباً پونے پانچ ہزار سال قبل اپنے خلیل حضرت ابراہیم علیہ السلام کو حکم دیا تھا کہ حج کا اعلان کریں۔ لیکن حج کا صحیح لطف اس وقت آئے گا جب کارواں سالار حج کے تمام اسرار و رموز اور فلسفہ اور روح سے واقف ہو تو جناب مولانا مرزا صادق حسن صاحب قبلہ سے زیادہ اس عبادت کے بارے میں اور کون واقف ہوگا بقول برادر بزرگ شاعر اہلبیت آل محمد رزمی صاحب کے مولانا مرزا صادق حسن صاحب حج کے Subject میں PHD ہیں تو پھر جس قافلہ کے روح رواں مولانا مرزا صادق حسن صاحب ہوں، سبحان اللہ اور پھر جس کاروان کے سالار اصغر عباس صاحب جیسے منتظم و خدمت گار ہوں جزاک اللہ۔

اس قافلے کے کوائف درج ذیل ہیں۔

کاروان کا نام : کاروان ابوذر

کاروان کا پتہ : سولجر بازار، کراچی

قافلہ سالار کا اسم گرامی : جناب اصغر عباس

قافلے کی شرعی رہنمائی کرینوالے علماء : حجتہ الاسلام مولانا مرزا صادق حسن صاحب

قافلے کے مستقل کارکن : متعدد و خدام حجاج

کاروان کی تشکیل کا سال : 2005ء

حجاج کی تعداد : سال (2005ء-100) (2006ء-100)

کاروان پرائیویٹ اسکیم یا سرکاری اسکیم پر مشتمل ہے؟ : پرائیویٹ اسکیم

جدہ سے میدانِ غدیر تک

اس کتاب لکھنے کا مقصد آسان حج کی وضاحت اور ان مقامات کے مذہبی و تاریخی پہلوؤں کو اجاگر کرنا ہے جو عموماً مناسک کی کتابوں میں نہیں ہوتا اور عام آدمی مناسک کی خوش فہمی کتابیں دیکھ کر گھبرا اور اکتا جاتا ہے۔ میری دلی تمنا ہے کہ میں آپ کو قدم بہ قدم آپ کی منزل کی طرف لے چلوں تاکہ جب آپ اس کتاب کو پڑھ کر حج کی سعادت حاصل کریں گے تو آپ کو ایسا معلوم ہوگا کہ آپ آموختہ دہرا رہے ہیں۔ میں نے فقہی معاملات بھی اس حد تک بیان کئے ہیں جسے عام آدمی بھی با آسانی سمجھ لے وگرنہ حج کا موضوع اور اس کے مسائل اتنے دقیق ہیں کہ بڑے بڑے مولویوں کے سر سے گزر جاتے ہیں یہی وجہ ہے کہ حج کے موقع پر علماء مناسک کی ڈھیروں کتابیں اپنے ہمراہ رکھتے ہیں پھر عازمین حج مختلف مجتہدین کے مقلدین ہوتے ہیں اور بعض تو تقلید کے بارے میں کچھ بھی نہیں جانتے پہلے بزرگ مثال دیا کرتے تھے ”بلی کے بھاگوں چھینکا ٹوٹا“ اب حج کی وجہ سے لوگ تقلید کی طرف مائل ہوتے ہیں اور انہیں واجبات مثلاً خمس وغیرہ کا پتہ بھی حج کی وجہ سے چلتا ہے اور اگر معلوم بھی ہوتا ہے تو بھی چشم پوشی فرماتے ہیں جبکہ یہ حق آل محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا حق غصب کرنے والا کہلاتا ہے۔ فدک کے غاصب ہوں یا خمس کے غاصب یہ ایک صف میں کھڑے ہوں گے، حج کی برکتوں کا کوئی حد و شمار نہیں اس کی وجہ سے بہت

عرفان حج

سے لوگ تقلید کرتے ہیں، بہت سے خمس کی ادائیگی کے پابند ہو جاتے ہیں البتہ کچھ ایسے بھی ہیں جو بارہا سمجھانے اور گزارش کرنے پر بھی پابند نہیں ہوتے اور صرف وعدہ پر اکتفا کرتے ہیں۔ بہت سے لوگ جو گنڈے دار نماز پڑھتے تھے وہ نماز کے پابند ہو جاتے ہیں۔ بہت سے لوگ داڑھی رکھ لیتے ہیں۔ بہت سے لوگوں کی زندگیوں میں خاطر خواہ تبدیلیاں آ جاتی ہیں اور بہت سے لوگ سیر و سلوک کی منازل طے کر کے خاصان خدا کی صف میں شامل ہو جاتے ہیں اور جھوٹ، غیبت، بد اخلاقی، بد دیانتی وغیرہ سے اجتناب کر لیتے ہیں۔ ان کا حج مقبول و مسرور ہوتا ہے۔ قبولیت حج کی ایک علامت یہ بھی ہے کہ وطن واپس آ کر حاجی اپنے گناہوں میں کی اور پرانی عادتوں میں تبدیلی محسوس کرے۔ لیکن اگر اس میں کوئی تبدیلی نہ آئے تو اس کے نصیب۔ یہ بارگاہ الہی اور بارگاہ نبوی وہ بارگاہ ہیں جہاں بگڑی بنائی جاتی ہے آدمی کے اندر کو سنوارا جاتا ہے، اس میں انقلابی تبدیلیاں رونما ہوتی ہیں۔ میری تمنا اور میری دعا ہے کہ آپ کا حج ویسا ہی حج ہو جیسا پاک پروردگار اور آئمہ الطاہرین چاہتے ہیں۔ پروردگار عالم معصومین علیہم السلام کے صدقے میں ہمیں حج کو پوری روح کے ساتھ ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ جدہ ایئر پورٹ پر چند گھنٹے قیام کے بعد 220 کلومیٹر کا فاصلہ طے کر کے ہم تقریباً ڈھائی گھنٹے میں حصف پہنچ جائیں گے قبل اس کے ہم احکام احرام، نماز احرام، نیت و تلبیہ وغیرہ کے مسائل بیان کریں ہم آپ کو میدان غدیر لے چلتے ہیں۔ حصف کا میقات غدیر خم میں واقع ہے۔ جہاں ایک عظیم الشان مسجد اور بے شمار غسل خانے ہیں۔ مسجد سے باہر احرام، ہیٹ، ہوائی چپل وغیرہ کی بھی ایک دوکان ہے۔ ایک چائے خانہ اور ایک اسٹور ہے جہاں سے آپ حسب ضرورت چیز لے سکتے ہیں۔ مقام غدیر کی ہواؤں اور فضاؤں میں ”من كنت مولاه فهذا علي“ مولاء کی نبوی آواز سننے کی کوشش کیجئے اور اپنی تقدیر پر ناز کیجئے کہ آپ غدیری اسلام سے وابستہ ہیں۔

کچھ دیر میدان غدیر میں

پیغمبر اسلام حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے آخری حج سے واپس تشریف لارہے تھے۔ شیخ اسلام کے لاکھوں پروانے بشکل حجاج کرام آپ کے ہمراہ تھے۔ پتے ہوئے صحرا کی تمازت مسلمانوں کا استحان لے رہی تھی۔ لیکن مسلمان صحرا کی کڑی دھوپ سے بے خوف سایہ رحمت میں پناہ لئے ہوئے تھے اور مدینہ کی طرف رواں دواں تھے ابھی مکہ معظمہ سے 100 میل ہی پہنچے تھے ابھی مدینہ کا فاصلہ 185 میل باقی تھا کہ ہفتہ کے مقام پر جہاں سے پہلے مصر، شام، عراق اور یمن کے راستے الگ الگ ہوتے تھے کہ جبریل نے سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ پیغام سنایا۔ ”یا ایہا الرسول بلغ ما انزل الیک من ربک وان لم تفعل فلما بلغت رسالتی واللہ یعصمک من الناس“ (المائدہ آیت 44 پارہ 4) (ترجمہ) اے رسول تمہارے پالنے والے کی جانب سے تم پر حکم نازل ہوا ہے کہ اب اس امر کی نشر و اشاعت شروع کر دو اور اگر تم نے ایسا نہ کیا تو گویا کارِ رسالت ہی انجام نہیں دیا۔ خدا تمہیں لوگوں کے شر سے محفوظ رکھے گا (حوالہ تفسیر غرائب القرآن و نیشا پوری فتح القدیر شوکانی اسباب النزول و احادیث فتح البیانی نواب صدیق حسن خان وغیرہ)

جبریل کے اس پیغام کے بعد غدیر خم کے میدان سے خار مغیلاں چنے گئے (کاش لوگ اپنے دل کے کانٹوں کو بھی جن لیتے) جلسہ گاہ تیار کیا گیا۔ اپنی طرز کا انوکھا ترین منبر پالان شتر سے تیار کیا گیا۔ غدیر خم کے عظیم الشان اجتماع میں سرکارِ دو عالم نے ایک فصیح و بلیغ خطبہ ارشاد فرمایا۔

ابن عسقلان نے اپنی مستند تاریخ میں اس طرح تحریر کیا ہے۔ (ترجمہ) آنحضرتؐ حجۃ الوداع سے فارغ ہو کر مکہ معظمہ سے واپس ہوئے اور مقام غدیر خم پر پہنچے تو حضرت علیؑ

عرفانِ حج

کو اپنی اخوت کا شرف عطا فرمایا صیئہ اخوت پڑھا اور فرمایا کہ علیؑ کو مجھ سے وہی نسبت ہے جو ہارون کو موسیٰؑ سے تھی۔ یا اللہ تو دوست رکھ اس کو جو علیؑ کو دوست رکھے اور دشمن رکھ اس کو جو علیؑ سے دشمنی رکھے اور اس کی مدد فرما جو علیؑ کی مدد کرے اور ذلیل و خوار کر اس کو جو علیؑ کو اس کی منزلت سے گرا نا چاہے۔ پھر حضورؐ نے حکم دیا کہ منبر بنایا جائے حکم کی تعمیل کی گئی اور حضورؐ پر نور منبر پر رونق افروز ہوئے اور خطبہ فصیح و بلیغ ارشاد فرمایا۔ خطبہ کے بیان کرنے سے یہ ضروری معلوم ہوتا ہے کہ یہ بیان کروں کہ اس موقع پر (بمقام غدیر خم) یہ سارا اہتمام کیوں کیا گیا۔ خود حضورؐ نے اپنی رائے سے ایسا کیا۔ یا صحابہ کرام گرمی کی وجہ سے پریشان ہو گئے تھے۔ چشمہ غدیر خم نظر آیا ٹھہر گئے اور حضورؐ سے درخواست کی کہ کچھ دیر آرام کر لیں۔ پانی پی لیں۔ ضروریات سے فارغ ہو کر نماز ادا کر لیں اور پھر آگے چلیں۔ ان میں سے کوئی بات ہم کو آج تک کسی تاریخ میں نہیں ملی۔ البتہ متعدد تفاسیر میں نیز علامہ عینی کی شرح صحیح بخاری میں درج ہے۔ (ترجمہ) بمقام غدیر خم نازل ہوئی یعنی اے رسولؐ! اس حکم کو پہنچا دیجئے جو آپ کو پروردگار نے بھیجا ہے اور اگر ایسا نہیں کیا تو گویا کار رسالت انجام نہیں دیا اور اللہ تعالیٰ آپ کو شردشمنان سے محفوظ رکھے گا (تفسیر غرائب القرآن و نیشاپوری، فتح القدير شوکانی، اسباب النزول واحدی، فتح البیان نواب صدیق حسن خان وغیرہ)

اب ناظرین کو اطمینان ہو جائے گا کہ غدیر خم کے موقع پر جو یہ عظیم الشان اجتماع ہوا اور حضورؐ پر نور نے خطبہ فصیح و بلیغ ارشاد فرمایا۔ اس کا سبب کیا تھا اور کار رسالت کو اکمال اور اتمام کے درجے پر پہنچانے میں جس شے کی ضرورت تھی وہ کیا تھی؟

حضور منبر پر تشریف لے گئے۔ خطبہ کی تفصیل کے لئے علامہ ابن حجر مکی کی الصواعق المحرقة سے پیش کرتا ہوں۔ موصوف نے بحوالہ طبرانی وغیرہ سند صحیح تحریر فرمایا ہے۔

اس کا ترجمہ یہ ہوا۔ جناب رسول خداؐ نے بمقام غدیر خم درختوں کے نیچے خطبہ ارشاد فرمایا کہ خدائے لطیف وخبیر نے مجھے وحی فرمائی ہے کہ ہر نبی اپنے سے بہت پہلے کی عمر سے

عرفانِ حج

نصف پاتا ہے اور میں گمان کرتا ہوں کہ بہت جلد اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں میری طلب ہونے والی ہے اور میں بخوشی دعوت الہی کو قبول کروں گا۔ مجھ سے وہاں سوال کیا جائے گا۔ اس وقت تم کیا جواب دو گے۔ سب نے یک زبان ہو کر کہا۔ ہم سب گواہی دیں گے کہ حضورؐ نے باری تعالیٰ کے احکام ہم تک پہنچانے میں کوئی دقیقہ فروگذاشت نہیں فرمایا۔ اللہ تعالیٰ آپ کو جزائے خیر عطا فرمائے۔ حضورؐ نے فرمایا۔ کیا تم اس امر کی گواہی نہ دو گے کہ اللہ تعالیٰ وحدہ لا شریک ہے اور محمدؐ اس کے رسولؐ برحق ہیں اور برگزیدہ بندے ہیں اور اللہ تعالیٰ کی جنت اور دوزخ برحق ہے۔ موت برحق ہے اور مرنے کے بعد دوبارہ اٹھایا جانا برحق ہے اور قیامت بے شک و شبہ آنے والی ہے اور اللہ تعالیٰ مردوں کو قبروں میں سے اٹھائے گا۔ سب نے عرض کی حضورؐ ہم سب یہ گواہی دیں گے۔ یہ سن کر حضورؐ نے فرمایا۔ بار الہا! تو گواہ رہنا۔ پھر فرمایا۔ لوگو! میرا مولا اللہ تعالیٰ ہے اور میں مومنین کا مولا ہوں اور ان کی جان و مال پر حق تصرف رکھتا ہوں۔ (پس سنو اور یاد رکھو) جس کا میں مولا ہوں یہ بھی یعنی علی مرتضیٰؑ بھی اس کے مولا ہیں۔

حضرت امام نسائی نے خصائص میں ابو طفیل سے بروایت زید بن ارقم روایت لکھی کہ جب حضورؐ انور حجۃ الوداع سے فارغ ہو کر مقام غدیر خم پر پہنچے تو اس جگہ قیام فرمایا۔ میں تم میں دو بیش قیمت چیزیں چھوڑے جاتا ہوں ان میں سے ایک دوسرے سے بڑی ہے۔ اللہ تعالیٰ کی کتاب اور میری عترت جو میرے اہلبیتؑ ہیں۔ دیکھو اتم ان سے اچھا برتاؤ کرنا۔

اس مطلب کو محدث شہیر علامہ جمال الدین نے اپنی مستند اور معروف کتاب ”روضۃ الاحباب“ میں تحریر فرمایا ہے:

در انشاء مراجعت چون آن حضرت بمنزل غدیر کہ از نواحی حجفہ است رسید. نماز پیشین در اول وقت گزارد بعد ازاں روئے

عرفانِ حج

بسوئے یاران کرد و فرمود اَلْسْتُ اُولٰٓئِیَ الْمُؤْمِنِیْنَ مِنْ اَنْفُسِهِمْ“۔
یعنی بمقامِ غدیرِ خم حجِ آخری سے واپسی پر بعد نمازِ ظہر اپنے اصحاب سے فرمایا۔ کیا میں
صاحبانِ ایمان سے ان کے نفسوں سے زیادہ اولیٰ بالتصرف نہیں ہوں (سب نے کہا بیشک)
اس کے بعد حضورؐ نے فرمایا کہ تمہارے درمیان دو امر عظیم چھوڑے جاتا ہوں جن میں ایک
دوسرے سے بڑا ہے۔ قرآن مجید اور میری عترتِ اہلبیتؑ۔

”بینید و احتیاط کنید بعد از من جگونه بان دو امر سلوک خواہید نمود“
دیکھو احتیاط کرنا اور میرے بعد ان دونوں کے ساتھ حسن سلوک سے پیش آنا اور ان
کے حقوق کی رعایت کرنا۔ پھر حضرت علیؑ مرتضیٰ کا دست مبارک پکڑ کے فرمایا۔
جس کا میں مولا ہوں پس اس کے مولا علیؑ ہیں۔ یا اللہ دوست رکھ اس کو جو علیؑ کو
دوست رکھے اور دشمن رکھ اس کو جو علیؑ کو دشمن رکھے۔ ذلیل اور رسوا فرما جو علیؑ کو مخدول کرنا
چاہے اور حق کو علیؑ کی جانب پھیر دے جس طرح وہ (علیؑ) پھیریں۔ ان حوالہ جات سے
یہ ثابت ہوا کہ حضورؐ سرورِ عالم آخری حج سے واپس ہوئے ہوئے مقامِ غدیرِ خم پہنچے تو حضرت
جبرائیل امین اور حضورؐ پر فوراً نمازِ ظہر کے بعد خطبہ ارشاد فرمایا جس کا روح رواں یہ حصہ تھا
کہ جس کا میں مولا ہوں علیؑ بھی اس کے مولا ہیں۔“

الصواعق المحرقة کے حوالہ سے بیان کیا جا چکا ہے کہ حضورؐ پر نورِ توحید و رسالت و معاد کا اقرار
لینے کے بعد جنت، دوزخ، بعثت بعد، اور قیامت کا اقرار لیا۔ جس سے معلوم ہوا کہ صرف اقرار
ولایت حضرت امیر المؤمنین اب تک نہیں لیا گیا تھا اور یہی حصہ اتم اور مکمل تبلیغِ رسالت تھا۔
مختلف تفاسیر میں جن کا حوالہ دیا جا چکا ہے آ یہ بلغ کی شان نزول حضرت علیؑ مرتضیٰ کے
حق میں نازل ہونا ثابت ہو چکا۔ جب غدیرِ خم کے موقع پر حضرت علیؑ کی مولائیت کا اعلان
ہو چکا تو یہ کام کچھ اس درجہ اہم تھا کہ مشکوٰۃ المصابیح میں اس واقعہ کا ذکر کرنے کے بعد (جو
بیان کیا جاتا ہے) درج ہے کہ حضرت علیؑ مرتضیٰ منبر سے اترے اور صحابہ کرام نے

عرفانِ حج

مبارکبادیں دینا شروع کیں تو حضرت عمرؓ نے آنجناب سے ملاقات کی تو فرمایا۔ اے فرزند ابوطالب مبارک ہو۔ آج تم ہر مومن اور مومنہ کے مولا ہو گئے۔

”اصباح و امسیّت“ کا جملہ خاص توجہ کے قابل ہے۔ اس روایت کے بیان کرنے والے امام احمد بن حنبل ہیں جو اہلحدیث کے مایہ ناز عالم اور فن حدیث کے امام مشہور ہیں۔ اس بیان سے مولا کے معنی صاف ظاہر ہو گئے۔ یعنی آج سے قبل بقول حضرت عمرؓ جناب علی مرتضیٰ مومنین اور مومنات کے مولا نہیں تھے۔ لہذا یہ اعزاز خاص جو عطا ہوا ہے وہ مولا بمعنی محبت ناصر ہر گز نہیں ہو سکتا بلکہ وہ یقیناً بمعنی اولیٰ بالتصرف ہی ہے۔ ایک صوفی صافی شاہ علی حسین صاحب جاسی علیہ الرحمۃ اللہ تعالیٰ نے خوب فرمایا ہے۔

عبث در معنی من کنت مولا بیر ردی ہو سو

علیؑ مولا بہ آں معنی کہ پیغمبرؐ بود مولا

ہمارے اس بیان کی تائید ابن واضح یعقوبی کی تاریخ سے بخوبی ہوتی ہے۔ وہ فرماتے

ہیں۔ ترجمہ :

یہ روایت صحیح ثابت اور صریح ہے اور مقام غدیر خم میں نازل ہوئی۔

اب مطلب بالکل صاف ہو گیا۔ آیہ بلغ جو اسی سورہ مائدہ میں نمبر 79 میں درج ہے وہ تہدید کی حکم ہے جس کی تعمیل نہ ہونے پر گویا تبلیغ رسالت نامکمل رہتی تھی اور جب اس موقع پر حضرت امیر المومنین علیہ السلام کی مولائیت کا اعلان ہو چکا۔ ”آیہ اکملت لکم“ کا نازل ہونا ثابت کرتا ہے کہ صرف اعلان مولائیت حضرت امیر المومنین اکمل تبلیغ رسالت اور اتمام نعمت باری تعالیٰ تھی اب ناواقف لوگ اس کو مبالغہ سمجھیں یا غلو کہیں۔ ایسا بیان تاریخ اور حدیث سے ناواقفیت کی بنا پر ہوگا۔

اس سلسلے میں شرح جامع صغیر سیوطی میں علامہ محمد بن سالم حنفی نے لکھا ہے۔ ترجمہ :

جب یہ واقعہ بعض صحابہ نے سنا تو کہنے لگے۔ جناب رسول خداؐ نے اس بات کو کافی نہ

سمجھا کہ ہم نے اقرار تو حید و رسالت کیا۔ نماز پڑھی، زکوٰۃ دی۔ جواب فرزند ابوطالب کو ہم

عرفانِ حج

پر بزرگی اور برتری دی جاتی ہے (یہ صحابی لفظ مولا سمجھ گئے۔ اب محبت اور ناصر کہنے والے اپنی نادانگی پر افسوس کریں) ان لوگوں نے حضورؐ سے عرض کیا کہ آیا یہ امر واقعی آپ کی جانب سے یا اللہ تعالیٰ کی جانب سے ہے۔ حضورؐ نے اللہ تعالیٰ کی قسم کھا کر فرمایا کہ یہ امر خدا کی جانب سے تھا۔

علامہ نور الدین حلی، شافعی سیرۃ الخلیبہ میں تحریر فرماتے ہیں کہ یہ واقعہ 18 ذی الحجہ کو واقع ہوا۔ یہاں تک ثابت ہو گیا۔

(1) 18 ذی الحجہ 10ھ کو آنحضرتؐ نے غدیر خم کے مقام پر حضرت علیؑ کی مولاہیت کا اعلان فرمایا۔

(2) اکثر صحابہ نے مبارکباد دی۔ جن میں حضرت عمرؓ کا نام سب سے آگے ہے اور مبارکباد کا انداز خاص ہے۔

(3) جن کے دل میں شبہ تھا۔ انہوں نے دریافت کر کے اطمینان کر لیا کہ آیا یہ امر بحکم خدائے تعالیٰ ظہور پذیر ہوا۔

(4) آیہ بلغ غدیر خم کے مقام پر نازل ہوئی اور

(5) آیہ اکملت لکم دینکم واتممت علیکم نعمتی اعلان مولاہیت کے بعد نازل ہوئی اور یہ آخری آیت قرآن مجید کی ہے۔

اصحابہ فی معرفۃ الصحابہ میں علامہ ابن حجر عسقلانی نے کنز العمال میں ملا علی قتی نے معتبر راویان حدیث کے بیان کے موجب لکھا ہے۔

غدیر خم کے دن جناب سرور کائناتؐ نے میرے سر پر ایک سیاہ عمامہ باندھا۔ جس کے دونوں کنارے میرے کانڈھوں پر پڑے تھے۔

یہ دستار بندی کا موقعہ آخری تھا۔ اس سے قبل اظہار مولاہیت کے بہت سے واقعات اہل اسلام کی مستند کتابوں میں درج ہیں۔

عرفان حج

عمرہ مفردہ

ہم عازمین حج کی آسانی کے لئے حج تمتع کے پہلے مرحلے عمرہ مفردہ کا ذکر کرتے ہیں۔ حج کو ہم تین مرحلوں میں تقسیم کرتے ہیں یہ محض حج کو سمجھانے اور آسان کرنے کے لئے عمرہ مفردہ، عمرہ تمتع اور حج تمتع۔

عمرہ مفردہ اور حج میں فرق

- 1- (1) بالغ (2) عاقل (3) آزاد 1- (1) بالغ (2) عاقل (3) آزاد (4)
- (4) استطاعت ضروری ہے () استطاعت ضروری ہے۔ ()
- 2- عمرہ کے لئے مہینے کی قید نہیں ہے () حج کے لئے مہینے کی قید ہے۔ ماہ ذی الحجہ 9 ذی الحجہ تا 13 ذی الحجہ (x)
- 3- عمرہ کیلئے احرام ضروری ہے۔ () حج کیلئے بھی احرام ضروری ہے۔ ()
- 4- عمرہ کیلئے میقات سے احرام کی نیت کرنا 4- حج کیلئے بھی ضروری ہے کہ میقات سے ضروری ہے۔ () احرام کی نیت کی جائے۔ ()
- 5- خانہ کعبہ کا طواف۔ () 5- خانہ کعبہ کا طواف ()
- 6- مقام ابراہیم کے پیچھے دو رکعت نماز طواف۔ 6- مقام ابراہیم کے پیچھے دو رکعت نماز طواف۔ ()
- 7- صفا و مروہ کے درمیان سعی () 7- صفا و مروہ کے درمیان سعی ()

عرفان حج

8- تقصیر () تقصیر (x) کیونکہ منیٰ میں حلق پہلے

ہی کرایا جا چکا ہے۔

9- طواف النساء () طواف النساء ()

10- نماز طواف النساء () نماز طواف النساء ()

11- وقف عرفات (x) وقف عرفات ()

12- وقف مزدلفہ (x) وقف مزدلفہ ()

13- وقف منیٰ (x) وقف منیٰ ()

14- رمی جمرات (x) رمی جمرات ()

15- قربانی (x) قربانی ()

عمرہ کی دو قسمیں ہیں حج کی تین قسمیں ہیں

1- عمرہ مفردہ 1- حج تمتع

2- عمرہ تمتع 2- حج افراد

عمرہ مفردہ کی دو قسمیں ہیں 3- حج قرآن

1- واجب 2- مستحب

عمرہ وحج کے تمام مسائل کا بیان اپنے اپنے مقام پر آئے گا۔

جحفہ اور عمرہ مفردہ کا احرام

جیسا کہ پہلے عرض کیا جا چکا ہے اپنے شہر سے نذر کر کے احرام پہننے والے عازمین حج براہ راست مکہ معظمہ جائیں گے جو افراد براہ راست مدینہ جائیں گے وہ مسجد شجرہ سے احرام باندھیں گے لیکن جو لوگ میقات میں احرام باندھیں گے وہ جحفہ جائیں گے۔

جیسا کہ پہلے عرض کیا جا چکا ہے کہ احرام باندھنے کے لئے غسل واجب نہیں ہے مستحب

عرفانِ حج

صرف نیت میقات پر کرنی ہوگی۔ آپ ہفتہ میں وضو کریں غسل کریں احرام باندھیں اگر واجب نماز کا وقت ہے تو واجب نماز پڑھ کر احرام کی نیت کر لیں اور تلبیہ پڑھیں اور مستحب ہے کہ مکہ تک پہنچنے تک تلبیہ کو سوتے جاگتے بلندی پر چڑھتے اترتے دہراتے رہیں۔ تلبیہ کے الفاظ ہم آگے بیان کرتے ہیں لیکن پہلے چند مسائل کو دوبارہ آپ کی خدمت میں پیش کرتا ہوں۔

(1) احرام باندھنے کے لئے وضو یا غسل ضروری نہیں البتہ غسل کرنا سنت ہے اور اگر نماز پڑھنا ہے تو وضو واجب ہے۔

(2) وقت احرام کوئی نماز پڑھنا بھی واجب نہیں۔ البتہ چھ رکعت یا دو رکعت نماز بجالانا سنت ہے اور اگر ادایا قضا نماز کے بعد احرام باندھیں تو وہ زیادہ بہتر ہے۔ پھر سنت نماز کی بھی ضرورت نہیں۔

(3) احرام کی چادروں کا ہر وقت پہننا ضروری نہیں انہیں اتارنا بھی جاسکتا ہے، بدلا بھی جاسکتا ہے۔ نجس ہو جائیں تو پاک بھی کیا جاسکتا ہے۔

(4) احرام کی حالت میں اگر کسی پر غسل واجب ہو جائے تو احرام پر کوئی فرق نہیں پڑتا صرف غسل کر کے چادریں بدل لیں یا پاک کر کے انہیں کو دوبارہ پہن لیں۔

(5) احرام کی حالت میں غیر مسلم ممالک سے آنے والی چیزے کی ان پیٹیوں کے استعمال سے بچیں جو کمر میں باندھی جاتی ہیں۔

(6) کسی دوسرے کا استعمال شدہ احرام خواہ عمرہ میں استعمال ہو یا حج میں اس کی اجازت سے استعمال کیا جاسکتا ہے۔

(7) جس مقام سے احرام پڑنا ہے ضروری نہیں ہے کہ احرام کی چادریں وہیں پہنی جائیں بلکہ سہولت و آسانی کی خاطر اس سے پہلے کہ کسی مقام سے بھی پہنی جاسکتی ہے البتہ نیت و تلبیہ وہیں پہنچ کر ادا کیا جائے۔

عرفان حج

مستحبات احرام

احرام باندھنے والے کے لئے علمائے کرام اور فقہائے عظام نے چند مستحبات کو ذکر فرمایا ہے۔

1- احرام باندھنے سے پہلے بدن کو پاک کرے، ناخن کاٹے، مونچھوں کی اصلاح کرے، زیر بغل بالوں اور زیر ناف بالوں کو صاف کرے۔

2- جس شخص کا حج کرنے کا ارادہ ہو وہ ذی القعدہ کی پہلی تاریخ سے اور جو شخص عمرہ مفردہ کا ارادہ رکھتا ہو وہ عمرہ کی ادائیگی سے ایک ماہ پہلے سے اپنے سر اور داڑھی کے بالوں کو نہ کاٹے۔

3- احرام باندھنے سے پہلے (میقات میں) غسل کرے۔ حیض اور نفاس والی عورت کے لئے بھی یہ غسل کرنا صحیح ہے۔

اگر اس بات کا ڈر ہو کہ میقات میں پانی نہ ملے گا تو اس غسل کو پہلے بھی انجام دیا جاسکتا ہے، اور اگر میقات میں پانی مل جائے تو مستحب ہے کہ وہاں دوبارہ غسل کرے۔

اگر اس غسل کے بعد نیت کے ساتھ تلبیہ پڑھنے سے پہلے اگر کوئی شخص ایسا لباس پہنے یا ایسی چیز کھائے جو محرم پر حرام ہے تو مستحب ہے کہ دوبارہ غسل کرے۔

دن میں کیا ہو غسل آنے والی رات کے اختتام تک کے لئے کافی ہے اور رات میں کیا جانے والا غسل دن کے اختتام تک کافی ہے، جب کہ غسل کے بعد تلبیہ پڑھنے سے پہلے حدث اصغر انجام دینے کی صورت میں غسل کو دوبارہ انجام دے۔

غسل کے وقت یہ دعا پڑھنا مستحب ہے :

بِسْمِ اللّٰهِ وَبِاللّٰهِ اللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ لِي نُورًا وَطَهْرًا وَحِزًّا وَ
أَمْنًا مِنْ كُلِّ خَوْفٍ وَ شِفَاءً مِنْ كُلِّ دَاءٍ وَ مُقِمًّا لِلّٰهِ

عرفانِ حج

ترجمہ: اللہ کے نام سے اور اس کی ذات سے مدد چاہتا ہوں، اے اللہ اس (غسل) کو میرے لئے روشنی اور پاک کرنے والا، ہر خوف سے بچاؤ اور امن اور ہر بیماری اور خرابی سے شفا قرار دے۔

طَهَّرْنِي وَطَهِّرْ قَلْبِي وَاشْرَحْ لِي صَدْرِي وَاجْعَلْ عَلَيَّ لِسَانِي مَحْبَتَكَ وَمِدْحَتَكَ وَالتَّائِبَ عَلَيْكَ فَإِنَّهُ لَاقُوَّةَ ترجمہ: اے اللہ مجھے اور میرے دل کو پاکیزہ کر دے، میرا سینہ کشادہ فرما، میری زبان پر اپنی محبت اور تعریف و ثناء جاری کر کیونکہ میرے بغیر میری کوئی طاقت نہیں۔

لِي الْأَبِكْ وَقَدْ عَلِمْتُ أَنَّ قِيَامَ دِينِي التَّسْلِيمُ لَكَ وَالِاتِّبَاعُ لِسُنَّةِ نَبِيِّكَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ ترجمہ: اور میں جانتا ہوں کہ میرا دین یہی ہے کہ تیری جانب سر تسلیم خم ہواور تیرے نبی کے طریقے کی پیروی ہو۔

الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي رَزَقَنِي مَا أُوَارِي بِهِ عَوْرَتِي وَأُوَدِّي فِيهِ فَرَضِي ترجمہ: تمام تعریف اللہ کے لئے جس نے مجھے کپڑے پہنائے، جس سے میں اپنا جسم چھپاتا ہوں، اپنے فرائض کو ادا کرتا ہوں۔

وَأَعْبُدُ فِيهِ رَبِّي وَأَنْتَهَى إِلَيْهِ مَا أَمَرَنِي الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي فَصَلْتُهُ قَبْلُ غَسِي وَأَرَدْتُهُ فَا عَانِي وَقَبْلُنِي وَلَمْ ترجمہ: اور اپنے مالک کی عبادت، اطاعت اور بندگی کا حق ادا کرتا ہوں اور یہی لباس پہن کر وہاں پہنچتا ہوں جہاں پہنچنے کا مجھے حکم دیا گیا ہے۔ تمام تعریف اس اللہ کے لئے ہے جس نے مجھے وہاں پہنچایا جہاں پہنچنے کا میں نے ارادہ کیا اور جب میں نے اس تک پہنچنے کا ارادہ کیا تو اس نے

عرفان حج

میری مدد فرمائی، مجھے قبول کیا، اپنے سے قریب کیا۔

يَقْطَعُ بِيْ وَ وَجْهَهُ اَرَدْتُ فَسَلَّمْنِيْ فَهُوَ حِصْنِيْ وَ كَهْفِيْ وَ
حِرْزِيْ وَ ظَهْرِيْ وَ مَلَاذِيْ وَ رَجَائِيْ وَ مَنَاجِيْ وَ ذُخْرِيْ وَ
عَلْتَنِيْ فِيْ شِدَّتِيْ وَ رَخَائِيْ

ترجمہ : اور میری امیدوں کو نہ توڑا، مجھے اپنے پاس سے نہ دھتکارا، جب میں نے اس تک پہنچنے کا ارادہ کیا تو اس نے میرے اس ارادے کو قبول فرمایا، میری حفاظت فرمائی، پس وہی میرا قلعہ ہے، میری پناہ گاہ ہے، میرا بچاؤ ہے، میرا پشت پناہ ہے، میری جائے پناہ ہے، میری آرزو ہے، میرا سامان نجات ہے، میرا ذخیرہ ہے، بخیتوں اور مصیبتوں میں اور راحتوں اور خوشیوں میں، سب میں وہی میرا سرمایہ اور سامان نجات ہے۔

احرام کی نیت

میں احرام باندھتا ہوں / باندھتی ہوں عمرہ مفردہ کے لئے قربۃ الی اللہ

نوٹ : نیت ارادے کا نام ہے۔ نیت کا زبان پر جاری کرنا ضروری نہیں فقط دل میں ہی ارادہ کافی ہے۔ احرام کی نیت کرنے کے بعد تلبیہ پڑھے۔

تلبیہ

لَبَّيْكَ اللَّهُمَّ لَبَّيْكَ
لَبَّيْكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ لَبَّيْكَ
إِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَكَ وَالْمُلْكُ
لَا شَرِيْكَ لَكَ لَبَّيْكَ

عرفانِ حج

ترجمہ : میں حاضر ہوں، اے اللہ میں حاضر ہوں
میں حاضر ہوں، تیرا کوئی شریک نہیں، میں حاضر ہوں
یقیناً تمام حمد اور نعمتیں تیرے لئے ہیں اور ملک تیرا ہے
تیرا کوئی شریک نہیں میں حاضر ہوں
تلبیہ کے بعد یہ کلمات ادا کرے :

لَبَّيْكَ ذَا الْمَعَارِجِ لَبَّيْكَ

ترجمہ : حاضر ہوں، اے بلندیوں والے حاضر ہوں
لَبَّيْكَ ذَاعِيَا إِلَى دَارِ السَّلَامِ لَبَّيْكَ
حاضر ہوں، اے جنت کی طرف بلائے والے حاضر ہوں
لَبَّيْكَ غَفَّارَ الذُّنُوبِ لَبَّيْكَ

حاضر ہوں، اے گناہوں کے بخشنے والے حاضر ہوں
لَبَّيْكَ أَهْلَ التَّلْبِيَةِ لَبَّيْكَ

حاضر ہوں، اے مالک حاضر ہوں

لَبَّيْكَ ذَا الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ لَبَّيْكَ

حاضر ہوں، اے جلال اور بزرگی والے حاضر ہوں

لَبَّيْكَ مُبْدِيَّ وَالْمَعَادِ إِلَيْكَ لَبَّيْكَ

حاضر ہوں، تو ہی پہلے خلق کر نیوالا ہے، تیری طرف ہی بازگشت ہے حاضر ہوں

لَبَّيْكَ تَسْتَغْنِي وَيُفْتَقِرُ إِلَيْكَ لَبَّيْكَ

حاضر ہوں، تو بے نیاز ہے اور (ہر ایک کو) تیری ہی احتیاج ہے حاضر ہوں

لَبَّيْكَ مَرْهُوبًا وَمَرْغُوبًا إِلَيْكَ لَبَّيْكَ

حاضر ہوں، کہ تجھ سے ڈرا جاتا اور تیری طرف رغبت کی جاتی ہے حاضر ہوں

عرفانِ حج

لَبَّيْكَ إِلَهَ الْحَقِّ لَبَّيْكَ

حاضر ہوں، اے معبودِ حق حاضر ہوں

لَبَّيْكَ ذَا النُّعْمَاءِ وَالْفَضْلِ الْحَسَنِ الْجَمِيلِ لَبَّيْكَ

حاضر ہوں، اے نعمتوں اور خوبصورت، بہترین احسان والے حاضر ہوں

لَبَّيْكَ كَشَافَ الْكُرُوبِ الْعِظَامِ لَبَّيْكَ

حاضر ہوں، اے بڑی سختیوں کو دور کرنے والے حاضر ہوں

لَبَّيْكَ عَبْدُكَ وَابْنُ عَبْدِكَ لَبَّيْكَ

حاضر ہوں، میں تیرا بندہ اور تیرے بندے اور کنیز کا بیٹا ہوں حاضر ہوں

لَبَّيْكَ يَا كَرِيمَ لَبَّيْكَ

حاضر ہوں، اے کریم حاضر ہوں

ان کلمات کو بھی زبان پر جاری کرنا بہتر ہے۔

لَبَّيْكَ اتَّقَرُّبُ إِلَيْكَ بِمُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ لَبَّيْكَ

حاضر ہوں، میں محمد و آل محمد کے ذریعے تیرا قرب چاہتا ہوں حاضر ہوں

لَبَّيْكَ بِحُجَّةٍ وَ عُمْرَةٍ لَبَّيْكَ

حاضر ہوں، حج اور عمرہ کے لئے حاضر ہوں

لَبَّيْكَ وَ هَذِهِ عُمْرَةٌ مُتَعَةً إِلَى الْحَجِّ لَبَّيْكَ

حاضر ہوں، اور یہ حج کے لئے عمرہ تمتع ہے حاضر ہوں

لَبَّيْكَ أَهْلَ التَّلْبِيَةِ لَبَّيْكَ

حاضر ہوں، اے تلبیہ کے اہل حاضر ہوں

لَبَّيْكَ تَلْبِيَةً تَمَامُهَا وَ بَلَاغُهَا عَلَيْكَ

حاضر ہوں، ایسی حاضری کے ساتھ جس کو مکمل کرنا اور (اپنے کمال تک)

عرفان حج

پہنچانا تیرے ہی قبضہ قدرت میں ہے۔

جب مکہ معظمہ کے آثار نظر آنے لگیں تو تلبیہ بند کر دے اس کی نشانی یہ ہے کہ جب حجاج کرام کی بس شہر سے باہر رکتی ہے جہاں کا غذات چیک ہوتے ہیں اور عازمین حج کو سعودی حکومت کی طرف سے زہم کا تحفہ دیا جاتا ہے یہ ابتدائے مکہ ہے لہذا اس سے قبل تلبیہ بند کر دینا چاہئے اور خود کو اس عظیم عبادت کے پہلے مرحلے کے لئے تیار کر لینا چاہئے۔

مکروہاتِ احرام

احرام پہننے کے بعد خواہ یہ احرام عمرہ مفردہ کا ہو یا عمرہ تمتع کا یا حج تمتع کا مندرجہ بالا چیزیں مکروہ ہیں۔

- (1) سیاہ لباس کا احرام یا اور کسی رنگ کا احرام۔ افضل احرام سفید رنگ کا ہونا ہے۔
- (2) احرام کا صاف نہ ہونا البتہ اگر حالت احرام میں میلا ہو جائے تو بہتر ہے کہ جب تک عمرہ ختم نہ ہو لباس کو نہ دھوئے۔
- (3) زرد بستر اور تکیہ پر سونا۔
- (4) کسی کے بلائے پر لبیک کہنا۔
- (5) غسل کرتے وقت کسی چیز سے بدن کو گرگڑنا۔

احرام باندھنے کے بعد محرم پر حرام ہو جانے والی چیزیں

احرام کی نیت کرنے اور تلبیہ پڑھنے کے بعد ہر محرم پر مندرجہ ذیل چیزیں حرام ہو جاتی

ہیں۔

(1) خشکی کے جانور کا شکار کرنا۔

(2) اسلحہ ساتھ رکھنا۔

عرفان حج

- (3) عورت لے ساتھ ہم بستری کرنا۔
- (4) عورت کے ساتھ بوس و کنار کرنا۔
- (5) عورت کے جسم کو لذت کے ارادہ سے مس کرنا۔
- (6) اجنبی عورت پر شہوت کی نگاہ ڈالنا۔
- (7) استمنا کرنا (یعنی خود کسی طریقے سے منی نکالنا)۔
- (8) نکاح کرنا یا پڑھنا۔
- (9) خوشبو استعمال کرنا۔
- (10) سرمہ لگانا۔
- (11) آئینہ دیکھنا۔
- (12) تیل ملنا۔
- (13) بدن سے بال اکھاڑنا۔
- (14) ناخن کاٹنا۔
- (15) جسم سے خون نکالنا۔
- (16) کسی چیز کو زینت کے ارادے سے استعمال کرنا خواہ وہ گھڑی اور انگلی کیوں نہ ہو۔
- (17) جسم پر پائے جانے یا چڑھ جانے والے کیڑے یا جوں وغیرہ مارنا۔
- (18) جھوٹ بولنا گالیاں وغیرہ دینا۔
- (19) جگ و جدال کرنا۔
- (20) جھوٹی قسم کھانا یا اللہ باللہ یا اسی طرح کے دوسرے الفاظ سے قسم کھانا۔
- (21) دانت اکھاڑنا یا اکھڑوانا۔
- (22) حرم سے گھاس وغیرہ توڑنا۔
- (23) مرد کا اپنے سر پر سایہ کرنا۔

عرفانِ حج

عورت کیلئے چار چیزیں جائز ہیں لیکن یہ چیزیں حالتِ احرام میں مردوں پر حرام ہیں۔

(1) سر چھپانا۔

(2) بند چھت والی سواری میں سفر کرنا۔ (آقای خاتمی کے مقلدین کے نزدیک رات

کو چھت والی سواری میں سفر کر سکتے ہیں)

(3) عورتوں کے لئے بند جوتا یا موزہ وغیرہ پہننا جائز ہے۔

(4) سلاہوا کپڑا پہننا۔

اسی طرح حالتِ احرام میں ایک چیز ایسی ہے جو صرف عورتوں پر حرام ہے مرد کے لئے جائز ہے یعنی اپنے چہرے سے کپڑا ہٹ کرنا۔

نوٹ :

(1) یہ تمام چیزیں حالتِ احرام میں حرام ہیں ان میں سے کچھ کے انجام دینے سے گناہ

اور کفارہ دینا واجب ہو جاتا ہے اور کچھ کے انجام دینے سے کفارہ تو واجب نہیں ہوتا

ہے البتہ صرف گناہ ہوتا ہے جس کے لئے استغفار واجب ہے۔

(2) جب کفارہ واجب ہو جائے تو اسے مکہ میں دینا چاہئے مگر چونکہ وہاں آج کل یہ عمل

بہت مشکل ہے اس لئے وطن واپس پہنچ کر بھی دیا جاسکتا ہے۔

(3) کفاروں کی تفصیلات آگے موجود ہے۔

(4) بند گاڑی میں سفر کرنے کا کفارہ ہے مگر عورتوں اور بچوں کے لئے نہیں لیکن مقامِ معظم

رہبری نے رات کو بند گاڑی میں سفر کرنے کو جائز قرار دیا۔

(5) ایک احرام کے دوران خواہ احرام حج کا ہو یا عمرہ تمتع و عمرہ مفردہ کا ایک سے زائد بار

گاڑی میں سوار ہونے پر صرف ایک بار کفارہ دینا ہوگا۔

عرفان حج

کاروان مصطفیٰ (کراچی)

خانہ کعبہ و روضہ رسول کی زیارت خدا ہر مومن کو نصیب کرے۔ یہ بڑے کرم کے ہیں یہ فیصلے یہ بڑے نصیب کی بات ہے۔ زائرین و حجاج کرام کی رہنمائی میں کاروان مصطفیٰ کا نام پیش پیش ہے۔ الحاج سید شجاعت علی نقوی ایک طویل عرصے سے یہ خدمات انجام دے رہے ہیں اور اب اس کی رہبری بزرگ عالم دین حجتہ الاسلام مولانا غلام علی وزیری صاحب قبلہ کے سپرد ہے۔ قبلہ اس میدان کے شناور ہیں برہنہ برس سے مکہ و مدینہ کے مسافر ہیں۔
کاروان مصطفیٰ کے کوائف درج ذیل ہیں۔

کاروان کا نام : کاروان مصطفیٰ

کاروان کا پتہ : 124 گھڑیالی بلڈنگ صدر کراچی

فون نمبر : 5661798-5210931 موبائل نمبر : 0300-9266444

ای میل ایڈریس : karwan-a-mustafa@hotmail.com

فیکس نمبر : 5222405

قافلہ سالار کا اسم گرامی : الحاج سید شجاعت علی نقوی صاحب

قافلے کی شرعی رہنمائی کرنے والے علمائے کرام کے اسمائے گرامی :

(1) حجتہ الاسلام مولانا غلام علی وزیری صاحب۔

قافلے کے مستقل کارکنان کے نام : جناب عمران نقوی و دیگر

کاروان پرائیویٹ اسکیم یا سرکاری اسکیم پر مشتمل ہے؟ : پرائیویٹ اسکیم

عرفان حج

وہ محرمات جس پر کفارہ نہیں ہے

- (1) بغیر خوشبو والا سرمہ لگانا۔ (2) آئینہ دیکھنا۔
- (3) جراب وغیرہ پہننا۔ (4) فسوق۔
- (5) جدال (تین بار سے کم چچی قسم کھانا) (6) بدن میں ساکن جانداروں کو ہلاک کرنا
- (6) انگوٹھی پہننا (8) مہندی لگانا
- (9) زیور پہننا (10) بغیر خوشبو والا تیل بدن پر ملنا
- (11) چہرہ ڈھانپنا (12) بدن سے خون نکالنا
- (13) حرم کی گھاس کاٹنا

وہ محرمات جس پر کفارہ واجب ہے

عمل کفارہ

- 1- عورت سے ہم بستری
- 2- خوشبو لگانا
- 3- مردوں کا سلے ہوئے کپڑے پہننا
- 4- سرمہ ڈالنا
- 5- مردوں کا سر ڈھانپنا
- 6- مردوں کا سائے میں جانا
- 7- ہاتھوں کے تمام ناخن کاٹنا
- 8- دس سے کم ناخن کاٹنا
- 9- پاؤں کے تمام ناخن کاٹنا
- 10- حرم کا بزدل و رخت جڑ سے اکھاڑنا (جبکہ اب حرم میں ایک گوسفند
- ایک اونٹ
- ایک گوسفند (بربنائے احتیاط)
- ہر لباس کیلئے ایک گوسفند
- ایک گوسفند
- ایک گوسفند
- ایک گوسفند (بربنائے احتیاط)
- ایک گوسفند
- ایک گوسفند (ہر ناخن کیلئے ایک مد طعام)
- ایک گوسفند
- حرم کا بزدل و رخت جڑ سے اکھاڑنا (جبکہ اب حرم میں ایک گوسفند
- نہ درخت ہیں نہ پودے۔

عرفان حج

- 11- درخت کا کچھ حصہ توڑنا اس کی قیمت ایک گوسفند
- 12- حرم کا چھوٹا درخت جڑ سے اکھاڑنا ایک گوسفند
- 13- تین مرتبہ سے زیادہ جی قسم کھانا ایک گوسفند
- 14- ایک مرتبہ جھوٹی قسم کھانا ایک گوسفند
- الف- دو مرتبہ جھوٹی قسم کھانا ایک گائے
- ب- تین مرتبہ جھوٹی قسم کھانا ایک اونٹ
- 15- دانت نکالوانا ایک گوسفند (بربنائے احتیاط)

احرام کے مسائل جاننے اور تبلیہ کے مرحلے سے گزرنے کے بعد ہم عمرہ مفردہ کے لئے مکہ معظمہ کے لئے روانہ ہوں گے۔ ہمیں چاہئے کہ سوتے جاگتے اس وقت تک تبلیہ پڑھتے رہیں جب تک ہماری آنکھیں مکہ کی سر زمین کو چوم نہ لیں۔ مکہ پہنچ کر بسیں کچھ دیر کے لئے معلم کے دفتر جائیں گی وہاں ہمیں بلڈنگ نمبر اور معلم کے کارڈ دیئے جائیں گے ہماری گنتی ہوگی اور پھر معلم کے آدمی ہمارے ساتھ بس میں سوار ہوں گے اور بلڈنگ تک رہنمائی کریں گے۔ بلڈنگ پہنچ کر بس سے بلڈنگ تک سامان پہنچانا معلم کے آدمیوں کی ذمہ داری ہے۔ بلڈنگ میں کمروں کی الاٹمنٹ کاروان کی طرف سے ہوتی ہے جس کے لئے عموماً کاروان سالار لوگوں سے پہلے رائے طلب کر لیتے ہیں کہ وہ اپنے ہمراہیوں کا انتخاب کر لیں لیکن بسا اوقات ایسا نہیں بھی ہوتا جس میں کاروان والوں کی غلطی بھی نہیں ہوتی اور اس میں دل برداشتہ یا ناراض ہونے کی ضرورت نہیں ہے۔ حج نام ہی ایسا روقربانی صبر و ضبط کا ہے۔ عموماً بلڈنگ پہنچ کر کچھ دیر آرام کے بعد عمرہ مفردہ کے لئے روانہ ہو جاتے ہیں تاکہ جس کام کے لئے آئے ہیں پہلے اسے سرانجام دے لیں۔ علاوہ ازیں احرام کی پابندیوں سے بھی عہدہ براہوتا ہے۔ بلڈنگ میں سامان رکھ کر معلم کی طرف سے ضیافت کھا کر کچھ دیر آرام کر کے حرم آتے ہیں۔ کاروان میں شامل حجاج کرام پر روانہ وارشح الہی (بیت

عرفانِ حج

اللہ کی طرف آتے ہیں۔ رہائش گاہ سے جو دروازہ قریب ہوتا ہے عموماً اسی سے داخل ہوتے ہیں تاکہ آئندہ دنوں میں تنہا آنے جانے میں کسی کو دشواری نہ ہو۔ کوشش یہ کرنا چاہئے کہ ہمراہیوں کے ساتھ آئیں تاکہ بھیڑ میں راستہ بھٹک جانے کا امکان نہ ہو جس راستے سے آئیں اس کی نشانی ذہن میں رکھیں جس دروازہ سے آئیں اس کا نام ضرور یاد رکھیں اور دروازہ کا نمبر بھی۔ کاروان والے چپل کے لئے جو تھیلا دیتے ہیں اس پر اپنی نشانی اور مکتب نمبر ضرور تحریر فرمائیں۔ چپل کے لئے لکڑی کے ریک خانہ کعبہ میں جا بجا رکھے ہوئے ہیں اور ان پر نمبر پڑے ہوئے ہیں لہذا چپل کا تھیلا رکھتے وقت ریک کا نمبر ضرور یاد رکھیں کیونکہ عموماً ریک کی جگہ بدل بھی جاتی ہے جو چپلیں تھیلے میں ہوتی ہیں اور ریک کے اندر رکھی جاتی ہیں وہ عموماً گم نہیں ہوتیں۔

کاروان میں شامل علماء اور زائرین حرم کو حرم میں داخل ہونے سے پہلے یہ دعا پڑھانی چاہئے۔

السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ

نبیؐ آپ پر سلام ہو اور اللہ کی رحمت اور برکتیں نازل ہوں۔

بِسْمِ اللَّهِ وَبِاللَّهِ وَمَا شَاءَ اللَّهُ السَّلَامُ عَلٰی

آغاز اللہ کے نام سے کرتا ہوں۔ اللہ کے ساتھ اور جو کچھ اللہ چاہتا ہے

السَّلَامُ عَلٰی اِبْرٰهِيْمَ خَلِيْلِي اللّٰهُ

اے کے خلیل خدا ابراہیمؑ آپ پر سلام ہو۔

وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ

اور سب تعریفیں عالمین کے پالنے والے کیلئے مخصوص ہیں

☆ ایک دوسری روایت میں وارد ہوا ہے کہ مسجد کے دروازے کے پاس یہ دعا پڑھیں۔

بِسْمِ اللَّهِ وَبِاللَّهِ وَمِنْ اللَّهِ وَإِلَى اللَّهِ وَمَا شَاءَ اللَّهُ وَ عَلٰی

مِلَّةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَخَيْرُ الْأَسْمَاءِ لِلّٰهِ

عرفان حج

وَالْحَمْدُ لِلَّهِ وَالسَّلَامُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ السَّلَامُ عَلَى مُحَمَّدٍ
 ابْنِ عَبْدِ اللَّهِ، السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَ
 بَرَكَاتُهُ، السَّلَامُ عَلَى أَنْبِيَاءِ اللَّهِ وَرُسُلِهِ، السَّلَامُ عَلَى
 خَلِيلِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ، السَّلَامُ عَلَى الْمُرْسَلِينَ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ
 رَبِّ الْعَالَمِينَ، السَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلَى عِبَادِ اللَّهِ الصَّالِحِينَ.
 اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ وَبَارِكْ عَلَى مُحَمَّدٍ وَ
 آلِ مُحَمَّدٍ وَارْحَمْ مُحَمَّدًا وَآلَ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ وَ
 بَارَكْتَ وَتَرَحَّمْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ وَآلِ إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ حَمِيدٌ
 مُجِيدٌ. اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَ
 رَسُولِكَ اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى إِبْرَاهِيمَ خَلِيلِكَ وَعَلَى
 أَنْبِيَائِكَ وَرُسُلِكَ وَسَلِّمْ عَلَيْهِمْ، وَسَلَامٌ عَلَى الْمُرْسَلِينَ
 وَالْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ. اللَّهُمَّ افْتَحْ لِي أَبْوَابَ رَحْمَتِكَ
 وَاسْتَعْمِلْنِي فِي طَاعَتِكَ وَمَرْضَاتِكَ واحْفَظْنِي بِحِفْظِ
 الْإِيمَانِ أَبَدًا مَا أَبْقَيْتَنِي جَلِّ ثَنَاءً وَجْهَكَ. الْحَمْدُ لِلَّهِ
 الَّذِي جَعَلَنِي مِنْ وَفْدِهِ وَرُؤَاغِهِ وَجَعَلَنِي مِنْ يَوْمِ
 مَسَاجِدِهِ، وَجَعَلَنِي مِنْ يُنَاجِيهِ اللَّهُمَّ إِنِّي عَبْدُكَ وَ
 زَائِرُكَ فِي بَيْتِكَ وَعَلَى كُلِّ مَائِي حَقٌّ، لَمَنْ آتَاهُ وَزَارَهُ
 وَأَنْتَ خَيْرُ مَائِي وَأَكْرَمُ مَزُورٍ فَاسْأَلْكَ يَا اللَّهُ يَا رَحْمَنُ
 بِأَنَّكَ أَنْتَ اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ وَحْدَكَ لَا شَرِيكَ لَكَ
 بِأَنَّكَ وَاحِدٌ أَحَدٌ، صَمَدٌ لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُولَدْ وَلَمْ يَكُنْ لَهُ
 كُفْرًا أَحَدٌ، وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُكَ وَرَسُولُكَ صَلَّى اللَّهُ

عرفانِ حج

عَلَيْهِ وَعَلَىٰ آلِ بَيْتِهِ يَا جَوَادُ يَا كَرِيمُ يَا مَاجِدُ يَا جَبَّارَہُ يَا
كَرِيمُ أَسْأَلُكَ أَنْ تَجْعَلَ تُخَفَّتَكَ إِيَّائِي بِزِيَارَتِي إِيَّاكَ
أَوَّلَ شَيْءٍ تُعْطِيَنِي فَكَأَكْ رَقَبَتِي مِنَ النَّارِ.

آغاز کرتا ہوں اللہ کے نام سے۔ اللہ کے ساتھ۔ اللہ کی جانب سے اور
اللہ کی طرف اللہ کی مرضی کے مطابق۔ اللہ کے رسول کی ملت پر کاربند
رہتے ہوئے۔ ان پر اور ان کی آل پر اللہ کی رحمت نازل ہو۔ سب اچھے
نام اللہ کے ہیں اور سب تعریفیں اللہ کے لئے ہیں اور اللہ کے رسول پر
سلام ہو۔ محمد امین عبد اللہ پر سلام ہو۔ اے نبی اکرم آپ پر سلام اور اللہ کی
رحمت اور برکت نازل ہو۔ اللہ کے نبیوں اور رسولوں پر سلام ہو۔ خدائے
رحمان کے خلیل پر سلام ہو۔ تمام رسولوں پر سلام ہو۔ اور سب درود و سلام
نازل ہوں محمد و آل محمد پر برکت نازل فرما اور محمد و آل محمد پر رحم فرما تو رحم فرما
محمد و آل محمد پر اسی طرح جس طرح تو نے ابراہیمؑ اور آل ابراہیمؑ پر
رحمت، برکت اور پیار نازل فرمایا۔ بے شک تو تعریف کے لائق اور
بزرگی والا ہے۔ اے اللہ اپنے بندے اور رسول محمدؐ اور ان کی آل پر اپنی
رحمت نازل فرما۔

حرم میں باب

مندرجہ بالا دعا مسجد حرام میں داخل ہونے سے پہلے کی دعا ہے۔ اگرچہ تمام دعائیں
مستحب ہیں مگر آپ جس عظیم مقصد کے لئے آئے ہیں اس کا تقاضہ یہ ہے کہ واجبات کے
ساتھ ساتھ مستحبات پر بھی بڑی دلجمعی، خلوص اور نیک نیتی و للہیت کے ساتھ عمل کیا جائے

عرفان حج

تاکہ ہم اس بارگاہ میں اپنے دامن عصیاں کو اپنے آنسوؤں سے دھو کر جاگیں قبل اس کے میں حرم میں داخل ہونے کی دعا پیش کروں ایک بار پھر آپ کی خدمت میں وہ سات امور دہرا رہا ہوں جو عمرہ مفردہ میں آپ نے انجام دینے ہیں۔ (1) احرام (2) حجر اسود سے طواف کا آغاز اور سات چکر کا خاتمہ حجر اسود پر کرنا ہے۔ (3) مقام ابراہیم کے پیچھے دو رکعت نماز طواف۔ (4) صفا و مروہ کے درمیان سات چکر لگانا (سعی) (5) تقصیر، سریا ڈاڑھی کے تھوڑے سے بال کاٹنا یا ناخن کاٹنا۔ (6) طواف النساء (خانہ کعبہ کے سات چکر۔ (7) نماز طواف النساء دو رکعت۔

یاد رہے کہ عمرہ کی نیت احرام سے پہلے بھی کی جائے گی۔

حرم میں داخل ہونے کی دعا

اَللّٰهُمَّ اِنَّكَ قُلْتَ فِيْ كِتَابِكَ وَقَوْلِكَ الْحَقُّ وَاَذِنَ فِيْ
النَّاسِ بِالْحَجِّ يَا تَوَكُّرًا عَلٰى كُلِّ صَامِرٍ يَّاتِيْنِ مِنْ كُلِّ
فَجٍّ عَمِيْقٍ. اَللّٰهُمَّ اِنِّىْ اَرْجُوْاَنْ اَكُوْنَ مِمَّنْ اَجَابَ دَعْوَتَكَ
وَقَدْ جِئْتُ مِنْ شُقَّةٍ بَعِيْدَةٍ وَفَجٍّ عَمِيْقٍ سَامِعًا لِبِذَائِكَ وَ
مُسْتَجِيْبًا لَكَ مُطِيعًا لِأَمْرِكَ وَكُلُّ ذَلِكَ بِفَضْلِكَ عَلَيَّ
وَإِحْسَانِكَ اِلَيَّ فَلَكَ الْحَمْدُ عَلٰى مَا وَفَّقْتَنِيْ لَهٗ اَتَّبَعْنِيْ
بِذَلِكَ الزُّلْفَةَ عِنْدَكَ وَالْقُرْبَةَ اِلَيْكَ وَالْمَنْزِلَةَ لَدَيْكَ
وَالْمَغْفِرَةَ لِدُنُوْبِيْ وَالتَّوْبَةَ عَلٰى مِنْهَا بِمَنِّكَ اَللّٰهُمَّ صَلِّ
عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِ مُحَمَّدٍ .

اے میرے اللہ تو نے اپنی کتاب میں فرمایا ہے اور تیری بات حق ہے۔

عرفانِ حج

”اور لوگوں کو آواز دو کہ وہ حج کے لئے تیرے پاس پیدل چل کر اور دور دراز سے ہر قسم کی سواری پر سوار ہو کر آئیں۔ اے میرے اللہ میں امید کرتا ہوں کہ میں ان میں سے ہوں گا جنہوں نے تیری دعوت پر لبیک کہا اور میں دور سے آیا ہوں۔ تیری ندا کو سن کر لبیک کہتے ہوئے حاضر ہوا ہوں۔ تیرے حکم کی اطاعت کرتے ہوئے۔ اور یہ سب کچھ تیرے فضل و کرم اور احسان کی وجہ سے ہے جو مجھ پر ہے۔ سب تعریفیں تیرے لئے ہیں۔ اس لئے کہ تو نے اس کی مجھے توفیق دی۔ اور اس کے ذریعے میں تیرے قریب ہوا تیرے نزدیک مقام حاصل کیا گناہوں سے معافی ملی۔ اور تیرے احسان کے صدقے میں توبہ کی۔ اے اللہ تو محمدؐ و آل محمدؐ پر رحمت نازل فرما۔

اس دعا کو پڑھنے کے بعد حرم میں داخل ہوا اور جیسے ہی خانہ کعبہ پر پہلی نظر پڑے پلک جھپکائے بغیر جو تین دعائیں مانگے گا وہ انشاء اللہ ضرور قبول و مقبول ہوں گی۔ یہ دعائیں پہلے ہی سے ذہن میں ترتیب دیکر رکھیں اور سیڑھیوں پر کھڑے ہو کر تین بار یہ دعا پڑھیں۔

اَللّٰهُمَّ فَكِّرْ رَقَبَتِيْ مِنَ النَّارِ

اے میرے اللہ میری گردن جہنم سے آزاد فرما دے۔

☆ اور پھر کہیں۔

وَ اَوْسِعْ عَلَيَّ مِنْ رِّزْقِكَ الْحَلَالِ الطَّيِّبِ وَ اَذْرَ اَعْيُنِيْ شَرَّ

شَيْئَاتِيْنِ الْجَنِّ وَالْاِنْسِ وَ شَرِّ فَسَقَةِ الْعَرَبِ وَالْعَجَمِ .

میرے لئے پاک رزقِ حلال میں وسعت عطا فرما اور جنوں، انسانوں،

شیطانوں، شر کو دور فرما۔ اور عرب و عجم کے فاسقوں فاجروں کے شر کو

دور فرما۔

عرفانِ حج

☆ اس کے بعد مجد الحرام میں داخل ہو کر خانہ کعبہ کی طرف رخ کر کے ہاتھ اٹھا کر یہ دعا پڑھیں۔

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُكَ فِیْ مَقَامِیْ هٰذَا وَ فِیْ اَوَّلِ مَنَاسِکِ اَنْ
تَقْبَلَ تَوْبَتِیْ وَ اَنْ تَجَاوِزَ عَنِّ خَطِیْئَتِیْ وَ اَنْ تَضَعَ عَنِّیْ
وِزْرِیْ، اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ بَلَّغَنِیْ بَیْتَهُ الْحَرَامَ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَشْهَدُ
اَنْ هٰذَا بَیْتُكَ الْحَرَامَ الَّذِیْ جَعَلْتَهُ مَنَابَہَ لِلنَّاسِ وَ اَمْنَا مَبَارَکًا
وَ هَدٰی لِّلْعَالَمِیْنَ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ عَبْدُكَ وَ الْبَلَدُ بَلَدُكَ وَ الْبَیْتُ
بَیْتُكَ جَنَّتْ اَطْلُبُ رَحْمَتَكَ وَ اَوْثَمُ طَاعَتِكَ مُطِیْعًا
لِّاَمْرِكَ رَاحِبًا بِقَدْرِكَ اَسْأَلُكَ مَسْئَلَةَ الْفَقِیْرِ اِلَیْكَ
الْخَافِیْفَ لِعَفْوِ رُبُّیْكَ اَللّٰهُمَّ افْتَحْ لِیْ اَبْوَابَ رَحْمَتِكَ
وَ اسْتَعْمِلْنِیْ بِطَاعَتِكَ وَ مَرْضَاتِكَ.

اے میرے اللہ میں اس مقام پر اور پہلے عمل کی ادائیگی پر تجھ سے یہ مانگتا ہوں کہ میری توبہ قبول فرمائے۔ میری خطاؤں سے درگزر فرما مجھ سے میرے بوجھ کو ہٹالے۔ سب تعریفیں اس اللہ کے لئے ہیں۔ جس نے مجھے اپنے احترام والے گھر پہنچایا۔ اے میرے اللہ میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ یہ تیرا احترام والا گھر ہے جس کو تو نے لوگوں کے لئے ثواب، امن، برکت اور عالمین کے لئے ہدایت کرنے والا گھر بنایا ہے۔ اے میرے اللہ میں تیرا بندہ ہوں اور یہ شہر تیرا شہر ہے اور یہ گھر تیرا گھر ہے۔ میں تیری رحمت لینے کے لئے آیا ہوں تیری اطاعت گزاری تیرے حکم کی بجا آوری اور تیری قدر پر راضی رہتے ہوئے فقیروں کی طرح تجھ سے مانگتا ہوں۔ جو تیرے عذاب سے ڈرتے ہوں۔ اے اللہ

عرفانِ حج

سیرے لئے اپنی رحمت کے دروازہ کھول دے اور مجھے اپنی اطاعت اور خوشنودی میں مشغول رکھے۔

☆ پھر کعبہ سے مخاطب ہو کر کہیں۔

الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي عَظَّمَكَ وَشَرَّفَكَ وَكَرَّمَكَ وَجَعَلَكَ
مَثَابَةً لِلنَّاسِ وَأَمْنًا مُبَارَكًا وَهُدًى لِلْعَالَمِينَ.

سب تعریفیں اس اللہ کے لئے ہیں جس نے تجھے عظمت، شرف اور کرامت عطا فرمائی۔ اور تجھے لوگوں کے لئے ثواب اور امن برکت اور عالمین کو ہدایت کرنے والا گھر بنایا ہے۔

☆ پھر حجر اسود کے مقابل پہنچ کر یہ دعا پڑھنا مستحب ہے۔

أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا
عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ آمَنْتُ بِاللَّهِ وَكَفَرْتُ بِالْجَنِّ وَالطَّاغُوتِ وَ
اللَّاتِ وَالْعُزَّىٰ وَبِعِبَادَةِ الشَّيْطَانِ وَبِعِبَادَةِ كُلِّ يَدْعُوٍّ مِنْ
دُونِ اللَّهِ.

میں گواہی دیتا ہوں کہ سوائے اللہ کے کوئی معبود نہیں۔ وہ یکتا ہے۔ اس کا کوئی شریک نہیں۔ اور محمدؐ اس کے بندے اور رسول ہیں۔ میں اللہ پر ایمان لایا ہوں اور طاغوتوں، سرکشوں، لات، عزی، شیطان کی عبادات اور ہر وہ جو اللہ کے علاوہ معبودیت کا دعویٰ کرتا ہے کا انکار کرتا ہوں۔

☆ جب حجر اسود پر نظر پڑے تو اس کی طرف متوجہ ہو کر یہ کہیں۔

الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي هَدَانَا لِهَذَا وَمَا كُنَّا لِنَهْتَدِيَ لَوْلَا أَنْ هَدَانَا
اللَّهُ سُبْحَانَ اللَّهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ

عرفانِ حق

اَكْبَرُ مِنْ خَلْقِهِ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ مِمَّا اَخْشٰى وَاَحْذَرُ.
لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهٗ الْمُلْكُ وَلَهٗ الْحَمْدُ
يُحْيِيْ وَيُمِيتُ لَا يَمُوْتُ بِشَيْءٍ الْخَيْرُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ
قَدِيْرٌ.

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَاٰلِ مُحَمَّدٍ وَبَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَ
اِلٰهِ كَاٰفِلِ مَاصِلِيَّتٍ وَبَارَكْتَ وَتَرَحَّمْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَ
اِلٰى اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مُّجِيْدٌ وَسَلَامٌ عَلٰى جَمِيْعِ النَّبِيِّيْنَ
وَالْمُرْسَلِيْنَ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ. اَللّٰهُمَّ اِنِّىْ اَوْ مِنْ
بِوَعْدِكَ وَاُصَدِّقُ رُسُلَكَ وَاَتَّبِعُ كِتَابَكَ.

سب تعریفیں اس اللہ کے لئے ہیں جس نے ہمیں اس کی ہدایت فرمائی۔
اگر اللہ ہمیں ہدایت نہ فرماتا تو ہم ہدایت نہ پاسکتے۔ اللہ پاک و پاکیزہ
ہے اور سب تعریفیں اللہ کے لئے ہیں۔ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں۔ اور
اللہ سب سے بڑا ہے۔ اللہ سب سے بڑا ہے اپنی مخلوق سے اور جس سے
خوف اور ڈر محسوس کیا جاتا ہے۔

اللہ سب سے بڑا ہے۔ سوائے اللہ کے کوئی معبود نہیں۔ وہ یکتا ہے۔ اس کا
کوئی شریک نہیں اسی کے لئے حکومت ہے۔ اسی کے لئے حمد ہے۔ وہی
زندہ کرتا ہے اور خود زندہ ہے۔ مرتا نہیں۔ اس کے ہاتھ میں خیر و بھلائی
ہے اور وہ ہر شے پر قادر ہے۔

اے اللہ تو محمد و آل محمد پر رحمت نازل فرما اور محمد و آل محمد پر برکت نازل
فرما۔ جس طرح تو نے بہترین رحمت اور برکت اور شفقت ابراہیم اور
آل ابراہیم پر نازل فرمائی۔ تو لائق تعریف ہے اور بزرگی کا مالک ہے۔

عرفانِ حج

تمام نبیوں اور رسولوں پر سلام ہو اور سب تعریفیں عالمین کے پروردگار کے لئے ہیں۔ اے میرے اللہ میں تیرے وعدے پر ایمان رکھتا ہوں۔ تیرے رسولؐ کی تصدیق کرتا ہوں اور تیری کتاب کی اتباع کرتا ہوں۔

☆ ایک معتبر روایت میں وارد ہوا ہے کہ جب حجر اسود کے پاس پہنچیں تو اپنے ہاتھ اٹھا کر اللہ کی حمد و ثناء کریں اور پیغمبر خداؐ پر صلوٰۃ بھیجیں اور خداوند عالم سے اپنا حج قبول ہونے کی دعا کریں۔ اس کے بعد حجر اسود کو بوسہ دیں اور ہاتھوں سے مس کریں۔ اگر بوسہ دینا ممکن نہ ہو تو صرف ہاتھوں سے مس کریں اور اگر ہاتھوں سے مس کرنا بھی ممکن نہ ہو تو اس کی طرف اشارہ کر کے یہ دعا پڑھیں۔

اَللّٰهُمَّ اَمَانَتِيْ اَدِيْتُهَا وَ مِيْثَاقِيْ تَعَاهَدْتُهٗ لِيَشْهَدَ لِيْ بِاَلْمُؤَاَفَاةِ اَللّٰهُمَّ تَصَدِّقًا بِكِتَابِكَ وَ عَلٰى سُنَّةِ نَبِيِّكَ صَلَّوْاَتِكَ عَلَيْهِ وَ اَلِهٖ اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَ حْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَ اَنْ مَّحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ اَمْنْتُ بِاللّٰهِ وَ كَفَرْتُ بِالْجِبْتِ وَ الطَّاغُوْتِ وَ اللَّاتِ وَ الْعُزْىٰ وَ عِبَادَةِ الشَّيْطَانِ وَ عِبَادَةِ كُلِّ نِدِّيْذَعٰى مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ.

اے میرے اللہ میں نے اپنی امانت ادا کر دی ہے۔ اپنے وعدے کو پورا کر دیا ہے تاکہ تو اس ایفاءے عہد کی گواہی دے۔ اے اللہ تیری کتاب کی تصدیق کرتے ہوئے تیرے نبیؐ کی سنت پر عمل پیرا ہوں۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں۔ وہ یکتا ہے۔ اس کا کوئی شریک نہیں۔ اور محمدؐ اس کے عہد اور رسولؐ ہیں۔ میں اللہ پر ایمان لایا ہوں اور میں نے انکار کیا ہے۔ طاغوتوں کا لات و عزئی کا شیطان کی عبادت کا اور جو کوئی بھی اللہ کے علاوہ خدائی کا دعویٰ کرے اس کا۔

عرفانِ حج

☆ اگر پوری دعا پڑھنا ممکن نہ ہو تو اس کا کچھ حصہ پڑھیں اور کہیں۔

اَللّٰهُمَّ اِلَيْكَ بَسَطْتُ يَدِيْ وَفِيْمَا عِنْدَكَ عَظُمَتْ رَغْبَتِيْ
فَاَقْبَلْ سُبْحَتِيْ وَاغْفِرْ لِيْ وَارْحَمْنِيْ اَللّٰهُمَّ اِنِّىْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ
الْكُفْرِ وَالْفَقْرِ وَمَوَاقِفِ الدَّلٰلِ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ

اے اللہ میں تیری طرف اپنے ہاتھ پھیلائے ہوئے ہوں اور تیرے پاس
جو کچھ ہے اس نے میری توجہ اور تڑپ کو بڑھا دیا ہے میری تسبیح کو قبول
فرمालے۔ مجھے معاف کر دے۔ اور مجھ پر رحمت نازل فرما۔ اے میرے
اللہ میں تیری پناہ مانگتا ہوں کفر سے فقر سے اور دنیا و آخرت میں ذلت اور
رسوائی کے مقامات سے۔

طواف

دعائیں پڑھ کر خانہ کعبہ پر پڑنے والی پہلی نظر پر تین دعائیں مانگ کر طواف کے لئے
حجر اسود کے سامنے آئیے۔ یہ طواف نہ جانے کب سے ہو رہا ہے۔ طواف ماوراء التارخ
سے ہو رہا ہے۔ شب و روز جاری ہے۔ بیت اللہ کے گرد کسی لمحے بھی جھوم کم نہیں ہوتا نہ
دھوپ کی چیزی ان عاشقانِ خدا کی راہ میں حائل ہوتی ہے نہ رات کی سردی ان کے عشق کو
سرد کرتی ہے۔ تن من کا ہوش نہیں۔ پیاس کا خیال نہیں، بھوک کا احساس نہیں، دن کو خورشید
ان کی محویت کو دیکھتا اور اپنی کمریں نچھاور کرتے گزر جاتا ہے۔ رات کو ستارے آسمان سے
ان عشاق کا نظارہ کرتے ہیں اس محویت اور اضطراب کو حیرت و استعجاب سے دیکھتے ہیں۔
فرشتوں کو ان کے استغراق پر تعجب ہے، خداوند کریم ملائکہ سے کہتا ہے دیکھو یہ میرے مخلص
بندے ہیں، یہ میرے نام لیوا، میرے ماننے والے، میرے سامنے سر بہ سجود ہونے والے،

عرفانِ حج

میرے گھر کا طواف کرنے والے دور دراز ملکوں اور شہروں کا سفر کرے رات کی تکلیف کو خندہ پیشانی سے برداشت کر کے ان پریشانیوں کو سعادت دارین سمجھ کر میرے گھر تک پہنچے ہیں یہ میرے دربار، میرے گھر کی زیارت کے لئے مجھ سے گناہوں کی معافی طلب کرنے کے لئے میرے حضور رونے، گڑگڑانے اور آہ و زاری کرنے کے لئے آئے ہیں۔ یہ میرے مہمان ہیں میں اپنے خوانِ کرم سے ان کو پورا حصہ دوں گا۔ میرے دربار سے کوئی سائل محروم نہیں جائے گا۔ ہر سائل کو منہ مانگی مراد ملے گی۔ ہر ایک کی جھولی سعادتوں اور برکتوں سے بھردی جائے گی۔ ان کی مغفرت کر دی جائے گی۔ یہ میرے مہمان مجھے کریم و رحیم جان کر آئے ہیں ان پر انعام و اکرام بخشش و عطا کی بارش کر دی جائے گی، میں ان پر رحم کروں گا یہ مجھے ستار کہہ کے پکارتے ہیں میں ان کے عیوب ان کے گناہوں پر دنیا و آخرت میں رحمت کا پردہ ڈال دوں گا۔

اب جبکہ آپ طواف کے لئے حجرِ اسود کے قریب پہنچ چکے ہیں میں پہلے طوافِ خانہ کعبہ کے واجبات و مستحبات پر روشنی ڈالوں گا، حجرِ اسود کا بیان طواف کے بعد آئے گا۔

طوافِ خانہ کعبہ

عمرہ مفردہ کا دوسرا جز طوافِ خانہ کعبہ ہے اور احرام کے بعد خانہ کعبہ پہنچ کر جو پہلا واجب عمل انجام دینا ہے وہ طوافِ خانہ کعبہ ہے یعنی خانہ کعبہ کے گرد سات چکر لگانا۔

واجباتِ طواف

واجباتِ طواف کی دو قسمیں ہیں۔ (1) شرائطِ طواف (2) حقیقتِ طواف

شرائطِ طواف

(1) نیت : میں نیت کرتا / کرتی ہوں خانہ کعبہ کا عمرہ مفردہ کے لئے قربۃ الی اللہ۔

عرفان حج

- (2) طواف قربت خدا کی نیت سے حکم خدا اور بندگی کو بجالانے کے لئے انجام دینا چاہئے یعنی نیت خالصتاً اللہ کے لئے ہو۔
- (3) نیت کے لئے لازمی نہیں ہے کہ زبان سے ادا کی جائے بلکہ دل میں ارادہ بھی کافی ہے۔

(1) طہارت :

دوران طواف محرم کا طاہر (پاک ہونا) واجب ہے یعنی حدث اکبر و حدث اصغر سے پاک ہو۔ حدث اکبر نہ ہونے سے مراد یہ ہے کہ اس پر غسل واجب نہ ہو یعنی جنابت حیض یا نفاس کی حالت میں نہ ہو اور اگر غسل واجب ہو چکا ہو تو غسل کیا ہوا ہو۔ حدث اصغر نہ ہونے سے مراد یہ ہے کہ با وضو ہو۔

☆ بغیر غسل و وضو کہ طواف خانہ کعبہ باطل ہے۔

☆ اگر طواف کے دوران کسی کا وضو یا غسل باطل ہو جائے تو اس کی چند صورتیں ہیں۔

☆ اگر حدث چوتھا چکر مکمل کرنے سے پہلے واقع ہوا ہے تو طواف باطل ہو جائے گا

چنانچہ وضو اور غسل کرنے کے بعد طواف کو نئے سرے سے انجام دے۔

☆ اگر چوتھا چکر مکمل ہونے کے بعد وضو یا غسل باطل ہو تو طہارت کے بعد طواف وہیں

سے دوبارہ شروع کریں جہاں سے چھوڑا تھا اس کے پرانے چکر شمار ہوں گے مثلاً

اگر کسی کا طواف پانچویں چکر کے بعد طہارت کی وجہ سے رک جائے گا تو وہ اپنا چکر

وہیں سے دوبارہ یعنی پانچویں چکر کے بعد سے شروع کرے۔

(2) شرمگاہ کا چھپا ہونا :

دوران طواف شرمگاہ کا چھپا ہونا واجب ہے اگر شرمگاہ پوشیدہ نہ ہو یا ظاہر ہو جائے تو

طواف باطل ہو جائے گا۔

عرفانِ حج

(3) مرد کا ختنہ شدہ ہونا :

دورانِ طواف مرد کا ختنہ شدہ ہونا ضروری ہے وگرنہ طواف باطل ہوگا اسی طرح وہ نابالغ بچے جن کی ابھی ختنہ نہیں ہوئی ہے ان پر بھی یہی حکم صادر آتا ہے یہ حکم صرف مردوں کے لئے ہے۔

(4) بدن اور لباس کا نجاست سے پاک ہونا :

- (1) ایک درہم (انگوٹھے کے ناخن کے برابر) سے کم خون جو نماز میں معاف ہے وہ اگر لباس یا بدن پر لگا ہو تو وہ طواف میں معاف نہیں ہے۔
- (2) موزے، رومال، ٹوپی اور انگوٹھی وغیرہ کی طہارت شرط نہیں ہے۔
- (3) اسی طرح نجس چیز کو حالت طواف میں اٹھانے میں کوئی حرج نہیں ہے۔
- (4) اگر حالت طواف میں بدن یا لباس پر زخم یا پھوڑے کا خون لگا ہو جبکہ زخم یا پھوڑا ابھی صحیح نہ ہوا ہو اور اسے پاک یا تبدیل کرنا بہت زیادہ تکلیف کا سبب ہو تو طواف کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔ اگر پاک یا تبدیل کرنے میں زیادہ تکلیف اور مشقت نہ ہو تو نجاست کا دور کرنا واجب ہے۔

حقیقت طواف

میں آپ کی خدمت میں فقہ و تاریخ اور حال دل کو ساتھ ساتھ بیان کر رہا ہوں، فقہی معاملات مسائل حج سے ہیں جس کے لئے ہم اتنی دور کا سفر طے کر کے اور صعوبتیں اٹھا کر یہاں آئے ہیں۔ تاریخ آپ کی معلومات میں اضافہ کے لئے اور حال دل آپ کی حاضری کو حضوری سے بدلنے کے لئے ہے۔

عرفان حج

کاروان حج عمار یاسر (اسلام آباد)

سرزمین حجاز کی سیاحت و زیارت اور حج جیسی عظیم عبادات میں پیش کاروان حج عمار یاسر 1997ء سے پابندی کے ساتھ اسلام آباد سے خدا کے مہمانوں کو اس کے گھر لے جانے کا انتظام و انصرام کر رہا ہے اپنے حسن انتظام کی وجہ سے اس کا نام معتبر کاروانوں میں شامل اس کے کوائف درج ذیل ہیں۔

کاروان کا نام : کاروان حج عمار یاسر

کاروان کا پتہ : 362-3/C گلی نمبر 12، 2 - G/6 اسلام آباد

فون نمبر : 051-2870105

قافلہ سالار کا اسم گرامی : مولانا سید حسن عسکری نقوی

مذہبی قیادت و رہنمائی کرنے والے علماء : (1) مولانا سید حسن عسکری نقوی

(2) مولانا نور ہاشم فاضل قم

کاروان کے خادمین : سید محمد ثقلین کاظمی و دیگر افراد

عرفان حج

طواف :

- 1- حجر اسود سے شروع اور حجر اسود پر ختم کرنا۔ خانہ کعبہ کا طواف حجر اسود سے شروع کیا جائے اور حجر اسود پر ختم کیا جائے اور یہ یقین حاصل کرنے کے لئے اس نے حجر اسود سے اپنے طواف کا آغاز کیا ہے۔ حجر اسود سے تھوڑا پہلے نیت کرے کہ جب حجر اسود کی سیدھ میں پہنچے گا تو طواف شروع کر دے گا اور جہاں سے کیا ہے وہیں پر ختم کر دے۔
- 2- اگر انسان اپنے طواف کی اس نیت سے ایک یا دو قدم حجر اسود سے آگے جا کر ختم کرے کہ اس کو یقین حاصل ہو جائے کہ اس کا طواف حجر اسود پر ہی ختم ہوا ہے تو بہتر ہے ایسا ہی کرے۔
- 3- خانہ کعبہ کے سات چکر (ہر چکر حجر اسود سے شروع ہوگا) کا ایک طواف شمار ہوگا۔
- 4- طواف کے دوران بایاں کا ندھا خانہ کعبہ کی طرف ہونا چاہئے خانہ کعبہ کے طواف کرنے والے کے لئے ضروری ہے کہ وہ اپنے بائیں کا ندھے کو خانہ کعبہ کی طرف رکھے یعنی طواف کرتے وقت خانہ کعبہ کو اپنی بائیں طرف قرار دے۔ چنانچہ اگر دوران طواف یا کسی رکن کو بوسہ دینے یا رش کی وجہ سے خانہ کعبہ کی طرف رخ ہو جائے یا پھر خانہ کعبہ اس کی دائیں جانب آجائے تو اتنی مقدار میں شمار نہیں ہوگی۔ اتنا حصہ اسے دوبارہ انجام دینا ہوگا۔
- 5- کعبہ کو بائیں جانب قرار دینے سے مراد یہ ہے کہ عرف عام میں یہ کہا جائے کہ کعبہ طواف کرنے والے کے بائیں طرف ہے تو کافی ہے لہذا جب انسان کا جسم کعبہ کے چار ارکان اور جو حجر اسلیل کے دونوں سروں سے گزر رہا ہو تو اسے جسم کی بائیں جانب کو کعبہ کی طرف کرنے میں دقت کرتے یا بدن کو موڑنے کی ضرورت نہیں۔

عرفان حج

6- عموماً دیکھنے میں آیا ہے کہ بعض افراد اپنے بائیں کا ندھے کو خانہ کعبہ کی طرف رکھتے ہیں اتنی زیادہ احتیاط کرتے ہیں کہ بالکل ایک روپوٹ کی طرح چلنا شروع کر دیتے ہیں یا پھر ایک دوسرے کا کا ندھا پکڑ کر اس طرح موڑتے ہیں کہ عام طواف کرنے والا ان کی اس حرکت کو حیرت سے دیکھتا ہے لہذا اس طرح کا عمل کرنا تمام مراہعین کی نظر میں درست نہیں ہے۔

7- طواف کے دوران حجر اسلمیل کو طواف میں شامل کرنا واجب ہے۔ حجر اسلمیل "U" کی شکل میں وہ جگہ ہے جو خانہ کعبہ سے متصل ہے اور طواف کرنے والا کعبہ کے ساتھ حجر اسلمیل کے گرد بھی طواف کرے۔

8- اگر طواف میں حجر اسلمیل کو شامل نہ کیا اور اس کے اندر سے گزر کر طواف کیا ہو تو طواف باطل ہوگا۔ (حجر اسلمیل اور حطیم ایک ہی چیز ہے)

9- طواف درمیان کعبہ اور مقام ابراہیم کے اندر ہو۔ فقہاء کے درمیان مشہور ہے کہ طواف خانہ کعبہ اور مقام ابراہیم کے درمیان قرار دیا جائے۔ جس کا فاصلہ ساڑھے چھ بیس ہاتھ ہے۔

10- اگر رش کی وجہ سے مقام ابراہیم اور خانہ کعبہ کے درمیان طواف کرنا مشکل ہو تو مقام ابراہیم کے باہر سے بھی طواف کیا جاسکتا ہے۔ (اس سلسلے میں ہم فقہاء کی آراء اور حج کے مسائل پر کتاب کے آخر میں گفتگو کریں گے)

11- اگر کوئی شخص ہجوم کی وجہ سے شاذ روان کے اوپر چلتے ہوئے طواف کرے تو اس کا طواف درست نہیں۔

12- طواف سات مرتبہ ہو کم یا زیادہ نہ ہو۔

13- ساتوں چکر پے درپے لگائے جائیں ان چکروں کے درمیان زیادہ وقفہ درست نہیں۔

14- اگر کوئی شخص اپنے طواف کے دوران کسی ضعیف شخص، مریض یا بچے کو طواف کرائے

عرفانِ حج

تو طواف درست ہے۔

15- طواف کرنے والا اپنے ارادے اور اختیار سے کعبہ کے گرد چکر لگائے اگر ہجوم یا کسی اور وجہ سے کچھ مقدار بے اختیار طے کرے تو یہ کافی نہ ہوگا اس کا ازالہ ضروری ہے۔

طواف کی دعائیں

طواف کے دوران تمام دعائیں مستحب ہیں خواہ وہ ملائکہ کی تسبیح پڑھے جو ملائکہ بیت المعمور کے طواف کے دوران پڑھتے ہیں جسے ہم تسبیح اربع کہتے ہیں یعنی سبحان اللہ والحمد للہ ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر اس میں یہ اضافہ ہمارے اور آپ کے جد حضرت آدم علیہ السلام نے فرمایا ہے۔ لا حول ولا قوۃ الا باللہ۔

یا پھر

ربنا اتنا فی الدنیا حسنة و فی الاخرة حسنة و قنا عذاب النار
رکن یمانی اور حجر اسود کے درمیانی حصہ پر ستر ہزار فرشتے اللہ تعالیٰ نے مقرر کئے ہیں جو ہر طواف کرنے والے کی دعا پڑھتے ہیں۔ ورنہ درج ذیل دعائیں پڑھے۔

پہلے چکر کی دعا

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ بِاسْمِکَ الَّذِیْ یُمَشِّیْ بِہِ عَلٰی ظَلَلِ
الْمَآءِ کَمَا یُمَشِّیْ بِہِ عَلٰی جُذْدِ الْاَرْضِ وَاَسْأَلُکَ بِاسْمِکَ
الَّذِیْ یَهْتَزُّ لَہُ عَرْشُکَ وَاَسْئَلُکَ بِاسْمِکَ الَّذِیْ یَهْتَزُّ لَہُ
عَرْشُکَ وَاَسْئَلُکَ بِاسْمِکَ الَّذِیْ تَهْتَزُّ بِہُ اَقْدَامُ
مَلَائِکَتِکَ وَاَسْأَلُکَ بِاسْمِکَ الَّذِیْ دَعَاکَ بِہِ مُوسٰی
مِنْ جَانِبِ الطُّورِ فَاسْتَحَبَّ لَہُ وَاَلْقِیْتُ عَلَیْہِ مَحَبَّةً مِنْکَ

عرفان حج

وَأَسْأَلُكَ بِاسْمِكَ الَّذِي غَفَرْتَ بِهِ لِمُحَمَّدٍ مَا تَقْدُمُ مِنْ
ذَنْبِهِ وَمَا تَأْخُرُ وَاتَّمَمْتَ عَلَيْهِ نِعْمَتَكَ أَنْ تَرْزُقَنِي خَيْرَ
الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ.

اے میرے اللہ میں تیرے اس نام کے صدقے میں مانگتا ہوں جس کے
ذریعے پانی کی لہروں پر چلا جاتا ہے جس طرح زمین کی سطح پر چلا جاتا ہے
اور میں مانگتا ہوں تیرے اس نام کے صدقے میں جس کے ذریعے تیرا
عرش قائم ہے اور میں تجھ سے مانگتا ہوں تیرے اس اسم کے صدقے میں
جس کے ذریعے تیرے فرشتوں کے پاؤں ٹھہرتے ہیں اور میں مانگتا
ہوں تیرے اس اسم کے صدقے میں جس کے ذریعے کوہ طور کے دامن
میں حضرت موسیٰ نے تجھے پکارا اور تو نے اس کو جواب دیا اور اس کے دل
میں اپنی محبت کو ڈالا میں سوال کرتا ہوں تیرے اس نام کے صدقے میں
جس کے ذریعے تو نے حضرت محمدؐ کی اگلی پچھلی تکلیفیں دور کر دیں۔ اور
ان پر تو نے اپنی نعمتیں تمام کر دیں۔ یہ کہ تو مجھے دنیا اور آخرت کی بھلائی
عطا فرما۔

دوسرے چکر کی دعا

اَللّٰهُمَّ اِنِّى الْيَكْفِيْ وَ اِنِّى خَائِفٌ مُّسْتَجِيْرٌ وَّ لَا تُغَيِّرْ
جِسْمِيْ وَّ لَا تُبَدِّلْ اِسْمِيْ.

اے میرے اللہ میں تیری طرف محتاج ہوں، میں ڈرنے والا ہوں، پناہ
چاہنے والا ہوں، تو نہ میرے جسم کو تبدیل فرما اور نہ ہی میرے نام کو بدل

دے۔

عرفانِ حج

☆ محمد و آل محمد پر درود بھیجیں۔ جب خانہ کعبہ کے دروازے پر پہنچیں تو یہ دعا پڑھیں۔

سَأَلْتُكَ فَقِيرُكَ مُسْكِينُكَ بِبَابِكَ فَتَصَدَّقْ
عَلَيْهِ بِالْحَنِّ اللَّهُمَّ أَلْبَيْتُ بَيْتِكَ وَالْحَرَمُ حَرَمُكَ
وَالْعَبْدُ عَبْدُكَ وَهَذَا مَقَامُ الْعَائِلِ بِكَ الْمُسْتَجِيرُكَ مِنَ
النَّارِ فَاعْتَقِنِي وَوَالِدِي وَأَهْلِي وَوَلَدِي وَإِخْوَانِي
الْمُؤْمِنِينَ مِنَ النَّارِ يَا جَوَادُ يَا كَرِيمُ .

تیرے حضور سوال کرنے والا محتاج تیرا مسکین تیرے دروازے پر ہے۔
پس اسے جنت عطا فرما۔ اے میرے اللہ یہ تیرا گھر ہے اور یہ حرم تیرا حرم
ہے اور یہ بندہ تیرا بندہ ہے اور یہ مقام تیرے حضور پناہ لینے والا مقام ہے
جہنم کی آگ سے تیری پناہ لینے والا ہوں۔ میری گردن، میرے ماں
باپ، میرے اہل و عیال میری اولاد اور میرے مومن بھائیوں کو اے سخی
اور اے کریم جہنم سے نجات دلا دے۔

تیسرے چکر کی دعا

جب حجر اسماعیل پر پہنچیں تو اپنے چہرے کو میزابِ رحمت ”پرنا ل“ کی طرف کریں اور
سر بلند کر کے کہیں۔

اللَّهُمَّ ادْخِلْنِي الْجَنَّةَ وَاجْعَلْنِي مِنَ النَّارِ بِرَحْمَتِكَ وَ
عَافِنِي مِنَ السُّقْمِ وَأَوْسِعْ عَلَيَّ مِنَ الرِّزْقِ الْجَلِيلِ وَأَذْرِ
عَنِّي شَرَّ فَسَقَةِ الْجَنِّ وَالْإِنْسِ وَشَرَّ فَسَقَةِ الْعَرَبِ وَالْعَجَمِ .
میرے اللہ مجھے جنت میں داخل کر اور اپنی رحمت کے صدقے میں مجھے
جہنم سے بچالے۔ بیماری سے مجھے سلامتی عطا فرما۔ میرے رزقِ حلال

عرفانِ حج

میں وسعت عطا فرما مجھ سے فاسق و فاجر جنوں اور انسانوں کے شر کو دور فرما۔ اور عرب و عجم کے فاسقوں کے شر کو دور فرما۔
☆ پھر یہ دعا پڑھیں۔

يَا ذَا الْمَنِّ وَالطُّوْلِ يَا ذَا الْجُودِ وَالْكَرَمِ إِنَّ عَمَلِي ضَعِيفٌ فَصَافِقْهُ لِي وَتَقَبَّلْهُ إِنَّكَ أَنْتَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ.
اے صاحب احسان اور مہربانی کرنے والے، اے صاحب سخا و کرم کرنے والے بیشک میرے اعمال کمزور ہیں۔ ان کو دگنا کر دے۔ اور ان کو مجھ سے قبول فرما لے۔ بیشک تو سننے اور جاننے والا ہے۔

چوتھے چکر کی دعا

جب رکنِ یمانی پر پہنچیں تو ہاتھ اٹھا کر یہ کہیں :

يَا اللَّهُ يَا وَلِيَّ الْعَافِيَةِ وَخَالِقَ الْعَافِيَةِ وَالْمُنْعِمَ بِالْعَافِيَةِ وَالْمُنْقِضَ بِالْعَافِيَةِ عَلَى وَ عَلَى جَمِيعِ خَلْقِكَ يَا رَحْمَنَ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَرَحِيمَهُمَا صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ وَارْزُقْنَا الْعَافِيَةَ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ.

اے اللہ! اے عافیت و سلامتی کے مالک، اے سلامتی کے خالق اور عافیت و سلامتی کے ساتھ انعام عطا فرمانے والے، مجھ پر اور اپنی ساری مخلوق پر عافیت کے ساتھ فضل و کرم کرنے والے۔ اے دنیا اور آخرت میں مہربان اور دونوں میں رحم کرنے والے محمد و آل محمد پر رحمت نازل فرما اور ہمیں دنیا اور آخرت میں سلامتی عطا فرما۔ اے رحم کرنے والوں میں سب سے زیادہ رحم کرنے والے۔

عرفانِ حج

پانچویں چکر کی دعا

☆ خانہ کعبہ کی طرف سر بلند کر کے یہ کہیں۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ شَرَّفَكَ وَ عَظَمَكَ وَ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ
بَعَثَ مُحَمَّدًا نَبِیًّا وَ جَعَلَ عَلَیْہِ اِمَامًا اَللّٰهُمَّ اُھْدِلْہِ خِیَارَ
خَلْقِكَ وَ جَنِّبْہُ شَرَّ اَزْ خَلْقِكَ.

سب تعریفیں اس اللہ کے لئے ہیں جس نے تجھے شرف عطا کیا اور تجھے
عظمت عطا کی۔ اور سب تعریفیں اس اللہ کے لئے ہیں جس نے محمدؐ کو
نبی بنا کر بھیجا اور علیؑ کو امام بنایا اے میرے اللہ اس کے صدقے میں اپنی
 مخلوق میں سے بہترین ہستی کے لئے ہدایت فرما۔ اور اپنی مخلوق کے
بدترین فرد کے شر سے محفوظ فرما۔

☆ جب حجر اسود اور رکن یمانی کے درمیان پہنچیں تو یہ کہیں۔

رَبَّنَا اِنَّا فِی الدُّنْیَا حَسَنَةٌ وَ فِی الْاٰخِرَةِ حَسَنَةٌ وَقِنَا عَذَابَ
النَّارِ.

اے ہمارے پروردگار ہمیں دنیا اور آخرت کی بھلائی اور نیکی عطا فرما اور
ہمیں جہنم کے عذاب سے محفوظ فرما۔

چھٹے چکر کی دعا

اَللّٰهُمَّ اَلْبَسِیْثَ بَیْتَکَ وَ الْعَبْدُ عَبْدُکَ وَ هَذَا مَقَامُ الْعَائِدِ
بِکَ مِنَ النَّارِ اَللّٰهُمَّ مِنْ قَبْلِکَ الرُّوحُ وَ الْفَرْجُ وَ الْعَافِیۃُ
اَللّٰهُمَّ اِنْ سَمِعْتِ ضَعِیْفَتْ لَضَاعَفْتُ لِنِیْ وَ اَغْفِرْ لِنِیْ مَا اَطْلَعْتُ
عَلَیْہِ مِنْنِیْ وَ خَفِیْ عَلَیْ خَلْقِکَ اَسْتَجِیْزُ بِاللّٰهِ مِنَ النَّارِ.

عرفانِ حج

اے میرے اللہ یہ گھریں گھر ہے اور یہ بندہ تیرا بندہ ہے اور یہ مقام جہنم کی آگ سے تیرے حضور پناہ لینے کا مقام ہے۔ اے میرے اللہ تیری جانب سے خوشحالی، کشادگی اور عافیت ہے۔ اے میرے اللہ بے شک میرے اعمال کمزور اور ضعیف ہیں۔ ان کو میرے لئے کئی گنا بڑھا دے اور میرے جن گناہوں سے تو باخبر ہے اور تیری مخلوق سے پوشیدہ ہیں ان کو معاف فرما دے۔ اے اللہ جہنم کی آگ سے میں تیری پناہ مانگتا ہوں۔

ساتویں چکر کی دعا

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْجِبُ مِنْ ذُنُوْبٍ وَّ اَعُوْجِبُ مِنْ خَطَايَا وَّ عِنْدَكَ اَعُوْجِبُ مِنْ رَّحْمَةٍ وَّ اَعُوْجِبُ مِنْ مَّغْفِرَةٍ يَا مَنْ اسْتَحْبَابَ لَا بُغْضَ خَلْقِهِ اِذْ قَالَ اَنْظِرْنِیْ اِلٰی یَوْمٍ یُّبْعَثُوْنَ اِستَجِبْ لِّیْ.

اے میرے اللہ میرے پاس گناہوں کی فوجیں اور غلطیوں کوکوتاہیوں کی فوجیں ہیں۔ اور تیرے پاس رحمت اور بخشش کی فوجیں ہیں اور اے وہ ذات جو اپنی مخلوق کے بدترین فرد کی درخواست قبول کرنے والا ہے اور اس سے فرماتا ہے۔ ”حسن دن سب دوبارہ زندہ ہوں گے اس دن تک تجھے مہلت دیتا ہوں“ میری دعاؤں کو قبول فرما۔

نمازِ طواف

(1) طواف ختم ہونے کے فوراً بعد عمرہ مفردہ کے تیسرے واجب رکن کو انجام دے یعنی دو رکعت نماز مقام ابراہیم کے پیچھے مثل حج کی نماز کے ادا کرے۔

عرفان حج

- (2) نیت : دو رکعت نماز پڑھتا ہوں / پڑھتی ہوں طواف خانہ کعبہ کی قربت الی اللہ۔
- (3) یہ نماز مقام ابراہیم کے پیچھے ادا کی جائے گی، مقام ابراہیم کے پیچھے سے مراد یہ ہے کہ مقام ابراہیم کے دائیں بائیں نماز پڑھنا درست نہیں ہے اگرچہ ہجوم کی وجہ سے مقام ابراہیم کے جتنے بھی پیچھے نماز پڑھے درست ہوگی۔
- (4) بعض حضرات بالکل مقام ابراہیم سے متصل ہو کر نماز پڑھنے کی کوشش کرتے ہیں جس کی وجہ سے طواف کرنے والوں کو بھی پریشانی ہوتی ہے اور شرطوں اور مطوعوں سے بھی بحث و تکرار ہوتی ہے جو درست نہیں ہے۔

زمزم

نماز طواف ادا کرنے کے بعد خانہ کعبہ میں رکھے ہوئے آب زمزم کے کولر سے خوب سیر ہو کر آب زمزم پیجئے۔ اپنے سر اور جسم پر ڈالئے۔ آب زمزم سے نہ صرف جسم کی پیاس بجھائیے بلکہ روح کی پیاس بجھائیے۔ آب زمزم سیدہ حاجرہ کی بے تابی اور اپنے پیاسے بچے کے لئے اضطراب کا انعام ہے۔ حضرت اسماعیل علیہ السلام نے جب آفتاب کی حدت اور پیاس کی شدت سے اپنی ایڑیوں کو زمین پر رگڑا تو دریاے رحمت جوش میں آیا۔ اپنے غلیل کی نشانی، اپنے پیغمبر کے لخت جگر جس کو وہ رضائے الہی اور ارشاد باری تعالیٰ پر اس لق و دق صحرا اور تہتی ہوئی چٹانوں کے درمیان چھوڑ گئے تھے رحمت باری کب اس معصوم کو اس حالت میں دیکھ سکتی تھی زمین کے نیچے سے آب زمزم اس بیتابی سے اوپر آیا ہوگا کہ پیغمبر زادے کی پیاس بجھانے کے کام آئے۔ جب حضرت اسماعیل کی والدہ ماجدہ نے پہاڑ سے نیچے اتر کر قدرت کا یہ انعام دیکھا ہوگا تو شکر خداوند کریم کے مقدس آنسو ان کی نگاہوں میں ستارے بن کر چمکنے لگے ہوں گے۔ اس انعام پر سیدہ ہاجرہ خدائے واحد قدوس کے حضور سجدے میں گر گئی ہوں گی۔ جہاں خشک سائے کا تصور بھی نہیں ہو سکتا وہاں سرد و شیریں

عرفانِ حج

چشمہ آن واحد میں جاری ہو گیا۔ اس قدرت کی عطا کو دیکھ کر اس جان مقدس کا کیا عالم ہوگا، بے تابی کا یہ عالم ہوگا کہ پانی ضائع نہ ہو جائے، میرے ننھے کسن اور معصوم کے کام آتا رہے۔ وہ کبھی اس گل نبوت کو دیکھتی ہوں گی کبھی اس عطیہ الہی پر نظر ڈالتی ہوں گی اس اندیشے سے کہ پانی صحرا کی ریت میں جذب نہ ہو جائے۔ انہوں نے اس کے ارد گرد مینڈھ باندھی اور دُور بیتابی میں حکم دیا کہ زمزم یعنی رک چارک جا۔ یہ صابرہ شاکرہ زوجہ پیغمبر کا حکم تھا پانی اسی حلقے میں رہ گیا زمین سے پاتال تک یہ مقدس پانی بھر گیا۔ فرشتوں نے صدا دی ہوگی کہ اے پاک بی بی غم نہ کر۔ اے زوجہ پیغمبر پریشان نہ ہو۔ اے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے جد امجد کی والدہ ہر اسماں نہ ہو۔ یہ پانی رحمت کے چشمے کا پانی ہے۔ یہ پانی تیرے لئے ہے اور تیرے صدقے تیرے معصوم بچے کے طفیل قیامت تک اُن گنت مخلوق خدا اس سے جسم و روح کی تشنگی بجھائے گی یہ وہ کنواں ہے جس سے اگر کائنات کے تمام ذی روح، انسان، چرند، پرند اور جانور بھی سیراب ہو جائیں تو اس چشمہ کرم میں کمی واقع نہیں ہوگی اس کا فیض تمام کائنات کیلئے ہے۔ یہ بابرکت اور غنا سے بھرپور ہے۔ محبوب خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد ہے کہ اس پانی کو اس قدر پوکہ پسلیاں باہر آجائیں اگر کسی اور جگہ اس قدر پانی پیا جائے تو طبیعت میں گرانی پیدا ہو جائے مگر یہ پانی جس قدر پیا جائے جب بھی پیا جائے طبیعت کو فرحت اور روح کو شادابی بخشتا ہے۔ جسم کو پاک اور روح کو جھٹکا کرتا ہے زمزم پینے سے پہلے دعا کرنا سنت ہے۔ رب العزت دعا قبول فرماتا ہے۔ رکن یمانی، بلترزم، حطیم اور مقام ابراہیم کی طرح سے بھی قبولیت دعا کا مقام ہے۔ دعا یہ ہے اللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْتَلْکَ رِزْقًا وَّاسِعًا وَّعِلْمًا نَّالِعًا وَشِفَاءً مِّنْ کُلِّ دَاءٍ۔

پہلے زمزم چشمہ تھا پھر کنویں کی شکل میں تبدیل ہو گیا۔ 2003ء تک یہ مقام ابراہیم سے چند گز کے فاصلے پر موجود تھا اب اسے بند کر دیا گیا ہے کیونکہ طواف میں اس سے رکاوٹ پیش آتی تھی۔ اب اس کا راستہ محلہ احیاء سے نکال دیا ہے۔

عرفانِ حج

تمام پانی کے لئے یہ حکم ہے کہ بیٹھ کر پیا جائے صرف زمزم کے لئے یہ حکم ہے کہ کھڑے ہو کر پیا جائے۔

اگر روایت کے مطابق جسم کے جتنے حصے پر آب زمزم پڑے گا اتنا حصہ دوزخ کی آگ سے محفوظ رہے گا۔

پہلے ہر وقت زمزم پر زائرین کا ہجوم رہتا تھا۔ مقام ابراہیم پر نماز پڑھنے کے بعد آب زمزم پر حاضری اور اسے پینا سنت نبویؐ ہے۔ حجاج کرام کمال اشتیاق اور عقیدت سے نہ صرف زمزم پیتے ہیں بلکہ اپنے کپڑے بھی اٹھیلے ہیں۔ لوگ کفن کا کپڑا بھی اس پاکیزہ پانی میں بھگوتے ہیں تاکہ قبر کی منزل ان کے لئے آسان ہو جائے۔ حجاج کرام کین بھر بھر کے اپنے وطن لے جاتے ہیں اور حج کی مبارکباد کیلئے آنے والوں اور اپنے اعزہ و اقرباء اور ملنے والوں میں تبرکات تقسیم کرتے ہیں تاکہ وہ بھی اس سعادت سے محروم نہ رہیں۔ تشنگانِ زیارت کے لئے زمزم کا ایک ایک قطرہ نعمتِ عظمیٰ ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے گمر کی نشانی پیغمبر کا معجزہ ان کے لئے باعثِ خیر و برکت ہے۔ لوگ انتہائی احترام اور خلوص و محبت سے قبلہ رو ہو کر دعا مانگ کر اس پانی کو پیتے ہیں کوشش ہوتی ہے کہ زیادہ سے زیادہ لوگ اس مقدس پانی سے فیضیاب ہو جائیں۔

اللہ اللہ کن رحمتوں کو زائرین کا مقصود کر دیا کن کن فضیلتوں کے مقامات سے مستفیض ہونے کا موقع عطا فرمایا تاکہ مشاقانِ زیارت حجاج کرام ظاہری اور باطنی برکتوں سے اپنے دامنوں کو بھر لیں۔ جب حج کا فریضہ ادا کرے وطن لوٹیں تو کثافت کا کوئی نشان ان کے دامنوں سے لپٹا نہ رہے، ان کا نام ظاہر و باطنِ محلی اور منور ہو جائے۔

زمزم پی کر آپ سنی کے لئے کوہِ صفا پر تشریف لے جائیں تاکہ عمرہ مفردہ کے چوتھے اہم رکن کو انجام دے سکیں۔

عرفانِ حج

سعی

سعی کے لغوی معنی دوڑنے کے ہیں۔ عمرہ و حج میں صفاءِ مروہ کے دو پہاڑوں کے درمیان سات چکر لگانے کو سعی کہتے ہیں۔ اس کے احکامات ہم اگلے صفحات پر بیان کریں گے۔

صفاءِ مروہ

جناب ہاجرہ کو جب حضرت ابراہیم علیہ السلام خلیل خدا فرمانِ خالق کی تعمیل میں خالق کائنات کے سہارے اس وادی میں پلٹے و تنہا چھوڑ گئے جناب ہاجرہ نے دور تک نظر دوڑائی اپنے گرد و پیش کا جائزہ لیا خشک پہاڑوں، تپتے ہوئے پتھروں، سلگتے ہوئے ریگزار کو حد نظر تک دیکھا، بے آب و گیاء وادی ہے، خورد و نوش کا کوئی سامان نہیں، کوئی آبادی نہیں، کوئی ذی روح دکھائی نہیں دیتا، سر پر کھلا آسمان ہے جس کی تمازت معصوم جسم کھلسا رہی ہے، زمین آگ کی طرح گرم ہے، بچہ (حضرت اسمعیلؑ) پیاس سے بلک رہا ہے، شدتِ تشنگی کے باعث حلق سے آواز بھی نہیں نکلتی۔ ماں نے بچے کو اس حال میں دیکھا تو بے کل ہو گئی، خود بھی پیاسی ہے مگر اپنی پیاس کا احساس نہیں، خیال نہیں۔ اس کی جان تو بچے میں اٹکی ہوئی ہے۔ اس کو اس معصوم فرشتہ صورت بچے کے لئے دو گھونٹ پانی چاہئے۔ پانی نایاب ہے سامنے صفاءِ مروہ کی پہاڑیاں ہیں اضطراب کے عالم میں دور تک دیکھا کہ کہیں پانی کا نشان دکھائی دے۔ مگر نگاہوں کا چمکتے ہوئے ریگزاروں اور تپتے ہوئے پہاڑوں نے استقبال کیا اسی بے تابی اسی اضطراب میں مروہ پر چڑھ کر نظر دوڑائی مڑ مڑ کر بچے پر نگاہ ڈالتی ہے جو ایک پتھر کے نیچے پیاس کی شدت سے بلک رہا ہے۔ پھر اس طاہرہ و عقیفہ نے حد نظر تک غور سے دیکھا شاید کوئی قافلہ ہی آجائے اس کے لختِ جگر کے لئے دو گھونٹ پانی مانگ کر بچے کے حلق میں پٹکائے مگر نگاہیں ہر بار مایوس ہو کر لوٹ آئیں۔ پریشانی اور اضطرابِ فردوسِ تر

عرفانِ حج

ہوتا گیا۔ ماں کی آنکھ کا تار اس کا لخت جگر پیاس سے نڈھال ہے۔ پھر کوہ صفا پر چڑھیں مگر ہر بار بپتے ہوئے پہاڑوں سے نظریں ٹکرائیں، مایوس لٹویں، دل کو قرا کہیں، جان کو کیسے سکون آئے۔ کسی حیلے، کسی طرح سے پانی میسر آ جائے ایک یہی دھن ہے ایک یہی لگن ہے اپنی جان کی پرواہ نہیں۔ فکر ہے تو اپنے نونہال کی درخت کا سایہ نہیں کہ بچے کو کچھ سکون ملے۔ راحت و آرام کا کوئی پہلو نہیں۔ امتحان کی گھڑی ہے، آزمائش کا وقت ہے مگر اس صابرہ کے لبوں پر حرف شکایت نہیں۔ زوجہ پیغمبر ہے، رضا کا پیکر ہے، صبر کے موتیوں سے دامن بھرا ہوا ہے زبان پر بھی اس حالت میں بھی حمد ہے۔ رضائے الہی پر سب کچھ قربان، اگر خداوند کریم کو یہی منظور ہے تو ہاجرہ کی جان اس پر قربان، معصوم بچہ اس کی رضا پر شمار۔ ”سعی“ بشریت کا تقاضہ ہے اور انسانی خاصہ ہے، جاری ہے، شکر اور سعی دونوں جاری ہیں اسی بیتابی اسی اضطراب میں اس طاہرہ و مطہرہ زوجہ پیغمبر نے صفاء و مردہ کے دوران سات چکر لگائے اور بڑے بیتابانہ لگائے مگر گرمی کی شدت اور بچے کی تنہائی کے خیال سے واپس لوٹ آئیں۔ جب بچے کے پاس آئیں تو صبر و شکر نے انعام کی صورت اختیار کر لی یہ سعی مشکور ہوئی۔ اللہ تعالیٰ نے اس تسلیم و رضا کا ثمرہ آب زمزم کی صورت میں ظاہر کر دیا۔ خشک زمین سے پانی کا فوارہ پھوٹ پڑا، پانی کی چمک اور ہوا کی خشکی نے پرندوں کو دعوت دی وہ دور دراز سے پرواز کر کے اس چشمہ رحمت سے سیراب ہونے کے لئے پہنچ گئے۔ جناب ہاجرہ نے ذی روح کی صورت دیکھی تو اس نعمت پر خدا کے حضور سر بسجود ہو گئیں۔

لق و دق صحرا میں ایک کارواں چل رہا ہے راستے کا نشان مفقود ہے۔ خدا جانے اس قافلے کی کون سی منزل ہے پرندوں کے اڑنے سے انہیں پانی کا علم ہوا، تھکا ماندہ پریشان حال کارواں ادھر آنکلا پانی کو دیکھ کر ادھر کا رخ کیا۔ دیکھا کہ اس بے آب و گیاہ وادی میں ان تپتے ہوئے پہاڑوں کے درمیان ایک پیکر عصمت ہے اور ایک معصوم اس کے پہلو میں ہے۔ احترام نے قدم روک لئے، معصومیت اور پاکیزگی نے ان کے قدموں میں زنجیر ڈال

عرفانِ حج

دی۔ آخری انتہائی عقیدت سے سر جھکائے، آنکھیں زمین میں گاڑے ادب و احترام کے پیکر بنے ہوئے رکتے رکتے آہستہ آہستہ وہ اس پاک بی بی تک پہنچے اور ادب سے پانی استعمال کرنے کی اجازت طلب کی۔ یہ پیغمبر کی بیوی تھی، مخلوق خدا کی بھلائی ان کا مقصود زندگی تھا۔ اجازت مرحمت فرمائی یہ نیک بی بی اس چشمہ رحمت کی واحد مالکہ تھی اس بچے کی برکت سے، جناب حاجرہ کی پریم آنکھوں کی دعا سے یہ چشمہ زمین سے پھوٹا وہ جگہ جو پہلے آتش تھی ٹھنڈی ہو گئی۔ سعادت آثار لوگوں کو یہ جگہ پسند آئی۔ زویہ پیغمبر سے بعد ادب اس جگہ ٹھہرنے کی اجازت طلب کی۔ پاک بی بی نے رہنے کی اجازت دے دی۔ ان لوگوں نے ان دو پاک جانوں کی خدمت کو سعادت تصور کیا۔ یہ ”بنی جرہم“ کا مختصر سا قافلہ اس وادی غیر ذی زرع میں آباد ہو گئے۔ یہ اس خطے کے پہلے مکین تھے جن کو مکہ مکرمہ میں رہنے اور بیت اللہ کے ہمسائے ہونے کا شرف نصیب ہوا۔ یہی دو پاکیزہ جانیں تھیں جن کی وجہ سے اس زمین کو شرف ملا تھا۔ اللہ تعالیٰ کو جناب حاجرہ کی ادا ایسی پسند آئی کہ ”سعی“ کو حج و عمرہ کا جزو قرار دیدیا اس حکم کو کلام پاک کے ذریعے خدا کے نام لیواؤں کے لئے حشر تک ضروری قرار دیا جب سعی کی جاتی ہے تو صفا و مردہ پر کلام پاک کی یہ آیت پڑھی جاتی ہے۔

إِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَائِرِ اللَّهِ فَمَنْ حَجَّ الْبَيْتَ أَوْ اعْمَرَ
فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ أَنْ يَطُوفَ بِهِمَا ط وَمَنْ تَطَوَّعَ
خَيْرًا لَا فَإِنَّ اللَّهَ شَاكِرٌ عَلِيمٌ .

بے شک صفا و مردہ اللہ کی نشانیوں میں سے ہیں، تو جو شخص خانہ خدا کا حج یا عمرہ کرے اس کے لئے نامناسب نہیں ہے کہ ان کا طواف (سعی) بھی بجالائیے اور جو خوشنودی خدا کے لئے یہ کار بجالائے تو خداوند تعالیٰ ایسے

بندوں کا قدر دان بھی ہے۔ (سورہ بقرہ آیت 158)

صفا و مردہ کے درمیان سات چکروں کی سعی جناب حاجرہ کی تقلید میں کی جاتی ہے۔ سعی

عرفانِ حجب

کرنے والوں کی پیتابی، لگن اور انہماک کا ایسا عالم ہوتا ہے کہ بی بی ہاجرہ کا اضطراب متشکل ہو کر سامنے آ جاتا ہے۔ صفا و مردہ کی درمیانی مسافت 394.5 میٹر بلند ہے اور چوڑائی 20 میٹر ہے۔ یہ دو منزلہ عمارت ہے جو اب ایئر کنڈیشنڈ ہے۔

ملین اخضرین

صفا و مردہ کی طویل گیلری میں دو ستون بنے ہوئے ہیں جس پر سبز رنگ کی ٹیوب لائٹس روشن رہتی ہے یہی وہ مقام ہے جہاں جناب ہاجرہ اپنے بیٹے حضرت اسماعیل کے لئے پانی کی تلاش میں بے تابانہ دوڑی تھیں۔ ان دونوں ستونوں کے مابین 27 گز کا فاصلہ ہے۔ پہلے ان دونوں ستونوں پر مردوں کو تیز چلنا چاہئے (لیکن خواتین کے لئے یہ بہتر نہیں ہے) اور اگلے دو ستونوں پر تیز چلنا بند کروئے۔ ان دونوں ستونوں کے درمیانی فاصلے کا نام ”ملین اخضرین“ ہے۔

سعی کے احکامات

- (1) سعی سے مراد صفا و مردہ کے سات چکر لگانا ہے۔ چکر صفا سے شروع ہو کر مردہ پر ختم ہوگا پھر دوسرا چکر مردہ سے شروع ہو کر صفا پر ختم ہوگا اور تیسرا چکر صفا سے شروع ہو کر مردہ پر ختم ہوگا اس طرح سات چکر مکمل کرنے ہیں۔ ساتواں چکر مردہ پر جا کر ختم ہوگا۔
- (2) سعی کی نیت : (کوہ صفا پر کھڑے ہو کر کرنی ہے) میں سعی کرتا ہوں / کرتی ہوں عمرہ مفردہ کے لئے صفا و مردہ کے درمیان قربا الی اللہ۔
- (3) اگر سعی عمرہ تمتع کی ہوگی تو صرف تمتع کا اضافہ کر دیا جائے گا۔
- (4) نیت خالصتاً اللہ کے لئے ہوگی۔
- (5) سعی میں بائٹل یا باوضو ہونا ضروری نہیں۔

عرفان حج

کاروان حج زیارت نیو جرسی امریکہ

مسلمانوں کی عظیم ترین سالانہ ملاقات عبادت بھی ہے سعادت بھی، حج کی برکتیں انسانی حیات کے تمام پہلوؤں پر محیط ہیں اور لامتناہی بارانِ رحمت انسان کے قلب و دماغ کی غلوتوں سے لے کر مسلمانوں کے قومی اقدار اور مسلمان ملتوں کے درمیان تعاون و ہمدردی کے جذبے کو زندہ و بار آور کراتا ہے۔ بڑے خوش نصیب ہیں مولانا سید علی حیدر عابدی جو ہر سال حجاج کی خدمت کرتے ہیں۔ کاروان حج زیارات کے کوائف درج ذیل ہیں۔

کاروان کا نام : کاروان حج زیارات

کاروان کا پتہ : 104 سیکنڈ اسٹریٹ وڈبرج، نیو جرسی امریکہ

فون نمبر : 001732,6366471

فیکس نمبر : 773, 6367381

ویب سائٹ ایڈریس : www.hajjziyarat.com

کاروان لیڈر : مولانا سید علی حیدر عابدی

کاروان کے مذہبی رہنما : حجتہ الاسلام مولانا سید تمیز حسین رضوی

عرفانِ حج

- (6) سعی کو طواف اور نماز طواف کے بعد انجام دینا چاہئے۔
- (8) جب کوہ صفا سے کوہ مروہ کی طرف جائیں تو رخ اور توجہ مروہ کی طرف ہونی چاہئے اور جب مروہ سے صفا کی طرف جائیں تو رخ اور توجہ صفا کی طرف ہونا چاہئے۔ لہذا اگر کوئی شخص مروہ کی طرف جاتے ہوئے پشت مروہ کی طرف کر لے یا صفا کی طرف واپس آتے ہوئے پشت صفا کی طرف کر لے یا مجمع کی وجہ سے آڑا ہو کر آگے کی جانب بڑھے تو یہ درست نہیں۔
- (9) اگر سعی کے دوران صفا و مروہ کے درمیانی راستے میں آرام کے لئے بیٹھ جائے تو کوئی حرج نہیں ہے البتہ احتیاط یہ ہے کہ سوائے مجبوری کے درمیان میں آرام نہ کرے۔
- (10) اسی طرح سعی کو روک کر نماز کو افضل وقت میں یا جماعت کے ساتھ پڑھنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔
- (11) دوران سعی لباس اور پوشاک مباح ہونی چاہئے۔
- (12) سعی کے دوران مستحب ہے کہ جب انسان اس مقام تک پہنچے جہاں پر سبز رنگ کی ٹیوب لائیں لگی ہوئی ہیں تو اس جھے میں دھیرے دھیرے دوڑو جس کو ”ہرولہ“ کہتے ہیں اور اس مقام کو ملین اخضرین کہتے ہیں۔
- (13) سعی میں پیدل چلنا ضروری نہیں اگر کوئی شخص مجبوری کی وجہ سے وہیل چیئر پر سوار ہو کر سعی کرے تو اس کی سعی درست ہے۔ بہتر یہی ہے کہ انسان سے جہاں تک ممکن ہو پیدل چلے۔
- (14) سعی کرتے وقت کی کوئی مخصوص دعا نہیں ہے۔ لوگ عموماً سورہ بقرہ کی آیت نمبر 158 کا ورد کرتے رہے ہیں۔ اس آیت کا ذکر گزشتہ صفحات میں آچکا ہے۔ یہاں کچھ اور دعائیں آپ کی خدمت میں پیش کر رہا ہوں جسے پڑھنا مستحب ہے۔ اور خصوصاً درمیانی ستون پر پہنچ کر یہ دعا پڑھے۔

عرفانِ حج

بِسْمِ اللَّهِ وَاللَّهِ، وَاللَّهُ أَكْبَرُ، وَصَلَّى اللَّهُ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآهِلِ
بَيْتِهِ

اللہ کے نام کے ساتھ اور اللہ کے ساتھ اور اللہ سب سے بڑا ہے اور محمدؐ و
آلِ محمدؐ پر اللہ کی رحمت نازل ہو۔

اللَّهُمَّ اغْفِرْ وَارْحَمْ وَتَجَاوَزْ عَمَّا تَعْلَمُ إِنَّكَ أَنْتَ الْأَعَزُّ
الْأَجَلُّ الْأَكْرَمُ

اے اللہ تو معاف فرما اور رحم فرما اور جو کچھ جانتا ہے اس سے درگزر فرما
کیونکہ تو ہی عزت، بزرگی اور کرامت والا ہے۔

وَأَهْدِنِي لِلْيَسَىٰ هِيَ أَقْوَمُ اللَّهُمَّ إِنَّ عَمَلِي ضَعِيفٌ فَضَاعِفُهُ
لِي وَتَقَبَّلْهُ مِنِّي.

مجھے اس کی ہدایت فرما جو بہت مضبوط ہے۔ اے میرے اللہ میرے عمل
کمزور ہیں تو ان کو میرے لئے کئی گنا کر دے اور مجھ سے قبول فرما۔

اللَّهُمَّ لَكَ سَعْيِي، وَبِكَ حَوْلِي وَقُوَّتِي تَقَبَّلْ مِنِّي عَمَلِي
يَا مَنْ يَقْبَلُ عَمَلَ الْمُتَّقِينَ.

اے میرے اللہ میں نے تیرے لئے سعی کی، تیری وجہ سے میری طاقت
ہے تو ہی میرے عمل کو قبول فرما۔ اے وہ ذات جو متقین کے عمل کو قبول
فرماتی ہے۔

☆ (ہزستوں) سے گزرتے ہی یہ کہے۔

يَا ذَا الْمَنِّ وَالْفَضْلِ وَالْكَرَمِ وَالنِّعْمَاءِ وَالْجَوَادِ اغْفِرْ لِي
ذُنُوبِي إِنَّهُ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوبَ إِلَّا أَنْتَ.

اے فضل و کرم، احسان و نعمتوں کے مالک میرے گناہوں کو معاف فرما

عرفانِ حج

کیونکہ تیرے سوا گناہوں کو کوئی معاف نہیں کرتا۔

☆ جب مردہ پر پہنچے تو مردہ کے اوپر چلا جائے اور جو کچھ صفا کے ذیل میں ذکر ہوا ہے اس کو بجالائے اور اس جگہ کی تمام دعاؤں کو جس ترتیب سے ذکر کیا گیا ہے اسی ترتیب سے پڑھے۔ اس کے بعد یہ کہے۔

اَللّٰهُمَّ يَا مَنْ اَمَرَ بِالْعَفْوِ يَا مَنْ يُحِبُّ الْعَفْوُ يَا مَنْ يُعْطٰى
عَلٰى الْعَفْوِ يَا مَنْ يَصْفُوْ عَلٰى الْعَفْوِ يَا رَبَّ الْعَفْوِ الْعَفْوِ
الْعَفْوِ الْعَفْوِ

اے میرے اللہ جس نے معافی کا حکم دیا ہے جو معافی کو پسند فرماتا ہے
اے وہ جو معاف کرنے پر عطا فرماتا ہے اے وہ جو معاف کر دینے پر
معاف کر دیتا ہے۔ اے معافی کے پروردگار، معاف فرما، معاف فرما۔

☆ اور رونے کی کوشش کرنا۔ اپنے گناہوں کے لئے آمادہ کرنا۔ حالت سعی میں بہت
دعا مانگ کرنا اور اس دعا کا پڑھنا مستحب ہے۔

اَللّٰهُمَّ اِنِّىْ اَسْأَلُكَ حُسْنَ الظَّنِّ بِكَ عَلٰى كُلِّ حَالٍ وَ
صِدْقِ النَّبِيَّةِ فِى التَّوَكُّلِ عَلَيْكَ.

اے میرے اللہ میں تیرے بارے میں ہر حالت میں اچھے گمان اور سچی
نبیت کا سوال کرتا ہوں اور تجھ پر توکل کرتا ہوں۔

کاروان اسلام لکھنؤ (انڈیا)

گزشتہ 15 سال سے حجاج و زائرین کرام کی خدمت کا شرف حاصل کرنے والا ادارہ بہت کم ورعایتی اخراجات پر اپنا پروگرام پیش کر رہا ہے۔ ذمہ دار، وعدہ وفا کرنے والا ادارہ جس کے منتظمین بہترین انتظامی صلاحیتوں کے ساتھ مناسک حج و مسائل شرعیہ سے پوری طرح واقف ہیں۔ یہ ہندوستان کا واحد ادارہ ہے جو حجاج کرام کو حج بیت اللہ سے قبل ہر سال حج کی عملی ٹریننگ کا پروگرام آرگنائز کرتا ہے تاکہ حجاج مناسک حج و مسائل سے باخبر رہیں اور یہ رحانی سفر مسائل کی جانکاری کے ساتھ انجام دیں۔ ہم فخر محسوس کرتے ہیں کہ مسائل حج، مجلس عزاء، نماز جماعت سرپرستی کے لئے ہمارے ہمراہ علماء دین کے ساتھ آفتاب شریعت رئیس الحجاج حجتہ الاسلام مولانا سید کلب جواد صاحب قبلہ امام جمعہ لکھنؤ کی شرکت متوقع ہے۔ حجتہ الاسلام الحاج مولانا ممتاز علی (امام جمعہ دہلی)، آل ظفر المملتہ حجتہ الاسلام مولانا سید ضمیر الحسن رضوی (جواد یہ کالج بنارس) علمائے کرام کی قیادت و سرپرستی میں ارکان حج انجام پاتے ہیں۔ الحاج مولانا سید حسن الحسن (نیر) رضوی صاحب قبلہ (موبائل 9415361741) سفر حج میں اللہ آباد کے مومنین کی رہنمائی کریں گے۔ آپ کی خدمت کیلئے تجربہ کار اسٹاف اور باورچی ٹور کے ہمراہ ہیں۔

کاروان کا نام : اسلامک ٹورز اینڈ ٹراولس لکھنؤ

کاروان کا پتہ : فلیٹ نمبر 5، UGF، ایف آئی ٹاور پبلشنگ ہاؤس 37، کینٹ

روڈ، لکھنؤ، یوپی

فون نمبر: 0091-522-3013738, 3013737, 3950783, 5560161

سعی کی دعائیں

پہلے چکر کی دعا (صفا سے مروی)

اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ كَثِيْرًا وَ سُبْحَانَ اللّٰهِ
 الْعَظِيْمِ وَ بِحَمْدِهِ الْكَرِيْمِ بُكْرَةً وَ اَصِيْلًا وَ مِنْ اللَّيْلِ فَاَسْجُدْ لَهُ وَ
 سَبِّحْهُ لَيْلًا طَوِيْلًا لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ اَنْجَزَ وَعْدَهُ وَ نَصَرَ عَبْدَهُ
 وَ هَزَمَ الْاَحْزَابَ وَحْدَهُ لَا شَيْءَ قَبْلَهُ وَلَا بَعْدَهُ يُحْيِي وَيُمِيْتُ وَ
 هُوَ حَيٌّ دَائِمًا لَا يَمُوْتُ وَلَا يَفُوْتُ اَبَدًا بِيَدِهِ الْخَيْرُ وَ اِلَيْهِ
 الْمَصِيْرُ وَ هُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ رَبِّ اغْفِرْ وَ ارْحَمْ وَ اغْفُ وَ
 تَكْرُمُ وَ تَجَاوِزُ عَمَّا تَعْلَمُ اَنْكَ تَعْلَمُ مَا لَا نَعْلَمُ اَنْكَ اَنْتَ اللّٰهُ
 الْاَعَزُّ الْاَكْرَمُ رَبَّنَا نَجِّنَا مِنَ النَّارِ سَالِمِيْنَ غَانِمِيْنَ فَرِحِيْنَ
 مُسْتَبْشِرِيْنَ مَعَ عِبَادِكَ الصّٰلِحِيْنَ الَّذِيْنَ مِنْ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ مِنْ
 النَّبِيِّيْنَ وَالصّٰدِقِيْنَ وَالشّٰهَدَاءِ وَالصّٰلِحِيْنَ وَ حَسَنَ اَوْلٰئِكَ
 رَفِيْقًا ذٰلِكَ الْفَضْلُ مِنَ اللّٰهِ وَ كَفٰى بِاللّٰهِ عَلِيْمًا لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ
 حَقًّا حَقًّا لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ تَعْبُدًا وَ رَقًّا لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَ لَا نَعْبُدُ اِلَّا اِيَّاهُ
 مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ وَلَوْ كَرِهَ الْكَافِرُوْنَ اِنَّ الصّٰفَّاءِ الْمَرْوَةَ مِنْ
 شَعَائِرِ اللّٰهِ فَمَنْ حَجَّ الْبَيْتَ اَوْ اعْتَمَرَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ اَنْ يَطْوِفَ
 بِهِمَا وَمَنْ تَطَوَّعَ خَيْرًا فَاِنَّ اللّٰهَ شَاكِرٌ عَلِيْمٌ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى

عرفانِ حَقِّ

مُحَمَّدٌ وَ آلِ مُحَمَّدٍ.

اللہ سب سے بڑا ہے جس طرح بڑا ہونے کا حق ہے اور بہت ہی زیادہ تعریفیں صرف اللہ کے لئے ہیں۔ عظمت والے اللہ منزہ و پاک ہے اور رب کریم کے لئے تعریف ہے۔ صبح اور شام اور رات میں اس کو سجدہ کریں اور لمبی رات اس کی تسبیح کریں۔ سوائے اللہ کے کوئی معبود نہیں۔ وہ یکتا ہے۔ اس نے اپنا وعدہ پورا کیا۔ اپنے بندے کی مدد کی۔ جنہا لشکروں کو شکست دی۔ نہ اس سے پہلے کوئی شے ہے اور نہ اس کے بعد ہے۔ وہی زندہ کرتا ہے اور وہی مارتا ہے۔ وہ ہمیشہ سے زندہ ہے اور کبھی اسے موت نہیں آئے گی۔ اس کے ہاتھ میں خیر اور بھلائی ہے اور اسی کی طرف بازگشت ہے اور وہ ہر شے پر قادر ہے۔ اے میرے پروردگار مجھے معاف فرما اور تو عزت دے اور جو کچھ تو جانتا ہے اس سے درگزر فرما کیونکہ تو وہ کچھ جانتا ہے۔ جو ہم نہیں جانتے۔ بے شک تو ہی اللہ ہے۔ غالب اور عزت والا ہے۔ اے میرے اللہ ہمیں آگ سے نجات دے۔ صحیح و سالم فائدہ اٹھانے والے خوش و مسرور اپنے نیک بندوں کے ساتھ۔ وہ بندے جن پر اللہ تعالیٰ نے انعام نازل فرمایا۔ نبیوں میں سے بچوں، شہیدوں اور نیک لوگوں کے ساتھ اور انہی کا بہترین ساتھی ہے۔ یہ اللہ کا فضل و کرم ہے اور جاننے والا اللہ ہی کافی ہے۔ سوائے اللہ کے کوئی معبود برحق نہیں۔ سوائے اللہ کی عبادت کے کوئی بھی لائق عبادت نہیں۔ ہم صرف اس کی عبادت کرتے ہیں۔ بے شک صفا اور مردہ اللہ کی نشانیوں میں سے ہیں۔ پس جو کوئی بیت اللہ کا حج یا عمرہ کرے تو اس کے لئے کوئی حرج نہیں کہ وہ ان دونوں کے درمیان طواف کرے۔ پس جنہوں نے خیر کی اطاعت کی بیشک اللہ شکر کرنے والا اور جاننے والا ہے۔ اے معبود رحمت نازل کر محمد و آل محمد پر۔

عرفانِ حج

دوسرے چکر کی دعا (مروہ سے صفا)

اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْوَاحِدُ الْقَهْدُ
 الْخَسْمَةُ الَّذِي لَمْ يَتَّخِذْ صَاحِبَةً وَلَا وَلَدًا وَلَمْ يَكُنْ لَهُ شَرِيْكٌ
 فِي الْمُلْكِ وَلَمْ يَكُنْ لَهُ وَلِيٌّ مِنَ الدَّلٰلِ وَكَبْرُهُ تَكْبِيْرًا اَللّٰهُمَّ
 اِنَّكَ قُلْتَ لِيْ كِتَابِكَ الْمُنْزَلِ اَدْعُوْنِيْ اَسْتَجِبْ لَكُمْ
 دَعْوَانَا رَبَّنَا فَاغْفِرْ لَنَا كَمَا اَمَرْتَنَا اِنَّكَ لَا تُخْلِفُ الْمِيْعَادَ رَبَّنَا
 اِنْسَ سَمِعْنَا مُنَادِيًا يُنَادِيْ لِلْاِيْمَانِ اَنْ اٰمِنُوْا بِرَبِّكُمْ فَاٰمَنَّا رَبَّنَا
 فَاغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَا وَكْفِّرْ عَنَّا سَيِّئَاتِنَا وَتَوَقَّنَا مَعَ الْاَبْرَارِ رَبَّنَا وَ اٰتِنَا
 مَا وَعَدْتَنَا عَلٰى رُسُلِكَ وَلَا تُخْزِنَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ اِنَّكَ لَا تُخْلِفُ
 الْمِيْعَادَ رَبَّنَا عَلٰىكَ تَوَكَّلْنَا وَ اِلَيْكَ اَنْبَا اَلَيْكَ الْمَصِيْرُ
 رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا وَلِاٰخِرَانَا الَّذِيْنَ سَبَقُوْنَا بِالْاِيْمَانِ وَلَا تَجْعَلْ فِيْ
 قُلُوْبِنَا غِلًا لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا رَبَّنَا اِنَّكَ رَؤُوْفٌ رَّحِيْمٌ رَبِّ اغْفِرْ
 وَارْحَمْ وَاغْفِرْ وَتَكْرَمْ وَتَجَاوَزْ عَمَّ تَعْمَلُ اِنَّكَ تَعْلَمُ مَا لَا نَعْلَمُ
 اِنَّكَ اَنْتَ اللّٰهُ الْاَعَزُّ الْاَكْرَمُ اِنَّ الصِّفَاوَالْمُرُوَّةَ مِنْ شَعَائِرِ اللّٰهِ
 فَمَنْ حَجَّ الْبَيْتِ اَوْ اعْتَمَرَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ اَنْ يَّطُوْفَ بِهِمَا
 وَمَنْ تَطَوَّعَ خَيْرًا فَاِنَّ اللّٰهَ شَاكِرٌ عَلِيْمٌ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ
 وَآلِ مُحَمَّدٍ.

اللہ سب سے بڑا ہے۔ اہل سب سے بڑا ہے۔ اللہ سب سے بڑا ہے۔ اور اللہ
 ہی کے لئے سب تعریفیں ہیں۔ سوائے خدائے واحد و یکا و بے نیاز کے کوئی
 بھی لائق عبادت نہیں ہے۔ نہ اس کی بیوی ہے اور نہ اولاد، نہ اس کی حکومت

عرفانِ حج

میں اس کا کوئی شریک ہے۔ اور نہ ہی اس کی معاونت کے لئے کوئی مددگار ہے۔ اس کی کبریائی اور بڑائی کو بیان کرو۔ اے اللہ تو نے اپنی نازل کردہ کتاب میں فرمایا ہے۔ مجھے پکارو میں تمہاری پکار کا جواب دوں گا۔ ہم نے تجھے پکارا ہے اے ہمارے پروردگار ہمیں معاف فرما۔ تو نے ہمیں حکم دیا ہے بے شک تو وعدہ کی خلاف ورزی نہیں کرتا۔ اے ہمارے پروردگار ہم نے ایک ندادینے والے کو ندادیتے ہوئے سنا ہے جو ایمان کے لئے ندادے رہا تھا کہ اپنے پروردگار پر ایمان لاؤ۔ اے ہمارے پروردگار ہم ایمان لائے۔ اے ہمارے پروردگار ہمارے گناہوں کو معاف فرما۔ ہماری خطاؤں کو معاف فرما اور ہمیں نیک لوگوں کے ساتھ شمار فرما۔ اے ہمارے پروردگار جو کچھ تو نے اپنے رسولوں کے ذریعے ہمارے ساتھ وعدہ فرمایا ہے اس کو پورا فرما۔ اور روز قیامت ہمیں رسوا نہ فرما۔ بے شک تو وعدہ خلافی نہیں فرماتا۔ اے ہمارے پروردگار ہم نے تجھ پر توکل کیا ہے۔ تیری طرف توجہ معافی کی طرف بازگشت ہے۔ اے ہمارے پروردگار ہمیں فرما گئے ہیں، ہمارے دلوں میں ایمان والوں کے لئے فیڑھا پین پیدا نہ فرما۔ اور ہمارے ان بھائیوں کو جو ایمان میں ہم سے سبقت لے۔ اے ہمارے پروردگار بے شک تو رحم کرنے والا ہے۔ اے میرے پروردگار مجھے معاف فرما۔ اور جو کچھ تو جانتا ہے اس سے درگزر فرما اس لئے کہ جو کچھ تو جانتا ہے وہ ہم نہیں جانتے۔ تو غلبے والا محترم اللہ ہے۔ بے شک صفا اور مروہ اللہ کی نشانیوں میں سے ہیں۔ پس جو کوئی بیت اللہ کا حج یا عمرہ کرے تو اس کے لئے کوئی حرج نہیں کہ وہ ان دونوں کے درمیان طواف کرے۔ پس جنہوں نے خیر کی اطاعت کی بیشک اللہ شکر کرنے والا اور جاننے والا ہے۔ اے معبود رحمت نازل کر محمد و آل محمد پر۔

عرفانِ حج

تیسرے چکر کی دعا (صفا سے مروہ)

اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ رَبَّنَا اَتُوبُ اِلَيْكَ
وَاعْفِرْ لَنَا اِنَّكَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ الْخَيْرَ
كُلَّهُ عَاجِلَهُ وَاَجَلَهُ وَاَسْتَغْفِرُكَ لِذَنْبِیْ وَاَسْئَلُكَ
رَحْمَتَكَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ رَبِّ اغْفِرْ وَاَرْحَمْ وَاَعْفُ وَتَكْرَمْ
وَتَجَاوَزْ عَمَّا تَعْلَمُ اِنَّكَ تَعْلَمُ مَا لَا نَعْلَمُ اِنَّكَ اَنْتَ اللّٰهُ الْاَعَزُّ
الْاَكْرَمُ رَبِّ زِدْنِیْ عِلْمًا وَّلَا تُرِغْ قَلْبِیْ بَعْدَ اِذْهَبَتْ نِیَّتِیْ وَهَبْ
لِیْ مِنْ لَّدُنْكَ رَحْمَةً اِنَّكَ اَنْتَ الْوَهَّابُ اَللّٰهُمَّ عَلِّمْنِیْ فِی
سَمْعِیْ وَبَصَرِیْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ
الْقَبْرِ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ سُبْحَانَكَ اِنِّیْ كُنْتُ مِنَ الظَّالِمِیْنَ اَللّٰهُمَّ
اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْكُفْرِ وَالْفَقْرِ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِرِضَاكَ مِنْ
سَخَطِكَ وَبِمُعَافَاتِكَ مِنْ عُقُوْبَتِكَ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْكَ لَا
اُحْصِیْ نِعْمَةً عَلَیْكَ اَنْتَ كَمَا اُنِیْتُ عَلٰی نَفْسِكَ فَلَكَ
الْحَمْدُ حَتّٰی تَرْضٰی اِنَّ الصُّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَائِرِ اللّٰهِ فَمَنْ حَجَّ
النَّبِیَّتِ اَوْ اعْتَمَرَ فَلَا جُنَاحَ عَلَیْهِ اَنْ یَطُوفَ بِهِمَا وَمَنْ تَصَوَّغَ
خَیْرًا فَاِنَّ اللّٰهَ شَاكِرٌ عَلِیْمٌ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّآلِ مُحَمَّدٍ
اللّٰهُ سُبُّهُ سَبُّ اَبِيٍّ - اللّٰهُ سُبُّهُ سَبُّ اَبِيٍّ - اللّٰهُ سُبُّهُ سَبُّ اَبِيٍّ - اور اللّٰهُ
ہی کیلئے سب تعریفیں ہیں - اے ہمارے پروردگار ہمارے لئے ہمارے نور کو
مکمل فرما - اور بھی معاف فرما - بے شک تو ہر شے پر قادر ہے - میرے اللہ میں
تجھ سے جلدی اور تمام خیر کا سوال کرتا ہوں - اور تجھ سے اپنے گناہوں کی

عرفانِ حج

معافی مانگتا ہوں۔ اے رحم کرنے والوں میں سے سب سے زیادہ رحم کرنے والے، میں تجھ سے تیری رحمت کا سوال کرتا ہوں۔ اے میرے پروردگار معاف فرما۔ رحم فرما۔ معاف کر دے۔ اور جو کچھ تو جانتا ہے اس سے درگزر فرما۔ کیونکہ ہم وہ نہیں جانتے۔ کیونکہ تو غلبے اور عزت والا پروردگار ہے۔ اے میرے اللہ میرے علم میں اضافہ فرما۔ اور ہدایت دینے کے بعد میرے دل کو ٹیڑھا نہ فرما۔ اور اپنی طرف سے رحمت عطا فرما۔ اے عطا کرنے والے۔ اے میرے اللہ۔ میرے کانوں اور آنکھوں میں سلامتی عطا فرما۔ تیرے سوا کوئی معبود نہیں۔ اے میرے اللہ میں تجھ سے عذاب قبر کی پناہ مانگتا ہوں۔ تیرے سوا کوئی معبود نہیں۔ تو منزہ ہے بیشک میں تجاوز کرنے والوں میں سے ہوں۔ اے میرے اللہ میں تجھ سے کفر اور فقر کے بارے میں پناہ مانگتا ہوں۔ میرے اللہ میں تیری خوشنودی کے صدقے میں تیری نافرمانی سے پناہ مانگتا ہوں۔ اور جو کچھ تیری اطاعت کی ہے اس کے صدقے میں تیرے عذاب سے پناہ مانگتا ہوں۔ میں تیری پناہ مانگتا ہوں۔ میں تیری بے شمار تعریف کرتا ہوں۔ جتنی تو نے اپنی آپ تعریف فرمائی ہے۔ تیرے لئے حمد ہے۔ اتنی حمد کہ تو راضی ہو جائے بے شک صفا اور مرہ اللہ کی نشانیوں میں سے ہیں۔ پس جو کوئی بیت اللہ کا حج اور عمرہ کرے تو اس کے لئے کوئی حرج نہیں کہ وہ ان دونوں کے درمیان طواف کرے۔ پس جس نے خیر کی پیروی کی بے شک اللہ شکر کرنے والا اور جاننے والا ہے۔ اے معبود رحمت نازل کر محمد و آل محمد پر۔

چوتھے چکر کی دعا (مرہ سے صفا)

اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُكَ

عرفانِ حج

مِنْ خَيْرٍ مَا تَعْلَمُ وَاعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا تَعْلَمُ وَاسْتَغْفِرُكَ مِنْ
 كُلِّ مَا تَعْلَمُ إِنَّكَ أَنْتَ عَلَّامُ الْغُيُوبِ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ الْمَلِكُ
 الْحَقُّ الْمُبِينُ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ الصَّادِقُ الْوَعْدِ الْأَمِينُ االلَّهُمَّ
 إِنِّي أَسْأَلُكَ كَمَا هَدَيْتَنِي لِلْإِسْلَامِ أَنْ لَا تُنْزِعَهُ مِنِّي حَتَّى تَتَوَّ
 قَانِي وَأَنَا مُسْلِمٌ االلَّهُمَّ اجْعَلْ فِي قَلْبِي نُورًا وَفِي سَمْعِي نُورًا وَ
 فِي بَصَرِي نُورًا االلَّهُمَّ اشْرَحْ لِي صَدْرِي وَيَسِّرْ لِي أَمْرِي وَ
 ااعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ وَسْوَاسِ الصُّدُورِ وَشَتَاتِ الْأَمْرِ وَفِتْنَةِ الْقَبْرِ
 االلَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا يَلِجُ فِي اللَّيْلِ وَشَرِّ مَا يَلِجُ فِي
 النَّهَارِ وَمِنْ شَرِّ مَا تَهْبُ بِهِ الرِّيَّاحُ يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ سُبْحَانَكَ
 مَا عَبْدُكَ حَقٌّ عِبَادَتِكَ يَا اللَّهُ سُبْحَانَكَ مَا ذَكَرْنَاكَ حَقٌّ
 ذِكْرِكَ يَا اللَّهُ رَبِّ اغْفِرْ وَارْحَمْ وَاعْفُ وَتَكْرَمْ وَتَجَاوَزْ عَمَّا
 تَعْلَمُ إِنَّكَ تَعْلَمُ مَا لَا تَعْلَمُ إِنَّكَ أَنْتَ اللَّهُ الْأَعَزُّ الْأَكْرَمُ إِنَّ
 الصُّفَا وَالْمُرُوءَةَ مِنْ شَعَائِرِ اللَّهِ فَمَنْ حَجَّ الْبَيْتَ أَوْ اعْتَمَرَ
 فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ أَنْ يَطُوفَ بِهِمَا وَمَنْ تَطَوَّعَ خَيْرًا فَإِنَّ اللَّهَ
 شَاكِرٌ عَلِيمٌ االلَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ.

اللہ سب سے بڑا ہے۔ اللہ سب سے بڑا ہے۔ اللہ سب سے بڑا ہے اور اللہ ہی
 کے لئے سب تعریفیں ہیں۔ میرے اللہ میں تجھ سے تیری اس خیر کے بدلے
 سوال کرتا ہوں جو تو جانتا ہے۔ اور اس شر سے تیری پناہ مانگتا ہوں جو تیرے علم
 میں ہے۔ اور اس کے شر سے تیری پناہ مانگتا ہوں جس کے شر کو تو جانتا ہے اور
 تجھ سے ان تمام گناہوں کی معافی مانگتا ہوں جو تیرے علم میں ہیں۔ کیونکہ تو
 غیب کا علم رکھتا ہے اے بادشاہ حق روشن دلائل والے اللہ تیرے سوا کوئی معبود

عَرَفَانِ حَجَّ

نہیں۔ محمدؐ اللہ کے رسولؐ ہیں۔ سچے وعدے والے اور امانتدار ہیں۔ اے اللہ میں تجھ سے اسی طرح سوال کرتا ہوں جس طرح تو نے اسلام کے لئے ہدایت کی ہے۔ اس ہدایت کو مجھ سے میرے مرنے تک نہ چھیننا۔ اور میں مسلمان ہوں۔ اے میرے اللہ میرے سینے کو کھول دے۔ میرے کام کو آسان کر دے۔ اور سینے کے دوسو سوں سے مجھے بچالے۔ اور اس شر سے محفوظ فرما جو رات میں داخل ہوتے ہیں۔ اور اس شر سے محفوظ فرما جو دن میں داخل ہوتا ہے۔ اس شر سے جو ہواؤں میں ہے۔ اے رحم کرنے والوں میں سے سب سے زیادہ رحم کرنے والے۔ تو پاک و پاکیزہ ہے۔ ہم نے تیری عبادت کا حق ادا نہیں کیا۔ اے اللہ ہم نے تیری یاد کا حق ادا نہیں کیا۔ اے اللہ اے پروردگار معاف فرما۔ رحم فرما۔ اور جو کچھ تو جانتا ہے اس سے درگزر فرما۔ کیونکہ ہم وہ نہیں جانتے۔ بے شک صفا اور مردہ اللہ کی نشانیوں میں سے ہیں۔ پس جو کوئی اللہ کے گھر کا حج یا عمرہ کرے اس کے لئے کوئی حرج نہیں کہ ان دونوں کے درمیان طواف کرے اور جو خیر کی پیروی کرے پس اللہ شکر کرنے والا اور جاننے والا ہے۔ اے معبود ارحمت نازل کر محمدؐ و آل محمدؐ پر۔

پانچویں چکر کی دعا (صفا سے مروہ)

اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ سُبْحَانَكَ مَا شَكَرْنَاكَ حَقَّ شُكْرِكَ يَا اَللّٰهُ اَللّٰهُمَّ حَبِّبْ اِلَيْنَا الْاِيْمَانَ وَ زَيْنَةَ فِى قُلُوْبِنَا وَ كَرِهَ الْاِيْمَانِ الْكُفْرَ وَالْفُسُوْقَ وَالْعِصْيَانَ وَ اجْعَلْنَا مِنْ الرَّاشِدِيْنَ رَبِّ اغْفِرْ وَ ارْحَمْ وَ اعْفُ وَ تَكْرَمْ وَ تَجَاوِزْ عَمَّا تَعْلَمُ اِنَّكَ تَعْلَمُ مَا لَا نَعْلَمُ اِنَّكَ اَنْتَ اللّٰهُ الْاَعَزُّ الْاَكْرَمُ اَللّٰهُمَّ

عرفانِ حج

وَقِنِي عَذَابَكَ يَوْمَ تَبْعُثُ عِبَادَكَ اللَّهُمَّ اهْدِنِي بِالْهُدَى وَ
نَفْسِي بِالتَّقْوَى وَاعْفِرْ لِي فِي الْأَخِرَةِ وَالْأُولَى اللَّهُمَّ ابْسُطْ
عَلَيْنَا مِنْ بَرَكَاتِكَ وَرَحْمَتِكَ وَفَضْلِكَ وَرِزْقِكَ اللَّهُمَّ
إِنِّي أَسْأَلُكَ النِّعَمَ الْمُقِيمَ الَّذِي لَا يَحُولُ وَلَا يَزُولُ أَبَدًا اللَّهُمَّ
اجْعَلْ فِي قَلْبِي نُورًا وَفِي بَصَرِي نُورًا وَفِي لِسَانِي نُورًا وَعَنْ
يَمِينِي نُورًا وَمِنْ فَوْقِي نُورًا وَاجْعَلْ فِي نَفْسِي نُورًا وَعَظْمَ لِي
نُورًا رَبِّ اشْرَحْ لِي صَدْرِي وَيَسِّرْ لِي أَمْرِي إِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ
مِنْ شَعَائِرِ اللَّهِ فَمَنْ حَجَّ الْبَيْتَ أَوْ اعْتَمَرَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ أَنْ
يَطُوفَ بِهِمَا وَمَنْ تَطَوَّعَ خَيْرٌ فَإِنَّ اللَّهَ شَاكِرٌ عَلِيمٌ اللَّهُمَّ
صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ.

اللہ سب سے بڑا ہے۔ اللہ سب سے بڑا ہے۔ اللہ سب سے بڑا ہے۔ سب
تعریفیں اللہ ہی کے لئے مخصوص ہیں۔ تو منزہ ہے۔ اور کتنی بلند و بالا شان
ہے۔ اے اللہ ہماری طرف سے ایمان کو پسند فرما اور اس کے ذریعے ہمارے
دلوں کو مزین فرما اور ہماری طرف سے کفر و نافرمانی اور فسق و فجور کو ناپسند فرما
اور ہمیں عقلمندوں میں سے قرار دے۔ اے میرے اللہ معاف فرما۔ رحم فرما۔
معاف فرما۔ اور جو کچھ تو جانتا ہے اس سے درگزر فرما۔ کیونکہ وہ ہم نہیں
جانتے۔ اے اللہ تو غلبے والا اور کرامت والا ہے۔ اے اللہ تو مجھے اس دن کے
عذاب سے محفوظ فرما جس دن تو لوگوں کو دوبارہ زندہ کرے گا۔ اے میرے
اللہ مجھے ہدایت کے ساتھ ہدایت فرما اور تقویٰ کے ساتھ مجھے پاک فرما۔ اور
آخرت میں مجھے معاف فرما۔ اور بہتر یہ ہے۔ اے میرے اللہ تو ہم پر اپنی
برکتوں، رحمتوں، فضل و کرم اور رزق کے دروازے کھول دے۔ اے میرے

عرفانِ حقیق

اللہ میں تیری ان نعمتوں کا سوال کرتا ہوں جو ہمیشہ رہنے والی ہوں۔ میرے اللہ میرے دل کو نورانی بنا۔ میرے کانوں اور آنکھوں کو نورانی بنا۔ میری زبان میں نور پیدا فرما۔ میرے دائیں بائیں اور اوپر نور قرار دے۔ اور میرے نفس میں نور قرار دے۔ میرے لئے نور کو عظیم قرار دے۔ اے میرے اللہ میرے سینے کو کشادہ فرما۔ میرے لئے کام کو آسان فرما۔ بے شک صفا اور مروہ اللہ کی نشانیوں میں سے ہیں۔ پس جو کوئی حج کرے یا عمرہ کرے تو اس پر کوئی حرج نہیں کہ وہ ان دونوں کے درمیان طواف کرے۔ اور جو خیر کی پیروی کرے۔ پس اللہ تعالیٰ شکر کرنے والا اور جاننے والا ہے۔ اے معبود! رحمت نازل کر محمدؐ و آل محمدؐ پر۔

چھٹے چکر کی دعا (مروہ سے صفا)

اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ وَ اَللّٰهُ اَكْبَرُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَللّٰهُ وَحْدَهُ
صَدَقَ وَعْدُهُ وَ نَصَرَ عَبْدُهُ وَ هَزَمَ الْاَحْزَابَ وَحْدَهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَللّٰهُ
وَ لَا نَعْبُدُ اِلَّا اِيَّاهُ مُخْلِصِيْنَ لَهٗ الدِّيْنَ وَلَوْ كَرِهَ الْكَافِرُونَ اَللّٰهُمَّ
اِنِّىْ اَسْأَلُكَ الْهُدٰى وَ التَّقٰى وَ الْعَافِىَّ وَ الْغِنٰى اَللّٰهُمَّ لَكَ
الْحَمْدُ كَمَا لَدٰى تَقْوٰى وَ خَيْرٌ اِمَّا نَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ اِنِّىْ اَسْأَلُكَ
رِضَاكَ وَ الْجَنَّةَ وَ اَعُوْذُبِكَ مِنْ سَخَطِكَ وَ النَّارِ وَ مَا يُقْرَبُنِىْ
اِلَيْهَا مِنْ قَوْلٍ اَوْ فِعْلٍ اَوْ عَمَلٍ اَللّٰهُمَّ بِنُورِكَ اهْتَدَيْنَا وَ
بِفَضْلِكَ اِسْتَعْنَيْنَا وَ فِى كُنْفِكَ وَاِنْعَامِكَ وَ عَطَايِكَ وَ
اِحْسَانِكَ اَصْبَحْنَا وَ اَمْسَيْنَا اَنْتَ الْاَوَّلُ فَلَا قَبْلَكَ شَيْءٌ وَ
الْاٰخِرُ فَلَا بَعْدَكَ شَيْءٌ وَ الظَّاهِرُ فَلَا شَيْءٌ فَوْقَكَ وَ الْبَاطِنُ فَلَا

عرفانِ حج

هَسْبِيَ ذُنُوبُكَ نَعُوذُ بِكَ مِنَ الْاِفْلَاسِ وَالْكَسَلِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ
وَلِسْتِنَةِ الْغِنَى وَنَسْتُكَ الْقُوْرَ بِالْجَنَّةِ رَبِّ اغْفِرْ وَاَرْحَمْ وَاَعْفُ
وَتَكْرِّمْ وَتَجَاوَزْ عَمَّا تَعْلَمُ إِنَّكَ تَعْلَمُ مَا لَا نَعْلَمُ إِنَّكَ أَنْتَ اللَّهُ
الْأَعَزُّ الْأَكْرَمُ إِنَّ الصُّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَائِرِ اللَّهِ فَمَنْ حَجَّ
الْبَيْتَ أَوْ اعْتَمَرَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ أَنْ يَطَّوَّفَ بِهِمَا وَمَنْ تَطَوَّعَ
خَيْرًا فَإِنَّ اللَّهَ شَاكِرٌ عَلِيمٌ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ.

اللہ سب سے بڑا ہے۔ اللہ سب سے بڑا ہے۔ اللہ سب سے بڑا ہے۔ اور اللہ
ہی کے لئے سب تعریفیں ہیں۔ سوائے اللہ کے کوئی معبود یکساں نہیں۔ اس نے
اپنے وعدے کو سچا کیا۔ اس نے اپنے بندے کی مدد فرمائی اور تباہیوں کو
ٹکست دی۔ سوائے اللہ کے کوئی معبود نہیں ہم صرف اسی کی عبادت کرتے
ہیں۔ اسی کے دین کے مخلص ہیں۔ خواہ کافر یا پسند ہی کیوں نہ کریں۔ اے
میرے اللہ میں ہدایت، تقویٰ، پاکدامنی اور ثروت مندی کا سوال کرتا ہوں۔
اے اللہ جس طرح تو نے فرمایا ہے ویسے ہی تیری حمد ہے اور اس سے بھی بہتر
جو تو نے فرمایا ہے۔ اے میرے اللہ میں تیری خوشنودی اور جنت کا سوال کرتا
ہوں اور تیری نافرمانی اور جہنم سے پناہ مانگتا ہوں۔ اور اس چیز سے جو قول و
فعل اور عمل کے ذریعے مجھے جہنم کے قریب کرے۔ اے میرے اللہ تو نے
اپنے نور سے ہمیں ہدایت فرمائی۔ اپنے فضل و کرم سے مستغنی فرمایا اور تیرے
کرم، تیری عطا اور تیرے احسان میں ہم نے صبح و شام کی۔ تو ایسا پہلا ہے کہ
جس سے پہلے کوئی شے نہیں۔ اور تو وہ آخری ہے جس کے بعد کوئی شے نہیں۔
تیرے اوپر کوئی شے نہیں۔ تیرے بغیر کوئی شے باطن نہیں۔ ہم تیری پناہ مانگتے
ہیں مفلسی سے، سستی سے، عذابِ قبر سے اور دوامندی کے فتنے سے اور جنت

عرفان حج

کاروان عسکری

کاروان عسکری زیر اہتمام جی بی ٹور اینڈ ٹراولس لکھنؤ اپنے گزشتہ ٹورز کی کامیابی پر خدا کا شکر ادا کرنے کے بعد اس سال کے پروگرام کا اعلان کرتے ہوئے فخر محسوس کرتا ہے۔ یہ ٹورز حجۃ الاسلام والمسلمین الحاج مولانا سید صفی حیدر صاحب کی زیر نگرانی اور ہندوستان کے مایہ ناز خدمت گزار، ہمدرد، حجاج، بزرگ عالم دین معلم حج الحاج مولانا سید ظفر عباس صاحب (0532-2656925) کی قیادت اور فاضل حوزہ علمیہ قم حجۃ الاسلام الحاج مولانا سید تقی عسکری صاحب (9415152588) کی معاونت میں روانہ ہوں گے۔ ٹورز کے ہمراہ طبی امداد کے لئے تجربہ کار ڈاکٹر رہیں گے۔

نوٹ: (1) تمام ٹورس میں رجسٹریشن کیلئے ایڈوانس کی رقم صرف 20,000 جمع کرنا ضروری ہے۔ (2) تاریخ روانگی سے 20 دن قبل پوری رقم پاسپورٹ اور فوٹو وغیرہ ادارہ میں جمع کروینا ضروری ہے۔ یہ سفر صرف انٹرنیشنل پاسپورٹ پر ہونگے۔ ان اخراجات میں ایئر پورٹ سے روانگی سے ایئر پورٹ واپسی تک کے اخراجات میں ہوائی جہاز کا کرایہ، تمام ملکوں کی ویزا فیس، طعام و قیام، ایئر پورٹ ٹیکس تمام مقامی آمد و رفت کے اخراجات شامل ہیں۔ قربانی کا خرچ الگ سے ہوگا تمام ٹورز میں محدود سیٹیں ہیں، لہذا جلد بکنگ کرائیں اور ہمارے ٹورز میں شریک ہو کر اپنے فرائض کو ادا فرمائیں۔

کاروان کا نام : کاروان عسکری (G.B. Tours & Travels)

کاروان کا پتہ : نائیک یوسف اپارٹمنٹس، 5، وکٹوریہ اسٹریٹ، چوک، لکھنؤ-3

فون نمبر : (O) 2260743, (R) 2246717

ای میل ایڈریس gb_tours-travels@yahoo.com

عرفان حج

کے لئے کامیابی کا سوال کرتے ہیں۔ اسے پروردگار معاف فرما اور رحم فرما۔ اور معاف فرما اور کرم فرما۔ اور جو کچھ تیرے علم میں ہے۔ اس سے درگزر فرما۔ کیونکہ ہم وہ کچھ نہیں جانتے۔ بیشک تو غالب اور عزت والا اللہ ہے۔ بے شک صفا اور مروہ اللہ کی نشانیوں میں سے ہیں۔ پس جو کوئی بیت اللہ کا حج یا عمرہ بجا لائے اس کے لئے کوئی حرج نہیں کہ ان دونوں کے درمیان طواف کرے۔ اور جو بھلائی کی پیروی کرے پس بیشک اللہ تعالیٰ شکر کرنے والا اور جاننے والا ہے۔ اے معبود رحمت نازل کر محمد و آل محمد پر۔

ساتویں چکر کی دعا (صفا سے مروہ)

اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ كَبِيْرًا وَّالْحَمْدُ لِلّٰهِ كَثِيْرًا اَللّٰهُمَّ
حَبِّبْ اِلَيَّ الْاِيْمَانَ وَزَيِّنْهُ فِى قَلْبِىْ وَكَرِّهْ اِلَيَّ الْكُفْرَ وَالْفُسُوْقَ
وَالْعِصْيَانَ وَاَجْعَلْنِىْ مِنَ الرَّاشِدِيْنَ رَبِّ اغْفِرْ وَاَرْحَمْ وَاَعْفُ وَ
تَكْرُمْ وَتَجَاوِزْ عَمَّا تَعْلَمُ اِنَّكَ تَعْلَمُ مَا لَا نَعْلَمُ اِنَّكَ اَنْتَ اللّٰهُ
الْاَعَزُّ الْاَكْرَمُ اَللّٰهُمَّ اخْتِمْ بِالْخَيْرَاتِ اَجَالَنا وَحَقِّقْ بِفَضْلِكَ
اَمَالَنا وَسَهِّلْ لِنُلُوْغِ رِضَاكَ سُبُلَنَا وَحَسِّنْ فِىْ جَمِيْعِ الْاَحْوَالِ
اَعْمَالَنا يَا مُنْقِذَ الْغُرَقَى يَا مُنْجِىَ الْهَلَكِىْ يَا شَاهِدَ كُلِّ نَجْوَى يَا
مُنْتَهَى كُلِّ شَكْوَى يَا قَدِيْمَ الْاِحْسَانِ يَا دَائِمَ الْمَعْرُوْفِ يَا مَنْ
لَا عِصْيَ بَشَى عَنْهُ وَلَا بُدْلُ كُلِّ شَىْءٍ مِنْهُ يَا مَنْ رِزْقُ كُلِّ شَىْءٍ
عَلَيْهِ وَ مَصِيْرُ كُلِّ شَىْءٍ اِلَيْهِ اَللّٰهُمَّ اِنِّىْ عَائِدٌ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا
اَعْطَيْسَنَا وَمِنْ شَرِّ مَا مَنَعْتَنَا اَللّٰهُمَّ تَوَلَّنَا مُسْلِمِيْنَ وَالْحَقَّقْنَا
بِالصَّالِحِيْنَ غَيْرِ خَزَايَا وَلَا مَفْتُوْنِيْنَ رَبِّ يَسِّرْ وَلَا تَعَسِّرْ رَبِّ

عرفانِ حج

يَسْلِمُ بِالْخَيْرِ إِنَّ الصَّافِ وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَائِرِ اللَّهِ فَمَنْ حَجَّ الْبَيْتَ
اتَّبَعْتُمْ مَرًّا فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ أَنْ يَطَّوَّفَ بِهِمَا وَمَنْ تَطَوَّعَ خَيْرًا
فَإِنَّ اللَّهَ شَاكِرٌ عَلِيمٌ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ وَآلِ
مُحَمَّدٍ.

اللہ سب سے بڑا ہے۔ اللہ سب سے بڑا ہے۔ اللہ سب سے بڑا ہے۔ اور
بہت زیادہ تعریفیں صرف اللہ ہی کے لئے ہیں۔ اے اللہ میری طرف سے
ایمان کو پسند فرما اور اس کے ذریعے میرے دل کو زینت عطا فرما۔ اور میری
طرف سے کفر، فتنہ و فجور اور نافرمانی کو ناپسند فرما اور مجھے ہدایت پانے والوں
میں سے قرار دے اے میرے پروردگار معاف فرما اور رحم فرما اور معاف فرما
اور عزت عطا فرما۔ اور جو کچھ تیرے علم میں ہے اس سے درگزر فرما۔ کیونکہ تو وہ
کچھ جانتا ہے جو ہم نہیں جانتے۔ بے شک تو اللہ غالب عزت والا ہے۔ اے
میرے اللہ ہمارے انجام کو بالآخر قرار دے اور اپنے فضل و کرم سے ہماری
تمناؤں کو پورا فرما۔ اور ہمارے لئے اپنی خوشنودی کے راستوں کو آسان فرما۔
اور ہر حالت میں ہمارے اعمال کو حسین بنا۔ اے غرق ہونے والے کو بچانے
والے، ہلاک ہونے والے کو نجات دلانے والے اے ہر راز کے گواہ۔ ہر
شکایت کی آخری منزل۔ اے ہمیشہ سے احسان کرنے والے اور ہمیشہ کے
لئے نیکی کرنے والے، اے وہ جس سے کوئی شے بے نیاز نہیں اور ہر شے کے
لئے تو ضروری ہے۔ اے وہ ہر شے کا رزق جس کے ذمہ ہے۔ اور ہر شے کو
رزق دینا جس کے لئے ضروری ہے اور ہر شے کی بازگشت اسی کی طرف ہے۔
اے میرے اللہ میں تیری پناہ مانگتا ہوں ہر اس شے کے شر سے جو تو نے ہمیں
عطا فرمائی ہے۔ اور اس چیز کے شر سے جو تو نے ہم سے روک لی ہے۔ اے

عرفان حج

اللہ ہمیں حالت اسلام میں موت دینا اور نیک لوگوں کے ساتھ ملحق کرنا نہ کہ ذلیل و خوار اور فتنہ و فساد کا شکار ہونے والوں کے ساتھ۔ اے پروردگار آسان فرما اور مشکل نہ فرما۔ اور خیر کے ساتھ تمام فرما۔ بے شک صفا اور مردہ اللہ کی نشانیوں میں سے ہیں۔ پس جو کوئی بیت اللہ کا حج یا عمرہ کرے تو اس کے لئے کوئی حرج نہیں کہ وہ ان دونوں کے درمیان طواف کرے جو خیر کی پیروی کرے گا۔ پس اللہ شکر کرنے والا اور جاننے والا ہے۔ اے معبود رحمت نازل کر محمد و آل محمد پر۔

تقصیر

تقصیر کے لغوی معنی کم کرنے اور گھٹانے کے ہیں۔ سعی کے بعد داڑھی یا سر کے تھوڑے سے بال کاٹ لینا یا ناخن کاٹ لینا یہ تقصیر کہلاتی ہے۔

عمرہ مفردہ کا پانچواں واجب رکن تقصیر ہے یعنی صفا و مردہ پر سعی کرنے کے بعد انسان اپنے سر، مونچھ، داڑھی کے کچھ بال یا ناخن کاٹے۔

تقصیر کی نیت : میں عمرہ مفردہ کے احرام کھولنے کیلئے تقصیر کرتا کرتی ہوں قربت الی اللہ۔

(1) نیت خالصتاً اللہ کے لئے کی جائے گی۔

(2) تقصیر سر، داڑھی یا مونچھ کے بال کاٹے جائیں اگر انہیں اکھاڑا یا ٹوچا جائے تو تقصیر درست نہیں ہے۔

(3) ہر انسان اپنی تقصیر خود کر سکتا ہے۔ اگر کوئی شخص کسی دوسرے کی تقصیر کرنا چاہے تو اس کے لئے لازم ہے کہ وہ حالت احرام سے باہر ہو یعنی خود اپنی تقصیر کر چکا ہو۔ لہذا جس شخص نے اپنی تقصیر نہیں کی ہو وہ کسی دوسرے کی تقصیر نہیں کر سکتا۔

عرفان حج

(4) تقصیر کے بعد احرام کھل جاتا ہے اس کے بعد لباس تبدیل کر سکتے ہیں۔

طواف النساء

عمرہ مفردہ کا چھٹا واجب رکن طواف النساء ہے اس کا طریقہ کار بھی اسی طرح ہے جس طرح عمرے کا پہلا طواف انجام دیا تھا صرف نیت کا فرق ہے۔

طواف النساء کی نیت: میں طواف النساء کرتا ہوں / کرتی ہوں عمرہ مفردہ کا قربا الی اللہ۔
طواف النساء کا طواف بھی سات چکروں پر مشتمل ہے۔ یہ حجر اسود سے شروع ہو کر حجر اسود پر ختم ہوگا۔

نماز طواف النساء

یہ دو رکعت نماز مثل طواف خانہ کعبہ ہے صرف نیت کا فرق ہے۔

نیت نماز طواف النساء : میں دو رکعت نماز طواف النساء مقام ابراہیم کے پیچھے پڑھتا ہوں / پڑھتی ہوں۔ قربا الی اللہ۔

(1) ہر طواف، طواف خانہ کعبہ اور دو رکعت نماز جو مقام ابراہیم کے پیچھے ادا کی جاتی ہے اس کا مجموعہ ہے۔

(2) اگر کوئی مرد یا عورت تقصیر کے بعد طواف النساء انجام نہ دے تو مرد عورت پر اور عورت مرد پر حرام ہو جاتی ہے اسی طرح اگر کنوارہ مرد اور کنواری لڑکی طواف النساء انجام نہ دے تو اس وقت تک شادی نہیں کر سکتے جب تک طواف النساء کو انجام نہ دے لے۔

(3) طواف النساء عام لباس میں بھی کیا جاسکتا ہے۔

عرفان حج

- (4) طواف النساء مکہ سے رخصت ہونے سے قبل کسی بھی وقت انجام دیا جاسکتا ہے۔
- (5) مسجد الحرام اور مسجد نبویؐ میں نماز پوری پڑھنے کا اختیار ہے یعنی وہ مسافر جس پر نماز قصر ہے وہ مسجد الحرام مسجد نبویؐ میں نماز پوری پڑھ سکتا ہے البتہ خانہ کعبہ مسجد نبویؐ کے علاوہ نماز قصر ہوگی۔

سوا د مکہ

معزز عازمین حج آپ کا عمرہ مفردہ تمام ہوا۔ اللہ قبول و مقبول کرے۔ اب جب تک آپ مکہ معظمہ میں ہیں تمام نمازیں مسجد الحرام میں ادا کیجئے کہ یہاں دو رکعت نماز پڑھنے کا ثواب ایک لاکھ رکعت کے برابر ہے کم از کم یہاں ایک قرآن ختم کیجئے۔ ممکن ہو تو اعکاف میں بیٹھئے، مستحب نمازیں پڑھئے، زیادہ سے زیادہ طواف کیجئے، آپ کو کچھ عرصے کے بعد مدینہ منورہ کی حاضری نصیب ہوگی اس عرصہ میں حرم کے اندر کی زیارت اور مکہ کی دیگر زیارتوں کا شرف و ثواب حاصل کیجئے آپ کو معلومات بہم پہنچانے کے لئے ہم آپ کو مختلف زیارات اور مقدس مقامات کی تفصیل بتائیں گے لیکن پہلے کچھ عمرہ کے بارے میں آپ صرف ایک ماہ میں اپنا عمرہ ایک بار کر سکتے ہیں دیگر عمرے آپ اپنے عزیز واقرباء، والدین اور خاندان کے دیگر افراد کے لئے کیجئے کہ یہ ان کی محبتوں کا قرض ہے۔

عرفان حج

مہدی ٹورز اینڈ ٹراول

الحمد للہ 98 سال سے زائرین و حجاج کرام کی خدمت کرنے والا ہندوستان کا واحد قدیم ترین ادارہ ہے۔ اس سال بھی اپنا قافلہ انشاء اللہ حج بیت اللہ زیارات چھارہ معصومین علیہم السلام 2 جنوری 2006ء کو ممبئی سے روانہ ہوگا اور واپسی دہلی اور ممبئی شہر میں ہوگی۔ عاشورا ہم لوگ کربلا میں کریں گے۔ مجالس و مسائل حج کے لئے عالم دین ہمارے ساتھ رہیں گے۔

کاروان کا نام : مہدی ٹورز اینڈ ٹراول

کاروان کا پتہ : 20/24 ڈھبوا سٹریٹ، ممبئی نمبر 3

فون نمبر : 23463237 (O)

فیکس نمبر : 2343 8590

موبائل نمبر : 9820057012

کاروان عباس (کراچی)

میریامت سے دولت مند طبقہ تفریح کے لئے جبکہ متوسط طبقہ تجارت کی غرض سے اور غریب لوگ خود نمائی اور شہرت کے حصول کی قصد سے حج کریں گے۔ حج کے سلسلے میں ضیاء الحسن راجانی اور ثقت الاسلام مولانا عابد قمبری صاحب کا نام نیا نہیں ہے۔

مکہ معظمہ

مکہ معظمہ کے بارے میں میں نے گزشتہ اوراق میں بھی تحریر کیا تھا کہ جسے قرآن حکیم نے بکرمبارک اور بلدالامین کہا ہے یہ وہ عظیم شہر ہے جہاں سے دنیا بچھائی گئی اسی لئے اس کو ناف زمین کہتے ہیں یہیں سے اسلام کا طلوع ہوا۔ یہی وہ شہر ہے جہاں رسولؐ کے اجداد رہتے تھے۔ حضورؐ سرور کائنات کو اس شہر سے بہت محبت تھی۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ
لِمَكَّةَ مَا أَطْيَيْتُكَ مِنْ بَلَدٍ وَأَحْبَبْتُ إِلَيَّ وَلَوْ كَانَ أَنَّ قَوْمِي
أَخْرَجُونِي مِنْكَ مَا سَكَنْتُ غَيْرَكَ (ترمذی)

حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مکہ کو مخاطب کر کے ارشاد فرمایا کہ تجھ سے زیادہ پاکیزہ کوئی شہر نہیں اور نہ کوئی شہر تجھ سے زیادہ مجھے محبوب ہے اور اگر میری قوم والوں نے مجھے نکال نہ دیا ہوتا تو میں تیرے سوا کہیں نہیں رہتا۔

حاضری اس پاکیزہ ترین شہر و رسول خدا کے اس محبوب ترین شہر میں ہو رہی تھی۔
عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَدِيٍّ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ

عرفانِ حج

وَسَلَّمَ وَاقِفًا عَلَى الْحُرُوزَةِ فَقَالَ وَاللَّهِ إِنَّكَ لَحَبِيرُ أَرْضِ اللَّهِ
وَأَحَبُّ أَرْضِ اللَّهِ إِلَيَّ. (ترمذی)

عبداللہ بن عدی کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو حروزہ
(مکہ میں ایک مقام کا نام ہے) میں کھڑے ہوئے دیکھا اور آپ فرما رہے
تھے کہ اے مکہ تو اللہ کی بہترین سرزمین ہے اور اللہ کی نظر میں اللہ کی محبوب
ترین زمین ہے۔

قدم اس بہترین شہر اور اللہ کے اس محبوب ترین شہر کی طرف بڑھ رہے تھے۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ فَتْحِ
مَكَّةَ، إِنَّ هَذَا الْبَلَدَ حَرَمَةُ اللَّهِ يَوْمَ خَلَقَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضَ فَهُوَ
حَرَامٌ بِحُرْمَةِ اللَّهِ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ وَإِنَّهُ لَمْ يَحِلَّ الْقِتَالُ فِيهِ لِأَحَدٍ
قَبْلِي وَلَمْ يَحِلَّ لِي إِلَّا سَاعَةً مِنْ نَهَارٍ فَهُوَ حَرَامٌ بِحُرْمَةِ اللَّهِ إِلَى
يَوْمِ الْقِيَامَةِ لَا يُعْضَدُ شَوْكُهُ وَلَا يُنْفَرُ صَيْدُهُ ۝ وَلَا يُلْتَقَطُ لِقَطْعَةً
إِلَّا مِنْ غَرِفَتِهَا وَلَا يُخْتَلَى خِلَالُهَا (بخاری و مسلم)

ابن عباس سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فتح مکہ کے دن
فرمایا کہ اس شہر کو حرام قرار دیا اللہ نے اس روز سے کہ جس روز آسمان و زمین
کی آفرینش کی، بس اس کی حرمت واجب ہے روز قیامت تک، اور ہرگز نہیں
جائز ہوا اس کے اندر قتال مجھ سے قبل کسی کے لیے اور نہیں جائز ہوا خود میرے
لیے، بجز ایک ساعت روز کے، پس واجب ہے اس کی حرمت یوم قیامت
تک۔ نہ کاٹا جائے گا درخت خاردار اس کے اندر اور نہ تعرض کیا جائے گا شکار
سے اس کے اندر اور نہ اس کے اندر گری ہوئی چیز اٹھائی جائے گی، سوا اس صورت
کے کہ اسے پہنچو یا جائے اور نہ کاٹی جائے گی گھاس اس کے حدود کے اندر۔

عرفانِ حج

رحمت و فضل کی کشش اس سرزمین پر لئے جا رہی تھی جہاں داخلہ کے یہ آداب اور شرائط ہیں اور جہاں کے احترام کو ان قیود سے سب پر واضح اور سب پر روشن کر دیا گیا ہے۔

☆.....☆.....☆

یہ قیود اور یہ آداب تو اللہ کی طرف سے ہر بندہ کے لئے ہیں۔ اہل ادب اور اہل دل نے از خود جو آداب ملحوظ رکھے ہیں، ان کا کیا ذکر کیا جائے۔ اس چودہ سو برس کی مدت میں کتنے ہی ایسے گزرے ہیں جو بغیر کسی رفیق اور بغیر کسی زاوِ راہ کے اپنے کو محض تقدیر الہی کے رد کیے ہوئے اس در پر حاضر ہوئے ہیں۔ کتنے ہی ایسے ہوئے ہیں کہ جو اثنائے سفر میں مسلسل روزے رکھتے ہوئے اور قدم قدم ہنگامہ نماز ادا کرتے ہوئے اس سرزمین پر پہنچے، کتنے ہی ایسے گزر چکے ہیں جو ”خانہ“ نہیں ”صاحب خانہ، بیت“ نہیں ”رب البیت“، شوق دید میں جھکتے ہوئے اور گرتے ہوئے، سر کے بل پہنچے ہیں اور فرماتے ہیں کہ لمان حرم کو حرم اس لیے کہتے ہیں کہ اس کے

حرم را حرم بدان خوانند کہ اندر وے مقام ست. و ابراہیم رادو مقام بودہ است، یکے مقام تن وے و دیگر مقام دلش، مقام تن مکہ و مقام دل خلت، ہر کہ قصد مقام تن وے کند از ہمہ شہوات و لذات اعراض باید کرد (کشف المعجوب)

”حرم کو حرم اس لیے کہا جاتا ہے کہ اس کے اندر مقام ابراہیم ہے اور ابراہیم کے دو مقام تھے۔ ایک ان کے تن کا مقام اور ایک ان کے دل کا مقام۔ مقام دل کو خلعت کہتے ہیں اور مقام تن کا نام مکہ ہے پس جو ان مقام تن کا قصد کرے لازم ہے کہ اپنے کولڈتوں اور خواہشوں سے خالی کرے۔“

عرفانِ حج

مسجد الحرام

یہ مسلمانوں کی سب سے بڑی عبادت گاہ ہے دنیا کی کوئی عبادت اپنی Capacity کے لحاظ سے اتنی بڑی نہیں ہے کہ اس میں بیس سے تیس لاکھ افراد سما جائیں شیخ یسوعی رقطراز ہے کہ حجاز کعبہ دنیا کے تمام معبدوں سے بڑا اور مشہور ہے تاریخ میں سب سے پہلے اس کا ذکر دیودورس الصقلی نے 100 سال قبل مسیح میں کیا تھا (حوالہ النصرائیۃ دادا بہا جلد اول صفحہ نمبر 13)

ڈاکٹر گستاوی بان نے ”تمدن عرب“ میں تحریر کیا ہے کہ عربستان میں کعبہ کے نام سے ایک عبادت گاہ تھی جسے قدیم روایت کے مطابق ابراہیمؑ نے تعمیر کی تھی۔ مسجد الحرام خانہ کعبہ کے ارد گرد ایک شاندار اور عظیم الشان مسجد بنی ہوئی ہے اس مسجد کا نام مسجد الحرام ہے جس کا قرآن حکیم نے متعدد مقام پر تذکرہ کیا۔

سَبَّحْنِ الَّذِی اسْرٰی بَعْبَهُ لَیْلًا مِّنَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ الّٰہِ

المسجد الاقصیٰ“ (سورہ بنی اسرائیل آیت کا نشان نمبر 1)

ہمارے نبی کریم حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسی مسجد الحرام سے اپنے سفر معراج کا آغاز فرمایا تھا۔ پہلے مسلمانان مسجد اقصیٰ کی طرف رخ کر کے نماز پڑھتے تھے 3 ہجری میں جب تحویل قبلہ کا حکم آیا تو بانی اسلام سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے اور مولائے کائنات حضرت علی علیہ السلام نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع میں اپنا رخ خانہ کعبہ کی طرف کر دیا اور مسلمانوں کو حکم دیا کہ آئندہ خانہ کعبہ کی طرف رخ کر کے نماز پڑھا کریں ارشاد رب العزت ہوا ”قُوْا لِ وَجْہِکَ شَطْرَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ“ (ترجمہ) اپنا رخ مسجد الحرام کی طرف کر لیجئے۔ سرزمین مکہ کا قلب مسجد الحرام ہے اور مسجد الحرام کا قلب خانہ کعبہ ہے اکثر لوگ مسجد الحرام کا ادراک نہیں کر پاتے اور خانہ کعبہ، حرم وغیرہ زبان

عرفان حج

روحان و عام ہے بس یہ سمجھ لیجئے کہ خانہ کعبہ مسجد الحرام کے صحن میں ہے۔

حدود حرم

مکہ معظمہ کے اطراف و جوانب کا وہ حصہ جہاں غیر مسلموں کا داخلہ بند ہے پروردگار عالم نے ایک حدود مقرر فرمائی ہے جس میں انسان، حیوانات اور یہاں تک کہ نباتات کو بھی نقصان پہنچانا ممنوع ہے اور اس جگہ کو جائے امن قرار دیا گیا ہے۔ قرآن حکیم میں ارشاد ہوا:

”أَوَلَمْ يَرَوْا أَنَّا جَعَلْنَا حَرَمًا مِّنَّا“

کیا تم نہیں دیکھتے کہ ہم نے حرم کو قتل و غارت اور دوسروں کو اذیت پہنچانے سے جائے امن قرار دیا ہے۔ (حوالہ: سورہ عنکبوت آیت 67)

یہ حدود حرم کے چاروں طرف ہے۔ مشرق کی جانب طائف سے مکہ آتے ہوئے حد زم بھر انہ سے شروع ہوتی ہے یہ مقام مسجد الحرام سے تقریباً تیس کلومیٹر ہے یہاں حکومت نے ستون بنادئے ہیں اور آغاز حرم کی نشاندہی کر دی ہے۔

خانہ کعبہ سے مغرب کی سمت میں مسجد تنعم یا مسجد عائشہؓ وہ جگہ ہے جہاں حدود حرم کا ختم ہوتا ہے یہ جگہ حرم سے 7 کلومیٹر ہے شمال میں ”حدیبیہ“ پر جا کر حدود حرم ختم ہوتی ہے یہ جگہ مسجد الحرام سے 18 کلومیٹر ہے۔

اسی طرح جنوب میں ”اضاءة لین“ حدود حرم ہے یہ جگہ مسجد الحرام سے 12 کلومیٹر پر واقع ہے۔ ان جگہوں پر نشانات کے ذریعے سے واضح کیا گیا ہے کہ یہ حدود حرم ہے یہاں کافروں کا داخلہ ممنوع ہے یہاں صحرائی جانوروں کا شکار کھیلنا حرام ہے یہاں درخت کاٹنا، گھاس اکھاڑنا، کبھی یا مچھر مارنا یہاں تک کہ درخت کے پتے توڑنا بھی منع ہے اور جب یہ میزیں منع ہیں تو انسان کا خون کیسے مباح ہو سکتا ہے نہ جانے سعودی حکومت نے ایرانی حجاج کا خون بہانا کیسے جائز کر لیا۔ مندرجہ بالا چیزوں کی پابندی نہ صرف حجاج کرام پر ہے بلکہ

عرفان حج

حدود حرم کے اندر رہنے والوں پر بھی یہ پابندی ہے کہ حرم کے احترام کو پیش نظر رکھیں اسلامی تعلیمات کا احترام کریں۔ حدود حرم امن کی جگہ ہے، اسلام امن پسندی کا مذہب چند عاقبت نا اندیش کمرشل جہادیوں کی وجہ سے اسلام بدنام ہوا اور اسے دہشت گردا دے کر اسلام کے اصلی چہرے کو مخ کرنے کی مغربی سازش جاری ہے کاش وہ عذیری اس کا مطالعہ کرتے۔

حرم پاک

حرم پاک کا کل رقبہ 160 ہزار مربع میٹر ہے۔ اندرون حرم 432 ستون ہیں۔ حرم بیرونی دیواروں پر سیلیٹی رنگ قیمتی سلوں سے استرکاری کی ہوئی ہے جس سے اس کے ح میں چار چاند لگ گئے ہیں ان سلوں میں ہلکی نیلی دھاریاں ہیں فرش، دیواروں اور چھتوں کل تیرہ لاکھ تیرہ ہزار مربع فٹ سنگ مرمر استعمال ہوا ہے۔ حرم پاک کے پورے فرش سنگ مرمر، سنگ موتی اور قیمتی پتھروں سے بنایا گیا ہے۔ راستوں کو چھوڑ کر پوری عمار کے اتنے وسیع رقبے میں بڑے سائز کے انتہائی قیمتی ہزاروں قالینوں کا گویا دوسرا فرش بنا ہے۔ بالائی منزل پر مکمل طور پر قیمتی قالین بچھے ہوئے ہیں تو وسیع حرم میں مزید ایک نئے ص دروازے اور چودہ چھوٹے دروازوں کا اضافہ ہوا ہے دو دروازے زیر زمین منزل بانے کے لئے بنائے گئے ہیں 89 میٹر اونچے دو نئے میناروں کا اضافہ کیا گیا ہے جو دو سات میناروں کے مماثل ہیں اس جدید عمارت میں متعدد خود کار زینے بھی ہیں، مسجد الحرام میں پندرہ لاکھ افراد کے نماز پڑھنے کی گنجائش موجود ہے 5 لاکھ افراد کی حرم کے چارو طرف واقع صحن کے اندر گنجائش موجود ہے اس طرح بیس لاکھ افراد بیک وقت اندرون ح اور بیرون حرم کو ملا کر نماز پڑھ سکتے ہیں۔

عرفانِ حج

حرمِ پاک کے دروازے

حرمِ پاک کے چاروں طرف کل 95 دروازے ہیں جن پر نمبر پڑے ہوئے ہیں اور وازوں کے نام بھی تحریر ہیں ان میں کچھ دروازے ایسے ہیں جن پر صرف نمبر ہیں نام نہیں۔ حرم میں داخل ہونے کے لئے بابِ بنی شیبہ کو بڑی فضیلت حاصل ہے البتہ کارون لے حجاج کی رہائش کے پیش نظر ایک ہی دروازے کو استعمال کرتے ہیں جو مناسب ہے وکنہ فضیلت کے حصول میں راستہ کھوجانے کی مصیبت عموماً خواتین و بزرگ حجاج کو پیش آتا ہے۔

خانہ کعبہ کے دروازے اور ان کے نام

دروازے کا نام

واژه

باب الملک عبدالعزیز

سلمہ باب الملک عبدالعزیز (اوپر والی منزل پر جانے کے لئے سیڑھیاں)

باب بدروم اجیاد (تہہ خانہ میں جانے کا راستہ)

باب بدروم اجیاد (تہہ خانہ میں جانے کا راستہ)

باب اجیاد

باب بلال

سلمہ اجیاد و لکھڑ بائی (اوپر جانے کیلئے لفٹ والی سیڑھیاں)

سلمہ اجیاد و لکھڑ بائی (اوپر جانے کیلئے لفٹ والی سیڑھیاں) (دوسری سمت میں)

باب حسنین علیہ السلام -10 باب اسماعیل

باب الصفا -12 سلمہ ابی قیس

سلمہ ابی قیس -14 سلمہ رقم لکھڑ بائی / سلمہ الاقر لکھڑ بائی

عرفان حج

15-	باب داراہ قم الکھر بائی	16-	عبارہ باب بنی ہاشم
17-	باب بنی ہاشم	18-	عبارہ باب علی علیہ السلام
19-	باب علی علیہ السلام	20-	باب العباس علیہ السلام
21-	عبارہ باب العباس	22-	باب قریش / باب النبی
23-	عبارہ باب النبی	24-	باب السلام
25-	عبارہ باب السلام	26-	باب بنی شیبہ
27-	باب الحجون	28-	عبارہ باب المغلاہ
29-	باب المغلاہ	30-	باب المدعی
31-	باب المروہ	32-	باب المراد
33-	باب مراد	34-	سلمر باب مراد الکھر بائی
35-	سلمر مراد الکھر بائی	36-	سلمر مراد الکھر بائی
37-	سلمر باب مراد الکھر بائی	38-	باب المحصب
39-	باب عرفۃ	40-	باب منی
41-	سلمر قریش الکھر بائی	42-	سلمر القرارہ الکھر بائی
43-	باب القرارہ	44-	مزالقان البدروم
45-	الفح	46-	باب الزبیر
47-	بدروم عمر الفاروق	48-	بدروم عمر الفاروق
49-	باب عمر الفاروق	50-	حصیر باب الندوہ
51-	باب الندوہ	52-	باب الشامیہ
53-	سلمر الشامیہ الکھر بائی	54-	سلمر الشامیہ الکھر بائی
55-	باب القدس	56-	باب المدینہ

عرفان حج

57	حسب باب المدینہ	58	باب الحدیثیہ
59	بدروم الحدیثیہ	60	بدروم الحدیثیہ
61	خیبر باب الحمد للہ العباسی	62	باب العمرہ
63	سمر یاب العمرہ	64	بغیر نام
65	سمر فیکۃ الکھر بائی	66	سمر فیکۃ الکھر بائی
67	بغیر نام	68	بغیر نام
69	بغیر نام	70	مدخل النساء
71	بغیر نام	72	بغیر نام
73	بغیر نام	74	بغیر نام
75	باب الملک فہد	76	باب الملک فہد
77	باب الملک فہد	78	سمر باب الملک فہد
79	باب الملک فہد	80	سمر باب الملک فہد
81	باب الملک فہد	82	باب الملک فہد
83	باب الملک فہد	84	بغیر نام
85	بغیر نام	86	بغیر نام
87	بغیر نام	88	بغیر نام
89	بغیر نام	90	بغیر نام
91	سمر الملک فہد الکھر بائی	92	سمر الملک فہد الکھر بائی
93	مدخل النساء	94	بغیر نام
95	بغیر نام		

عرفان حج

خانہ کعبہ کا طلائی دروازہ

بیت اللہ کا دروازہ مکمل اور خالص سونے کا بنا ہوا ہے جسے مکہ مکرمہ کے ایک جوہری شیخ محمد ابراہیم بدر نے بنایا ہے۔ اس طلائی باب کی تعمیر میں ایک کروڑ ۶۴ لاکھ ۲۰ ہزار سعودی ریال خرچ ہوئے اس کی چوکھٹ ”ماکالونخ“ نامی لکڑی سے بنی ہے اس پر موسمی اثرات مرتب نہیں ہوتے یہ دروازہ زمین سے ۵ فٹ بلند ہے۔ زائرین کے سروں کے تقریباً برابر ہونے کی وجہ سے ہجوم میں بھی یہ سر بلند رہتا ہے اس دروازہ کی یہ زریں حالت ہمیشہ سے نہیں تھی اسے ٹھوس سونے کی صورت یا ہوئے ابھی پورے ۲۵ سال بھی نہیں ہوئے ہیں اس کا افتتاح شاہ خالد نے ۲۲ ذی قعدہ ۱۳۹۹ھ (ستمبر ۱۹۷۹ء) میں کیا اس موقع پر ایک باوقار تقریب منعقد ہوئی جس میں شاہی خاندان کے علاوہ غیر ملکی سفراء نے بھی شرکت کی۔

حجر اسود

مسجد الحرام کا دل خانہ کعبہ اور خانہ کعبہ کا دل حجر اسود ہے جس طرح دل کو انسانی جسم میں مرکزی حیثیت حاصل ہوتی ہے اسی طرح خانہ کعبہ میں حجر اسود کو مرکزی حیثیت حاصل ہے۔ خانہ کعبہ کا طواف حجر اسود سے شروع ہوتا ہے اور حجر اسود پر ختم ہوتا ہے اگر ممکن ہو تو ہر چکر میں حجر اسود کو بوسہ دینا چاہئے مگر یہ ممکن نہیں ہے اور خصوصاً حج کے ایام میں تو بالکل ہی ممکن نہیں ہے۔ جو لوگ حجر اسود کو بوسہ نہیں دے سکتے وہ استیلام کرتے ہیں یعنی حجر اسود کی طرف اشارہ کر کے خود اپنے ہاتھوں کو چوم لیتے ہیں۔

حجر اسود بیضوی شکل کا ایک پتھر ہے جس کا رنگ سیاہ ہے اس سیاہ رنگ میں سرخی کی آمیزش بھی نظر آتی ہے۔ حجر اسود خانہ کعبہ کے جنوب مشرقی کونے میں خانہ کعبہ کے طلائی در سے متصل ہے۔

حجر اسود کے بارے میں بہت سی روایتیں ہیں کہتے ہیں کہ حجر اسود جنت کا ایک پتھر ہے جس

عرفان حج

کارنگ پہلے دودھ یا سفید تھا لیکن گنہ گاروں کے لب مس ہوتے ہوتے اس کا رنگ سیاہ ہو گیا۔ دوسری روایت یہ ہے کہ یہ جنت سے آیا ہوا یا قوت ہے جو حضرت آدم علیہ السلام کے ساتھ جنت سے آیا تھا اور تعمیر بیت اللہ کے وقت انہوں نے اسے ایک گوشے میں نصب فرمایا۔ بعض مورخین نے لکھا ہے کہ آج سے چار ہزار سال قبل جب حضرت ابراہیم علیہ السلام تعمیر کعبہ سے فارغ ہوئے تو انہوں نے اپنے نوجوان بیٹے حضرت اسماعیلؑ سے فرمایا کہ ایک صاف اور نمایاں پتھر ڈھونڈ کر لاؤ جسے بیت اللہ کے کونے میں علامت کے طور پر رکھ سکیں تاکہ یہ پتھر آغا ز طواف کے لئے نشانی کے طور پر استعمال ہو سکے۔ لہذا حضرت اسماعیلؑ اس پتھر کی تلاش میں مختلف پہاڑوں پر گئے بالآخر انہیں کوہ البقیس پر یہ پتھر مل گیا جو بڑا چمکدار اور عام پتھروں سے مختلف تھا اپنی آب و تاب کے لحاظ سے ممتاز اور رنگ و روپ میں منفرد تھا۔ ایک رائے یہ بھی ہے کہ یہ پتھر کسی ٹوٹے ہوئے ستارے کا ہے کچھ اسے شہاب ثاقب کا ٹکڑا قرار دیتے ہیں۔ خدائی بہتر جانتا ہے۔

”جامع صغیر“ کی روایت کے مطابق سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ”حجر اسود جنت کے سفید یا قوتوں میں سے ایک یا قوت ہے اس کی نورانیت کو مشرکین کے گناہوں نے سیاہی میں تبدیل کر دیا ہے۔ قیامت کے دن جب اسے میدانِ حشر میں لایا جائے گا تو یہ کوہِ احد کے برابر ہوگا۔ دنیا میں جس نے اسے ہاتھ لگایا یا بوسہ دیا اس کے حق میں شہادت دے گا۔“

حضرت علی علیہ السلام کا ارشاد گرامی ہے تخلیق کائنات کے وقت جب پروردگار عالم نے اپنے بندوں سے حالتِ ارواح میں اپنی ربوبیت کا اقرار لیا اسے ایک کتاب میں درج کر کے حجر اسود میں محفوظ کر دیا تھا۔ لہذا بروز قیامت یہ پتھر ان تمام اقرار کرنے والوں کی گواہی دے گا کہ کس نے اقرار پورا کیا اور کس نے نہیں کیا یعنی کون مومن ہوا اور کون اس اقرار سے پھر کر کافر ہو گیا۔ (کنز العمال جلد 5 صفحہ 177)۔

عرفان حج

حجر اسود ایک مقدس پتھر ہونے کے باوجود زمانے کے توسیع پسندانہ و منتقمانہ مزاج رکھنے والے بادشاہوں اور سرداروں کی چیرہ دستیوں سے محفوظ نہیں رہا۔ بنو نزار جب بنو مضر کے ہاتھوں مکہ سے نکالے گئے تو انہوں نے شب کی تاریکی میں حجر اسود کو اپنے ساتھ لے جانے کی کوشش کی اگرچہ ان کی یہ کوشش کامیاب نہیں ہوئی انہوں نے حجر اسود کو نکال کر ایک اونٹ پر بار کر کے لے جانا چاہا مگر وہ اونٹ مر گیا۔ بنو مضر نے اس کے بعد مسلسل کوشش کی اور یکے بعد دیگرے دوسرے اونٹ پر لا دکر لے جانے کی کوشش کی مگر اونٹ حجر اسود کو لے جانے سے قاصر رہا اور مر جاتا اس کے بعد بنو مضر نے حجر اسود کو زمین چھپا دیا اور فرار ہو گئے اس منظر کو بنو خزاعہ کی ایک عورت دیکھ رہی تھی جس نے اپنی قوم کو اس واقعہ سے مطلع کیا اور اس کی نشاندہی کر کے اسے برآمد کرایا۔ (حوالہ روضۃ الانف جلد اول صفحہ 84)

317 ہجری میں قرامطہ نے مکہ معظمہ پر قبضہ کر لیا تو قرامطہ کے سردار ابو طاہر سلیمان نے 8 ذی الحجہ کو حرم میں اس قدر کشت و خون کیا کہ چاہہ زمزم لاشوں سے اٹ گیا اس کی کوشش تھی کہ کسی طرح حجر اسود اور مقام ابراہیم کو اکھاڑ کر لے جائے علاوہ ازیں اس نے آدمیوں کو میزابِ رحمت (سونے کا پر نالہ) اکھاڑنے پر معمو ر کیا مگر فوراً ہی سر کے بل خانہ کعبہ کی چھت سے نیچے گر پڑا، دوسری طرف مقام ابراہیم کو خدا م حرم نے پہاڑوں کے دامن میں چھپا دیا۔

14 ذی الحجہ 317 ہجری کو جعفر بن حلاج ابو طاہر کے حکم سے حجر اسود کو نکال لیا گیا اور وہ اسے اپنے ساتھ بحرین لے گیا تقریباً 22 سال تک رکن اسود پر یہ جگہ خالی رہی۔ حجاج صرف خالی جگہ کو ہاتھ لگا کر بوسہ دیتے تھے۔ 22 سال بعد یہ پتھر دوبارہ مکہ معظمہ لایا گیا۔ دوسری طرف ابو طاہر اس واقعہ کے بعد چچک کے عارضے میں مبتلا ہو کر اس طرح مرا کہ اس کا جسم پھٹ گیا تھا۔ (حوالہ تاریخ ابن خلدون جلد 5 صفحہ 196)

اس طرح قرامطی، ایک رومی شخص نے بھی خانہ کعبہ کو لے جانے اور اسے نقصان

عرفانِ حج

پہنچانے کی کوشش کی اور حجر اسود کو معمولی نقصان بھی پہنچا مگر آج بھی حجر اسود اپنی جگہ پر موجود اور مرجعِ خلافت ہے اور یہ سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مقدس لبوں کی معجز نمائی ہے کہ آج تک ان گنت مقبولانِ بارگاہ نے آئمہ کے اصحاب نے علماء نے صلحاء نے بزرگانِ دین نے خاصانِ خدا نے اس پتھر کو اسی ذوق و شوق اسی جذب و مستی سے چوما جس طرح حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے چوما تھا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا چومنا تھا کہ شعائرِ حج میں یہ داخل ہو گیا بلکہ طواف کا آغاز ہی اسی مقدس مقام سے قرار پایا۔

رکنِ یمانی

خانہ کعبہ کے چاروں کونے چار ارکان کہلاتے ہیں چاروں کونے کے علیحدہ علیحدہ نام ہیں۔ رکنِ یمانی خانہ کعبہ کا جنوب مشرقی کونہ ہے سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے کہ رکنِ یمانی اور حجر اسود کے درمیانی حصہ پر ستر ہزار فرشتے پروردگار عالم نے مقرر کئے ہوئے ہیں جو ہر طواف کرنے والے کی دعا پرائین کہتے ہیں۔

حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ بھی فرمایا ہے ”رکنِ یمانی اور رکنِ حجر اسود جنت کے دو دروازے ہیں۔“

صادق آل محمد حضرت امام جعفر صادقؑ فرماتے ہیں کہ جنت کی وہ نہر جس میں بندوں کے اعمال ڈالے جاتے ہیں رکنِ یمانی ہے۔

رکنِ یمانی اور حجر اسود کے درمیان رُبْنَا اِنَّا فِی الدُّنْيَا پڑھنا سنت ہے۔ یہ مختصر سا قطعہ زمین، ذوق و شوق کا مرکز، جذب و مستی کی سرزمین، قبولیت دعا کی جگہ، فرشتوں کے نزول کا مقام ہے۔ طواف بیت اللہ میں یہ ٹکڑا خاص اہمیت اور برکت کا حامل ہے۔ طواف کرتے وقت رکنِ یمانی کو ہاتھوں سے مس کیا جاسکتا ہے بشرط یہ کہ کاندھا ٹیڑھا نہ ہو اور اگر ہجوم زیادہ ہو تو ایسے ہی گزر جائے۔

عرفانِ حج

ملتزم

ملتزم کے لغوی معنی لپٹنے کی جگہ ہے۔ پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب یہاں تشریف لائے تھے تو دونوں ہاتھ بلند کر کے خانہ کعبہ سے لپٹ گئے تھے جس کے سبب یہ عمل پوری ملت اسلامیہ کے لئے مسنون قرار پایا۔ حجر اسود اور بیت اللہ کے دروازے کے درمیان خانہ کعبہ کا حصہ ملتزم کہلاتا ہے۔ سات چکر لگانے کے بعد ملتزم پر آہوں کی صدائیں بلند ہوتی ہیں۔ بازوؤں کو دیوار سے لگا کر، سینے کو ملتزم سے چمکا کر، رخساروں کو ملتزم سے مل کر خدائے عزوجل کے حضور گناہوں کی معافی مانگتے ہیں یہ مقام اتنی رفعت، اتنے سوز اور اتنے کرب کا ہے کہ الفاظ اس کیفیت کا احاطہ نہیں کر سکتے، یہاں فکر کی بلندی اور تخیل کی پرواز ساتھ چھوڑ جاتی ہے۔ دل کہتا ہے جب سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے رو رو کر دین کی سرفرازی اور امت کی بخشش کی دعائیں مانگی تھیں تو اس دیوار مقدس میں محبوب خدا کے آنسو ضرور جذب ہوں گے۔ اس مقام پر سرکار کے جسم اطہر کی خوشبو سونگھی جاسکتی ہے۔ یہ دیوار کا حصہ کتنا خوش قسمت ہے کہ جس کو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر نور کے سینہ اطہر، رخسار مبارک اور جسم معنم کے مس ہونے کا شرف حاصل ہے۔ ان پتھر کے ٹکڑوں نے نہ جانے کس کس طرح رو رو کر اس مبارک ساعت کے لئے التجائیں کی ہوں گی اور وہ کون سا بابرکت لمحہ ہوگا جب یہ پتھر خانہ کعبہ کی دیوار کی زینت بنے، ان پتھروں کا وقار، ان کی عظمت دائمی ہوگئی۔ ان پتھروں کی آرزو، صدیوں کی حسرت، شب و روز کی تمناسرکارِ دو عالم کے جسم مطہر کے مس ہونے سے پوری ہوگئی۔ معزز حجاج کرام فخر کیجئے اپنی قسمت پر ناز کیجئے یہ سعادت ہم جیسے گنہ گاروں اور خطا و لغزش کے پیکروں کو ملنا تھی کہ اس مقام پر ہم بھی عمر بھر کے گناہوں کی معافی مانگیں۔ اسی انداز، اسی سنت مطہرہ کی تقلید کرتے ہوئے، گڑ گڑا کر اپنے رب سے بخشش طلب کریں یہ مقام قبولیت دعا کا مقام ہے۔

عرفان حج

مستحجار (مقام ولادت امیر المومنینؑ)

یہ جگہ خانہ کعبہ کے طلائی دروازے کے بالکل پشت پر مغرب کی سمت، رکن یمانی سے 4-5 فٹ پہلے جو جگہ ہے اسی مقام پر سرکار ابوطالب علیہ السلام کی زوجہ محترمہ جناب فاطمہ بنت اسدؑ نے دعا مانگی تھی تو آپ کے لئے رب الیمین نے اپنے بیت میں جناب فاطمہ بنت اسدؑ کے لئے نیا در بنایا تھا روایت کچھ اس طرح ہے کہ جب جناب فاطمہ بنت اسدؑ نے بچے کی ولادت کے آثار کو محسوس کیا تو آپ خانہ خدا میں تشریف لائیں اس وقت خانہ کعبہ کا دروازہ بند تھا۔ آپ رکن یمانی کے برابر والی دیوار کے پاس تشریف لائیں اور اللہ تعالیٰ سے دعا کی حکم خدا سے آپ کے لئے کعبہ میں ایک نیا در بن گیا قادر مطلق اپنی مصلحتوں کو خوب جانتا ہے اگر کعبہ کا دروازہ کھلا ہوتا اور جناب فاطمہ بنت اسدؑ کعبہ کے اندر تشریف لے جاتیں تو علی دشمنی کے مارے ہوئے مورخ یہ لکھ دیتے کہ دروازہ کھلا کوئی بھی کعبہ میں چلا جاتا مگر پروردگار عالم نے کعبہ میں نیا در بنا کر دنیا پر یہ واضح کر دیا کہ اس نے یہ فضیلت علیؑ کیلئے مختص کی تھی۔ جناب فاطمہ بنت اسدؑ جیسے ہی رکن یمانی والی دیوار کے پاس تشریف لے گئیں اور خدا کے حکم سے آپ کیلئے کعبہ میں نیا در بنا دیوار پھر سے بند ہو گئی اس واقعہ کو وہاں پر موجود لوگوں نے بھی دیکھا تو وہ سخت متعجب اور پریشان ہوئے۔ اس واقعہ کے تیسرے دن پیغمبر اسلام حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خانہ کعبہ میں تشریف لے گئے اور اپنے بھائی (حضرت علیؑ علیہ السلام) کو گود میں لیا اور دہن رسالت کا آب زلال دہن امامت میں دیا حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تشریف آوری سے پہلے جناب فاطمہ بنت اسدؑ پریشان تھیں کہ نو مولود نے دو دن کے بعد بھی آنکھیں نہیں کھولیں تھیں لیکن جیسے ہی سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت علیؑ کو اپنی آغوش میں لیا حضرت علیؑ نے فوراً ہی آنکھیں کھول دیں اس طرح آپ نے سب سے پہلے جو چیز دیکھی وہ رسالت کا چہرہ آفتاب عالمتاب تھا۔

عرفانِ حج

لہذا مشکل کے وقت اور طلب حاجت کے لئے زائرین عظام اور حجاج کرام مستحار پر اپنے دونوں ہاتھوں کو کعبہ کی دیوار پر پھیلا کر اپنے چہرے اور شکم کو مس کرتے ہوئے اور دعائیں مانگتے ہیں۔

مقامِ ابراہیمؑ

قرآن حکیم میں ارشاد ہوا ”وَاتَّخِذُوا مِن مَّقَامِ إِبْرَاهِيمَ مُصَلًّی“

(ترجمہ) اور مقامِ ابراہیم (کے پاس) نماز کی جگہ بناؤ۔ (سورہ بقرہ آیت 125)

یہ مقام خلیل اللہ کا مقام ہے جو معمار کعبہ تھے ایک برگزیدہ مقبول بارگاہ جلیل القدر پیغمبر نے اللہ کے گھر کی تعمیر کی پیغمبر زادے نے تعمیر میں اپنے باپ کا ہاتھ بٹایا گویا معمار اور مزدور دونوں پیغمبر اس مزدور کی شان اور عظمت کا کون اندازہ لگا سکتا ہے۔ جو محبوب خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا جدا مجدد اور آخری پیغمبر کا مورث اعلیٰ تھے ایک کائنات کو اس گھر کے گرد گھومنا تھا ان گنت مخلوق خدا کو اس کا طواف کرنا تھا جب خانہ کعبہ کی تعمیر ہو رہی تھی تو ایک پتھر پر حضرت ابراہیم کھڑے ہو کر پتھر چنتے جاتے تھے بیٹا پتھر اٹھا اٹھا کر والد محترم کو دیتا جاتا تھا وہ پتھر جس پر ابراہیم علیہ السلام کھڑے تھے خود بخود اونچا ہوتا جاتا یہاں تک کہ تعمیر مکمل ہو گئی اس پتھر پر خلیل اللہ کے پائے مبارک کا نشان ثبت ہو گیا مقامِ ابراہیم پر یہ نقش قدم زیارت گاہ خلائق ہے اسی مقام کے پیچھے نماز طواف کی دو رکعت نماز پڑھی جاتی ہے اسی مقامِ ابراہیم اور حجر اسود کے درمیان طواف کا حکم ہے۔

مقامِ ابراہیم اس پتھر کا نام ہے جس پر کھڑے ہو کر آج سے چار ہزار سال قبل حضرت ابراہیم علیہ السلام نے لوگوں کو حج کے لئے پکارا تھا یہ چودہ انچ مربع اور 8 انچ موٹا یہ پتھر آنے والی نسلوں اور مسلمانوں کے لئے ایک دینی نشانی یعنی شعار کی حیثیت اختیار کر گیا ہے آس پاس کی پانچ سات میٹرز زمین پر لوگ مقامِ ابراہیم کی پشت پر دو رکعت نماز طواف کے

عرفانِ صحیح

علاوہ مستحبات پڑھتے ہیں اور گریہ و زاری کرتے ہیں یہ پتھر سونے کے ایک گول پنجرے میں رکھا ہوا ہے جس کے چاروں طرف سونے کی گول جالیاں لگی ہوئی ہیں۔

حطیم

میزاب رحمہ کے بالکل نیچے خانہ کعبہ کی دیوار کے سامنے ایک دھنک جیسی نیم گول دائرے والی دیوار ہے اس کے مختلف نام ہیں اسے حجر اسمعیل کے نام سے بھی یاد کیا جاتا ہے اور حطیرہ اسمعیل بھی کہا جاتا ہے۔ بعض روایت کے تحت یہ خانہ کعبہ کا حصہ ہے اور کچھ کے نزدیک یہ خانہ کعبہ میں شامل نہیں ہے۔ یہاں زائرین ذوق و شوق سے مستحب نمازیں پڑھتے ہیں یہاں کی عبادت فضیلت کا درجہ رکھتی ہے یہ بھی چند دوسرے مقامات کی طرح قبولیت کا مقام اور برکتوں اور سعادتوں کی جگہ ہے۔

ختمی مرتبت حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں کہ حطیم کے دروازے پر ایک فرشتہ یہ اعلان کر رہا ہے کہ جو آدمی حطیم میں دو رکعت نماز ادا کرے گا تو اس کے تمام گناہ معاف ہو جاتے ہیں بالکل اسی طرح حطیم کے دوسرے دروازے پر بھی ایک فرشتہ اعلان کر رہا ہے کہ وہ شقی آدمی امت محمدیہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں سے نہیں جو دو رکعت نماز پڑھ کر نکلے اور اس کے گناہ بخش نہ دیئے جائیں۔

ایک روایت کے مطابق جناب ہاجرہ اور حضرت اسمعیل علیہ السلام کی قبر اقدس بھی حطیم میں ہے ایک روایت کے مطابق حطیم میں ستر انبیاء کی قبور ہیں۔ امامت کے چوتھے آفتاب درخشاں، سید الساجدین امام زین العابدین علیہ السلام ملتزم کے علاوہ حطیم میں بھی نماز ادا کرتے تھے۔

مقام معراج النبیؐ

سرکارِ دو عالم نور مجسم حضرت ختمی مرتبت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جناب ام ہانی

عرو فان حج

کے گھر سے معراج پر تشریف لے گئے آپ کی براق بیت ام ہانی سے چند قدم کے فاصلے پر کھڑی تھی یہ جگہ اب بھی شخص ہے آپ باب عبدالعزیز سے مستجار کی طرف جاتے ہوئے برآمدے کی سیڑھی عبور کرنے سے پہلے بائیں جانب برآمدے میں دو دیواریں کلبجی رنگ کی ہیں جو پورے خانہ کعبہ سے رنگ میں جدا ہیں یہی مقام ہے جہاں حضور کو معراج پر لے جانے کے لئے براق آئی تھی۔

کوہ البوقیس

وہ پہاڑ جو صفا و مروہ کی طرف واقع ہے اس پہاڑ کی اور احد کے پہاڑ کی فضیلت مختلف روایات سے ثابت ہے۔ جناب ابن عباسؓ کی روایت کے مطابق یہ وہ پہاڑ ہے جو دنیا میں سب سے پہلے نمودار ہوا تھا۔ زمانہ جاہلیت میں اس پہاڑ کا نام جبل امین تھا۔ اس پہاڑ پر ابو قیس نامی ایک شخص نے اپنا مکان تعمیر کر لیا تھا جس کے بعد اس کا نام کوہ البوقیس پڑ گیا تھا۔ اس پہاڑ کی بلندی 420 میٹر ہے رسول اسلام حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے 9 بعثت مطابق 618 ہجری کو شق القمر کا معجزہ ہمیں دکھایا تھا۔ ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ چودھویں کا چاند تھا ابو جہل ایک یہودی اور کچھ مشرکین کو لے کر رسول اسلام کے پاس آیا اور کہنے لگا اگر آپ نبی ہیں تو کوئی معجزہ دکھائیں آپ نے پوچھا تو کیا معجزہ دیکھنا چاہتا تھا ابو جہل اور یہودی نے کہا کہ آپ چاند کو دو ٹکڑے کر کے دکھادیں آپ نے انگلی کا اشارہ کیا چاند دو ٹکڑے ہو گیا اور ایک حصہ غار حرا اور دوسرا کوہ البوقیس پر نظر آنے لگا اس پر بھی ابو جہل نہ مانا اور کہا کہ محمدؐ نے نظر بندی کی ہے مکہ سے کچھ قافلے تجارت کے لئے گئے ہیں (عرب میں قافلے عموماً رات کو سفر کرتے ہیں) وہ واپس آئیں گے اور اگر انہوں نے اس کی گواہی دی تو ہم مان لیں گے مدتوں بعد جب قافلے آئے اور انہوں نے اس کی گواہی دی کہ ہم نے چاند کو دو ٹکڑے ہوتے ہوئے دیکھا ہے تو ابو جہل نے کہا محمدؐ نے سب کی نظر بندی کر دی

عرفان حج

تھی۔ قرآن حکیم نے بھی اس واقعے کی طرف اشارہ کیا ہے۔ پوری دنیا میں اس معجزے کو دیکھا گیا ہندوستان میں بھی اس وقت کے راجہ ملیبار اور راجہ رتن سین نے خود یہ معجزہ دیکھا۔ یہ واقعہ دیکھ کر اور واقعات کا علم ہونے کے بعد یہ دونوں راجہ مسلمان ہو گئے تھے راجہ رتن سین اپنا راج پاٹ چھوڑ کر سرورد عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ملنے کے لئے آیا اور آپ سے مل کر وطن واپس گیا اور مسلمان ہو گیا۔ امریکہ کی سب سے بڑی لیبارٹری NASA کے ریکارڈ پر بھی یہ بات موجود ہے کہ چھٹی صدی عیسوی میں چاند زوال میں آ گیا تھا اور اس کے دو ٹکڑے ہو گئے معروف ماہر تعلیم پروفیسر انوار احمد زئی جو بقید حیات ہیں انہوں نے NASA کی لیبارٹری کی لائبریری میں خود یہ واقعہ پڑھا ہے۔

مولد مبارک

حضور خاتم النبیین سید المرسلین محبوب رب العالمین حضرت ختمی مرتبت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

معزز عازمین حج عمرہ مفردہ کی تکمیل کے بعد مدینہ منورہ روانگی میں جتنے دن باقی ہیں اس میں ہم اپنے لواحقین و متعلقین اور جن کے بارے میں گذشتہ اوراق میں تفصیل عرض کر چکا ہوں عمرہ کریں زیادہ سے زیادہ طواف کریں، مستحب نمازیں پڑھیں تلاوت قرآن پاک کریں اپنے کاروانوں کی مجلس میں پابندی سے شرکت کر کے اپنے آقا و مولا سرکار سید الشہداء علیہ السلام کے ساتھ قول و قرار کریں اور اپنے آنسوؤں کو مکہ کی مقدس سرزمین میں جذب کر دیں اب ہم آپ کو مکہ معظمہ کی اطراف کی زیارت کے بارے میں بتاتے ہیں تاکہ آپ پوری معرفت کے ساتھ یہ زیارت کر سکیں سب سے اہم زیارت ہمارے اور آپ کے آقا و سید سردار حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ولادت گاہ کی زیارت ہے۔ اب اس جگہ سعودی حکومت نے لائبریری بنادی ہے اول تو اسے کھولتے ہی نہیں ہیں اگر کسی وقت کھولتے بھی ہیں تو چند منٹوں سے زیادہ زائرین کو ٹھہرنے نہیں دیتے اس کے باوجود وہاں پر متعین افراد سے لوگوں کا بحث مباحثہ اور ٹھکارا رہتی ہے آپ ان سے کوئی

عرفانِ حج

مزاحمت و ٹکرائے نہ کریں آپ اس جگہ کی برکت سے فیض حاصل کریں۔ عورتوں کو یہاں جانے کی قطعی ممانعت ہے لہذا عورتیں بھی اس جگہ جانے پر خد نہ کریں۔ یہ جگہ مردہ سے متصل دروازہ جو حج اموں کی دوکان کی طرف کھلتا ہے۔ اور چھپرہ بازار کی طرف جاتا ہے، کوہ ابو قیس کے نزدیک سرکار کی ولادت گاہ ہے اس سے متصل کوئی عمارت نہیں۔ یہ آج سے چودہ سو سال پہلے والی عمارت تو نہیں لیکن ہے وہی جگہ البتہ عمارت کی تعمیر و مرمت وقفاً فوقتاً ہوتی رہی ہے جب رسول اسلام ہجرت کر کے مدینہ منورہ تشریف لے جانے لگے تو آپ نے یہ مکان اپنے چچا زاد بھائی جناب عقیل ابن ابی طالب کو بہہ کر دیا تھا اسی سے متصل حضرت ابوطالب اور حضرت علی علیہ السلام کا مکان بھی تھا جو 1989ء تک موجود تھا اور وہ کنواں بھی جسے حضرت علی علیہ السلام نے ولادت گاہ رسول خدا سے متصل کھودا تھا جسے اب بند کر دیا گیا اور یہ تمام ترکی عمارات بشمول محلہ بنی ہاشم تو سبع حرم کے نام پر صفحہ ہستی سے مناد یے گئے۔

ربیع الاول کی سترہویں شب آقائے کائنات کا وجود مطہر و منور دنیا میں جلوہ افروز ہوا رحمت خداوندی نے کائنات کی ہر شے پر باران نور کر دی انعامیں معطر و معنیں ہو گئیں۔ ساری کائنات نے میلاد النبی کا جشن منایا اس جشن مبارک میں کائنات کی ہر شے شریک تھی کیونکہ یہ وجود مقدس ہر ایک کے لئے مژدہ جانفرام وجودات عالم کیلئے راحت و امن کا پیغام لے کر آیا تھا فرشتے پرے باندھے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی والدہ ماجدہ حضرت آمنہؓ کو سلامی دینے کیلئے اترے مبارک باد کے ترانوں سے ساری فضا معمور ہو گئی حورو ملائک جن و بشر بلکہ کائنات کی ہر شے کے لبوں پر کلمہ تہنیت تھا زمین و آسمان کی ہر شے نے محبت و عقیدت کے گہائے تابناک پائے اقدس پر نچھاور کر دیئے آپ اپنے مقدر پر ناز کریں کہ خالق کائنات نے آپ پر بھی یہ کرم کیا کہ آپ اس بارگاہ میں آئے ہیں اپنی نگاہوں سے اس درود یوار کو چومئے اور جنتی درموقع مل سکے لاہیری میں رہیں لاہیری میں اردو کی کتابیں بھی موجود ہیں کتابیں الٹ پلٹ کر کے دیکھئے اور جنتی دیر اس متبرک مقام پر دل جاں نچھاور کر سکتے ہیں کریں اور دعائیں مانگیں اس جگہ دعا قبول نہ ہوگی تو اور کہاں ہوگی۔

عرفان حج

کاروان الصفا (کراچی)

کاروان کا نام : کاروان الصفاء

آرگنائزر : عابد رضا دادانی

قافلے کی شرعی رہنمائی کرنے والے عالم دین : محمد رضا دادانی

☆ ☆ ☆

مولانا فیض علی کرپالوی صاحب قبلہ سیالکوٹ سے ہر سال حج کا قافلہ لاتے ہیں۔ مولانا حافظ محمد اقبال صاحب اور مولانا محمد صفدر حسن طاہری بہاولپور سے حج کا قافلہ لاتے ہیں حجۃ الاسلام مولانا یعقوب توسلی صاحب ہر سال حج کا قافلہ کوئٹہ سے لاتے ہیں۔ زیارت حرم کے نام سے اس سال مکہ کے مشہور قومی کارکن محمد علی کی نے قافلہ آرگنائز کیا ہے جس کے معلم حجۃ الاسلام مولانا نذرا الحسنین عابدی نجفی صاحب ہیں۔

حرف معذرت

جن حج قافلوں کے نام اس کتاب میں عموماً ہوا رہ گئے ہیں ان سے معذرت خواہ ہیں میں نے بذریعہ خط اور بذریعہ اخبار قافلہ سالاروں سے گزارش کی تھی کہ وہ اپنے کوائف ارسال فرمائیں..... محمد عون نقوی

زیارات مکہ مکرمہ

مکہ مکرمہ کی زیادہ تر زیارات اب صرف کتابوں تک محفوظ ہے بیشتر متبرک و تاریخی مقامات کو توسیع حرم یا توسیع شہر کے نام پر مسمار کر دیا گیا ہے۔

دار ارقم

صفا و مروہ کے سامنے ایک بازار میں واقع تھا بازار کے ساتھ اس تاریخی عمارت کو بھی گرا دیا گیا اس عمارت میں سرکارِ دو عالم اپنی مختصر سی جماعت کے ساتھ جلوہ فرما ہوتے تھے تاریخ اس کی عظمت کو منانہیں سکتی اس زمین پر دین کا پہلا مدرسہ قائم ہوا اسی زمین پر خدائے واحد کا نام بلند ہوا اب بھی یہ جگہ دار ارقم رضی اللہ تعالیٰ سے موسوم ہے یہ گھر سعادتمندوں کا مرکز رہا۔

یہی وہ جگہ ہے جہاں سے دین اور اسلام کی شعاعیں چاروں طرف عالم میں پھیلیں، اعلانیہ نماز سے پہلے یہاں پر ہی جماعت کی نماز ہوتی تھی، یہاں پر اسلام اختیار کرنے والے سرکارِ دو عالم کے ہاتھ پر بیعت کرتے تھے اسی مقدس جگہ پر حضرت ابو بکر صدیقؓ، عثمانؓ اور ان کی ماں سمیہؓ، مسیبؓ، بلالؓ، مقدادؓ، حضرت عمرؓ کی ہمشیرہ اور خود حضرت عمرؓ ایمان لائے۔ 171 ہجری میں ملکہ خیزران جو ہارون رشید کی ماں تھی اس مقام کو خرید کر اس میں ایک چھوٹی سی مسجد تعمیر کرا دی تھی۔ اس لئے دار ارقم کا ایک نام دار خیزران بھی ہے۔ 1375 ہجری میں سعودی حکومت نے یہاں ایک مارکیٹ تعمیر کر دی لیکن 1973 میں مارکیٹ اور اس مکان کو توڑ کر توسیع حرم میں شامل کر لیا گیا ایک روایت کے مطابق یہ جگہ صفا و مروہ کی سعی میں شامل کر لی گئی۔

عرفان حج

دیگر زیارتیں

اسی طرح بیت ام ہانی بنت ابوطالبؓ، ملکیۃ العرب ام المؤمنین جناب خدیجہ الکبریٰؓ، بیت مولائے کائنات بیت، سرکار ابوطالبؓ، دارالحسینؓ، جہاں حضرت امام حسین علیہ السلام حج کے موقع پر آکر قیام فرماتے تھے سب کو حرم کی توسیع میں شامل کر لیا گیا اب ان مقام پر وہ عمارتیں نہیں ہیں لیکن وہ زمین باقی ہے لہذا مکہ کی سرزمین پر ہر قدم یہ سوچ کر رکھیں کہ نہ جانے کس ذات مقدسہ کے قدم یہاں پڑے ہوں۔

مسجد جن

حرم سے ولادت گاہ سرکارِ دو عالم سے ایک سیدھی سڑک جاتی ہے جس کا نام شاہراہ جنون ہے۔ جنت المعلیٰ کا تاریخی قبرستان اور مسجد جن ہے۔ مسجد جن جنت المعلیٰ قبرستان کے مین گیٹ سے متصل ہے اس مسجد کے دو نام اور بھی ہیں (1) مسجد بیعت (2) مسجد حرس۔ روایت کچھ اس طرح ہے کہ اس مقام پر جنات رسول اسلام صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے اور دین اسلام قبول کیا اور سرکارِ دو عالم کے دست اقدس پر بیعت کی پہلے یہ مقام ایک کھلا میدان تھا سرکارؐ نے اس وقت موجود اصحاب کے چاروں طرف ایک دائرہ کھینچ دیا تاکہ صحابہ کرام جنوں کے شر سے محفوظ رہیں۔ یہی وہ مقام ہے جہاں سورہ جن نازل ہوئی۔ اب اس جگہ ٹائیلوں سے مزین ایک خوبصورت مسجد ہے۔ جس کا کل رقبہ 600 مربع میٹر ہے۔

مسجد رایت

8 ہجری میں مشرکین کی جانب سے عہد توڑے جانے کے بعد سرکارِ دو عالم فتح مکہ کے لئے روانہ ہوئے اسلامی سپاہیوں نے تھوڑی سی جدوجہد کے بعد مکہ پر قبضہ کر لیا۔ فتح مکہ

عرفانِ حج

کے اس واقعہ میں اسلامی پرچم ایک ایسی جگہ گاڑا گیا جہاں بعد میں ایک مسجد بنائی گئی اور اس مسجد کا نام مسجد رانیت یعنی پرچم رکھا گیا اس کے علاوہ سرکارِ دو عالم نے یہاں نماز بھی ادا کی۔ حضورؐ جہاں جہاں بھی نماز پڑھتے تھے اصحابؓ وہاں پر معمولاً کوئی مسجد بنا لیتے تھے۔ سب سے پہلے یہ مسجد عباسؓ ابن عبدالمطلبؓ کے ایک بیٹے نے بنائی۔ 640 ہجری میں مقسم عباسی نے اس کی تعمیر نو کی دوبارہ اس مسجد کی تعمیر 1361 ہجری میں ہوئی۔ آخری بار یہ مسجد 1394 ہجری میں تعمیر ہوئی۔ مسجد کا کل رقبہ 232 مربع میٹر ہے۔

مسجد الاجابہ

اس نام کی ایک مسجد مدینہ منورہ میں بھی ہے۔ اس مسجد اجابہ کا تعلق بھی فتح مکہ سے ہے رسول اللہؐ نے اس مقام پر نماز پڑھی اور اصحاب نے اس جگہ مسجد کی بنیاد رکھ دی۔ یہ مسجد مٹی جانے والی شاہراہ کے دائیں جانب واقع ہے۔ یہ مسجد کئی بار از سر نو بنی آخری بار یہ 1394 ہجری میں تعمیر ہوئی اس کی موجودہ شکل مربع ہے اس کا رقبہ 400 مربع میٹر ہے۔

مسجد حمزہ

یہ مسجد عم رسولؐ، سید الشہداء حضرت حمزہؓ سے منسوب ہے جو "مسفلہ" کے علاقے میں اس جگہ واقع ہے جہاں شارع حمزہؓ ابن عبدالمطلب اور شارع ابراہیم آپس میں ملتے ہیں یہ ایک چھوٹی سی مسجد تھی 1375 میں اس کی تعمیر نو اور توسیع دوبارہ کی گئی تو اس کا رقبہ 160 میٹر ہو گیا۔ حضرت حمزہؓ اسلام کے شیر اور شہیدِ احد ہیں۔

مسجد بلال

یہ مسجد کوہِ ابوقیس پر واقع تھی اس کا رقبہ 100 میٹر تھا لیکن اب اس مسجد کا نام و نشان بھی نہیں ہے اس کی جگہ پر اب شاہی محلات ہیں۔

عرفانِ حج

مکہ مکرمہ کی بہت سی زیارات تقویم پارینہ بن چکی ہیں ان کا تذکرہ صرف کتابوں میں باقی ہے لہذا پرانی کتابیں پڑھ کر زائرین کی نگاہیں ان مقامات کو تلاش کرتی ہیں اور آہ سرد بھرتی ہیں جیسے مقبرہ کہہ وغیرہ۔ جہاں حضرت جیب ابن مظاہرؒ شہداء علیہ السلام کے قریبی صحابی کا سر مبارک دفن ہے اب وہ جگہ تلاش کرنے سے بھی نہیں ملتی اسی طرح وہ مقام جو جبل عمرؒ اور جبل کعبہ کے پاس تھا جہاں جاہل عرب اپنی بچیوں کو زندہ دفن کر دیتے تھے۔ اب لوگ اندازاً نشانہ ہی کر کے بتاتے ہیں شعب ابو طالب کی صرف اندازاً نشانہ ہی کی جاتی ہے حقیقت کا صرف خدا کو علم ہے۔

مسجد متعمیم

مسجد متعمیم کا دوسرا نام مسجد عائشہؓ بھی ہے جو مکہ سے مدینہ کے راستے میں واقع ہے اور حرم مبارک سے تقریباً 8 کلومیٹر ہے۔ یہ نعمان نامی علاقے میں واقع ہے جو دو پہاڑوں نامع اور نعیم کے درمیان واقع ہے۔ متعمیم ایک درخت کا نام ہے جو عرب میں پایا جاتا ہے یہ مسجد عمرہ مفردہ کے میقات کے طور پر پہچانی جاتی ہے۔ 9 ہجری کو جناب عائشہؓ نے جب وہ خدا کے رسولؐ کے ساتھ حج کے لئے آرہی تھیں اس مقام سے احرام باندھا تھا سب سے پہلے اس مسجد کو محمد علی شافعی نے 619 ہجری میں ملک مسعود نے 1011 ہجری میں سلطان محمود غزنوی اس کے بعد امیر مکہ امیر عبد اللہ محمد بن داؤد عباسی اس کے بعد بیگم ملک المصنوعہ اس کے بعد والی جدہ محمد اور بک نے تعمیر کرائی۔ 1398 ہجری میں شاہ خالد نے اس مسجد کو دوبارہ تعمیر کرایا اب ایک عالی شان مسجد ہے جو عمرہ کرنے والوں سے آباد رہتی ہے۔ عمرہ مفردہ کرنے والے یہیں سے احرام کی نیت کرتے ہیں اس مسجد کا رقبہ 1200 کلومیٹر ہے۔ اس کے آس پاس شاندار غسل خانے بہت بڑی تعداد میں تعمیر کئے گئے ہیں حرم پاک کے باہر سے منی بسیں دو اور تین ریال میں مسجد متعمیم پہنچا دیتی ہیں۔

عمر خان حج

لیکن اس مسجد سے ہماری قلبی وابستگی اس لئے بھی ہے کہ ہمارے آقا و مولا حضرت امام حسین علیہ السلام نے جب خانہ کعبہ کی حرمت کو بچانے کے لئے (کہ یزیدی فوج امام عالی مقام کو حایوں کے بھیس میں حرم میں ہی قتل کر دینا چاہتی تھیں تاکہ کسی ظالم بدوحاجی پر اس کا الزام لگا کر یزید کو صاف بچالیا جاتا) حج کو عمرہ سے بدل کر جب کربلا کی جانب روانہ ہوئے تو آپ کی پہلی منزل معجم ہی تھی)

مسجد ہجرانہ

عمرہ مفردہ کے لئے ایک اور میقات مسجد ہجرانہ بھی ہے۔ جنگ حنین سے واپسی پر رسول اکرمؐ تقریباً پندرہ دن ہجرانہ میں رہے اور ہوازن سے جنگ میں حاصل شدہ غنیمت کا مال لوگوں کے درمیان تقسیم کیا۔ جعفرانہ میں ایک مسجد ہے جو مسجد ”الرسول“ کے نام سے معروف ہے آیا رسول اللہؐ نے اس مسجد کی جگہ پر نماز پڑھی ہے یا نہیں؟ تاریخ اس بارے میں کوئی خاص بات نہیں بتاتی صرف اتنا ہی ملتا ہے کہ رسول خدا چند دن تک اس مقام پر قیام فرما رہے مسجد ”الرسول“ ہجرانہ کے بائیں طرف واقع ہے 1263 ہجری میں حیدر آباد دکن ہندوستان کے نظام کی ایک ملکہ نے اس مسجد کی تعمیر اور مرمت کرائی اور اس کا ایک کتبہ سال گذشتہ تک باقی تھا اب کا کچھ نہیں کہا جاسکتا۔ ایک بار 1370 ہجری قمری میں اور پھر 1384 ہجری میں مسجد ہجرانہ کی مرمت اور تعمیر کا کام سعودی وزارت حج و اوقات کے ذریعے انجام پایا اور اس کا رقبہ بھی وسیع کر دیا گیا ہے اب مسجد ہجرانہ کا رقبہ 1600 مربع میٹر ہے اس مسجد کی طرز تعمیر بھی مسجد معجم سے ملتی جلتی ہے۔

حدیبیہ / شمسی

مغرب کی سمت شمال کی طرف حدیبیہ کا مقام ہے جو مکہ سے 16 کلومیٹر ہے یہ وہ تاریخی جگہ ہے جہاں عظیم ”صلح حدیبیہ“ واقع ہوئی تھی اب حدیبیہ کے نام سے اسے کوئی نہیں جانتا

عرفانِ حج

اب اس جگہ کا نام شمیمی ہے۔ صلح حدیبیہ مسلمانوں کی فتح عظیم کا پیش لفظ، مقدمہ یا آغاز تھا۔ مدینہ منورہ سے جب صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہ عمرہ کے لئے روانہ ہوئے تو انہیں یقین تھا کہ مکہ کے لوگ عرب روایت کے پیش نظر اپنی کدورتوں کو بھلا کر مسلمانوں کو عمرہ یا حج کرنے دیں گے اور مزاحمت نہیں کریں گے اور زائرین بیت اللہ کو ممکنہ سہولت و آرام فراہم کریں گے۔ لیکن جوں ہی کفار مکہ کو یہ خبر ہوئی خالد بن ولید اور عکرمہ بن ابوجہل دو سو آدمیوں کا لشکر لے کر راستے میں خیمہ زن ہوا تا کہ مسلمانوں کو مکہ کی طرف بڑھنے سے روک سکے شمیمی (حدیبیہ) مکہ مکرمہ سے 16 کلومیٹر دور ہے اس جگہ ایک مسجد بنی ہوئی ہے (یاد رہے وہ مسجد شجرہ نہیں ہے جو صلح حدیبیہ کے وقت اس مسجد کو سعودی حکومت نے گرا دیا ہے اور اس مسجد سے قریب وہ تاریخی درخت جس کے سائے میں بیٹھ کر سرکارِ دو عالم نے مسلمانوں سے تجدید بیعت کی تھی جسے بیعت رضوان کہتے ہیں اور وہ درخت بھی خلیفہ ثانی نے کٹوا دیا تھا۔ اور یہ وہ مسجد شجرہ بھی نہیں ہے جو مدینے کے قریب واقع ہے جہاں سے لوگ احرام کی نیت کرتے ہیں۔ یہ مسجد شجرہ صلح حدیبیہ کے موقع پر تھی لیکن چند دہائی قبل اسے گرا کر زمین بوس کر دیا گیا ہے) یہ جگہ تقریباً آٹھویں صدی ہجری سے شمیمہ کہلاتی ہے یہاں سے کچھ قریب پولیس کی اہم چوکی ہے مسجد سے متصل ایک دو قدیم عمارات کے کھنڈرات باقی ہیں یہاں ترکی دور میں حمام ہوتا تھا اس مقام پر اب ایک مسجد بنی ہوئی ہے اور اس کے سامنے دو تین دکانیں بھی ہیں۔ صلح حدیبیہ کی تفصیل کچھ اس طرح ہے کہ سرکارِ رسالت مآب کا قافلہ ”حرمِ عنان“ کے گاؤں کے قریب پہنچا۔ یہ گاؤں مدینہ کی شاہراہ پر دس بارہ میل مکہ سے دور ہے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو معلوم ہوا کہ لشکر کفار مزاحم ہونے کے لئے ”وادی ذی طوی“ میں پڑاؤ ڈالے ہوئے ہے اور خالد بن ولید کا دستہ کراع النعیم (عنعان سے 8 میل دور ایک وادی) تک آ گیا ہے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے قریش کے اس طرزِ عمل پر افسوس کرتے ہوئے فرمایا ”کوئی ہے جو ہمیں ایسے راستے سے مکہ لے جائے جہاں ہم قریش کی

عرفانِ حج

فوج سے متصادم نہ ہوں ایک شخص نے اپنی خدمات پیش کیں اور وہ مسلم قافلے کو ایک خطرناک اور دشوار گزار راستے اور پیچ در پیچ گھاٹیوں سے لے چلا مسلمانوں کو اس راستے میں منزلیں طے کرنے میں جدوجہد مشکلات کا سامنا کرنا پڑا کیونکہ یہ کوئی باقاعدہ راستہ نہیں تھا اور نہ اب تک ہے حدیبیہ کے اس مقام پر پہنچے تو حضور کی اونٹنی قسوی بیٹھ گئی۔ حضورؐ نے فرمایا اس اونٹنی کو اس ذات نے روکا ہے جس نے ابرہہ کے ہاتھی کو روکا تھا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے رفقاء کو یہاں فروکش ہونے کا حکم دیا یہیں پر مسلمانوں نے حضور کے دست مبارک پر تجدید بیعت کی جسے بیعت رضوان کا نام دیا گیا۔ کفار قریش کی جانب سے مذاکرات کے لئے سہیل بن عمرو مذاکرات کیلئے آیا اسے اندازہ ہو گیا کہ کفار لشکر اسلام پر غلبہ نہیں پاسکیں گے۔

لیکن وہ اپنے جھوٹے پندار کا بھرم ہر حال میں قائم رکھنا چاہتا تھا لہذا صلح حدیبیہ پیش آئی حضرت علی علیہ السلام نے صلح نامہ تحریر فرمایا کافروں نے بسم اللہ الرحمن الرحیم اور لفظ رسول پر اعتراض کیا حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت علی علیہ السلام سے فرمایا علیؑ اس نام کو کاٹ دو، حضرت علی علیہ السلام نے فرمایا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میرے ماں باپ آپ پر فدا ہوں میں ایسا نہیں کر سکتا آپ خود اپنے دست مبارک سے ایسا کر دیں سہیل بن عمرو نے ایک شق یہ بھی لکھوائی کہ قریش میں سے کوئی شخص اپنے والی (سرپرست) کی اجازت کے بغیر مدینہ جائے گا تو حضورؐ اسے واپس قریش کے حوالے کر دیں گے ممکن ہے کہ یہ شق لکھواتے وقت سہیل کے ذہن میں ابو جندل (سہیل بن عمرو کا بیٹا) اور دیگر قریشی نو مسلم ہوں۔ بہر حال ہوا یہ کہ جب معاہدہ پر دستخط ہو گئے تو سہیل کا بیٹا ابو جندل بھی آگیا یہ نوجوان مسلمان ہو چکا تھا اس نے اپنی اس خواہش کا اظہار کیا کہ وہ مسلمانوں کے ساتھ مدینہ جائے گا اس پر سہیل اٹھا اس نے آؤ دیکھنا تارا ابو جندل کے منہ پر ٹمانچہ رسید کر دیا اس سے اندازہ لگایا جاسکتا ہے کہ مکہ میں اپنے مسلمان بیٹے کے ساتھ کیا سلوک کرتا ہوگا۔ سہیل

عرفانِ حج

کی اس حرکت پر مسلمان مشتعل ہو گئے لیکن حضورؐ نے انہیں صلح کا حوالہ دیا اور کہا ابو جندل کو مکہ واپس جانا ہوگا۔ حضورؐ کی دور رس نگاہیں اور بصیرت نبویؐ حدیبیہ کے اس محدود جغرافیہ کے بجائے آئندہ کی لازوال تاریخ اور اسلام کی عظیم حکومت پر تھی جس کا دھارا موڑنے پر وہ قدرت کی طرف سے معمور تھے اور چشمِ تاریخ نے دیکھا کہ بہت جلد فتح مکہ واقع ہوئی جسے قرآن حکیم نے فتحِ مبین قرار دیا۔

جبلِ نور یا غارِ حرا

مکہ معظمہ سے منی جاتے ہوئے تقریباً 5 کلومیٹر شمال کے بائیں ہاتھ پر جو پہاڑ ہے اسے جبلِ نور یا غارِ حرا کہتے ہیں غارِ حرا دو ہزار فٹ بلندی پر واقع ہے۔ سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خلوت گاہ عبادت و ریاضت رسول اکرمؐ کا مقدس نشان، نزول وحی کا مقام اور تنزیلِ کلامِ پاک کی پہلی منزل غارِ حرا ہے۔ حبیبِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو تاجِ نبوت ظاہری یہیں پہنایا گیا ورنہ آپؐ تو اس وقت بھی نبی تھے جب آدمؑ مٹی اور پانی کے درمیان تھے۔ نبوت کا تاج فرقِ مبارک پر یہیں رکھا گیا، رسالت کی عباے مبارک یہیں پہنائی گئی۔ رشد و ہدایت کا آفتاب اسی جبلِ نور سے طلوع ہوا یہ پہاڑ بھی کوہِ احد کی طرح عظمتوں کا نشان، برکتوں کا دھنہ، اور انوارِ الہی کا خزینہ ہے، تاریکی و ظلمت میں گھری ہوئی دنیا یہیں سے منور ہوئی وہ دن کتنا مبارک وہ گھڑی کتنی سعید تھی جب خداوندِ عالم کا بحرِ کرم جوش میں آیا، دوزخ کے راستے پر چلتے ہوئے گمراہ لوگوں کو جنت کا مژدہ اور نجات کا پیغام ملا۔ جبریل امین نے پہلی بار سرکارِ دو عالمؐ سے یہ عرض کیا ہوگا کہ ”اقرا باسم ربک الذی خلق“ تو اس سے یہ کہاں ظاہر ہوا کہ امی کے معنی بے پڑھا لکھا اور جبریل نے حضورؐ کو پڑھایا۔ اقراء کے معنی کہیے، فرمائیے، پڑھیے کے ہیں تو اگر رسولؐ پڑھے لکھے نہ تھے تو پڑھنے کے لئے کیوں کہا جا رہا ہے حضورؐ کو پڑھنا آتا تھا تب ہی تو پڑھنے کے لئے کہا جا رہا تھا بس یہ بالکل

عرفانِ حج

اسی طرح تھا جیسے کسی سینما ریا جلسہ میں کسی اسکالر کو دعوت دیں اور کہیں بسم اللہ یا کہیں حضور ارشاد فرمائیے حضور پڑھیے اسی طرح اس کا مطلب یہ ہے کہ اپنے خدا کا نام لے کر آغاز کیجئے یا خدا کے نام سے شروع کیجئے۔ اموی و عباسی فیکٹریوں میں بنی ہوئی حدیثیں اور زر خرید مورخوں کے ہاتھوں سے لکھی ہوئی تاریخوں نے مسلمان سے صحیح و غلط، اچھے برے اور خیر و شر کی پہچان چھین لی ہے۔ اس قسم کے افسانے کو آپ یزید کے اس جملے کے ضمن میں پڑھیں نہ محمدؐ پر کوئی وحی آئی تھی نہ وہ نبی تھے بنی ہاشم نے اقتدار کے لئے یہ ڈھونگ رچایا تھا لہذا ”ورقہ بن نوفل“ کی داستان اور ”اقصر اُباسم“ کی تفسیر مبنی بر انصاف نہیں۔ حضورؐ کا حضرت خدیجہؓ سے اپنی کیفیت کا بیان کرنا اور فرمانا ”زطلونی زطلونی“ مجھے چادر اوڑھاؤ مسلمانوں تمہارے دماغ کو کیا ہو گیا ہے۔ جو شخص نبیوں کا نبی ہو، سر دار انبیاء ہو رسولوں کا رسول ہو اسے پتہ نہیں کہ وہ نبوت کے عظیم منصب پر فائز ہونے جا رہا ہے اور ایک کافر ورقہ بن نوفل کو پتہ ہے کہ یہ رسول بننے جا رہے ہیں۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام تو وقت ولادت اپنی والدہ ماجدہ کی گواہی دیں کہ میں عبد اللہ ہوں اور صاحب کتاب ہوں اور رسول کو چالیس سال میں نہ معلوم ہوا کہ وہ نبی ہیں۔ یہ پہاڑ ملکیت العرب ام المؤمنین حضرت خدیجہ الکبریٰ کے ارجمت، قربانی اور معرفت کے یقین کا گواہ ہے حضورؐ کی رہائش گاہ حرم پاک کے پشت پر تھی وہاں سے جبل نور کا فاصلہ 5 کلومیٹر تھا پھر زمین سے پہاڑ کی چڑھائی دو ہزار فٹ تھی حضرت خدیجہ الکبریٰ سلام اللہ علیہا روزانہ رسول خدا کی خبر گیری اور اشیا خورد و نوش لے کر اتنا طویل اور پر پیچ راستہ طے کر کے کائنات کے سید سردار تک پہنچتی تھیں۔ حضورؐ سرور کائنات اسی غار نور میں بیٹھ کر خالق کائنات کی عبادت بھی کرتے تھے اور اسلامی حکومت کے مستقبل کے بارے میں منصوبہ پر بھی غور و فکر فرماتے تھے۔

یہی وہ پہاڑ ہے جہاں حضور اکرمؐ کی مسلسل عبادت کی مہک پھیلی ہوئی ہے اس پہاڑ کی بلندی عمودی ہے۔ کوئی راستہ نہیں اس پر چڑھنا دشوار ہے جو اہل ہمت اس مقدس غار کو

عرفانِ حج

دیکھنے کا عزم کرتے ہیں۔ وہ چڑھتے چڑھتے تھک جاتے ہیں رک رک اور ٹھہر ٹھہر کر چڑھتے ہیں آرام کرتے ہیں پھر چڑھنا شروع کر دیتے ہیں تب کہیں جا کر فیثوق کا راستہ اور جادہ عشق و سرمستی طے ہوتا ہے مگر یہ غار حرا تو رسالت مآبؐ فدا می والی عبادت و ریاضت کا مقام تھا یہ راستہ یہ دشوار گزار منزل تو سرکارِ دو عالم کے نقوش کف پا سے بارہا فیضاب ہوئی یہ تو حضورؐ کا مستقل راستہ تھا یہاں کئی کئی روز سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تنہا اپنے خالق سے لو لگائے معبودِ حقیقی کے حضور جبین مبارک کو جھکائے رہتے تھے اس خشک و گرم پہاڑ پر چند گھنٹے قیام مجاہدہ ہے مگر اللہ کے حبیبؐ کائنات کے نور و رحمت عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تو مستقل کئی روز تک قیام فرماتے، قرآن پاک کی ابتدا اسی غار نور سے ہوئی۔

جبلِ ثور یا غار ثور

غار حرا سے لگا ہوں کو شاداب کر کے اس کے جلوؤں اور برکتوں کو دامن دل میں سمیٹ اس دادی نور کی زیارت سے مشرف ہو کر زائرین غار ثور کی زیارت کے لئے جاتے ہیں۔ غار ثور بلند پہاڑ کی چوٹی پر ہے۔

یہ غار حرم کعبہ سے 8 کلومیٹر کے فاصلے پر ہے اس کی اونچائی 759 میٹر بلند ہے۔ پیغمبر اسلامؐ شب ہجرت اپنے بستر پر اپنے ولی و جانشین حضرت علیؑ علیہ السلام کو سلا کر اور قریش کی تمام امانتیں ان کے سپرد کر کے مدینہ کی طرف روانہ ہوئے، کفار تمام رات پہرہ دیتے رہے اور ہر قبیلے سے ایک آدمی اس کے لئے منتخب کیا گیا کہ تمام قبائل مل کر رسولؐ پاک کو شہید کریں تاکہ کسی ایک قبیلے پر حضورؐ کے قتل کا الزام نہ آئے اور بنی ہاشم کسی ایک قبیلے سے بدلہ نہ لے سکیں حضورؐ رات کی تاریکی میں مدینہ کی طرف روانہ ہوئے راہ میں حضرت ابو بکرؓ مل گئے انہوں نے کہا میں آپ کو کبھی تنہا نہیں جانے دوں گا۔ رسولؐ خدائے انہیں بھی اپنے ہمراہ لے لیا آپ نے بیت الشرف سے نکلنے وقت ایک مٹی بھر خاک مشرکین کے سروں پر

عرفانِ حج

پہنچی جس سے وہ حضور کو جاتے ہوئے نہ دیکھ سکے۔ آپ نے غار ثور میں تین دن قیام فرمایا پروردگار عالم نے حضور کے اس غار میں داخل ہوتے ہی اس غار کے منہ پر بھول کا درخت اگا دیا۔ اور حکم الہی سے مکڑیوں نے غار کے منہ پر جالا بن لیا اور کبوتری نے ان جالوں پر اٹھ دے دیئے اس طرح کسی کو یہ شبہ بھی نہیں ہو سکتا تھا کہ اس قدیم غار میں کوئی گیا بھی ہوگا۔ کفار کو جب یہ علم ہوا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی جگہ پر علیٰ نحو آرام ہیں تو وہ رسول اللہ کی تلاش میں ٹولیوں کی شکل میں پھیل گئے انہوں نے ایک کھوجی کو ہمراہ لیا کھوجی حضور کے نقش قدم ڈھونڈتا ہوا اس غار تک پہنچا کھوجی نے کہا کہ قدموں کے نشان اس غار تک آئے ہیں لیکن کفار نے غار کی حالت دیکھ کر (بھول کی جھاڑیاں پھیلی ہوئی ہیں کبوتری نے مکڑی کے جالے پراٹھ دے دیئے ہوئے ہیں) کہا اگر اس میں کوئی داخل ہوتا تو مکڑی کا جالہ ٹوٹ جاتا لہذا اس میں کسی کے داخل ہونے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ دوسری طرف عامر بن فہر روزانہ اپنی بکریوں کو چراتے ہوئے وہاں تک لاتا اور رسول اللہ اور حضرت ابو بکرؓ کی بکری کے دودھ سے تواضع کرتا۔ قریش کی ایک عورت نے حضور کو غار میں داخل ہوتے ہوئے دیکھ لیا تھا اس نے اشاروں سے کافروں کو بتایا لیکن خدا کی قدرت سے وہ عورت پتھر کی ہو گئی دو تین وہابی قبل تک اس عورت کا مجسمہ غار ثور کے باہر پڑا تھا لیکن حکومت نے اسے ہٹوا دیا۔

غار ثور ہجرت رسولؐ کی یادگار اور پناہ گاہ محبوب کبریا ہے۔ یہ تبلیغ دین کے راستے کی پہلی منزل اللہ تعالیٰ کے راستے میں ہجرت کا پہلا مقام ہے یہیں سے سن ہجری کا آغاز ہوا یہ ہجرت کی پہلی تاریخ تھی یہ مسلمانوں کی تاریخ کا یوم اول تھا گویا عظمت و انسانیت کا حرف آغاز تھا۔

سراقہ بن لک بن حشم سرکار رسالت مآبؐ کے تعاقب میں آیا کفار نے اسے سوا اونٹوں کی پیش کش رائج کی کہ اگر وہ محمدؐ کو گرفتار کرانے میں کامیاب ہو گیا تو سوا اونٹ انعام

عرفانِ حج

میں ٹپکس گئے انتقام کی لالچ نے اس کے دل میں کدورت کی گرد، ہوس کی آگ اور انتقام کا جذبہ بھر دیا تھا۔ تیز رفتار گھوڑے پر سوار لامکاں کے مکین کی تلاش میں آیا گھوڑے نے اسے گرا دیا۔ تاہم یہ افتاد اسے اپنے ارادے سے باز نہ رکھ سکی مگر جب اس کا گھوڑا زانو تک زمین میں دھنس گیا تو اس کے دل میں ہیبت پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور عرب و جلال مصطفیٰ پیدا ہو گیا اب وہی پیکر جو آتے ہوئے اپنے دامن میں زمانے بھر کا بغض و عناد سمیٹ کر لایا تھا۔ حضورؐ سے امن کی بھیک مانگ رہا تھا۔ رحمت عالم نے اسے معاف فرما دیا غارِ ثور تاریخ اسلام کا ایک درخشاں باب ہے یہ مہبطِ فیض اور مسلمان عالم کے لئے متبرک مقام ہے اسے اپنے دامن میں تین روز تک انوارِ نبوت سمیٹنے کا شرف حاصل ہے۔ یہ ان خوش قسمت پہاڑوں میں شامل ہے جن سے حضورؐ نے انس و محبت کا اظہار فرمایا۔

جنتِ المعلیٰ

شاہراہِ حجّون پر حرم سے آتے ہوئے مسجدِ جن سے متصل وہ تاریخی قبرستان جنتِ المعلیٰ واقع ہے جو جنتِ البقیع کے بعد دنیا کا دوسرا عظیم ترین قبرستان ہے اس قبرستان کو ایک کبریٰ (پل) کے دو حصوں میں تقسیم کرتے ہیں لیکن پل کے نیچے سے بھی قبرستان میں جانے کا راستہ ہے قبرستان کے ایک حصے میں عام مسلمانوں کی قبریں اور دوسرے حصے میں اسلام کی برگزیدہ ہستیاں دفن ہیں عام مسلمانوں کے قبرستان میں ہر جگہ آپ آزادی سے جاسکتے ہیں لیکن خاندانِ رسالتؐ کی قبروں پر آپ نہیں جاسکتے ان کی قبور کے باہر لوہے کے گیٹ لگے ہوئے ہیں جس میں تالے پڑے ہوئے ہیں۔ چودہ سو سال بعد بھی خاندانِ رسالتؐ سے یہ ناروا سلوک ناقابلِ فہم ہے۔

اس قبرستان کی اہمیت کا اندازہ اس سے لگایا جاسکتا ہے کہ اس میں سرکارِ دو عالم کے اجداد جناب ہاشم، جناب عبدالمناف، جناب عبدالمطلب، محسن اسلام و رسالتؐ سرکارِ ابو

عرفانِ حج

طالب، محسنہ اسلام جناب خدیجہ الکبریٰ ام المومنین، سرکارِ دو عالم کی والدہ ماجدہ جناب آمنہ بنت وہب، جناب اسماء بنت ابوبکرؓ، عبدالرحمن ابن ابوبکرؓ، عبداللہ ابن زبیرؓ، فضیل بن عباسؓ، عبداللہ بن عمرؓ، حضرت قاسم فرزند سرکارِ دو عالمؐ کے علاوہ حضرت ابوبکرؓ کے والد ابی قحافہ، ملا علی قاری، سید احمد رفاعی، خولجہ عثمان فاروقی جیسے بزرگ بھی یہاں دفن ہیں۔ پہلے ان بزرگوں کی قبر پر قبے بنے ہوئے تھے اور قبروں پر نام بھی تحریر تھے اور قدیم حج کے سفر ناموں میں ان کی تصاویر بھی موجود ہیں مگر افسوس شرک و بدعت کے ان ٹھیکیداروں نے خاندانِ رسالت کی قبروں کو اجاڑ دیا اصحاب سرکارِ دو عالم کی قبروں کو مسمار کر دیا۔



زیارت حضرت عبدمنافؑ جد جناب پیغمبر اکرمؐ

السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا السَّيِّدُ النَّبِيُّ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مَنْ أَكْرَمَهُ
اللَّهُ بِالتَّجْوِيلِ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا جَدَّ خَيْرِ الْوَرَى السَّلَامُ عَلَيْكَ
يَا بَنِي الْأَنْبِيَاءِ الْأَصْفِيَاءِ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا بَنِي الْأَوْصِيَاءِ الْأَوْلِيَاءِ
السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا سَيِّدَ الْحَرَمِ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا صَاحِبَ صَفَا
وَمَرْوَةَ وَرَمَزَمَ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا وَارِثَ مَقَامِ إِبْرَاهِيمَ السَّلَامُ
عَلَيْكَ يَا صَاحِبَ بَيْتِ اللَّهِ الْعَظِيمِ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا عَلَمَ
الْأَشْرَافِ يَا عَلِيًّا بِكَمَالِ الْأَوْصَافِ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا عَلِيَّ
أَبَائِكَ الْقَادِمِينَ الْأَحْقِقِينَ أَمْنَاءَ اللَّهِ فِي الْعَالَمِينَ وَرَحْمَةَ اللَّهِ
وَبَرَكَاتَهُ

اے معززِ سردار، اے وہ جن کو خدا نے عظمت و بزرگی عطا فرمائی آپ پر سلام

عرفانِ حج

ہو۔ اے افضل مخلوقات (محمد مصطفیٰ) کے جد بزرگوار، اے برگزیدہ انبیاء کے
فرزند آپ پر سلام ہو۔ اے اولیاء و اوصیاء کے فرزند، اے حرم (کعبہ) کے
سردار آپ پر سلام ہو۔ اے صفا و مروہ و زمزم کے مالک، اے مقام ابراہیم
کے وارث آپ پر سلام ہو۔ اے اللہ کے عظیم گھر (کعبہ) کے مالک۔ اے
اشراف میں سب سے برجستہ شخصیت آپ پر سلام ہو۔ اے کمال اوصاف
کے بلند مرتبہ پر فائز، اے سید فریش مشہور بہ عبدمناف آپ پر سلام ہو۔ آپ
پر اور آپ کے آباؤ اجداد پر جو عالمین میں اللہ کے امین تھے سلام اور خدا کی
رحمت و برکتیں نازل ہوں۔

زیارت جناب عبدالمطلب جد بزرگوار جناب پیغمبر اکرم

السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا سَيِّدَ الْكَفَّةِ وَالْبَطْحَاءِ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا
صَاحِبَ الْمَهَابَةِ وَالنَّبَاهِ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مَعْدِنَ الْكَوْمِ رَاضِلِ
السَّعْيِ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا أَوَّلَ مَنْ قَالَ بِإِلْدَاءِ السَّلَامِ عَلَيْكَ
يَا مَنْ يُخَشِّرُ فِي سَيَمَاءِ الْأَنْبِيَاءِ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مَعْرُوفًا فِي
الْأَرْضِ وَالسَّمَاءِ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مَنْ نَادَاهُ هَاتِفُ الْغَيْبِ بِأَكْرَمِ
إِلْدَاءِ السَّلَامِ عَلَيْكَ يَا بْنَ إِبْرَاهِيمَ الْخَلِيلِ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا
وَارِثَ الذَّبِيحِ اسْمُعِيلَ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مَنْ أَهْلَكَ اللَّهُ
بِلَدْعَائِهِ أَصْحَابَ الْفَيْءِ وَجَعَلَ كَيْدَهُمْ فِي تَضْلِيلٍ وَأَرْسَلَ
عَلَيْهِمْ طَيْرَ آدَامَ السَّلَامِ عَلَيْكَ يَا سَاقِيَ الْحَبِيبِ وَخَافِرِ
زَمْزَمِ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مَنْ طَافَ حَوْلَ الْكَفَّةِ وَجَعَلَهُ سَبْعَةَ

عرفانِ حج

أَشْوَاطُ السَّلَامِ عَلَيْكَ يَا نُورَ الْحَرَمِ وَابْنَ هَاشِمٍ وَصَلَّى اللَّهُ
عَلَيْكَ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ.

اے کعبہ و بطحا کے سردار، اے صاحبِ شان و شوکت اور حسن و جمال آپ پر سلام ہو۔ اے جو دوسخا کی معدن اور اصل، اے اولین معتقد ہذا آپ پر سلام ہو۔ اے علاماتِ انبیاء کے ساتھ مشہور ہونے والے، اے زمین و آسمان میں مشہور و معروف آپ پر سلام ہو۔ اے وہ شخص کہ جن کو ہاتفِ غیبی نے اچھی آواز سے پکارا۔ اے ابراہیم خلیل اللہ کے فرزند، اے اسمعیل ذبیح کے وارث آپ پر سلام ہو۔ اے وہ ہستی جن کی دعا سے خدا نے اصحابِ قبل کو ہلاک کیا اور ان کی تدبیروں کو ناکام کیا اور اس نے جھنڈ کے جھنڈا بابتیل کے ذریعے اصحابِ قبل پر کنکریاں برسائیں۔ اے حجاج (کرام) کو سیراب کرنے والے، اے چاہ زمزم کو کھولنے والے، اے کعبہ کے گرد طواف کو سات چکر کر دینے والے، آپ پر سلام ہو۔ اے نورِ حرم، اے جنابِ ہاشم کے فرزند آپ پر سلام اور خدا کی رحمت و برکتیں نازل ہوں۔

زیارت حضرت ابوطالب والدِ محترم امیر المومنینؑ

السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا سَيِّدَ الْبَطْحَاءِ وَابْنَ رَيْسِهَا السَّلَامُ عَلَيْكَ
يَا وَارِثَ الْكَعْبَةِ بَعْدَ تَأْسِيسِهَا السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا كَافِلَ رَسُولِ
اللَّهِ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا حَافِظَ دِينِ اللَّهِ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا عَمَّ
الْمُصْطَفَى السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا وَالِدَ الْأَيْمَةِ الْهُدَى السَّلَامُ
عَلَيْكَ يَا مَنْ رَزَقَ وَلَدًا هُوَ خَيْرُ مَوْلُودٍ وَ إِمَامُ الْأُمَّةِ وَ أَبُو الْأَيْمَةِ

عرفانِ حج

هُوَ قَسِيمُ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ وَ نِعْمَةُ اللَّهِ عَلَى الْأَبْرَارِ وَ نِعْمَةُ اللَّهِ عَلَى
الْفُجَّارِ السَّلَامُ عَلَيْكَ وَ عَلَيْهِمْ وَ رَحْمَةُ اللَّهِ وَ بَرَكَاتُهُ .

اے بطحا کے سردار، اے رئیس بطحا کے فرزند، اے تاسیس کعبہ کے بعد اس کے
وارث آپ پر سلام ہو۔ اے جناب رسول خدا کے کفیل، اے حافظ دین خدا
آپ پر سلام ہو۔ اے (جناب محمد) مصطفیٰ کے چچا، اے ائمہ ہدیٰ کے والد
(محترم) آپ پر سلام ہو۔ اے وہ ہستی کہ جن کو تمام خلق سے بہترین بیٹا عطا
کیا گیا، جو امت کا امام اور تمام ائمہ کا باپ ہے، جو جنت و نار کا تقسیم ہے، نیک
لوگوں کے لئے خدا کی نعمت ہے اور فاجر و فاسق لوگوں کے لئے قہر خدا ہے۔
آپ پر اور ان پر سلام اور خدا کی رحمتیں و برکتیں ہوں۔

زیارت جناب آمنہؑ مادر حضرت رسول اکرمؐ

اگرچہ اس خاتون کی قبر کے متعلق دو قول ہیں۔

ایک یہ کہ مقام البواء میں دفن ہیں جو کہ مکہ و مدینہ کے درمیان واقع ہے۔

دوسرا قول یہ ہے کہ جنت المعلیٰ میں مدفون ہیں۔ اس قول کی بناء پر یہ زیارت پڑھ

لیں، انشاء اللہ ثواب ضرور ملے گا۔

الْسَّلَامُ عَلَيْكِ أَيَّتُهَا الطَّاهِرَةُ الْمُطَهَّرَةُ السَّلَامُ عَلَيْكِ أَيَّتُهَا
الزَّكِيَّةُ الْمُفْتَخِرَةُ السَّلَامُ عَلَيْكِ يَا مَنْ شَرَّفَهَا اللَّهُ بِأَعْلَى
الشَّرَفِ السَّلَامُ عَلَيْكِ يَا خَيْرَ خَلْفٍ بَعْدَ أَكْرَمِ سَلَفِ السَّلَامُ
عَلَيْكِ يَا مَنْ سَطَعَ مِنْ جَبِينِهَا نَوْرُ سَيِّدِ الْأَنْبِيَاءِ فَأَضَاءَتْ بِضُوئِهِ
الْأَرْضُ وَالسَّمَاءُ السَّلَامُ عَلَيْكِ يَا مَنْ نَزَلَ لَهَا الْمَلَكُ
لِاصْفِيَاءِ وَضُرِبَ لَهَا حُجُبُ الْجَنَّةِ كَمَا لِمَرْيَمَ سَيِّدَةِ النِّسَاءِ

عرفانِ حج

السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا أُمَّ رَسُولِ اللَّهِ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا وَالِدَةَ حَبِيبِ
اللَّهِ قَدْ حَمَلَتْ بِسَيِّدِ الْكَائِنَاتِ وَجَنَّتْ بِأَشْرَفِ الْمَوْجُودَاتِ وَ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْكَ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ.

اے پاک و پاکیزہ خاتون، اے طاہر و فاخرہ بی بی آپ پر سلام ہو۔ اے وہ
بی بی جن کو خدا نے اعلیٰ شرف عطا فرمایا، اور وہ بی بی کہ بزرگانِ جلیل القدر کی
فضیلت مآب وارث ہیں آپ پر سلام ہو۔ سلام ہو جس کی پیشانی سے سرور
انبیاء کا نور ساطع ہوا کہ جس نور کی وجہ سے زمین و آسمان روشن ہو گئے۔ سلام
ہو جن کے لئے پاک فرشتے نازل ہوئے اور جن کے لئے جنت کے پردے
لگائے گئے جیسے کہ سیدہ نساء جناب مریمؑ کے لئے پردے لگائے گئے تھے۔
اے جناب رسول خدا کی ماں، اے حبیب خدا کی ماں آپ پر سلام ہو۔ یقیناً
آپ نور سرور کائنات کی حامل تھیں اور اشرف موجودات کو لے کر آئیں۔
آپ پر خدا کی رحمت اور اس کی برکتیں نازل ہوں۔

زیارت حضرت خدیجۃ الکبریٰ ام المؤمنین

السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا زَوْجَةَ رَسُولِ اللَّهِ سَيِّدِ الْمُرْسَلِينَ السَّلَامُ
عَلَيْكَ يَا زَوْجَةَ نَبِيِّ اللَّهِ خَاتَمِ النَّبِيِّينَ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا أُمَّ
فَاطِمَةَ الزَّهْرَاءِ سَيِّدَةِ النِّسَاءِ الْعَالَمِينَ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا أُمَّ
الْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ سَيِّدَتِي شَبَابِ أَهْلِ الْجَنَّةِ أَجْمَعِينَ السَّلَامُ
عَلَيْكَ يَا أُمَّ الْأَيْمَةِ الطَّاهِرِينَ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا أُمَّ الْمُؤْمِنِينَ
السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا أُمَّ الْمُؤْمِنَاتِ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا خَالِصَةَ

عرفانِ حج

الْمُخْلِصَاتِ السَّلَامَ عَلَيْكَ يَا سَيِّدَةَ الْحَرَمِ وَمَلِكَةَ الْبَطْحَا
السَّلَامَ عَلَيْكَ يَا أَوَّلَ مَنْ صَلَّيْتَ بِرَسُولِ اللَّهِ مِنَ النِّسَاءِ
السَّلَامَ عَلَيْكَ يَا مَنْ وَفَّتْ بِالْعُبُودِيَّةِ حَقَّ الْوَفَاءِ وَأَسْلَمَتْ
نَفْسَهَا وَأَنْفَقَتْ مَالَهَا لِسَيِّدِ الْأَنْبِيَاءِ السَّلَامَ عَلَيْكَ يَا قَرِينَةَ
حَبِيبِ إِلَهِ السَّمَاءِ الْمَرْوَجَةِ بِخَالِصَةِ الْأَصْفِيَاءِ يَا بِنْتَ إِبْرَاهِيمَ
الْخَلِيلِ السَّلَامَ عَلَيْكَ يَا حَافِظَةَ دِينِ اللَّهِ السَّلَامَ عَلَيْكَ يَا
نَاصِرَةَ رَسُولِ اللَّهِ السَّلَامَ عَلَيْكَ يَا مَنْ تَوَلَّى دَفْنَهَا رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْكَ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ.

اے رسول خداؐ سید مرسلین کی زوجہ، اے خاتم انبیاءؑ پیغمبر کی زوجہ آپ پر سلام
ہو۔ اے (جناب) فاطمہ زہراؑ کی ماں، اے تمام جوانان جنت کے سرداران
امام حسنؑ اور امام حسینؑ کی ماں آپ پر سلام۔ اے احمد طاہرینؑ کی ماں، اے
(تمام) مومنین و مومنات کی ماں آپ پر سلام ہو۔ اے مخلص عورتوں کی سردار،
اے شہزادی حرم، ابٹھا کی ملکہ آپ پر سلام ہو۔ اے عورتوں میں سب سے
پہلے (جناب) رسول خداؐ کی تصدیق کرنے والی، اے حق عبودیت کو پورا
کرنے والی، اے اپنے نفس و مال کو سید الانبیاءؑ کے سپرد کرنے والی آپ پر
سلام ہو۔ اے حبیب خداؐ کی رفیقہ حیات، اے خلاصہ اصفیاءؑ کی زوجہ، اے
ابراہیمؑ خلیل کی بیٹی آپ پر سلام ہو۔ اے دین خدا کی حفاظت کرنے والی
آپ پر سلام ہو۔ اے جناب رسول خداؐ کی نصرت کرنے والی، اے وہ خاتون
جن کو جناب رسول خداؐ نے دفن کیا آپ پر سلام ہو اور خدا کی رحمت و برکتیں
ہوں۔

زیارت جناب قاسم بن محمدؑ

السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا سَيِّدَنَا قَاسِمَ ابْنِ رَسُولِ اللَّهِ السَّلَامُ عَلَيْكَ
يَا ابْنَ نَبِيِّ اللَّهِ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا ابْنَ حَبِيبِ اللَّهِ السَّلَامُ عَلَيْكَ
يَا ابْنَ الْمُصْطَفَى السَّلَامُ عَلَيْكَ وَعَلَى مَنْ حَوْلَكَ مِنَ
الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْكُمْ وَأَرْضَاكُمْ أَحْسَنَ
الرِّضَا وَجَعَلَ الْجَنَّةَ مَنْزِلَكُمْ وَمَسْكَاكُمْ وَمَأْوَاكُمْ.

اے ہمارے سردار (جناب) قاسم فرزند رسول خدا، اے فرزند پیغمبر خدا آپ
پر سلام ہو۔ اے فرزند حبیب خدا، اے فرزند مصطفیٰؐ آپ پر اور آپ کے
اطراف میں جو مؤمنین و مومنات دفن ہیں سب پر سلام ہو۔ اللہ تعالیٰ آپ
لوگوں پر راضی ہو اور آپ کو بہترین طور پر راضی کرے اور آپ لوگوں کا ٹھکانا
جنت قرار دے۔

کاروان غازی سرکار (کراچی)

زندگی بھر کی دعاؤں اور آرزوؤں کے بعد وہ مبارک ساعت آتی ہے جب انسان مالک کائنات کے عظیم الشان گھر کے در پر جہیں سائی کی سعادت حاصل کرتا ہے۔ شریعت پورڈ کے سربراہ مولانا سید اکرام حسین ترمذی گزشتہ کئی سال سے حج بیت اللہ کی سعادت حاصل کر رہے ہیں اور اب اس سعادت میں دوسروں کو بھی شریک کر رہے ہیں اور گزشتہ سال سے کاروان غازی سرکار لے جا رہے ہیں الحاج سید حسن رضا نقوی اور الحاج سید آصف شاہ حسینی بھی ان کے ہمراہ ہیں۔ کاروان کے کوائف درج ذیل ہیں۔

کاروان کا نام : کاروان غازی سرکار علیہ السلام

کاروان کا پتہ : مسجد امام بارگاہ اہلبیاء، پی آئی بی کالونی

فون نمبر : 4929905 موبائل نمبر : 03002639430

رجسٹریشن نمبر (اگر ہے تو) : کاروان کی تشکیل کا سال : 2005

قافلہ سالانہ کا اسم گرامی : الحاج سید حسن رضا نقوی

قافلے کی شرعی رہنمائی کرنے والے علمائے کرام کے اسمائے گرامی :

(1) مولانا سید اکرام حسین ترمذی (2) مولانا غلام شبیر (3) مولانا رجب علی

قافلے کے مشتمل کارکنان کے نام (چند) : الحاج سید آصف شاہ حسینی

حج کی تعداد : سال (2006 - 35) سال (2006 - 40)

کاروان پرائیویٹ اسکیم یا سرکاری اسکیم پر مشتمل ہے؟ : پرائیویٹ اسکیم

تاریخِ مدینہ منورہ

دنیاۓ اسلام کا ایک مقدس ترین شہر جو حجاز (سعودی عرب) میں واقع ہے جہاں حضرت ختمی مرتبت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا روضہ مبارک ہے اور مسلمانوں کے لئے ایک زیارت گاہ ہے۔ لاکھوں مسلمان اس مقام کی زیارت کے لئے آتے ہیں۔ رمضان اور حج کے موقع پر خصوصی طور پر مسلمان یہاں آتے ہیں۔ یہ شہر مکہ معظمہ سے تقریباً 275 میل کے فاصلے پر شمال میں واقع ہے۔ مدینے کا پرانا نام یثرب تھا۔ یثرب حضرت نوح کی اولاد میں سے ایک سردار تھا جو وہاں آباد ہو گیا تھا۔ یثرب کے پہلے آباد کار ”عمالقہ“ تھے (یعنی بنو عملاق بن ارفعہ بن سام بن نوح) عمالیق 3200 ق م میں مصر کے حکمران تھے اور 1600 ق م میں وہاں سے نکالے گئے اس بنا پر اس شہر کی تعمیر 1600 ق م میں اور 2200 ق م کے درمیان ہے۔ حضرت موسیٰ کے بعد حضرت ہارون کی اولاد یہاں آباد ہو گئی پھر ”بنو قریظہ“ اور ”بنو نظیر“ آئے یہ لوگ شام میں آباد تھے رومی بادشاہ کے ظلم و ستم کی وجہ سے یہاں آکر آباد ہوئے تھے انہی کی اولاد میں قبیلہ اوس اور قبیلہ خزرج بھی تھے۔ ستمبر 22 عیسوی میں پیغمبر اسلام جب مکہ مکرمہ سے ہجرت کر کے یہاں تشریف لائے تو یثرب کا نام بدل کر مدینہ رکھ دیا گیا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اسے ”طابہ“ اور ”طیبہ“ کا نام دیا۔ مدینہ عرب کے سطح مرتفع پر واقع ہے اس کے تین طرف کھیت اور نخلستان ہیں یہاں کافی تعداد میں کنوئیں

عرفانِ حج

تھے شہر میں ایک زمین دوز نہر تھی اس وقت اس کی آبادی ایک ملین کے قریب ہے۔ مدینہ کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور ان کے بعد کے دور میں ایک مرکزی حیثیت حاصل رہی بعد میں امیر شام اور بنو عباس نے اپنے اپنے سیاسی مفادات کے تحت اپنے اپنے پایہ تخت مدینہ سے دمشق، بغداد اور عجم وغیرہ لے گئے مگر مدینہ کی عظمت اپنی جگہ برقرار رہی۔ مدینہ کو مسجد نبوی، خانوادہ رسالت کی قبور، میدان بدر واحد اور میدان خندق کی وجہ سے بھی شہرت حاصل ہے۔ سیح مساجد بھی مدینہ منورہ میں تھیں۔ مسجد فصیح، مسجد ردشس بھی مدینہ میں تھیں جسے سعودی حکومت نے اپنے خبیث باطنی کام مظاہرہ کرتے ہوئے سمار کر دیا ہے۔ مدینہ منورہ میں حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کی جامعہ بھی جسے ہمارے دیکھتے دیکھتے ہی زمین بوس کر کے اس کا نام و نشان بھی مٹا دیا ہے۔ حضرت ابو بکرؓ، حضرت عمرؓ، حضرت عثمانؓ، حضرت فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا، حضرت امام حسن علیہ السلام، حضرت امام زین العابدین علیہ السلام، حضرت امام محمد باقر علیہ السلام، حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام، حضرت فاطمہ بنت اسد سلام اللہ علیہا (والدہ گرامی مولائے کائنات) انہماک المؤمنین، حضرت عباس (عم رسول) جناب صفیہ و عاتکہ (رسول کی چھو بھیاں) حضرت ام البنین سلام اللہ علیہا (ولاد گرامی سرکار غازی عباس) حضرت عبداللہ ابن جعفر طیار، جناب عثمان ابن مظعون، عبدالرحمن ابن عوف، سعد بن ابی وقاص، امام مالک کے علاوہ شہدائے احد کی قبریں بھی مدینہ منورہ میں ہیں۔ مدینہ منورہ روضہ حضرت ختمی مرتبت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور مسجد نبوی کی وجہ سے مسلمانان عالم میں عزت و عقیدت کا مقام تسلیم کیا جاتا ہے، علمائے اسلام کا اس بات پر اتفاق ہے کہ مدینہ منورہ کو دنیا کے تمام شہروں پر فضیلت حاصل ہے۔ مکہ مکرمہ کو خانہ کعبہ کی وجہ سے فضیلت حاصل ہے لیکن مدینہ منورہ میں صاحب قرآن اور داعی اسلام محو استراحت ہیں جو امام الانبیاء کے عظیم منصب پر فائز اور باعث تکوین عالم ہیں اور اسی شہر کو اللہ تعالیٰ نے اپنے پیارے نبیؐ کی اقامت و سکونت کے لئے پسند فرمایا تھا۔ نبی کریم کو اس

عرفانِ حج

شہر سے بڑی محبت تھی جب آپ اسفار سے واپس تشریف لاتے اور مدینہ طیبہ کے قریب پہنچتے تو سواری کو تیز کر دیتے تاکہ جلد از جلد مدینہ طیبہ سے جدائی کی گھڑیاں ختم ہوں۔ مدینہ منورہ کے فضائل میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی کئی احادیث بیان ہوتی ہیں۔ قیامت کے قریب دجال دنیا کے تمام شہروں پر غلبہ حاصل کر لے گا لیکن مدینہ منورہ کی حفاظت اللہ تعالیٰ کرے گا۔ حضرت علی علیہ السلام سے روایت ہے ”شیاطین شہر مدینہ میں اپنی خباثت سے مایوس ہو گئے ہیں نبی کریمؐ اکثر فرمایا کرتے تھے۔ ”اے اللہ مجھے مدینہ میں موت نصیب فرمانا۔ (حوالہ جذب القلوب) ایک اور جگہ فرمایا ”ساری روئے زمین پر کوئی جگہ ایسی نہیں ہے جہاں مجھے اپنی قبر بنانا پسند ہوئے سوائے مدینہ کے۔ (حوالہ مشکوٰۃ شریف) فضائل مدینہ میں مزید احادیث :

”مدینہ میری ہجرت کی جگہ ہے۔ اسی میں میری قیام گاہ ہوگی اور یہیں سے میں قیامت کے دن اٹھوں گا لہذا میری امت کا حق ہے کہ وہ میری ہمسائیگی اختیار کرے، مدینہ کی مثال بھٹی کی مانند ہے جو برے کو نکال دیتی ہے اور اچھے کو مزید نکھارتی ہے۔“

”قیامت اس وقت تک قائم نہیں ہوگی جب تک مدینہ طیبہ سے برے اور بدکار آدمی نہ نکل جائیں۔“

”امام مالکؒ کو مدینہ منورہ سے اس حد تک محبت تھی کہ وہ کوئی بھی لمحہ یہاں سے دور گزارنا پسند نہ کرتے تھے سوائے ایک بار فرض حج کی ادائیگی کے لئے مکہ مکرمہ گئے ورنہ وہ کبھی بھی مدینہ سے باہر نہیں گئے، مدینہ کی گلیوں میں کبھی سوار ہو کر نہ نکلے۔“

مدینہ منورہ روانگی

جو عازمین حج ذرا تاخیر سے آتے ہیں وہ جدہ سے براہ راست مدینہ منورہ تشریف لے جاتے ہیں جو جدہ سے مکہ معظمہ آتے ہیں وہ چند روز مکہ معظمہ میں قیام کر کے مدینہ منورہ تشریف لے جاتے ہیں۔ بیت اللہ کی زیارت سے دل و دماغ کی تاریکیاں دور کر کے عمرہ و طواف سے فارغ ہو کر دیار سرکارِ دو عالم کی طرف روانگی ہوتی ہے۔ مکہ معظمہ سے مدینہ منورہ 450 کلومیٹر ہے۔ مکہ معظمہ سے 80 کلومیٹر پر وادی ستارہ آتی ہے یہ بستی جنوں کے علاقے کے طور پر مشہور ہے۔ یہاں سے بھی بہت سے جنات نے حالیہ مسجد جن کے مقام پر پیغمبر اسلام حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دست مبارک پر بیعت کی تھی۔ مدینہ منورہ پہنچ کر تمام بسیں ایک مقام پر رکتی ہیں جہاں عازمین حج کو ان کی بلڈنگ کا پتہ بتانے کے لئے حکومت کا ایک نمائندہ بس میں سوار ہوتا ہے اور حجاج کی بلڈنگ تک رہنمائی کرتا ہے۔ یہاں ضروری کاغذات کی جانچ پڑتال ہوتی ہے۔ مکہ معظمہ و مدینہ منورہ کے راستے میں بدر کا مقام مرکزی شاہراہ سے ذرا ہٹ کر ہے۔ عموماً بس ڈرائیور بس ادھر نہیں لے جاتے، ہو سکتا ہے کہ انہیں حکومت کی طرف سے کوئی ممانعت ہو۔

عازمین حج ہم خدا کا جتنا بھی شکر ادا کریں کم ہے کہ اس نے اپنے دربار کی حاضری کے بعد سرکارِ رسالتِ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دربار کی حاضری نصیب فرمائی۔ ہدایت و کرم کے درواہ ہو گئے، نوازشوں کی گھڑیاں تمہاری منتظر ہیں۔

عرفانِ حج

آداب و مستحبات زیارت مسجد نبویؐ

- (1) زائرین کرام مدینہ منورہ کی حاضری کوئی معمولی سعادت نہیں، یہاں ہمیں چھ معصومین کی زیارت کی سعادت حاصل ہو رہی۔ ہم ایران بڑے شوق سے جاتے ہیں وہاں ایک معصوم حضرت امام رضا علیہ السلام کی زیارت ہے۔ کربلائے معلیٰ جاتے ہیں وہاں پانچ معصومین کی زیارت ہے۔ مدینہ منورہ میں چھ معصومین کی زیارت ہے علاوہ ازیں خانوادہ رسالت کے بے شمار افراد یہاں دفن ہیں۔ حج کے صدقے میں ہمیں ان معصومین کی زیارت کا شرف بھی حاصل ہوتا ہے۔
- (2) عموماً یہ دیکھا گیا ہے کہ زائرین بغیر اذن دخول پڑھے ہوئے روضہ رسولؐ اور آئمہ الطاہرین کی قبر پر حاضری دیتے ہیں جبکہ اذن دخول پڑھے بغیر حاضری مناسب نہیں ہم اذن دخول حضرت رسولؐ خدا و آئمہ الطاہرین مسجد نبویؐ میں بھی پڑھ سکتے ہیں اور روضہ رسولؐ اور جنت البقیع کے باہر بھی۔
- (3) دو رکعت نماز زیارت علیحدہ علیحدہ تمام معصومین کی مسجد نبویؐ میں بھی پڑھی جاسکتی ہے۔
- (4) مستحب ہے زائرین مدینہ منورہ میں تین روزے رکھیں روزے رکھنے کیلئے بہترین ایام بدھ، جمعرات اور جمعہ ہیں۔ خواہ مدینہ میں دس دن مسلسل قیام ہو یا نہ ہو۔
- (5) مدینہ منورہ میں ایک قرآن ختم کرنا مستحب ہے خصوصاً مسجد نبویؐ میں۔
- (6) علامہ مجلسی سے روایت ہے کہ مدینہ میں ایک درہم (ایک ریال) صدقہ دینا دوسری جگہ ہزار درہم (ہزار ریال) صدقہ دینے کے برابر ہے۔ اس سلسلے میں مومنین و سادات مدینہ کو دینا بہتر ہے۔
- (7) جتنا ممکن ہو سکے تمام نمازیں مسجد نبویؐ میں ادا کریں۔ مسجد نبویؐ کی ایک رکعت مسجد الحرام کے علاوہ دیگر مساجد کی ہزار رکعتوں کے برابر ہے۔

عرفان حج

- (8) کوشش کریں کہ تمام نمازیں ”ریاضِ اجتہ“ میں ادا کریں ورنہ جتنی نمازیں ہو سکیں یہاں پڑھیں۔
- (9) مسجد میں داخل ہوتے اور باہر جاتے وقت درود شریف پڑھیں۔
- (10) مسجد میں داخل ہوتے ہی دو رکعت نماز تہیہ مسجد میں بجالائیں۔
- (11) آپ اپنے والدین، اپنے بزرگوں، اپنے عزیز واقارب اور اپنے دوستوں کی طرف سے زیارت رسول پڑھیں۔
- (12) اذان دخول حرم مطہر سرکار رسالتآب و نماز زیارت پڑھنا نہ بھولیں۔
- (13) طہارت، پاکیزہ لباس اور خوشبو وغیرہ لگا کر زیارت کے لئے تشریف لے جائیں۔
- (14) شہزادی کوئین کی زیارت روضہ رسول اور جنت البقیع دونوں جگہ پڑھیں۔
- ہم آئندہ صفحات میں تمام زیارات کی تفصیل بیان کرنے کے بعد ”اذن دخول اور تمام آئمہ الطاہرین و دیگر نفوسِ قدسیہ کی زیارت پیش کر رہے ہیں۔“

فضائل زیارت رسول مقبولؐ

زائرین محترم فخر موجودات سرور کائنات دانائے میل، ختم الرسل مولائے کل، احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے روضہ اقدس کی زیارت پوری ملت اسلامیہ کے لئے مستحب بلکہ واجب ہے۔

زائرین کرام! یہی وہ روضہ اطہر ہے جس پر ستر ہزار فرشتوں کا نزول طلوع آفتاب کے وقت ہوتا ہے۔ ستر ہزار انگہ غروب آفتاب کے وقت حاضری دیتے ہیں۔ ملائکہ کو یہ سعادت صرف ایک بار نصیب ہوتی ہے۔ قیامت تک دوسری بار روضہ اقدس پر حاضری کا شرف نصیب نہیں ہوگا۔ یہ انسان پر خداوند کریم کا بے پناہ کرم ہے کہ ہر روز اس کے مرکز نور اور چشمہ فیض سے جس وقت حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کرم فرمائیں سیراب ہو سکتا ہے۔ یہ کرم خاص صرف سرکارِ دو عالم کی امت ہی کا مقدر ہے۔ انبیاء کرام علیہم السلام جس کے دیدار کے متمنی اور مبشر رہے۔

یہی وہ دربار ہے جس کی سخاوت کائنات پر محیط ہے۔

یہی وہ چشمہ نور ہے جس کے جلوؤں سے سارا جہاں روشن ہے۔

یہی وہ مہرِ نبوت ہے جس کی انوں سے دنیا کے ظلمت کدے منور ہوئے۔

یہی وہ آستانہ ہے جو دلوں کو سرو نگاہوں کو کیفیتِ حضوری بخشا ہے۔

عرفان حج

یہی وہ در ہے جہاں فقیروں اور دریوزہ گروں کی جھولیاں بھری جاتی ہیں۔
 یہی وہ مقام مقدس ہے جو سرکارِ دو عالم کے جسد اطہر سے شرف ہے۔
 یہی وہ جگہ ہے جو عرش و فرش سے افضل ہے۔

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے زائرین کے لئے کیا کیا بشارتیں دیں کیا کیا مژدہ
 سنائے برکت و افادہ کے لئے چند احادیث نبوی نقل کی جاتی ہیں۔ تاکہ قاری ان احادیث
 مبارکہ سے استفادہ کر سکے اور اس کے دل میں حاضری کا شوق فزوں تر ہو اور انتظار دید میں
 گدازِ دل نصیب ہو جو سفرِ آخرت کا بہترین زادِ راہ ہے۔

زائرین کو بشارتیں

مَنْ زَارَ قَبْرِي وَجِئْتُ لَهُ شَفَاعَتِي.

جس نے میری قبر کی زیارت کی اس پر میری شفاعت واجب ہوگی۔

مَنْ زَارَ قَبْرِي حَلَّتْ لَهُ شَفَاعَتِي

جس نے میری قبر کی زیارت کی، اس کے حق میں میری شفاعت یقینی ہے۔

مَنْ جَاءَ نَبِيَّ زَائِرًا لَا تَعْمَلُهُ حَاجَةً إِلَّا زِيَارَتِي كَانَ حَقًّا عَلَيَّ أَنْ
 أَكُونَ لَهُ شَفِيعًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ.

جو شخص صرف میری زیارت کے لیے آیا اور میری زیارت کے سوا اسے کوئی اور
 حاجت نہ تھی تو مجھ پر حق ہے کہ میں قیامت کے دن اس کا شفیع بنوں۔

مَنْ حَجَّ فَرَارَ قَبْرِي بَعْدَ وَفَاتِي كَمَنْ زَارَنِي فِي حَيَاتِي.

جس نے حج کیا اور میری وفات کے بعد میرے روضہ کی زیارت کی گویا اس
 نے میری زندگی میں زیارت کی۔

مَنْ زَارَنِي مُتَعَمِّدًا كَانَ جَوَارِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَمَنْ مَاتَ فِي أَحَدِ

عرفانِ حج

الْحَرَامَيْنِ بَعَثَهُ اللَّهُ مِنَ الْأَمْنَيْنِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ.
جو شخص میری زیارت کے ارادے سے آیا، وہ قیامت کے دن میرے پڑوس
اور جوار میں ہوگا اور جو شخص مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ میں کسی جگہ فوت ہو گیا۔ اللہ
تعالیٰ اسے قیامت کے روز عذاب سے مامون اٹھائے گا۔

مَنْ حَجَّ إِلَى مَكَّةَ ثُمَّ قَصَدَنِي مَسْجِدِي كُتِبَ لَهُ حَبَّتَانِ
مَبْرُورَتَانِ.

جس نے مکہ مکرمہ کا حج کیا، پھر میری مسجد کی زیارت کا ارادہ کیا تو اس کے نامہ
اعمال میں دو حج مقبول کا ثواب لکھا جائے گا۔

مذکورہ بالا احادیث نبویؐ کا ایک ایک لفظ شفقت و کرم کے خزانے لیے ہوئے ہے۔ کس
طرح اور کس کس ادا سے سرکار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے زائرین کی جھولیوں کو کرم کے گہر
ہائے گراں مایہ سے بھر دیا۔

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ میرے جد بزرگوار نے فرمایا تھا کہ جو
شخص میری حیات و ممات میں میری زیارت کرے گا قیامت کے دن میں اس کی شفاعت
کروں گا۔

اذن دخول برائے زیارت سرکارِ دو عالم

جیسا کہ پہلے عرض کیا جا چکا ہے کہ کسی بھی معصوم کے روضہ اقدس پر بغیر اذن دخول کے
حاضر نہ ہوا جائے۔ پرانے زیارت ناموں میں جن جگہوں کی نشاندہی کی گئی تھی کہ یہاں یہ
پڑھنا ہے فلاں باب سے داخل ہونا ہے آج کل کے معروضی حالات میں یہ سب کچھ ممکن
نہیں ہے۔ لہذا اذن دخول برائے زیارت سرکار رسالت یا شہزادی کو نین حضرت فاطمہ زہراؑ

عرفانِ حج

یادگیر آئمہ اور مدفون بقیع کی مسجد نبوی میں بھی پڑھی جاسکتی ہے اسی طرح سرکار کے مواجہہ شریف پر بے پناہ رش ہوتا ہے اور وہاں کمرے بھی لگے ہوئے ہیں لہذا مسجد نبوی میں سرکار کے روضہ سے قریب تر جو بھی پرامن جگہ ملے وہاں زیارت پڑھی جاسکتی ہے۔

اذن دخول

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ وَفَقْتُ عَلٰی بَابٍ مِنْْ اَبْوَابِ بُیُوتِ نَبِیِّكَ
صَلَوَاتِكَ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَ قَدْ مَنَعْتَ النَّاسَ اَنْ یَدْخُلُوْهَا اِلَّا بِاِذْنِهٖ
فَقُلْتُ یَا اَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَدْخُلُوْا بُیُوتَ النَّبِیِّ اِلَّا اَنْ یُّوْذَنَ
لَكُمْ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعْتَقَدُ حُرْمَةَ صَاحِبِ هٰذَا الْمَشْهَدِ الشَّرِیْفِ فِی
غَیْبِهٖ كَمَا اَعْتَقَدُهَا فِی حَضَرَتِهٖ وَ اَعْلَمُ اَنْ رَّسُوْلَكَ وَ
خُلَفَاؤَكَ عَلَیْهِمُ السَّلَامُ اَحْیَاءٌ عِنْدَكَ یُرْزَقُوْنَ یَرُوْنَ مَقَامِیْ وَ
یَسْمَعُوْنَ کَلَامِیْ وَ یُرَدُّوْنَ سَلَامِیْ وَ اَنْتَ حَاجِبٌ عَنْ سَمْعِی
کَلَامَهُمْ وَ فَتَحْتَ بَابَ فَهْمِیْ بِلَدِّیْذِ مُنَاجَاتِهِمْ وَ اِنِّیْ اَسْتَاْذِنُكَ
اَوَّلًا وَ اَسْتَاْذِنُ رَّسُوْلَكَ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ ثَانِیًا وَ اَسْتَاْذِنُ
الْمَلَائِکَةَ الْمُوَكَّلِیْنَ بِهٰذِهِ الْبُقْعَةِ الْمُبَارَکَةِ ثَالِثًا اَدْخُلْ یَا
رَّسُوْلَ اللّٰهِ اَدْخُلْ یَا مَلَائِکَةَ اللّٰهِ الْمُقَرَّبِیْنَ الْمُفِیْمِیْنَ فِی هٰذَا
الْمَشْهَدِ اَدْخُلْ یَا فَاطِمَةُ بِنْتُ مُحَمَّدٍ فَاْذَنْ لِّیْ یَا مَوْلَایْ فِی
الدَّخُوْلِ اَفْضَلَ مَا اِذْنَتْ لِاَحَدٍ مِنْ اَوْلِیَائِكَ فَاِنْ لَّمْ اُكُنْ اَهْلًا
لِلَّذٰلِكَ فَانْتَ اَهْلٌ لِّلَّذٰلِكَ۔

اے خدا یا تیرے نبی کے گھروں میں سے ایک گھر کے دروازے پر کھڑا ہوں،
تیری رحمت ہو ان پر اور ان کی آل پر، یقیناً تو نے لوگوں کو تیرے حبیب کی

عرفانِ حج

اجازت کے بغیر ان کے گھر میں داخل ہونے سے منع فرمایا ہے، پس تو نے فرمایا کہ اے ایمان لانے والوں جب تک تمہیں اجازت نہ دی جائے میرے حبیب کے گھروں میں داخل نہ ہوا کرو۔ اے خدا یا میں اس مشہد شریف والے کی غیبت میں بھی ان کے احترام کا معتقد ہوں جیسے کہ ان کی موجودگی میں احترام کا معتقد ہوں اور میں جانتا ہوں کہ تیرا رسول اور تیرے خلفاء زندہ ہیں، تجھ سے رزق پاتے ہیں، میرے قیام کو دیکھتے ہیں اور میرے کلام کو سنتے ہیں اور میرے سلام کا جواب دیتے ہیں۔ تو نے ہی میرے کانوں سے ان کے کلام کو مستور رکھا ہے اور ان کی لذیذ مناجات سے تو نے ہی میرے باب فہم کو کھولا ہے۔ میں پہلے تجھ سے اجازت چاہتا ہوں، پھر تیرے رسولؐ سے اجازت چاہتا ہوں، ان پر اور ان کی آل پر رحمت ہو، اور پھر ان ملائکہ سے اذن چاہتا ہوں جو اس بقعہ مبارکہ پر موقوف ہیں۔ اے رسول خدا کیا میں داخل ہو جاؤں؟ اے خدا کے مقرب فرشتو جو اس مشہد میں مقیم ہو کیا مجھے داخل ہونے کی اجازت ہے؟ اے فاطمہ بنت محمدؑ کیا میں داخل ہو جاؤں۔ اے مولا! مجھے بہترین دخول کی اجازت دیں جو آپ نے اپنے کسی دوست کو دی ہے، اگرچہ میں اس کا اہل نہیں ہوں مگر آپ تو اس کے اہل ہیں۔

☆ پھر داخل ہو کر یہ دعا پڑھے۔

بِسْمِ اللّٰهِ وَبِاللّٰهِ وَفِي سَبِيلِ اللّٰهِ وَعَلَى مِلَّةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ وَارْحَمْنِيْ وَتُبْ عَلَيَّ اِنَّكَ اَنْتَ
التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ.

خدا کے نام سے، خدا کی ذات اور خدا کی راہ میں اور ملت رسول خدا پر ہوتے ہوئے ابتداء کرتا ہوں۔ اے خدا مجھے بخش دے مجھ پر رحم فرما اور میری توبہ قبول فرما کیونکہ تو توبہ قبول کرنے والا اور رحم فرمانے والا ہے۔

عرفان حج

زیارت حضرت رسول اکرم

السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا نَبِيَّ اللَّهِ السَّلَامُ
عَلَيْكَ يَا مُحَمَّدَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا خَاتَمَ النَّبِيِّينَ
أَشْهَدُ أَنَّكَ قَدْ بَلَغْتَ الرِّسَالَةَ وَأَقَمْتَ الصَّلَاةَ وَآتَيْتَ الزَّكَاةَ
وَأَمَرْتَ بِالْمَعْرُوفِ وَنَهَيْتَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَعَبَدْتَ اللَّهَ مُخْلِصًا
حَتَّى آتَيْكَ الْيَقِينَ فَصَلِّواتِ اللَّهِ عَلَيْكَ وَرَحْمَتُهُ وَعَلَى
أَهْلِ بَيْتِكَ الطَّاهِرِينَ.

أَشْهَدُ أَنَّ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا
عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ وَأَشْهَدُ أَنَّكَ رَسُولُ اللَّهِ وَأَنَّكَ مُحَمَّدُ بْنُ
عَبْدِ اللَّهِ وَأَشْهَدُ أَنَّكَ قَدْ بَلَغْتَ رِسَالَاتِ رَبِّكَ وَنَصَحْتَ
لِأُمَّتِكَ وَجَاهَدْتَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَعَبَدْتَ اللَّهَ حَتَّى آتَيْكَ
الْيَقِينَ بِالْحِكْمَةِ وَالْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ وَأَذَيْتَ الَّذِينَ عَلَىكَ مِنَ
الْحَقِّ وَأَنَّكَ قَدْ رُوِّفْتَ بِالْمُؤْمِنِينَ وَغُلِظَتْ عَلَى الْكَافِرِينَ
فَبَلَغَ اللَّهُ بِكَ أَفْضَلَ شَرَفٍ مَحَلِّ الْمُكْرَمِينَ الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي
اسْتَنْقَذَنَا بِكَ مِنَ الشِّرْكِ وَالضَّلَالَةِ اللَّهُمَّ فَاجْعَلْ
صَلِّواتِكَ وَصَلِّواتِ مَلَائِكَتِكَ الْمُقَرَّبِينَ وَانْبِيائِكَ
الْمُرْسَلِينَ وَعِبَادِكَ الصَّالِحِينَ وَأَهْلِ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِينَ وَ
كُلِّ مَنْ سَبَّحَ لَكَ يَا رَبَّ الْعَالَمِينَ مِنَ الْأَوَّلِينَ وَالْآخِرِينَ عَلَى
مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُولِكَ وَنَبِيِّكَ وَآمِينِكَ وَنَجِيِّكَ وَ
حَبِيبِكَ وَصَفِيِّكَ وَخَاصِّكَ وَصَفْوَتِكَ وَخَيْرَتِكَ مِنْ

عرفانِ حج

خَلَقَكَ اللَّهُمَّ أَغْطِهِ الدَّرَجَةَ الرَّفِيعَةَ وَ آتِهِ الْوَسِيلَةَ مِنَ الْجَنَّةِ
وَابْعَثْهُ مَقَامًا مَحْمُودًا يُغِيبُطُهُ بِهِ الْأَوَّلُونَ وَالْآخِرُونَ اللَّهُمَّ إِنَّكَ
قُلْتَ وَلَوْ أَنَّهُمْ إِذْ ظَلَمُوا أَنْفُسَهُمْ جَاوَوْكَ فَاسْتَغْفَرُوا اللَّهَ
وَاسْتَغْفَرَ لَهُمُ الرَّسُولُ لَوَجَدُوا اللَّهَ تَوَّابًا رَحِيمًا وَإِنِّي أَنَّتِيكَ
مُسْتَغْفِرًا تَائِبًا مِنْ ذُنُوبِي وَإِنِّي أَتَوَجَّهُ بِكَ إِلَى اللَّهِ رَبِّي وَ
رَبِّكَ لِتُغْفِرَ لِي ذُنُوبِي.

اے رسول خدا آپ پر سلام ہو۔ اے نبی خدا آپ پر سلام ہو۔ اے محمد ابن
عبداللہ آپ پر سلام ہو۔ اے خاتم انبیاء آپ پر سلام ہو۔ میں گواہی دیتا ہوں
کہ آپ نے پیغام الہی لوگوں تک پہنچایا۔ آپ نے نماز قائم کی اور زکوٰۃ ادا
کی۔ آپ نے اچھی چیزوں کا حکم دیا اور بری چیزوں سے روکا اور دم آخر تک
آپ نے اخلاص کے ساتھ خدا کی عبادت کی۔ آپ اور آپ کے پاک اہل
بیت پر خدا کی رحمتیں اور درود و سلام ہو۔

میں گواہی دیتا ہوں کہ سوائے خدا کے کوئی معبود نہیں وہ اکیلا ہے اس کا کوئی
شریک نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد خدا کے بندے اور اس کے رسول
ہیں۔ نیز گواہی دیتا ہوں کہ آپ خدا کے رسول ہیں اور آپ محمد بن عبداللہ
ہیں، اور میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ نے کما حقہ اپنے رب کے پیغامات کو پہنچایا
اور اپنی امت کی خیر خواہی کی آپ نے راہ خدا میں جہاد کیا اور آخر وقت تک
اپنے خدا کی عبادت، حکمت اور موعظہ حسنہ کے ساتھ کی ہے اور آپ نے اپنا
حق ادا کر دیا جو خدا کی طرف سے آپ پر واجب تھا۔ یقیناً آپ نے مومنین پر
نرمی کی اور کفار پر سخت گیری کی ہے۔ پس خدا نے آپ کو صاحبان کرم و شرف
سے افضل مقام تک پہنچایا ہے۔ حمد و ثناء ہے اس خدا کی جس نے آپ کے

عرفانِ حج

واسطے سے ہمیں شرک و ضلالت سے نجات دی ہے۔ اے خدایا تو اپنی رحمتیں اور مقرب فرشتوں کے درود اور انبیاء مرسلین کے درود اور اپنے صالح بندوں کے درود اور اہل آسمان و زمین کے درود، اے عالمین کے پالنے والے، اور اولین و آخرین میں سے جو تیری تسبیح کرتے ہیں ان کے درود، اپنے بندے محمدؐ کے لئے مقرر فرما جو تیرے رسول ہیں اور نبی اور امین ہیں اور تیرے ہمارا ز اور حبیب ہیں اور تیرے چنے ہوئے برگزیدہ اور تیری مخلوق میں سب سے بہتر ہیں۔ اے خدایا! جناب محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بلند درجات عطا فرما اور جنت کے لئے ان کو وسیلہ قرار دے اور مقام محمود پر پہنچا جس پر اولین و آخرین رشک کریں۔ اے خدایا! تو نے فرمایا کہ جب انہوں نے اپنے نفسوں پر ظلم کیا تو اگر اے رسولؐ تیرے پاس آکر انہوں نے خدا سے مغفرت چاہی ہوتی اور رسولؐ نے بھی ان کے لئے طلب مغفرت کی ہوتی تو وہ اللہ کو بہت توبہ قبول کرنے والا اور مہربان پاتے۔ اے رسولؐ خدا میں آپ کے پاس اپنے گناہوں کی بخشش کیلئے آیا ہوں اور میں آپ کے واسطے سے خدا کی طرف متوجہ ہوں اور جو مرا اور آپ کا رب ہے تاکہ وہ میرے گناہوں سے درگزر کرے۔

جب آپ زیارت سے فارغ ہو جائیں تو قبلہ کی طرف متوجہ ہو کر ہاتھ بلند کر کے اپنی حاجات خداوند کریم سے طلب کریں انشاء اللہ تمام حاجات پوری ہوں گی۔

زیارت حضرت فاطمہ الزہراءؑ

اگرچہ تاریخ یہ بتانے سے آج تک قاصر رہی ہے کہ جناب زہرا سلام اللہ علیہا کی قبر مبارک کہاں ہے، لیکن اکثر اصحاب شیعہ کا مسلک یہی ہے کہ اس مظلومہ کی زیارت روضہ رسول خداؐ کے قریب سے ہی پڑھی جائے۔

عرفانِ حج

زیارتِ ائورہ کے الفاظ یہ ہیں :

السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا بِنْتَ رَسُولِ اللَّهِ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا بِنْتَ نَبِيِّ
 اللَّهِ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا بِنْتَ حَبِيبِ اللَّهِ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا بِنْتَ
 خَلِيلِ اللَّهِ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا بِنْتَ صَفِيِّ اللَّهِ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا
 بِنْتَ أَمِينِ اللَّهِ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا بِنْتَ خَيْرِ خَلْقِ اللَّهِ السَّلَامُ
 عَلَيْكَ يَا بِنْتَ أَفْضَلِ أَنْبِيَاءِ اللَّهِ وَرُسُلِهِ وَمَلَائِكَتِهِ السَّلَامُ
 عَلَيْكَ يَا بِنْتَ خَيْرِ السَّبْرِ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا سَيِّدَةَ نِسَاءِ
 الْعَالَمِينَ مِنَ الْأَوَّلِينَ وَالْآخِرِينَ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا زَوْجَةَ وَلِيِّ
 اللَّهِ وَخَيْرِ الْخَلْقِ بَعْدَ رَسُولِ اللَّهِ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا أُمَّ الْحَسَنِ
 وَالْحُسَيْنِ سَيِّدَى شَبَابِ أَهْلِ الْجَنَّةِ السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيَّتُهَا
 الصَّادِقَةُ الشَّهِيدَةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ أَيَّتُهَا الرَّاضِيَةُ الْمَرْضِيَّةُ
 السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيَّتُهَا الْفَاضِلَةُ الرَّكِيَّةُ السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيَّتُهَا
 الْحَوْرَاءُ الْأَنْبِيَاءُ السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيَّتُهَا التَّقِيَّةُ السَّلَامُ عَلَيْكَ
 أَيَّتُهَا الْمُحَدَّثَةُ الْعَلِيمَةُ السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيَّتُهَا الْمَظْلُومَةُ
 الْمَغْضُوبَةُ السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيَّتُهَا الْمُضْطَهَدَةُ الْمَقْهُورَةُ السَّلَامُ
 عَلَيْكَ يَا فَاطِمَةَ بِنْتَ رَسُولِ اللَّهِ وَرَحْمَةَ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ صَلَّى
 اللَّهُ عَلَيْكَ وَعَلَى رُوحِكَ وَبَدَنِكَ أَشْهَدُ أَنَّكَ مَضِيَّتْ
 عَلَى بَيْتَةٍ مِنْ رَبِّكَ وَأَنَّ مَنْ سَرَّكَ فَقَدْ سَرَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَمَنْ جَفَاكَ فَقَدْ جَفَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
 عَلَيْهِ وَآلِهِ وَمَنْ آذَاكَ فَقَدْ آذَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ
 آلِهِ وَمَنْ وَصَلَكَ وَصَلَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَمَنْ

عرفان حج

کاروان مسلم (کراچی)

بڑے خوش قسمت ہیں کاروان مسلم کے از باب حل وعقد جو خدا کے مہمانوں کو سرزمینِ جاز پر لے جانے کا انتظام و انصرام کرتے ہیں۔ عازم حج جب حج کی تیاری شروع کرتا ہے تو اس راہ میں اس کے جسم کی تمام حرکات و سکنات پر دس نیکیاں لکھی جاتی ہیں تو یقیناً جو حجاج کی خدمت کرتے ہیں ان کے مراتب میں تو اور اضافہ ہوتا ہوگا اس قافلے کے روح رواں مولانا غلام رضا روحانی فاضل قم اور مولانا سید موسیٰ رضا نقوی اور ولایت حسین صاحب قابل مبارکباد ہیں جو حسن انتظام میں اپنا ثانی نہیں رکھتے۔ قافلے کی تفصیلات پیش خدمت ہیں۔

کاروان کا نام : کاروان مسلم (پرائیویٹ) لمیٹڈ

کاروان کا پتہ : 1/5 نثار شہید پارک، ڈی۔ ایچ۔ اے، فیز IV، کراچی

فون نمبر : 5383825-6 موبائل نمبر : 0333-2214603

ای میل ایڈریس : carwanmuslim@yahoo.com

رجسٹریشن نمبر (اگر ہے تو) : کاروان کی تشکیل کا سال : 1997

قافلہ سالار کا اسم گرامی : منصور مرچنٹ

قافلے کی شرعی رہنمائی کرنے والے علمائے گرام کے اسمائے گرامی :

(1) مولانا غلام رضا روحانی (2) مولانا سید موسیٰ رضا نقوی

قافلے کے مستقل کارکنان کے نام (چند) : ولایت حسین، اعجاز حسین، علی حسین

حجاج کی تعداد : سال () سال ()

کاروان پرائیویٹ اسکیم یا سرکاری اسکیم پر مشتمل ہے؟ پرائیویٹ اسکیم

عرفانِ حج

قَطَعَكَ فَقَدْ قَطَعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ لِأَنَّكَ
بِضْعَةٍ مِنْهُ وَرُوحُهُ الَّذِي بَيْنَ جَنْبَيْهِ أَشْهَدُ اللَّهَ وَرُسُلَهُ وَمَلَائِكَتَهُ
أَنْتَ رَاضٍ عَمَّنْ رَضِيَتْ عَنْهُ سَاحِطٌ عَلَى مَنْ سَاحِطٌ
عَلَيْهِ مُتَبَرِّءٌ مِمَّنْ تَبَرَّئْتَ مِنْهُ مُوَالٍ لِمَنْ وَآلِيَّتُ مُعَادٍ لِمَنْ
عَادَيْتَ مُبْغِضٌ لِمَنْ أَبْغَضْتَ مُحِبٌّ لِمَنْ أَحْبَبْتَ وَكَفَى بِاللَّهِ
شَهِيدًا وَحَسِيًّا وَجَازِيًّا وَمُثِيبًا.

اے رسول اللہ کی بیٹی آپ پر سلام ہو۔ اے دختر نبی آپ پر سلام ہو۔ اے
حبیبِ خدا کی بیٹی آپ پر سلام ہو۔ اے خلیل الرحمن کی بیٹی آپ پر سلام ہو۔
اے صفی اللہ کی دختر آپ پر سلام ہو۔ اے دختر امین خدا، آپ پر سلام ہو۔ اے
بہترین مخلوق کی بیٹی آپ پر سلام ہو۔ اے خدا کے انبیاء و رسل اور فرشتوں سے
افضل شخصیت کی بیٹی آپ پر سلام ہو۔ اے بہترین خلق خدا کی بیٹی، اے
عالمین کے اولین و آخرین کی عورتوں کی سردار آپ پر سلام ہو۔ اے ولی خدا
اور رسول خدا کے بعد افضل مخلوقات کی زوجہ آپ پر سلام ہو۔ اے جو انسان
جنت کے سردار امام حسن اور امام حسین کی مادر گرامی آپ پر میرا سلام ہو۔
اے صدیقہ، اے شہیدہ، اے راضیہ، و مرضیہ آپ پر میرا سلام ہو۔ اے فاضلہ
زکیہ، اے حوراء انسیہ، اے صاحبہ تقویٰ پاک (خاتون)، اے ہمارا فرشتہ
اور عالمہ آپ پر میرا سلام۔ اے مظلومہ اور حق غصب شدہ، اے ظلم و ستم رسیدہ
بی بی آپ پر میرا سلام۔ اے رسول اللہ کی بیٹی فاطمہ آپ پر میرا سلام اور خدا
کی رحمت و برکت ہو۔ آپ پر اور آپ کے روح و بدن پر رحمت خدا ہو۔ میں
گواہی دیتا ہوں کہ آپ خدا کی طرف سے روشن دلیل تھیں اور گواہی دیتا ہوں
کہ جس نے آپ کو خوش کیا اس نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو

عرفانِ حج

خوش کیا اور جس نے آپ پر جہا کی گویا اس نے جناب رسول خدا پر جہا کی اور جس نے آپ کو اذیت دی گویا اس نے رسول خدا کو اذیت دی اور جس نے آپ سے اتصال کیا گویا اس نے رسول خدا سے اتصال قائم کیا اور جس نے آپ کا ساتھ چھوڑا یقیناً اس نے جناب رسول خدا کا ساتھ چھوڑا، کیونکہ آپ پیغمبر اکرم کا ٹکڑا ہیں اور آپ آنحضرت کی جان ہیں۔ میں خدا اور تمام رسل اور فرشتوں کو گواہ قرار دیتا ہوں کہ جس پر آپ راضی ہیں اس پر میں بھی راضی ہوں، جس پر آپ ناراض ہیں اس پر میں بھی ناراض ہوں، جس سے آپ بیزار ہیں اس سے میں بھی بیزار ہوں، جس کو آپ دوست رکھتی ہیں میں بھی دوست رکھتا ہوں، جو آپ کا دشمن ہے وہ میرا دشمن ہے، جس پر آپ غضبناک ہیں میں بھی غضبناک ہوں، جس پر آپ خوش ہیں اس پر میں بھی خوش ہوں۔ گواہی اور حساب اور جزا و ثواب کے لئے خدا ہی کافی ہے۔

مسجد نبویؐ

دنیا میں تین مساجد اپنی عظمت کے لحاظ سے ثانی نہیں رکھتیں اور جن کا ذکر قرآن و احادیث میں موجود ہے مسجد الحرام (مکہ معظمہ) مسجد اقصیٰ (بیت المقدس) اور مسجد نبوی (مدینہ منورہ) باقی دنیا کی تمام مساجد ان مساجد کی نقل ہیں۔ مسجد نبویؐ جس مقام پر تعمیر کی گئی ہے یہ قبیلہ ”نجاڑ“ کے دو یتیم بچوں کی ملکیت تھی جسے ابوالیوب انصاریؓ نے خرید کر مسجد کی تعمیر کے لئے عطیہ کی۔ ابتداء میں یہ مسجد کچی اینٹوں کی بنی ہوئی تھی اس کی لمبائی 105 فٹ اور چوڑائی 90 فٹ تھی اور بلندی 9 فٹ تھی۔ مسجد کے تین برآمدے صحن اور تین دروازے تھے۔ جنگ خیبر کے بعد اس مسجد کی توسیع کی گئی اس کے بعد خلیفہ دوم، خلیفہ سوم، ولید بن عبدالملک، شاہ روم، عمر بن عبدالعزیز، ملک ناصر محمد بن قلاوون صالحي ترکی کے سلطان عبدالجید خان عثمانی، ملک عبدالعزیز آل سعود، شاہ فیصل اور شاہ فہد بن عبدالعزیز کے زمانے میں حرم کی تزئین و توسیع ہوتی رہی۔ مسجد نبویؐ کا موجودہ رقبہ 1.45000 مربع میٹر ہے۔ مسجد نبویؐ کو دنیا کی خوبصورت ترین مسجد بنانے کے لئے جدید ترین ٹیکنالوجی کو بروئے کار لایا گیا ہے۔ سلائیڈنگ روف، پھر کھلنے اور بند ہونے والی چھتری، مائیک کا جدید ترین ساؤنڈ سسٹم، آگ سے تحفظ کے آلات، Centrally Air-Condition، مسجد میں خود کار برقی زینے جو نمازیوں کو مسجد کی چھت تک لے جاتے ہیں۔ اس مسجد میں دس لاکھ

عرفانِ حج

افراو گئے لئے مسجد، چھت اور مسجد کے باہر صحن میں گنجائش موجود ہے۔ مسجد نبوی کے کل 81 دروازے ہیں۔ تہجد کی اذان میں جیسے ہی لفظ محمد رسول اللہ آتا ہے پوری مسجد روشن ہو جاتی ہے۔ مسجد نبوی کا اپنا بجلی گھر ہے جس میں 110 میگا واٹ بجلی پیدا کرنے کی گنجائش ہے۔ مسجد نبوی کے زیر زمین پارکنگ لائٹ میں کئی ہزار گاڑیاں کھڑی کرنے کی گنجائش موجود ہے۔

روضہ شریف

مسجد نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ایک حصہ جو قبلہ کی جانب جنوب مشرقی حصہ میں واقع ہے روضہ مطہر اور روضہ شریف کے نام سے پہچانا جاتا ہے یہ سب فضیلت کے اعتبار سے بہت اہم ہے چونکہ احادیث نبوی میں اسے بہشت کا ایک باغ قرار دیا گیا ہے۔ ”ما بینی و منبری روضۃ من ریاض الجنة“ (ترجمہ) میری قبر اور منبر کے مابین جنت کے باغوں میں ایک باغ ہے۔“ اس حدیث پر مسلمانوں کے تمام مکاتب فکر اتفاق اور ریاض الجنان میں یہ حدیث بھی آویزاں ہے اسی طرح اہلبیت الطاہرین علیہم السلام کی روایت کے مطابق یہ روضہ حضرت فاطمہ سلام اللہ علیہا کے گھر میں بھی شامل ہوتا ہے اس روضہ شریف کا رقبہ 22 میٹر لمبا اور 15 میٹر چوڑا ہے جو مجموعی طور پر 330 مربع میٹر بنتا ہے اس روضہ کے احاطہ میں تین مقدس مقامات ہیں۔ (1) رسول کا مرقد (2) آپ کا محراب مبارک (3) اور منبر رسول۔ ان کے بارے میں ہم آگے وضاحت کریں گے۔ یہیں پر مواجہ شریف ہے، یہی وہ بارگاہ ہے جہاں روز و شب انبیاء و ملائکہ، خاصانِ خدا اور ہم جیسے گنہ گار اپنے اپنے وقت میں اور اپنی اپنی حیثیت و بصیرت کے مطابق بارگاہ رسالت میں خراج عقیدت ادا کرتے ہیں۔

عرفانِ حج

رسول اللہ کا مزارِ مطہر

مسجد کا ایک بہترین حصہ رسول اللہ کا مدفن ہے۔ وہ نبی جو خدا اور خلق خدا کا محبوب تھا۔ بے بہا اسلامی میراث آپ کی 23 سالہ انتھک محنت کا حاصل ہے۔ مسجد کے مشرقی کنارے میں رسول اللہ کے ازواج کے رہنے کے لئے کچھ حجرے بنائے گئے تھے۔ آپ کی وفات کے 90 سال بعد تک بھی قائم تھے۔ ابتداء میں جناب سودہؓ کے لئے ایک حجرہ بعد ازاں جناب عائشہؓ کے لئے ایک پھر حضرت فاطمہؓ کے لئے بھی ان کے ساتھ ہی تیسرا حجرہ بنایا گیا تھا۔ مورخین نے لکھا ہے کہ رسول اللہ اسی حجرے میں مدفون ہوئے جہاں وفات پائی۔ اہلسنت کی روایت کے مطابق رسول اللہ جناب عائشہؓ کے حجرے میں تھے ایک امکان یہ بھی ہے کہ وہ آنحضرتؐ حضرت فاطمہؓ اور جناب عائشہؓ کے درمیان والے اس حجرے میں دفن ہوئے جو ان کے آرام کے لئے مخصوص تھا۔ اور کسی بھی زوجہ کا اس میں حق نہیں تھا۔ رسول اللہ وہیں پر مریض رہے اور وہیں پر وفات پائی۔ گویا حکومت وقت نے رسول اللہ کے بعد وہ حجرہ جناب عائشہؓ کے حوالے کر دیا تھا۔ خلیفہ ثانی کے زمانے میں حضرت رسولؐ خدا کا مقبرہ ایک چھوٹے سے کمرے میں تھا۔ ولید کے دور میں مسجد کی توسیع ہونے تک اپنی اسی شکل میں باقی تھا۔ جب اسی دور میں مسجد کے مشرقی حصے میں توسیع کی گئی تو مقبرہ مسجد میں واقع ہوا اور اس کے گرد پانچ کونوں کا زاویہ کھینچا گیا۔ آج اس حجرہ مقدسہ کا رقبہ جس کے اندر مرقدِ مطہر ہے 240 مربع میٹر یعنی 14 میٹر لمبا اور 15 میٹر چوڑا ہے جس کے چاروں کونوں میں چار نہایت مضبوط اور مستحکم ستون بنائے گئے ہیں اور ان کے اوپر سبز گنبد بنایا گیا ہے اس حجرے کے چند دروازے ہیں ایک حجرہ فاطمہؓ کا دروازہ ہے جو حضرت فاطمہؓ کے حجرے کی جگہ کی نشاندہی کرتا ہے، حجرے کے شمال میں درتہجہ ہے مغرب میں باب وفات یا باب رحمت اور جنوب میں قبلہ کی جانب درتوبہ یا باب رسولؐ ہے۔ حجرہ مقدس کے اندر ایک جگہ قبر فاطمہؓ کے عنوان سے معین کر دی گئی ہے یہ قبر ان روایت کی بناء پر ہے جس میں حضرت

عرفانِ حج

فاطمہؑ کا دفن خود ان کے گھر کو قرار دیا گیا ہے۔ قبر کی جگہ ایک چھوٹا سا مقام نما ہے جو ضریح کے اندر واقع ہے اس بقعہ کی جنوبی سمت میں محراب فاطمہؑ واقع ہے۔

منبر رسولؐ

مسجد کا ایک مقدس مقام منبر رسولؐ ہے۔ متعدد روایات میں ذکر ہوا ہے کہ آغاز میں رسول اللہؐ کعبہ کے درخت کا سہارا لے کر خطبہ دیا کرتے تھے اصحاب میں سے کسی ایک نے منبر بنانے کا مشورہ دیا۔ تاکہ رسولؐ اس پر بیٹھ کر خطبہ دیں اور لوگ بھی انہیں پوری طرح دیکھ سکیں اور آپؐ پر تھکن بھی طاری نہ ہو۔ بعض دوسری روایات میں آیا ہے کہ پہلے مٹی سے ایک ٹیلہ سا بنایا گیا تھا۔ اور آنحضرتؐ اس پر بیٹھ جاتے تھے۔ ہجرت کے ساتویں سال آنحضرتؐ کے لئے لکڑی کا منبر بنایا گیا۔ تین سیڑھیوں والے اس منبر سے حکومت معاویہ کے دور تک استفادہ کیا جاتا تھا۔ معاویہ نے اپنی حقانیت ثابت کرنے اور لوگوں میں عزت حاصل کرنے کی غرض سے منبر رسولؐ کو مدینے سے شام لے جانا چاہا۔ لیکن اہل مدینہ نے اعتراض کر کے اسے اس کام سے روک دیا۔ بعد ازاں اسی منبر کی 6 مزید سیڑھیاں بنائی گئیں اور اس طرح منبر 9 سیڑھیوں کا ہو گیا۔ زمانہ گزرنے کے ساتھ ساتھ یہ منبر بھی خراب ہوتا گیا۔ چھٹی صدی ہجری میں اس کے کچھ حصے سے تبرک کے طور پر استفادہ کیا جاتا تھا۔ نقل ہوا ہے کہ اس منبر کے جلے ہوئے حصے اسی جگہ دفن کئے گئے جہاں آج کل نیا منبر موجود ہے۔ موجودہ منبر وہ ہے جسے سلطان مراد عثمانی نے 998 ہجری میں بنوانے کا حکم دیا۔ اس کی 12 سیڑھیاں ہیں۔ یہ منبر اس وقت مسجد النبیؐ میں موجود ہے۔ جو فن کا ایک گر اندر نمونہ ہے۔

محرابِ نبیؐ

محراب اس جگہ بنایا گیا ہے جہاں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نماز پڑھتے تھے اور اپنی پیشانی حق تعالیٰ کے حضور میں سجدہ کرتے ہوئے خاک پر رکھتے تھے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نماز کی جگہ بالکل واضح ہے۔ اس میں کوئی شک و شبہ نہیں ہے کہ

عرفان حج

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نماز پڑھنے کی جگہ موجودہ محراب ہی ہے۔ جس زمانے میں ولید نے مسجد کی توسیع کا حکم دیا اور عمر ابن عبدالعزیز نے اس حکم کی تعمیل کی تب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نماز پڑھنے کی جگہ پر ایک محراب بنایا گیا۔ اس محراب میں مختلف زمانوں میں تبدیلیاں ہوئیں۔ اس کی موجودہ صورت سلطان اشرف قایمبای کے زمانے کی یادگار ہے۔ عثمانی دور حکومت میں قرآنی آیات سے اس کی تزئین کی گئی۔

مسجد میں بعض خلفاء کے نماز پڑھنے کی جگہ پر محراب بنائے گئے تھے جن میں سے ایک محراب عثمان ہے۔

محرابوں میں سب سے اہم محراب تہجد ہے۔ ”تہجد“ رات عبادت میں بسر کرنے کے معنی ہیں۔ مورخین نے لکھا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حضرت فاطمہ سلام اللہ علیہا کے گھر کے پشت پر موجود جگہ میں راتیں عبادت و نماز میں گزارتے تھے۔ اب بھی وہ جگہ حضرت فاطمہ سلام اللہ علیہا کے گھر کے قریب موجود اور مشخص ہے۔ یہ محراب تہجد باب جبریل سے داخل ہونے کے بعد بائیں طرف صفہ کے بالکل سامنے واقع ہے۔ اس کے ساتھ والی زمین صفہ ہی کی طرح زمین کی سطح سے کچھ بلند ہے۔

مسجد نبوی کے ستون

مسجد کی چھت ان ستونوں پر قائم تھی جو چھت کی نگہداری کے علاوہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم و اصحاب کے استعمال میں بھی رہے۔ ہر ستون سے کوئی خاص واقعہ یادگار کے طور پر باقی ہے۔ جس کی وجہ سے ان کے تقدس میں اضافہ ہو گیا ہے۔ اور ان کے مخصوص نام رکھے گئے ہیں۔ اسی لئے یہ تاریخ میں جاوداں ہو گئے ہیں۔ جب بھی مسجد کی توسیع ہوتی ہے ان ستونوں کی جگہ تبدیل نہ کی جاتی بلکہ صرف قدیم ستونوں کی جگہ نئے ستون بنائے جاتے۔ مسجد کی توسیع کے ساتھ ساتھ ستونوں کی تعداد میں بھی اضافہ ہو جاتا تھا جس کی وجہ سے اب 704 ستون مسجد میں موجود ہیں۔

عرفان حج

مقام جبریلؑ

اس جگہ کو اس لئے مقام جبریل علیہ السلام کہا گیا ہے کہ خدا کا یہ مقرب فرشتہ اس جگہ سے گزر کر رسول اللہ کی خدمت میں آتا تھا۔ اس جگہ کا ایک اور نام استوانہ ”مربعۃ القمر“ ہے جو اس وقت حجرہ مبارکہ کے اندر ہے اور صدیوں سے لوگوں کی دسترس سے باہر ہے۔ یہ جنوب مشرقی حصے کے آخری کونے میں واقع ہے جہاں مشرقی اور مغربی دیواریں ملتی ہیں جس زمانے میں اس مقام تک لوگ جاسکتے تھے اسے ایک نہایت متبرک عبادت گاہ کی سی اہمیت دیتے تھے بعض روایات کی بنیاد پر کہا جاتا ہے کہ حضرت فاطمہؑ زہرا کی قبر بھی اس جگہ پر واقع ہے اسی مقام کی فضیلت میں جہاں فاطمہؑ زہرا کے گھر کا دروازہ بھی تھا ذکر ہوا ہے کہ آنحضرت چالیس دن تک صبح کے وقت اس در پر تشریف لے جاتے تھے اور اہل خانہ سے مخاطب ہو کر (جن میں حضرت علیؑ علیہ السلام، فاطمہؑ سلام اللہ علیہا اور حسینؑ علیہم السلام شامل تھے) فرماتے ”السلام علیکم یا اہلبیت“ اور یہ آیت تلاوت فرماتے۔

انما یرید اللہ لیذهب عنکم الرجس اهل البیت ویطہرکم تطہیرا۔ (سورہ احزاب آیت 33)

بے شک اللہ تو یہی چاہتا ہے کہ اے اہلبیت وہ تم سے ہر قسم کی نجاست کو دور رکھے اور تمہیں اس طرح پاک رکھے جس طرح پاک رکھنے کا حق ہے۔

مسجد نبویؐ کے دروازے

مسجد نبویؐ کے کل 81 دروازے ہیں۔ ہجرت کے تیسرے سال تک بعض اہم اصحاب مسجد کے دیوار کے ساتھ گھر بناتے رہے۔ ان گھروں کا ایک دروازہ باہر اور ایک مسجد کے صحن میں نکلتا تھا۔ ہجرت کے تیسرے سال جنگ احد سے پہلے سرکارِ دو عالمؐ کی جانب سے یہ فرمان جاری ہوا کہ درعیؑ کے علاوہ باقی مسجد میں کھٹنے والے گھروں کے دروازے بند

عرفان حج

کر دیئے جائیں۔ ”سدا الابواب الاباب علی“ یہ واقعہ برادران اہلسنت کی معتبر کتابوں میں موجود ہے۔ ابتدائی دور کے دروازوں میں (1) باب رحمت (2) باب جبریل (3) باب سلام (4) باب النساء شامل ہیں۔

مسجد نبوی کے اصل مینار چار ہیں۔ (1) مینار سلمانہ اور مینار مجیدہ جو شمالی حصے کے دو طریق واقع ہیں۔ مینار قاضیباکی اور مینار باب السلام جو جنوبی حصے (قبلہ) کے دو طرف واقع ہیں۔

گنبد خضریٰ

گنبد خضریٰ کو ایک روحانی، ادبی اور تاریخی حیثیت حاصل ہے۔ شعراء کرام عموماً گنبد خضریٰ کو اپنی شاعری میں خاص مقام دیتے ہیں۔ یہ گنبد مختلف ادوار میں بننا اور مسمار ہوتا رہا ہے۔ 678 ہجری میں سلطان قلاؤن صالحی نے اس گنبد کو پہلی بار تعمیر کرایا۔ 886 ہجری میں ملک اشرف ابوالفرقاہیت بانی 892 ہجری میں سلطان قاضی بانی 980 ہجری میں سلطان سلیم ثانی 1233 میں سلطان محمود بن عبدالحمید خان ثانی نے اسے دوبارہ تعمیر کرایا اور 1255 ہجری میں اس پر سبز رنگ چڑھایا گیا یہی گنبد خضریٰ کہلاتا ہے۔

استوانہ حرس

ان ستونوں میں سے ایک کو نگہبانی کا ستون (استوانہ حرس) کہا جاتا ہے۔ اس ستون کے پہلو میں امیر المومنین حضرت علی علیہ السلام کھڑے ہو کر رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی محافظت کیا کرتے تھے کہا گیا ہے کہ جب آیت ”واللہ یعصمک من الناس“ نازل ہوئی تو امیر المومنین حضرت علی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حفاظت کا کام چھوڑ دیا کیونکہ اب اللہ تعالیٰ نے خود حضور کی حفاظت کا وعدہ فرمایا تھا۔ استوانہ حرس کو مصلایٰ علی بھی کہا جاتا ہے جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ اس ستون کا امیر المومنین حضرت علی علیہ السلام سے خاص ربط تھا۔

عرفانِ حج

استوانہِ توبہ

”ستونِ توبہ“ رسول اللہ کے ایک صحابی ابولبابہ کے ایک واقعہ کی یاد تازہ کرتی ہے۔ ہجرت کے پانچویں سال جب مشرکین نے مدینہ پر حملہ کیا تو مدینہ کے شمال میں جناب سلمان فارسیؓ کے مشورہ پر مسلمانوں نے خندق کھودی جس پر انہوں نے بنی قریظہ سے اتحاد کرنے کا منصوبہ بنایا جو شہر کے دروازے کھول کر انہیں راستہ فراہم کر سکتے تھے۔ بنی قریظہ کے یہودیوں کا نبی اکرمؐ سے معاہدہ ہو چکا تھا لیکن اس معاہدہ کے باوجود انہوں نے مشرکین کا ساتھ دیا۔ جنگ خندق سے فارغ ہو کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بنی قریظہ کا محاصرہ فرمایا اور ابولبابہ رسول اللہ کی جانب سے بنی قریظہ کے پاس گیا تاکہ ان سے بات کر سکے اس نے عدم توجہ کی وجہ سے ان سے کہا کہ تم لوگوں نے اپنے عہد کو توڑا ہے اس لئے اب تمہیں قتل بھی کیا جاسکتا ہے اس بات سے بنی قریظہ ہوشیار ہو کر مسلمانوں کے مقابلے میں مضبوط دفاعی پوزیشن اختیار کر سکتے تھے۔ ابولبابہ کو خود ہی احساس ہو گیا تھا لہذا قلعہ بنو قریظہ سے باہر نکلا اور سیدھا مسجد نبویؐ کی طرف چلا گیا اور اپنے آپ کو ستونوں سے باندھا اور گریہ و زاری کرنے اور نماز پڑھنے میں مصروف ہو گیا۔ خداوند کریمؐ نے بھی کچھ آیات کے ضمن میں اس کی توبہ قبول کی اور مسلمانوں کو خبردار کیا کہ وہ خیانت نہ کریں اسی روایت کے پیش نظر یہ ستون ستونِ توبہ یا ستونِ ابولبابہ کے نام سے مشہور ہے۔

استوانہِ وفود

رسول اللہ کے روزمرہ کے کاموں میں سے ایک یہ تھا آپ مختلف قبائل کے سرداروں سے ملاقات فرماتے اور انہیں اسلام کی تعلیمات سے آگاہ کرتے یا ان سے سیاسی مذاکرات فرماتے۔ آنحضرتؐ نے مسجد کا ایک حصہ اس کام کے لئے مخصوص کر دیا تھا اور ہمیشہ اسی جگہ وفود سے ملاقاتیں فرماتے تھے۔ یہ جگہ مسجد کے ایک ستون کے نیچے واقع تھی جو بعد میں

عرفان حج

استوانہ وفود کے نام سے مشہور ہوا اور اب بھی اس کا یہی نام ہے۔ (وفد کے معنی نمائندوں کی جماعت ہے اور وفود جمع ہے وفد کی)

استوانہ سریر

مسجد کا یہ ستون اس جگہ واقع ہے جہاں رسول اللہ اعتکاف کے ایام گزارتے تھے۔ اصحاب وہاں پر کھجور کے پتے بچھاتے تھے تاکہ رسول اللہ وہاں آرام فرمائیں۔ یہ جگہ اسی استوانہ سریر کے نیچے واقع تھی لہذا رسول اللہ کے آرام فرمانے کے نام سے مشہور ہوئی۔ سریر سخت اور سونے کی جگہ کے معنی میں ہے۔

استوانہ مہاجرین یا ستون عائشہ

اس ستون کا نام مہاجرین رکھنے کی وجہ یہ تھی کہ وہ عموماً اسی ستون کے نیچے بیٹھتے تھے اور ایک دوسرے سے باتیں کرتے تھے اس ستون کو ستون عائشہ بھی کہا جاتا ہے۔

استوانہ مستانہ

قبل ازیں ہم کہہ چکے ہیں رسول اللہ آغاز میں کھجور کے درخت سے ٹک کر تشریف فرما ہوتے تھے یا ٹیک لگا کر خطبہ دیتے تھے کہتے ہیں کہ جب آنحضرتؐ کے لئے منبر بنایا گیا تو اس درخت سے رونے کی صدا بلند ہوئی جو اس اونٹنی کے رونے سے مشابہہ تھی جسے اپنے بچے سے جدا کر دیا گیا ہو۔ یہ روایت سو سے زیادہ صحابہ کرامؓ نے نقل کی ہے۔

صفہ

جب مکہ اور اردگرد کے مسلمانوں نے رسول اللہ کے حکم پر مدینہ کی طرف ہجرت کی تو یہ واضح امر تھا کہ اہل مدینہ ان تمام مسلمانوں کی پذیرائی نہیں کر سکتے تھے۔ انصار نے ان میں سے بہت سے لوگوں کو اپنے گھروں میں جگہ دی اور کچھ نے اپنے اموال ان کے اور اپنے

عرفانِ حج

درمیان تقسیم کر لئے لیکن کچھ مہاجرین باقی بچے ان کے پاس کوئی پناہ گاہ نہیں تھی علاوہ ازیں مدینہ آنے کے بعد گھر ڈھونڈنے اور کوئی کام شروع کرنے میں بھی انہیں کچھ وقت لگا۔ یہ فقیر مہاجرین مسجد کے ایک مخصوص حصے میں رہائش پذیر ہوئے اس جگہ چھت بھی تھی جو انہیں سورج کی شعاعوں سے بچاتی تھی اور وہ اس کے زیر سایہ آرام کرتے تھے۔ ان میں سے بعض مہاجررات کے کھانے پر انصار میں سے کسی ایک کے یہاں مہمان ہوتے لیکن سونے کے لئے صفہ واپس آ جاتے۔ بعض اوقات اس قلیل کھانے پر قناعت کر لیتے تھے جو رسول اللہ ان کے لئے بھیجتے تھے۔ ایک دفعہ ان میں سے ایک نے کہا کہ ہمیں اتنی بھجوریں دی گئی ہیں کہ ہمارے پیٹ میں آگ لگی ہوئی ہے۔ زمانے کے مختلف حصوں میں ان کی تعداد میں کمی اور زیادتی ہوتی رہی۔ سیرت کی کتابوں میں متفقہ طور پر ان کے اسمائے گرامی نقل ہوئے ہیں جو سو کے لگ بھگ ہیں۔ یہ لوگ نمازوں، عبادت، غزوات و سرایا میں شرکت کے علاوہ کوئی کام نہیں کرتے تھے اور چونکہ ان کی طبیعت عابدانہ و زاہدانہ تھی لہذا پوری تاریخ اسلام میں عارف انسانوں کے لئے نمونہ عمل بنی۔ جو جگہ ان کے لئے مخصوص کی گئی تھی ان کا رقبہ 94 میٹر تھا، جس پر چھت ڈالی گئی تھی یہ جگہ باب جبریل اور باب النساء کے درمیان واقع تھی اس وقت حجرہ حضرت فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا سے متصل ایک اونچا حصہ معین کیا گیا ہے (جسے صفہ کہا جاتا ہے) لیکن مسجد کے قدیمی نقشے کے مطابق یہ جگہ صفہ نہیں ہو سکتی۔ بعض اصحاب صفہ کے نام یہ ہیں۔

حضرت بلال، حضرت ابوذر، حضرت حذیفہ بن یمان، حضرت مقداد بن اسود (رضی

اللہ عنہم)

عرفانِ حج

بقیع کا قبرستان

مدینہ کا وہ مقام جہاں سے بہت زیادہ واقعات اور یادیں وابستہ ہیں بقیع ہے۔ یہ وہ جگہ ہے جسے پہلے ”بقیع الفرقد“ کہا جاتا تھا۔ غرقد ایک قسم کے درخت تھے جو پہلے اس قبرستان یا اس کے آس پاس اُگے ہوئے تھے اور قبرستان کے پھیلاؤ کے ساتھ ساتھ یہ درخت ختم ہو گئے (بعض کے نزدیک وہاں شہوت کے درخت تھے) قبل از اسلام بقیع اہل یشرب کا قبرستان تھا۔ اسلام کے بعد بھی مدینہ کے اہم ترین قبرستانوں میں اس کا شمار ہوتا تھا۔ یہ وسیع قبرستان مختلف اسلامی صدیوں میں صحابہ، تابعین اور بزرگ شخصیات کا مدفن رہا ہے خصوصاً چار ائمہ علیہم السلام بھی یہیں مدفون ہیں۔ اسی لئے مدینہ کے زائرین کی ایک اہم زیارت گاہ بقیع کا قبرستان ہے۔ بقیع مسجد النبی کے مشرق کی طرف دوسو میٹر کے فاصلے پر واقع ہے۔ پہلے یہ قبرستان مدینہ کے احاطہ سے باہر تھا لیکن اب شہر کے درمیان میں آ گیا ہے اور اس کے اطراف میں چار بڑی سڑکیں شارع ستین، شارع عبدالعزیز، شارع ابی ذر اور شارع باب العوالی ہے۔

رسول اللہ کے زمانے میں بھی بقیع زیارت گاہ تھی اور سرکارِ دو عالم بعض راتوں میں اکیلے بقیع تشریف لے جاتے اور وہیں پر خدا سے راز و نیاز اور مناجات کرتے۔ آئمہ الطاہرین، بنات رسول، ازواج رسول، اصحاب رسول، خانوادہ رسول علاوہ تابعین اور محدثین یہاں مدفون ہیں خصوصاً حضور کے پیارے صحابی عثمان ابن مظعون بھی یہاں دفن ہیں۔

جنت البقیع میں مدفون نفوس قدسیہ و تاریخی شخصیتیں

بتول العذراء، انسہ، حوراء حضرت فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا

مادری علی مرتضیٰ حضرت فاطمہ بنت اسد سلام اللہ علیہا

عرفان حج

کاروان ابوذر غفاری (کوئٹہ)

کاروان حج جب عازمین حج لے کر گھر سے نکلتے ہیں اور جیسے جیسے خانہ خدا کے قریب ہوتے جاتے ہیں ان کے جذبہ اخلاص میں بیداری پیدا ہوتی ہے اور کاروان کے خدمت گار اور عازمین حج دونوں خدا سے اجر کے مستحق ہوتے ہیں۔ خوش نصیب ہے کاروان ابوذر غفاری کے جن کی سربراہی حجۃ الاسلام مولانا جمعہ اسدی صاحب قبلہ امام جمعہ کوئٹہ فرماتے ہیں۔

کاروان کا نام : ابوذر غفاری (کاروان ابوذر غفاری کوئٹہ، بلوچستان)

کاروان کا پتہ : شارع علمدار جامعہ امام صادقؑ محمد جمعہ اسدی

فون نمبر : 2664738 موبائل نمبر : 03458344401

ای میل ایڈریس : jamiaimamsadiq@yahoo.com

رجسٹریشن نمبر (اگر ہے تو) :

قافلہ سالار کا اسم گرامی : محمد جمعہ اسدی

قافلے کی شرعی رہنمائی کرنے والے علمائے کرام کے اسمائے گرامی: (1) شیخ عبداللہ

رضائی (2) محمد ابراہیم حلیمی (3) حسن موحدی (4) محمد امیر اخلاقی

قافلے کے مستقل کارکنان کے نام (چند) : غلام نجی اسدی

کاروان کی تشکیل کا سال : 2000

حجاج کی تعداد : سال (60 نفر) سال (50 نفر) سال (50 نفر)

کاروان پرائیویٹ اسکیم یا سرکاری اسکیم پر مشتمل ہے؟ : پرائیویٹ اسکیم

عرفانِ حج

شہزادہ سبز قبا حضرت امام حسن مجتبیٰ علیہ السلام
 سید الساجدین امام زین العابدین حضرت علی ابن الحسین علیہ السلام
 باقر علم النہیین حضرت امام محمد باقر علیہ السلام
 صادق آل محمد حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام
 ام البنین حضرت فاطمہ کلابیہ مادر سرکار غازی عباس علمدار علیہ السلام
 سرکار دو عالم کے چچا عباس ابن عبدالمطلب
 سرکار دو عالم کی پھوپھیاں جناب صفیہ و جناب عاتکہ
 سرکار دو عالم کی دالی حضرت حلیمہ سعدیہ (بہ اختلاف روایت)
 حضرت ام رباب زوجہ سید الشہداء حضرت امام حسین علیہ السلام
 جناب اسماعیل فرزند حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام
 حضرت عبداللہ ابن عبدالمطلب سرکار دو عالم کے والد ماجد
 حضرت عقیل ابن ابی طالبؑ
 حضرت عبداللہ ابن جعفر طیارؑ
 سیدنا ابراہیم ابن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
 حضرت امام مالک رحمۃ اللہ علیہ
 شیخ القراء امام نافع رحمۃ اللہ
 حضرت عثمان ابن عفان رضی اللہ تعالیٰ عنہ (بہ اختلاف روایت)
 حضرت عثمان ابن مظعون رضی اللہ تعالیٰ عنہ
 جناب عبدالرحمن بن عوف
 جناب سعد بن ابی وقاص
 جناب ابن حذافۃ السہمی

عرفانِ حج

رقیہ زوجہ حضرت عثمانؓ

جناب ابو ہریرہؓ

ابوسعید خدریؓ

امام شافعی علیہ الرحمہ

سفیان ابن حارثؓ

حضرت عائشہ صدیقہؓ ام المؤمنین

حضرت صفیہؓ

حضرت سودہؓ

حضرت حفصہؓ

حضرت ام حبیبہؓ، حضرت ام سلمہؓ کا مزار شام میں ہے، حضرت خدیجۃ الکبریٰ کا مکہ معظمہ میں اور حضرت میمونہؓ کا الیمونہ میں ہے۔

جناب عمر ابن عاصؓ

جناب عبداللہ ابن مسعودؓ

جناب ابو ثعمہ بن عمرؓ

جناب سعد ابن معاذؓ

کے علاوہ گیارہ شہدائے احد کی قبریں ہیں ان کی تمام تفصیلات، جنت البقیع کی تصاویر و تفصیلات کتاب سفر خرین الشرفین و ذکر مدینہ منورہ مع نقشہ جات“ (مولفہ جناب الحاج خان بہادر عبد الرحیم نقشبندی مطبوعہ مطبع شوکت الاسلام بنگلور سن اشاعت 1913ء) میں موجود ہے۔ یہ کتاب بزرگ ذاکر اہلیت مبلغ سندھ مولانا صوفی سید ابن حسن رضوی ضلع خیر پور کے کتب خانہ میں موجود ہے۔

عرفانِ حج

اذنِ دخول و زیارتِ ائمہ بطریقِ علیہم السلام

جب حضرت امام حسن علیہ السلام، امام زین العابدین علیہ السلام، امام محمد باقر علیہ السلام اور امام جعفر صادق علیہ السلام کی زیارت سے مشرف ہونا چاہیں تو جیسے کہ آدابِ زیارت میں گزر چکا ہے غسل کر کے، با وضو ہو کر، پاکیزہ لباس پہن کر اور خوشبو و عطر لگا کر جنت البقیع کے دروازے پر کھڑے ہو کر یہ اذنِ دخول پڑھیں۔

يَا مَوَالِيَّ يَا اَبْنَاءَ رَسُولِ اللَّهِ عَبْدُكُمْ وَابْنُ امَتِكُمْ الدَّلِيلُ بَيْنَ
اَيْدِيكُمْ وَالْمُضَعَّفُ فِي عُلُوِّ قُدْرَتِكُمْ وَالْمُعْتَرَفُ بِحَقِّكُمْ جَائِكُمْ
مُسْتَجِيرًا بِكُمْ قَاصِدًا اِلَى حَرَمِكُمْ مُتَقَرِّبًا اِلَى مَقَامِكُمْ مُتَوَسِّلًا
اِلَى اللَّهِ تَعَالَى بِكُمْ.

اے میرے سردارو! اے جناب رسول خدا کے بیٹو! آپ حضرات کا ذلیل
غلام اور کمزیر زادہ اور آپ کی بلند منزلت کی نسبت ایک ناتواں اور آپ کے حق
کا اقرار کرنے والا آپ کے ذریعے پناہ چاہتے ہوئے اور آپ کے حرم
مبارک کا قصد کئے ہوئے آپ کے مقام کا قرب چاہتے ہوئے درگاہ الہی میں
آپ ہی کا واسطہ بنائے ہوئے آپ کے ہاں حاضر ہو رہا ہے۔

أَدْخُلْ يَا مَوَالِيَّ أَدْخُلْ يَا اَوْلِيَاءَ اللَّهِ أَدْخُلْ يَا مَلَائِكَةَ اللَّهِ
الْمُخَدِّعِينَ بِهَذَا الْحَرَمِ الْمُقِيمِينَ بِهَذَا الْمَشْهَدِ.

اے میرے سردارو! اے اولیاء خدا! کیا میں داخل ہو جاؤں؟ اے اس حرم کے
گرد چکر لگانے والے اور اس زیارت گاہ کے مقیم فرشتو! کیا مجھے اجازت ہے کہ
میں داخل ہو جاؤں؟

اس کے بعد نہایت ہی خشوع و خضوع کے ساتھ داخل ہو جائیں اور یہاں پر مدفون

عرفانِ حج

ائمہ معصومین کو مخاطب کر کے یہ زیارت پڑھیں۔

اَلسَّلَامُ عَلَیْكُمْ اَیْمَةُ الْهُدٰی السَّلَامُ عَلَیْكُمْ اَهْلُ التَّقْوٰی السَّلَامُ
 عَلَیْكُمْ اَیُّهَا الْحُجَّجُ عَلٰی اَهْلِ الدُّنْیَا السَّلَامُ عَلَیْكُمْ اَیُّهَا الْقَوَّامُ
 فِی الْبَرِیَّةِ بِالْقِسْطِ السَّلَامُ عَلَیْكُمْ اَهْلُ الصَّفْوَةِ السَّلَامُ عَلَیْكُمْ
 اَلرَّسُوْلُ اللّٰهُ السَّلَامُ عَلَیْكُمْ اَهْلُ النَّجْوٰی اَشْهَدُ اَنَّكُمْ قَدْ
 بَلَّغْتُمْ وَنَصَحْتُمْ وَصَبَرْتُمْ فِی ذَاتِ اللّٰهِ وَكَلَبْتُمْ وَاسٰیءَ
 اِلَیْكُمْ فَخَفَرْتُمْ وَاشْهَدُ اَنَّكُمْ الْاَئِمَّةُ الرَّاشِدُونَ الْمُتَهَدِّدُونَ وَ اَنَّ
 طَاعَتَكُمْ مَفْرُوضَةٌ وَ اَنَّ قَوْلَكُمْ الصِّدْقُ وَ اَنَّكُمْ دَعَوْتُمْ فَلَمْ
 تُجَابُوا وَ اَمَرْتُمْ فَلَمْ تُطَاعُوا وَ اَنَّكُمْ دَعَايِمُ الدِّیْنِ وَ اَرْكَانُ
 الْاَرْضِ لَمْ تَزَالُوا بِعَيْنِ اللّٰهِ یَسْتَحْكُمُ مِنْ اَصْلَابِ كُلِّ مُطَهَّرٍ وَ
 یَنْقُلُكُمْ مِنْ اَرْحَامِ الْمُطَهَّرَاتِ لَمْ تُدْنَسُكُمُ الْجَاهِلِیَّةُ الْجَهْلَاءُ
 وَلَمْ تَشْرِكْ فِیْكُمْ فَتَنُ الْاَفْهَاءِ طَبَعْتُمْ وَ طَابَ مِنْبَتُكُمْ مِنْ بَکُمْ
 عَلَیْنَا دِیَانُ الدِّیْنِ فَجَعَلَكُمْ فِیْ بُیُوتِ اِذْنِ اللّٰهِ اَنْ تَرْفَعَ وَ یَذْكَرَ
 فِیْهَا اسْمُهُ وَ جَعَلَ صَلَوتَنَا عَلَیْكُمْ رَحْمَةً لَّنَا وَ كَفَّارَةً لِّذُنُوبِنَا اِذِ
 اخْتَارَكُمُ اللّٰهُ لَنَا وَ طَیَّبَ خَلْقَنَا بِمَا مِنْ عَلَیْنَا مِنْ وَلَا یَتَكُمُ وَ
 كُنَّا عِنْدَهُ مُسَمِّیْنَ بِعِلْمِكُمْ مُعْتَرِفِیْنَ بِتَصْدِیْقِنَا اِیَّاكُمْ وَ هَذَا مَقَامُ
 مَنْ اَسْرَفَ وَ اَخْطَا وَ اسْتَكَانَ وَ اَقْرَبَ بِمَا جَنَى بِمَقَامِهِ
 الْخَلَاصُ وَ اَنْ یُسْتَقْدَهَ بِكُمْ مُسْتَقْدَ الْهَلٰكِیِّ مِنَ الرُّدٰی فَكُونُوا
 لِیْ شُفَعَاءَ وَ قَدْ ذُكِّرْتُ اِلَیْكُمْ اِذْ رَغِبَ عَنْكُمْ اَهْلُ الدُّنْیَا وَ اتَّخَذُوا
 اَیَّامَ اللّٰهِ هُزُوًا وَ اسْتَکْبَرُوا عَنْهَا یَا مَنْ هُوَ قَائِمٌ لَا یَسْهُوُ وَ دَائِمٌ
 لَا یَلْهُوُ وَ مُحِیْطٌ بِكُلِّ شَیْءٍ لَّكَ الْمَنْ بِمَا وَفَّقْتَنی وَ

عرفانِ حج

عَرَّفْتَنِي بِمَا أَلَمْتَنِي عَلَيْهِ إِذْ صَدَّ عَنْهُ عِبَادُكَ وَجَهَلُوا
مَعْرِفَتَهُ وَاسْتَخَفُّوا بِحَقِّهِ وَمَأَلُوا إِلَى سِوَاهُ فَكَانَتْ الْيَمْنَةُ مِنْكَ
عَلَيَّ مَعَ أَقْوَامٍ خَصَصْتَهُمْ بِمَا خَصَصْتَنِي بِهِ فَلَكَ الْحَمْدُ إِذْ
كُنْتُ عِنْدَكَ فِي مَقَامِي هَذَا مَذْكُورًا مَكْتُوبًا فَلَا تَخْرِمْنِي مَارَ
جَوْثٍ وَلَا تُخَيِّبْنِي فِيمَا دَعَوْتُ بِحَرَمَةِ مُحَمَّدٍ وَآلِهِ الطَّاهِرِينَ
وَصَلَّى اللَّهُ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ.

اے امامانِ ہدایت، اے اہل تقویٰ، اے اہل دنیا کے لئے خدا کی خاص ولیس
آپ پر میرا سلام ہو۔ اے مخلوقاتِ خدا میں سے عادل ترین، اے اہل صفا
آپ پر میرا سلام ہو۔ اے خاندانِ رسالت، اے اہل نجوی (صاحبانِ راز)
آپ پر میرا سلام ہو۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ نے احکامِ شرعیہ کی تبلیغ کی،
لوگوں کو نصیحت کی اور راہِ خدا میں صبر کیا۔ لوگوں نے آپ کی تکذیب اور آپ
سے بد رفتاری کی مگر آپ لوگوں نے درگزر کیا اور میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ
رہبرانِ امت اور امامانِ ہدایت ہیں۔ یقیناً آپ کی اطاعت فرض کی گئی ہے۔
یقیناً آپ کا فرمان سچا ہے اور آپ نے دعوتِ حق دی مگر لوگوں نے قبول نہ کی،
آپ نے فرمانِ جاری کئے مگر اطاعت نہ ہوئی، یقیناً آپ دین کے ستون اور
زمین کے ارکان ہیں، آپ ہمیشہ زیرِ نظرِ خدا رہے۔ وہ آپ کو پاک پشتوں میں
پھیرتا اور آپ کو احرام میں منتقل کرتا رہا، حتیٰ کہ جاہلیت کے عمیق دور نے بھی
آپ کو میلا اور داغدار نہ کیا اور خواہشات کے فتن نے آپ میں شرکت نہ کی۔
آپ اور آپ کی بنیادِ پاک ہے۔ آپ کے ذریعے قیامت کے دن صاحبِ
جزا (خدا) نے ہم پر احسان فرمایا، پس خدا نے آپ کو ایسے گھروں میں رکھا
کہ جن کو بلند کرنے کا حکم دیا اور فرمایا کہ ان گھروں میں ذکرِ خدا کیا جائے اور

عرفانِ حج

آپ پر ہمارے درود و سلام بھیجنے کو خدا نے ہمارے لئے باعثِ رحمت بنایا اور گناہوں کا کفارہ قرار دیا۔ خدا نے آپ کو ہمارے لئے منتخب کیا اور آپ کی ولایت کے سبب سے اس نے ہمیں پاکیزہ خلق فرمایا۔ ہم اس کی پیشگاہ میں آپ کے نام لیوا ہیں اور آپ کی تصدیق کے معترف ہیں۔ یہ اس شخص کا مقام جس نے اسراف کیا ہو، خطا کی ہو، عاجزی کی ہو، اپنے ظلم کا اقرار کیا ہو اور اس طرح اپنی نجات کا امیدوار ہو کہ وہ خدا جو ہلاک ہونے والوں کو تباہی سے نجات دیتا ہے اس کو آپ کے واسطے سے نجات دے دے۔ چونکہ میں نے آپ کی طرف رجوع کیا ہے لہذا میری شفاعت کریں، جب کہ اہل دنیا نے آپ سے منہ موڑ لیا ہے، آیاتِ خدا کو تمسخر سے لیا اور ان سے تکبر کیا ہے۔ اے وہ ذات جو باخبر ہے اور جس میں سہو نہیں ہے، جو ہمیشہ ہے اور ہر شے پر حاوی ہے، جن عقائد کی تو نے مجھے ہدایت فرمائی اور ان پر گامزن ہونے کی توفیق عطا فرمائی یہ تیرا احسان ہے جب کہ ان عقائد سے تیرے عام بندوں نے پیٹھ پھیر لی اور اس کی معرفت سے نادان رہے اور حق کو خفیف سمجھا اور اس کے غیر کی طرف مائل ہوئے چنانچہ تو نے مجھ پر اور ان لوگوں پر بھی احسان فرمایا ہے جنہیں تو نے اس نعمت سے محض فرمایا ہے جس سے مجھے مخصوص کیا ہے، پس تیری ہی حمد کرتا ہوں جب کہ یہ میرا مقام تیرے پاس لکھا جا چکا ہے، میں جس شے کا امیدوار ہوں اس سے مجھے محروم نہ فرما۔ تجھے محمدؐ و آلِ محمدؐ کا واسطہ جو کچھ چاہتا ہوں اس سے ناامید نہ فرما۔ حضرت محمدؐ اور ان کے اہلبیتؑ پر خدا کی رحمت ہو۔

عرفانِ حج

زیارت امام حسن علیہ السلام

اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ يَا بَنَیْ رَسُوْلِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ يَا بَنَیْ
 اَمِیْرِ الْمُؤْمِنِیْنَ اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ يَا بَنَیْ فَاطِمَةَ الزُّهْرَاءِ اَلسَّلَامُ
 عَلَیْكَ يَا حَبِیْبَ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ يَا صَفْوَةَ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ
 عَلَیْكَ يَا اَمِیْنَ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ يَا حُجَّةَ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ
 عَلَیْكَ يَا نُوْرَ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ يَا صِرَاطَ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ
 عَلَیْكَ يَا بَیَانَ حُكْمِ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ يَا نَاصِرِ دِیْنِ اللّٰهِ
 اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ يَا اَبْنَا السَّیِّدِ الزَّكَّیِّ اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ يَا اَبْنَا
 الْبِرِّ الْوَفِیِّ اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ اَبْنَا الْقَائِمِ الْاَمِیْنُ اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ
 اَبْنَا الْعَالَمِ بِالتَّوْبِیْلِ اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ اَبْنَا الْهَادِی الْمُهْدِیِّ
 اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ اَبْنَا الطَّاهِرِ الزَّكَّیِّ اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ اَبْنَا الْفَقِیِّ
 النَّقِیِّ اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ اَبْنَا الْحَقِّ الْحَقِیْقِ اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ اَبْنَا
 الشَّهِیْدِ الصِّدِّیْقِ اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ يَا اَبَا مُحَمَّدِیْنِ الْحَسَنِیْنَ عَلَیْ
 وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ.

اے پروردگارِ دو جہان کے فرستادہ نبی کے فرزند، اے امیر المومنین کے بیٹے
 آپ پر میرا سلام ہو۔ اے فاطمہ زہرا کے بیٹے، اے خدا کے حبیب آپ پر میرا
 سلام ہو۔ اے برگزیدہ خدا، اے امین خدا، اے حجت خدا، آپ پر میرا سلام
 ہو۔ اے نور خدا، اے راہ و سبیل خدا، اے حکم خدا کو بیان کرنے والے آپ پر
 سلام ہو۔ اے ناصر دین خدا، اے پاک سردار، اے خوش کردار، اے وفا شعار
 آپ پر میرا سلام ہو۔ اے قائم اور امین، اے تاویل قرآن کے عالم آپ پر میرا

عَرَفَانِ حَجَّ

سلام ہو۔ اے ہدایت یافتہ ہادی، اے پاک و پاکیزہ آپ پر میرا سلام ہو۔ اے پرہیزگار و پاک دامن، اے حق محض آپ پر میرا سلام ہو۔ اے شہید و صدیق، اے ابو محمد امام حسن بن علی آپ پر خدا کی رحمت اور برکتیں نازل ہوں۔

زیارت حضرات ائمہ ہدی

(زین العابدین محمد باقر اور جعفر صادق علیہم السلام)

الْسَّلَامُ عَلَيْكُمْ يَا خُزَّانَ عِلْمِ اللَّهِ الْسَّلَامُ عَلَيْكُمْ يَا تَرَاجِمَةَ
وَحْيِ اللَّهِ الْسَّلَامُ عَلَيْكُمْ يَا أَيْمَةَ الْهُدَى الْسَّلَامُ عَلَيْكُمْ يَا أَعْلَامَ
التَّقْوَى الْسَّلَامُ عَلَيْكُمْ يَا أَوْلَادَ رَسُولِ اللَّهِ أَنَا عَارِفٌ بِحَقِّكُمْ
مُسْتَبْصِرٌ بِشَأْنِكُمْ مُعَاذَ لَأَعْدَائِكُمْ مُوَالٍ لِأَوْلِيَائِكُمْ بِأَبِي أَنْتُمْ وَ
أُمِّي صَلَوَاتُ اللَّهِ عَلَيْكُمْ اللَّهُمَّ إِنِّي أَتَوَالِي أَخِيهِمْ كَمَا
تَوَالَيْتَ أَوْلَهُمْ وَأَبْرَأُ مِنْ كُلِّ وَلِيَّةٍ دُونَهُمْ وَأَكْفُرُ بِالْجَبِّ
وَالطَّاغُوتِ وَاللَّاتِ وَالْعُزَّى صَلَوَاتُ اللَّهِ عَلَيْكُمْ يَا مُوَالِي وَ
رَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ الْسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا سَيِّدَ الْعَابِدِينَ وَ سَلَامَةَ
الْوَصِيِّينَ الْسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا بَاقِرَ عِلْمِ النَّبِيِّينَ الْسَّلَامُ عَلَيْكَ
يَا صَادِقًا مُصَدِّقًا فِي الْقَوْلِ وَالْفِعْلِ.

اے خدائی علم کے خزانوں، اے ترجمان وحی خدا، اے امامان ہدایت آپ پر
میرا سلام ہو۔ اے صاحبان تقویٰ، اے فرزندان جناب رسول خدا میں آپ
کے حق اور بلند مقام کو پہچانتا ہوں، میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں۔ میں
آپ کے دشمنوں کا دشمن اور آپ کے دوستوں کا دوست ہوں۔ آپ پر خدا کی

عرفانِ حج

رحمتیں ہوں۔ اے خدایا! جیسے میں ان کے اوں امام کا دوست ہوں ایسے ان میں سے آخری امام کا بھی دوست ہوں۔ میں ان کے دشمنوں کی دوستی سے بیزار ہوں اور جنت و طاعت و ولایت و عزّیٰ کا منکر ہوں۔ اے عبادت کرنے والوں کے سردار امام سجادؑ جو اولیاء کے فرزند ہیں، اے امام باقرؑ جو انبیاء علیہم السلام کے علوم کے کاشف ہیں، آپ پر میرا سلام ہو۔ اے امام صادقؑ جو اپنے ہر قول و فعل میں تصدیق شدہ ہیں، آپ پر میرا سلام ہو۔

زیارت حضرت عباسؑ ابن عبدالمطلب

اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ يَا سَيِّدَنَا عَبَّاسُ يَا عَمَّ رَسُولِ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ
عَلَيْكَ يَا عَمَّ نَبِيِّ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ يَا عَمَّ حَبِیْبِ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ
عَلَيْكَ يَا عَمَّ الْمُصْطَفٰیؐ۔

اے ہمارے سردار عباس، اے رسول خدا کے چچا، اے پیغمبر خدا کے چچا آپ پر سلام ہو، اے حبیب خدا محمد مصطفیٰؐ کے چچا آپ پر سلام ہو۔

زیارت حضرت فاطمہ بنت اسد والدہ امیر المومنینؑ

یہ زیارت بھی قبور ائمہ علیہم السلام کے نزدیک کھڑے ہو کر پڑھی جائے۔
اَلسَّلَامُ عَلَیْ نَبِیِّ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَیْ رَسُولِ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَیْ
مُحَمَّدٍ سَيِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ اَلسَّلَامُ عَلَیْ مُحَمَّدٍ سَيِّدِ الْاَوَّلِیْنَ اَلسَّلَامُ
عَلَیْ مُحَمَّدٍ سَيِّدِ الْاٰخِرِیْنَ اَلسَّلَامُ عَلَیْ مَنْ بَعَثَهُ اللّٰهُ رَحْمَةً
اِلَی الْعَالَمِیْنَ اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ اَیُّهَا النَّبِیُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ
اَلسَّلَامُ عَلَیْ فَاطِمَةَ بِنْتِ اَسَدٍ اَلْهَاشِمِیَّةِ اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ اَیُّهَا

عرفانِ حج

الصِّدِّيقَةُ الْمَرْضِيَّةُ السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّقِيَّةُ النَّقِيَّةُ السَّلَامُ
 عَلَيْكَ أَيُّهَا الْكَرِيمَةُ الرِّضِيَّةُ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا كَافِلَةَ مُحَمَّدٍ
 خَاتَمِ النَّبِيِّينَ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا وَالِدَةَ سَيِّدِ الْوَصِيِّينَ السَّلَامُ
 عَلَيْكَ يَا مَنْ ظَهَرَ ثَبَاطُهَا عَلَى رَسُولِ اللَّهِ خَاتَمِ النَّبِيِّينَ
 السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مَنْ تَرَبَّيْتُهَا لَوْلِيَّ اللَّهِ الْأَمِينِ السَّلَامُ عَلَيْكَ
 وَعَلَى رُوحِكَ وَبَدَنِكَ الطَّاهِرِ السَّلَامُ عَلَيْكَ وَعَلَى
 وَلَدِكَ وَرَحْمَةِ اللَّهِ وَبَرَكَاتِهِ أَشْهَدُ أَنَّكَ أَحْسَنْتِ الْكَفَالََةَ وَ
 أَذَيْتِ الْأَمَانَةَ وَاجْتَهَدْتِ فِي مَرْضَاتِ اللَّهِ وَبَالَغْتِ فِي حِفْظِ
 رَسُولِ اللَّهِ عَارِفَةً بِحَقِّهِ مُؤْمِنَةً بِصِدْقِهِ مُعْرِفَةً بِبُيُوتِهِ مُسْتَبْصِرَةً
 بِنِعَمَتِهِ كَافِلَةً بِتَرْبِيَّتِهِ مُشْفِقَةً عَلَى نَفْسِهِ وَآقِفَةً عَلَى خِلْمَتِهِ
 مُخْتَارَةً رِضَاهُ أَشْهَدُ أَنَّكَ مَضَيْتِ عَلَى الْإِيمَانِ وَ التَّمَسُّكِ
 بِأَشْرَفِ الْأَدْيَانِ رَاضِيَةً مَرْضِيَّةً طَاهِرَةً زَكِيَّةً تَقِيَّةً قَرَضَى اللَّهُ
 عَنْكَ وَأَرْضَاكِ وَجَعَلَ الْجَنَّةَ مَنْزِلَكَ وَمَاوِيكَ اللَّهُمَّ صَلِّ
 عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ وَانْفَعْنِي بِزِيَارَتِهَا وَتُبِّئْنِي عَلَى مَحَبَّتِهَا
 وَلَا تَحْرِمْ نِي شَفَاعَتَهَا وَ شَفَاعَةَ الْأَلَمَّةِ مِنْ ذُرِّيَّتِهَا وَارْزُقْنِي
 مُرَافَقَتَهَا وَاحْشُرْنِي مَعَهَا وَمَعَ أَوْلَادِهَا الطَّاهِرِينَ اللَّهُمَّ لَا تَجْعَلَهُ
 آخِرَ الْعَهْدِ مِنْ زِيَارَتِي إِلَاسَاهَا وَارْزُقْنِي الْعَوْدَ إِلَيْهَا أَبَدًا مَا
 أَبْقَيْتَنِي وَإِذَا تَوَلَّيْتَنِي فَاحْشُرْنِي فِي زُمْرَتِهَا وَأَدْخِلْنِي فِي
 شَفَاعَتِهَا بِرَحْمَتِكَ يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ اللَّهُمَّ بِحَقِّهَا عِنْدَكَ
 وَمَنْزِلِهَا لَدَيْكَ اغْفِرْ لِي وَلِوَالِدِي وَلِجَمِيعِ الْمُؤْمِنِينَ
 وَالْمُؤْمِنَاتِ وَآمِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةً وَقِنَا

عرفانِ حج

بِرَحْمَتِكَ عَذَابِ النَّارِ.

نبی خدا، رسول خدا اور سردارِ مرسلین حضرت محمدؐ پر سلام ہو۔ اولین و آخرین کے سردار حضرت محمدؐ پر سلام ہو۔ جس ذات کو خدا نے دو جہاں کے لئے رحمت بنا کر بھیجا اس پر سلام ہو۔ آپؐ پر سلام ہو اے پیغمبر خدا اور خدا کی رحمت و برکتیں نازل ہوں۔ اے ہاشمیہ فاطمہ بنت اسد اے صدیقہ، پسندیدہ، آپؐ پر سلام ہو۔ اے صاحبِ تقویٰ و طاہرہ، اے کریمہ و رضیہ آپؐ پر میرا سلام ہو۔ اے خاتم النبیین حضرت محمدؐ کی کفالت کرنے والی، اے سید اولیاء کی مادرِ محترمہ آپؐ پر سلام ہو۔ اے خاتم الانبیاء حضرت رسول خداؐ پر شفقت کرنے والی خاتون آپؐ پر سلام ہو۔ اے ولی خدا اور امین اللہ کی پرورش کرنے والی آپؐ کی روح اور جسد اطہر پر میرا سلام ہو۔ آپؐ پر اور آپؐ کے فرزند پر سلام ہو۔ آپؐ پر خدا کی رحمت اور برکتیں ہوں، میں گواہی دیتا ہوں کہ آپؐ نے بہترین کفالت کی ہے اور امانت کو ادا کیا اور خوشنودی خدا میں آپؐ نے خوب کوشش کی۔ رسولؐ خدا کی آپؐ نے انتہائی حفاظت کی، آپؐ نے ان کے حق کو پہچانا اور ان کی سچائی پر ایمان رکھتی تھیں۔ آپؐ نے ان کی نبوت کا اعتراف کیا، ان کی نعمت (وجود) کی معرفت رکھتی تھیں اور ان کی تربیت کی آپؐ کفیل رہیں، آپؐ آنحضرتؐ پر عہد بان تھیں اور ان کی خدمت داری میں منہمک۔ آپؐ نے ان کی رضا کو ہمیشہ مقدم رکھا۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ آپؐ مومنہ تھیں اور آپؐ نے بہترین دین کے ساتھ تمسک کیا، آپؐ پاک و پاکیزہ و طاہرہ اور صاحبِ تقویٰ تھیں، خدا آپؐ سے راضی ہو اور آپؐ کو خوش رکھے، جنت کو آپؐ کا ٹھکانا قرار دے۔ اے اللہ! محمدؐ اور آلِ محمدؐ پر رحمت بھیج۔ خدایا! ان کی زیارت میرے لئے نفع بخش ہو اور مجھے ان کی محبت پر ثابت قدم رکھ۔ مجھے ان کی اور ان کی

عرفانِ حج

اولاد معصومین کی شفاعت سے محروم نہ فرما۔ خدایا مجھے ان کا دوست بنادے اور اس خاتون اور ان کی اولاد طاہرین کے ساتھ محشور فرما۔ خدایا یہ میری آخری زیارت قرار نہ دے بلکہ جب تک میں زندہ ہوں مجھے ان کی زیارت سے ہمیشہ موفق فرماتے رہنا اور جب میں مرجاؤں تو اس خاتون کے زمرہ میں مجھے محشور فرمانا۔ مجھے اپنی رحمت کے واسطے سے ان کی شفاعت میں داخل کر دے، اے زیادہ رحم کرنے والے۔ خدایا! اس خاتون کی منزلت و عظمت کا واسطہ مجھے اور میرے والدین اور جملہ مؤمنین و مومنات کو بخش دے۔ الہی ہم پر دنیا و آخرت میں احسان فرما اور اپنی رحمت سے ہمیں عذاب جہنم سے بچا۔

زیارت حضرت عبداللہ والد گرامی رسول اللہ

السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا وَلِيَّ اللَّهِ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا أَمِينَ اللَّهِ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا نُورَ اللَّهِ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مُسْتَوْدَعَ نُورِ رَسُولِ اللَّهِ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا وَالِدَ خَاتَمِ الْأَنْبِيَاءِ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مَنْ أَنْتَهَى إِلَيْهِ الْوَدِيعَةُ وَالْأَمَانَةُ الْمُنِيعَةُ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مَنْ أَوْدَعَ اللَّهُ فِي صَلْبِهِ الطِّيبَ الطَّاهِرَ الْمَكِينِ رَسُولِ اللَّهِ الصَّادِقِ الْأَمِينِ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا وَالِدَ سَيِّدِ الْأَنْبِيَاءِ وَالْمُرْسَلِينَ أَشْهَدُ أَنَّكَ قَدْ حَفِظْتَ الْوَصِيَّةَ وَأَدَيْتَ الْأَمَانَةَ عَنْ رَبِّ الْعَالَمِينَ فِي رَسُولِهِ وَكُنْتَ فِي دِينِكَ عَلَى يَقِينٍ وَأَشْهَدُ أَنَّكَ اتَّبَعْتَ دِينَ اللَّهِ عَلَى مِنْهَاجِ جَدِّكَ إِبْرَاهِيمَ خَلِيلِ اللَّهِ فِي حَيَاتِكَ وَبَعْدَ وَفَاتِكَ عَلَى مَرْضَاتِ اللَّهِ فِي رَسُولِهِ وَأَقَرَّرْتَ وَصَدَّقْتَ بِنُبُوَّةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَوَلَايَةِ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عَلَيْهِ السَّلَامُ

عرفانِ حج

وَالْاِيْمَةُ الطَّاهِرِيْنَ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ وَصَلَّى اللّٰهُ عَلَيْكَ حَيًّا وَمَيِّتًا
وَرَحْمَةً اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ.

اے ولی خدا، اے این خدا و نور خدا، اے نور رسول کے محافظ آپ پر سلام ہو۔
اے خاتم انبیاء کے پدر بزرگوار، اے مضبوط امانت (نور محمدی) کے حامی امین
آپ پر سلام ہو۔ اے وہ جس کی پشت مبارک میں اللہ تعالیٰ نے نور صادق و
امین سول خدا کو امانت رکھا آپ پر سلام ہو۔ آپ پر سلام اے پدر سردار انبیاء و
رسولان۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ نے وصیت کی حفاظت کی اور دو جہان
کے مالک رسول خدا کے بارے میں امانت کو ادا کیا، آپ یقین کے ساتھ
اپنے دین پر فائز تھے۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ نے اپنے جدا براہیم خلیل
اللہ کے طریقے پر دین کی اتباع کی، حیات و ممات میں آپ نے خوشنودی خدا
کو حاصل کیا، حضرت رسول خدا کی نبوت اور ولایت امیر المومنین اور باقی ائمہ
علیہم السلام کی امامت کا آپ نے اقرار کیا۔ آپ کی موت و حیات میں آپ
پر خدا کی رحمت ہو اور برکتیں نازل ہوں۔

زیارت حضرت عقیلؑ و عبد اللہ بن جعفر طیارؑ

ان سے تھوڑے سے فاصلے پر حضرت عقیلؑ اور حضرت عبد اللہ بن جعفر طیارؑ کی زیارت

پڑھیں۔

السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا سَيِّدَنَا يَا عَقِيلَ ابْنَ أَبِي طَالِبٍ السَّلَامُ
عَلَيْكَ يَا بَنَ عَمِّ رَسُولِ اللَّهِ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا بَنَ عَمِّ نَبِيِّ اللَّهِ
السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا بَنَ عَمِّ حَبِيبِ اللَّهِ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا بَنَ عَمِّ
الْمُصْطَفَى السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا أَحَا عَلِيَّ الْمُرْتَضَى السَّلَامُ عَلَى

عرفانِ حج

عَبْدُ اللَّهِ ابْنُ جَعْفَرٍ الطَّيَّارِ فِي الْجَنَّةِ وَ عَلَى مَنْ حَوْلَهُمَا مِنْ
أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْكُمْ وَ أَرْضَاكُمْ أَحْسَنَ
الرِّضَا وَ جَعَلَ الْجَنَّةَ مَنْزِلَكُمْ وَ مَسْكَنَكُمْ وَ مَحَلَّكُمْ وَ مَا وَبَّيَكُمْ
السَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَ رَحْمَةُ اللَّهِ وَ بَرَكَاتُهُ

اے ہمارے آقا عقیل ابن ابی طالب، اے رسول خدا کے چچا زاد بھائی آپ
پر سلام ہو۔ اے پیغمبر خدا اور حبیب خدا کے چچا زاد بھائی آپ پر میرا سلام ہو۔
اے محمد مصطفیٰ کے چچا زاد، اے علی مرتضیٰ کے بھائی آپ پر سلام ہو۔ اے
عبداللہ ابن جعفر طیار آپ پر سلام ہو اور اصحاب رسول خدا میں سے جو آپ
کے گرد و نواحی میں مدفون ہیں ان پر بھی سلام ہو۔ خداوند کریم آپ لوگوں سے
راضی رہے اور آپ کو بے انتہا خوش رکھے اور جنت کو آپ کا مسکن و محل قرار
دے۔ آپ پر سلام ہو اور خدا کی رحمتیں نازل ہوں۔

زیارت حضرت اسماعیل فرزند امام جعفر صادق

السَّلَامُ عَلَى جَدِّكَ الْمُصْطَفَى السَّلَامُ عَلَى إِيْيِكَ الْمُؤْتَصَّى
الرِّضَا السَّلَامُ عَلَى السَّيِّدَيْنِ الْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ السَّلَامُ عَلَى
خَدِيجَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ أُمِّ سَيِّدَةِ نِسَاءِ الْعَالَمِينَ السَّلَامُ عَلَى
فَاطِمَةَ أُمِّ الْأَنْبِيَاءِ الطَّاهِرِينَ السَّلَامُ عَلَى النَّفْسِ الْفَاحِشَةِ الْخَوْرِ
الْعُلُومِ الرَّاحِرَةِ شَفْعَائِي فِي الْآخِرَةِ أَوْلِيَائِي عِنْدَ عَوْدِ الرُّوحِ إِلَى
الْعِظَامِ النَّخِرَةِ أَيْمَةَ الْخَلْقِ وَ وُلَاةِ الْحَقِّ السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا
الشَّخْصُ الشَّرِيفُ إِسْمَاعِيلُ بْنُ مَوْلَانَا جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ الصَّادِقِ

عرفانِ حج

الطَّاهِرِ الْكَرِيمِ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَ
مُصْطَفَاهُ وَأَنَّ عَلِيًّا وَلِيُّهُ وَمُجْتَبَاهُ وَأَنَّ الْإِمَامَةَ فِيهِ، وَلَدِهِ إِلَى
يَوْمِ الدِّينِ نَعْلَمُ ذَلِكَ عِلْمَ الْيَقِينِ وَنَحْنُ لِلذَّكَ مُعْتَقِدُونَ
وَفِي نَصَرِهِمْ مُجْتَهِدُونَ.

آپ کے جد (محمدؐ) مصطفیٰ اور آپ کے باپ (علیؑ) مرتضیٰ اور سردارانِ امام
حسنؑ و امام حسینؑ پر سلام ہو۔ سلام ہو حضرت خدیجہؓ پر جو تمام مومنین اور فاطمہ
زہرہؓ کی ماں ہیں۔ تمام ائمہ طاہرین کی ماں فاطمہ زہراؓ پر سلام ہو آخرت میں
میری شفاعت کرنے والے نفوسِ فاخرہ اور موزنِ بحر العلوم پر سلام ہو، اس
وقت بھی وہ میرے اولیاء ہیں جب کہ بوسیدہ ہڈیوں کی طرف روح کی
بازگشت ہوگی، وہ امامانِ خلق اور والیانِ حق ہیں۔ اے شخص شریف حضرت
اسماعیلؑ فرزند مولانا حضرت جعفر صادقؑ و طاہر و کریم آپ پر سلام ہو میں گواہی
دیتا ہوں کہ سوائے خدا کے کوئی معبود نہیں۔ یقیناً کہ محمدؐ مصطفیٰ اس کے بندے
ہیں اور علیؑ ان کے چنے ہوئے ولی ہیں۔ قیامت تک امامت کا (سلسلہ) انہی
کی اولاد میں جاری رہے گا، اسی پر ہمارا اعتقاد ہے اور ہم ان کی نصرت میں
کوشاں ہیں۔

زیارتِ ام البنینؑ

حضرت ام البنینؑ کی زیارت کے الفاظ یوں ہیں۔

السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا زَوْجَةَ وَلِيِّ اللَّهِ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا زَوْجَةَ
أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا أُمَّ الْبَيْنِ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا

عرفانِ حج

أُمُّ الْعَبَّاسِ ابْنِ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عَلِيِّ ابْنِ أَبِيطَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ
تَعَالَى عَنْكَ وَجَعَلَ الْجَنَّةَ مَنْزِلَكَ وَمَا وَابِكَ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَ
بَرَكَاتُهُ.

اے زوجہ ولی خدا، اے زوجہ امیر المؤمنین، اے ام البنین آپ پر میرا سلام ہو۔
اے مادر عباس ابن امیر المؤمنین آپ پر میرا سلام ہو۔ خدا آپ پر راضی ہو اور
جنت کو آپ کا ٹھکانہ قرار دے۔ آپ پر خدا کی رحمت اور برکتیں نازل ہوں۔
اس زیارت کے بعد جناب ام البنین کے توسل سے اللہ تعالیٰ سے حاجات طلب کی جائیں۔

زیارت حضرت حلیمہ مادر (رضاعی) پیغمبر اکرم

حضرت حلیمہ سعدیہ مادر (رضاعی) پیغمبر اکرم کی قبر کے قریب کھڑے ہو کر یہ زیارت
پڑھیں۔

الْسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا أُمَّ رَسُولِ اللَّهِ الْسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا أُمَّ صَفِيِّ اللَّهِ
الْسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا أُمَّ حَبِيبِ اللَّهِ الْسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا أُمَّ الْمُصْطَفَى
الْسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مُرْضِعَةَ رَسُولِ اللَّهِ الْسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا
حَلِيمَةَ السَّعْدِيَّةَ فَرَضَى اللَّهُ تَعَالَى عَنْكَ وَارْضَاكِ وَجَعَلَ
الْجَنَّةَ مَنْزِلَكَ وَمَا وَابِكَ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ.

اے مادر (رضاعی) رسول خدا، اے مادر صفی اللہ، اے مادر حبیب خدا، آپ پر
میرا سلام ہو۔ اے حضرت محمد مصطفیٰ کی ماں، اے حضرت رسول خدا کو دودھ
پلانے والی، اے حلیمہ سعدیہ آپ پر سلام ہو۔ خدا آپ سے راضی و خوشنود ہو
اور جنت کو آپ کا مقام قرار دے۔ آپ پر خدا کی رحمت اور برکتیں ہوں۔

(اگرچہ ہمارا عقیدہ ہے کہ نبی معصوم ہوتا ہے اور معصوم کسی غیر معصوم کا دودھ نہیں پی سکتا۔)

حضرت صفیہؓ اور عائشہؓ کی زیارت

الْسَّلَامُ عَلَيْكُمَا يَا عَمَّتِي رَسُولَ اللَّهِ الْسَّلَامُ عَلَيْكُمَا يَا
عَمَّتِي نَبِيَّ اللَّهِ الْسَّلَامُ عَلَيْكُمَا يَا عَمَّتِي حَبِيبِ اللَّهِ الْسَّلَامُ
عَلَيْكُمَا يَا عَمَّتِي الْمُصْطَفَى رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْكُمَا وَجَعَلَ
الْجَنَّةَ مَنْزِلًا لَكُمَا وَرَحْمَةً لِلَّهِ وَبَرَكَاتُهُ.

اے رسول خدا، نبی اللہ اور حبیب خدا کی دونوں پھوپھیاں آپ پر میرا سلام
ہو۔ اے حضرت محمدؐ مصطفیٰ کی دونوں پھوپھیاں آپ پر میرا سلام، خدا آپ
سے راضی ہو اور آپ کا مقام جنت میں قرار دے، آپ پر خدا کی رحمت اور
برکتیں نازل ہوں۔

بنات (ربائب رسول)

اس زیارت سے فارغ ہو کر چند قدم چل کر تین قبریں زینب، کلثوم و رقیہ کی ہیں۔
حضرت خدیجہ الکبریٰ کی وجہ سے ان یتیم لڑکیوں کی آنحضرتؐ نے کفالت فرمائی ان پر
فاتحہ پڑھیں۔

ازواج رسولؐ

رسولؐ کی با عظمت و پاک دامن ازواج بھی یقین میں دفن ہیں۔ آنحضرتؐ کی ازواج
کو قرآن نے مومنین کی ماں قرار دیا ہے اور ان کا احترام واجب قرار دیا ہے۔ ان با عظمت
خواتین کی زیارت اس طرح پڑھے۔

الْسَّلَامُ عَلَيْكُنَّ يَا زَوْجَاتِ رَسُولِ اللَّهِ الْسَّلَامُ عَلَيْكُنَّ يَا

عرفان حج

کاروان آل عبا (لاہور)

حج بیت اللہ کو خداوند عالم نے اپنی عظمت کے آگے جھکنے کی علامت اور اپنی عزت کے ایقان کی نشانی قرار دیا ہے جس کے لئے اس نے مخلوقات میں سے ان بندوں کا انتخاب کیا ہے جو اس کی آواز پر لبیک کہنے والے اور اس کے کلام کی تصدیق کرنے والے ہیں۔ اراکین کاروان آل عبا بڑے خوش نصیب ہیں جو ہر سال ندائے براجمی پر لبیک کہنے والوں کے لئے قافلہ ترتیب دیتے ہیں۔ اس قافلے کے خدمت گاروں میں شیخ علی جاوید جعفری کا نام سر ہر فست ہے۔ اس قافلے کی تفصیل درج ذیل ہیں۔

کاروان کا نام : کاروان حج آل عبا

کاروان کا پتہ : c/o ایکسیلنٹ پیپرز، 15 پیپر ٹریڈ سینٹر پیسہ اخبار، انارکلی لاہور

فون نمبر : 042-7322469-7324048 موبائل نمبر : 03454728382

قافلہ سالار کا اسم گرامی : شیخ علی جاوید جعفری

قافلے کی شرعی رہنمائی کرنے والے علمائے کرام کے اسمائے گرامی :

(1) قبلہ مولانا سید علی مہدی کاظمی، خطیب جامع مسجد، لوکو شیڈریلوے

قافلے کے مستقل کارکنان کے نام (چند) : الحاج شیخ ظہیر علی، الحاج سید حسین

رضوی، الحاج چوہدری نور محمد، الحاج سید محمد

کاروان کی تشکیل کا سال : 2000ء تعداد 120

حجاج کی تعداد : سال (2001ء-161) سال (2003ء-98) سال

(2004ء-90) سال (2005ء-92)

کاروان پرائیویٹ اسکیم یا سرکاری اسکیم پر مشتمل ہے؟ : پرائیویٹ اسکیم

عرفانِ حج

رُوحَاتِ نَبِيِّ اللَّهِ السَّلَامَ عَلَيْكَ يَا أُمَّهَاتِ الْمُؤْمِنِينَ وَرَحْمَةً
اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ اَللَّهُمَّ ارْضِ عَنْهُنَّ وَارْقِعْ دَرَجَاتِهِنَّ وَآكِرِم
مَقَامَهُنَّ وَاجْزِلْ ثَوَابَهُنَّ آمِينَ يَا رَبَّ الْعَالَمِينَ.

زیارتِ جملہ مومنین و مومنات

تمام مومنین جو یقین میں دفن ہیں ان کے لئے یہ زیارت پڑھیں۔

اَلسَّلَامُ عَلٰی اَهْلِ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مِنْ اَهْلِ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ يَا اَهْلَ لَا
اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ بِحَقِّ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ كَيْفَ وَجَدْتُمْ قَوْلَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ
مِنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ يَا لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ بِحَقِّ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اَغْفِرْ لِمَنْ قَالَ
لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاحْشُرْ نَافِيْ زُمْرَةً مَنْ قَالَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ
رَّسُوْلُ اللّٰهِ عَلٰی وَّلِيِّ اللّٰهِ.

لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ کہنے والوں کی طرف سے اہل لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ پر سلام
ہو۔ اس کلمہ پاک پر اعتقاد رکھنے والو اس پاک کلمے کا واسطہ ذرا ہمیں بتلا دو کہ
آپ نے اس عقیدے کو قبر میں کیسا پایا۔ اے معبودِ حقیقی! اس پاک کلمہ کے
واسطے سے اس کلمہ کے ہر پڑھنے والے کو بخش دے اور لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ
مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ عَلٰی وَّلِيِّ اللّٰهِ کہنے والے کے زمرے میں ہمیں بھی
داخل کر دے۔

حضرت امیر المومنین علیہ السلام سے منقول ہے کہ جو شخص قبرستان میں جا کر مذکورہ
کلمات پڑھے خداوند کریم پچاس سال کی عبادت کا ثواب اس کو عطا فرماتا ہے اور اس کے
اور اس کے والدین کے پچاس سال کے گناہ معفو فرماتا ہے۔

عرفانِ حج

زیارتِ وداعِ ائمہؑ

السَّلَامُ عَلَيْكُمْ اَيُّمَّةَ الْهُدَى وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ اَسْتَوْدِعُكُمْ
اللَّهَ وَاقْرَءْ عَلَيْكُمْ السَّلَامَ آمِنًا بِاللَّهِ وَبِالرَّسُولِ وَبِمَا جِئْتُمْ
وَدَلَّلْتُمْ عَلَيْهِ اَللّٰهُمَّ فَاكْتُبْنَا مَعَ الشَّاهِدِينَ.

اے ائمہ ہدایت آپ پر سلام ہو، خدا کی رحمت اور برکتیں ہوں۔ میں وداع
کرتا ہوں اور آپ کو خدا کے سپرد کرتے ہوئے سلام عرض کرتا ہوں۔ ہم خدا
اور رسولؐ اور جو کچھ احکام آپؐ لے کر آئے اور ہماری راہنمائی فرمائی ان سب
پر ایمان رکھتے ہیں۔ اے خدا ہمیں گواہوں میں قرار دے۔

اُحد کا مقام

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم :

اُحد جَبَلٌ "يُحِبُّنَا وَيُحِبُّهُ"

مدینہ کے شمال میں تقریباً چھ ہزار میٹر لمبا مشرق سے مغرب کی طرف پھیلا ہوا ایک پہاڑی سلسلہ ہے دوسرے پہاڑی سلسلوں سے جدا ہونے کی وجہ سے اسے اُحد کہا گیا ہے اس پہاڑی کے سینے میں صدر اسلام کی اہم ترین جنگ کی یادیں دفن ہیں ایک ایسا غزوہ جو نہایت دردناک تھا اور اس کے عبرت انگیز مناظر اب بھی تاریخ کے اوراق پر باقی ہیں اسی جنگ میں آنحضرتؐ کے بہت سے اصحاب کچھ لوگوں کی رسول اللہ کے حکم سے روگردانی کے باعث شہید ہوئے۔

غزوہ اُحد

غزوہ بدر میں مشرکین کی عبرتناک شکست کے بعد انہوں نے اگلے سال یعنی ہجرت کے تیسرے سال مسلمانوں سے جنگ کا ارادہ کر لیا انہوں نے ایک سال تک جنگ کی تیاری کی اور بعد ازاں مدینہ پر حملہ آور ہوئے۔ جب انہوں نے مدینے کے شمال میں پڑاؤ ڈال دیا تو رسول اللہ بھی اپنے ساتھ سات سو مجاہد لے کر ان کے مقابلے میں آئے "عینین" کا چھوٹا سا پہاڑ مسلمانوں کی پشت پر تھا۔ رسول اللہ نے پچاس تیر اندازوں کو اس پہاڑ پر

عرفانِ حج

مقرر فرمایا تاکہ پشت سے مسلمانوں پر حملہ نہ کیا جاسکے۔ پہلے حملے میں ہی جب مسلمانوں کی کامیابی کے آثار نظر آنے لگے اور مشرکین فرار ہونے لگے تو چالیس تیر انداز ”عنین“ سے نیچے اتر آئے اور اپنے سپہ سالار کے حکم پر کوئی توجہ نہ دی جبکہ وہ انہیں اپنی جگہ پر بیٹھے رہنے کا حکم دے رہا تھا آخر کار سپاہ قریش خالد بن ولید کی سربراہی میں پہاڑی کے پیچھے سے چکر کاٹ کر پشت سے غافل مسلمانوں پر حملہ کر دیا کچھ مسلمان میدانِ احد سے بھاگ گئے اور تقریباً ستر مسلمان شہید ہوئے اور رسول اللہ اپنے کچھ ساتھیوں سمیت کوہِ احد پر چڑھ گئے۔ مشرکین نے یہ سمجھ کر کہ رسول اللہ قتل کر دیا گیا ہے اور جنگ ختم ہو گئی ہے شہداء کی لاشیں مسلمان یعنی بے حرمتی شروع کر دی۔ شہداء میں حضورؐ کے چچا حضرت حمزہ ابن عبدالمطلب بھی تھے جنہیں ایک وحشی نے ہندہ بیگم ابوسفیان کے کہنے پر شہید کیا تھا اور ہندہ جگر خوارہ نے حضرت حمزہؓ کا جگر چاک کر کے اسے چبا کر اپنے بدر کے مقتولین کا بدلہ لے کر اپنی انتقام کی آگ کو ٹھنڈا کیا تھا۔ شام تک جنگ ختم ہو گئی اور مشرکین واپس چلے گئے۔

مقبرہ شہدا

مسلمانوں نے اس غزوہ کے شہدا کو دفنانا شروع کر دیا اور ان شہداء کی یاد میں کوہِ احد کے دامن میں ایک مقبرہ بنایا گیا مسلمان ہمیشہ اس مقبرہ کا احترام کرتے تھے۔ مہاجرین اور انصار میں سے اسلام کے بہت سے عزیز پیر و کار وہاں دفن ہیں۔ حضرت حمزہ اور دوسرے شہداء ایک طرف اور باقی شہداء ان سے پچیس میٹر کے فاصلے پر دفن کئے گئے۔ مسلمانوں کا کوہِ احد سے تعلق اتنا گہرا تھا کہ رسول اللہ نے فرمایا ”احد ایسا پہاڑ ہے جو ہم سے محبت کرتا ہے اور ہم بھی اسے چاہتے ہیں۔“

گورنر مدینہ سید الشہداء حضرت حمزہ ابن عبدالمطلب

شہداء میں سے ایک حمزہؓ ابن عبدالمطلب تھے وہ اس زمانے میں اسلام لائے تھے جب آنحضرتؐ پر مشرکین کا بہت دباؤ تھا۔ وہ آپؐ کی اہانت کرتے تھے اور مذاق اڑایا کرتے۔

عرفانِ حج

حضرت حمزہؓ نے نہایت شجاعت کے ساتھ مشرکوں کے مقابلے میں ثابت قدمی کا مظاہرہ کیا اور آنحضرتؐ کی اہانت کو اپنی اہانت سمجھا مدینہ کی طرف ہجرت کے بعد مشرکین پر حملہ کرنے والے پہلے دستے کی کمان ان کے ہاتھ میں تھی جنگ بدر میں کثیر تعداد میں مشرکوں کو ہلاک کیا جس میں ابوسفیانؓ کا سالابھی تھا، ابوسفیانؓ کی بیوی ہندہ کے دل میں اپنے بھائی کے انتقام کی آگ بھڑک رہی تھی اور حمزہؓ سے سخت نفرت اور کینہ پیدا ہوا اس نے ایک غلام حبشی کو معمور کیا کہ وہ چھپ کر حمزہؓ پر وار کرے اور موقع ملتے ہی نیزہ سے انہیں شہید کر دے۔ اس نے بھی ایسا ہی کیا پھر ہندہ نے حمزہؓ کا جگر نکال کر اسے چبانا چاہا تو وہ جگر پتھر بن گیا چونکہ حمزہؓ اصحاب میں بہت نمایاں حیثیت کے حامل تھے لہذا آنحضرتؐ ان کی شہادت پر بہت غمگین اور افسردہ ہوئے اور انہیں سید الشہداء کا لقب دیا۔ جب مدینہ کی عورتیں اپنے اپنے ورثاء پر گریہ کر رہی تھیں تو آپؐ نے فرمایا افسوس میرے بچا پر کوئی گریہ کرنے والا نہیں۔ حضرت فاطمہؓ زہراؓ اور بنی ہاشم کے دیگر افراد روزانہ حضرت حمزہؓ کی قبر پر جا کر گریہ کرتے اور فاتحہ خوانی کرتے۔ خود سرکار رسالت بھی اکثر اپنے بچا کی قبر پر تشریف لاتے۔ آل سعود کے اقتدار میں آنے سے قبل تک عثمانی دور خلافت میں حضرت حمزہؓ کی قبر پر قبہ بنا ہوا تھا (عمارت بنی ہوئی تھی) لیکن آل سعود نے دیگر مزارات کے ساتھ حضرت حمزہؓ کا مزار بھی گرا دیا اب مزار کا کوئی نام و نشان نہیں ان کی قبر کے چاروں طرف اونچی اونچی دیوار بنی ہوئی ہے اور سامنے لوہے کا گیسٹ بنا ہوا ہے۔

روحانی طور پر چودہ سو سال سے زیادہ سے حضرت امیر حمزہؓ گورنر مدینہ ہیں۔ کوئی دعا بغیر وسیلہ حضرت حمزہؓ سرکارِ دو عالمؐ کی بارگاہ میں اور بغیر سرکارِ دو عالمؐ کے اللہ کی بارگاہ میں نہیں پہنچتی۔ خصوصاً اولادِ دزینہ کے لیے بدھ کے روز حضرت حمزہؓ کی قبر پر جا کر دعا کی جائے تو یقیناً اولادِ دزینہ اللہ عطا کرتا ہے۔ راقم الحروف کو بھی اللہ نے آپ کے وسیلے سے بیٹا 13 رجب 1429ھ کو عطا کیا جس کا نام سید علی حمزہ نقوی رکھا گیا۔ اس طرح کاروانِ آلِ عبداللہؐ کے علی حامد شیخ کو بھی آپ کے ذریعے حمزہؓ ملا اور چار تجربے ہو چکے ہیں لہذا اولاد سے محروم افراد رجوع کریں۔ نام حمزہؓ رکھنا ضروری ہے۔

عرفانِ حج

مصعب بن عمیر

روسائے عرب میں سے تھے۔ حضور پر دل و جان سے ایمان لائے۔ انتہائی سختیوں کے باوجود حضورؐ کا ساتھ نہ چھوڑا۔ جب بعثت کے بارہویں سال یثرب کے پہلے دستے نے اسلام قبول کیا تو آنحضرتؐ نے مصعب بن عمیر کو بطور مبلغ اس دستے کے ساتھ مدینہ بھیجا۔ آپ جنگ احد میں شہید ہوئے۔

حظہ غیل الملائکہ

حظہ وہ عظیم انسان ہیں، جس کی شادی جنگ احد سے ایک شب پہلے ہوئی تھی اس نے رات اپنی بیوی کے ساتھ گزاری اور علی الصبح عشق الہی سے لبریز قلب لے کر میدان کارزار کی طرف روانہ ہو گیا اور جنگ احد میں جام شہادت نوش کیا۔

زیارت حضرت حمزہ سید الشہداء

حضرت حمزہ سید الشہداء کی زیارت کی بہت زیادہ فضیلت اور اہمیت وارد ہوئی ہے۔ مرحوم علامہ شیخ عباس قمی نے فخر المحققین سے نقل کیا ہے کہ حضرت حمزہؓ اور باقی شہیدان احد کی زیارت مستحب ہے بلکہ حضرت رسول خداؐ سے روایت نقل کی ہے۔ آنحضرتؐ نے فرمایا جو شخص میری زیارت کرے اور میرے چچا حمزہؓ کی زیارت سے مشرف نہ ہو گیا اس نے مجھ پر جفا کی۔

بعض کتب میں ہے کہ حضرت فاطمہؓ آنحضرتؐ کی وفات کے بعد ہفتہ میں پیر اور جمعرات کے دن زیارت حضرت حمزہؓ کے لئے تشریف لے جاتی تھیں اور نماز و دعا میں مشغول رہتی تھیں اور تا وقت وفات اس سلسلہ کو جاری رکھا۔ محمود بن بسید کہتے ہیں کہ میں

عرفانِ حج

ایک دفعہ حضرت حمزہؓ کی زیارت کو گیا دیکھا تو سیدہ دروناؓ گریہ میں مشغول ہیں۔ میں رک گیا لیکن معصومہؓ کے گریہ سے میرا جگر پھٹ رہا تھا۔ جب گریہ ختم ہوا تو میں نے آگے بڑھ کر کہا۔ اے مادرِ حسینؓ! خدا کی قسم آپ کے گریہ نے میری رگِ دل کو توڑ دیا ہے۔ فرمایا کیا میں یہاں بھی آنسو بہانے کا حق نہیں رکھتی جب کہ مجھے مدینے میں گریہ سے روکا گیا ہے۔

لہذا ہر حالت میں کوہِ احد کے پاس جا کر یہ زیارت ضرور پڑھی جائے۔

السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا عَمَّ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ السَّلَامُ
عَلَيْكَ يَا خَيْرَ الشَّاهِدَاءِ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا أَسَدَ اللَّهِ وَأَسَدَ
رَسُولِهِ أَشْهَدُ أَنَّكَ قَدْ جَاهَدْتَ فِي اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَجَدْتَ
بِنَفْسِكَ وَنَصَحْتَ رَسُولَ اللَّهِ وَكُنْتَ فِيْمَا عِنْدَ اللَّهِ سُبْحَانَهُ
رَاغِبًا يَا بَنِيَّ أَنْتَ وَأُمِّي أَتَيْتُكَ مُتَقَرِّبًا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَآلِهِ بِذَلِكَ رَاغِبًا إِلَيْكَ فِي الشَّفَاعَةِ ابْتَغَى
بِزِيَارَتِكَ خَلَاصَ نَفْسِي مُتَعَوِّذًا بِكَ مِنْ نَارٍ اسْتَحَقَّهَا مِثْلِي
بِمَا جَنَيْتُ عَلَى نَفْسِي هَارِبًا مِنْ ذُنُوبِي الَّتِي اخْتَطَبْتُهَا عَلَى
ظَهْرِي فَرَعَا إِلَيْكَ رَجَاءَ رَحْمَةِ رَبِّي أَتَيْتُكَ مِنْ شِقَّةٍ بَعِيدَةٍ
طَالِبًا فَكَأَنَّكَ رَقَبَتِي مِنَ النَّارِ وَأَوْقَرْتُ ظَهْرِي ذُنُوبِي وَأَتَيْتُ
مَا اسْتَخَطَّ رَبِّي وَلَمْ أَجِدْ أَحَدًا أَفْزَعُ إِلَيْهِ خَيْرًا لِي مِنْكُمْ أَهْلَ
بَيْتِ الرَّحْمَةِ فُكِنَ لِي شَفِيعًا يَوْمَ فَقْرِي وَحَاجَتِي فَقَدْ سَرَتْ
إِلَيْكَ مَخْزُونًا وَأَتَيْتُكَ مَكْرُوبًا وَسَكَبْتُ عَبْرَتِي عِنْدَكَ
بَاكِيًا وَصَرْتُ إِلَيْكَ مُفْرَدًا وَأَنْتَ مِمَّنْ أَمَرَنِي اللَّهُ بِصَلَاتِهِ
وَحُسْنِي عَلَى بَرِّهِ وَذَلَّنِي عَلَى فَضْلِهِ وَهَدَانِي لِحُبِّهِ وَ

عرفانِ حج

رَغَبْنِي فِي الْوَفَادَةِ إِلَيْهِ وَالْهَمْنِي طَلَبَ الْحَوَائِجِ عِنْدَهُ أَنْتُمْ
أَهْلُ بَيْتٍ لَا يَشْقَى مَنْ تَوَلَّاهُمْ وَلَا يَحِيبُ مَنْ آتَاهُمْ وَلَا يَخْسَرُ
مَنْ يَهْوِيَهُمْ وَلَا يَسْعَدُ مَنْ عَادَاهُمْ.

اے حضرت رسول خدا کے چچا، اے افضل شہیدان آپ پر سلام ہو۔ اے شیر
خدا، اے شیر رسول خدا آپ پر سلام ہو۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ یقیناً آپ
نے راہ خدا میں جہاد کیا اور اپنے نفس کو قربان کر دیا میرے ماں باپ آپ پر
قربان ہوں، آپ نے رسول خدا کے ساتھ خلوص رکھا اور احکام الہی کی تعمیل
کی، آپ کے پاس آیا ہوں تاکہ رسول خدا سے تقرب حاصل ہو، ان پر اور ان
کی آل پر رحمت خدا ہو۔ آپ کی زیارت سے شفاعت کا طالب ہوں۔ نیز
آپ کی زیارت کے سبب سے اخلاص نفس چاہتا ہوں۔ نفس پر ظلم کرنے کی
وجہ سے مجھ جیسا شخص جہنم کا مستحق ہے، لیکن آپ کے سبب سے آتش جہنم سے
پناہ مانگتا ہوں۔ پشت پر جو گناہوں کا بوجھ میں نے ڈالا ہے ان سے آپ ہی
کے ذریعے سے فرار اختیار کرتا ہوں، رحمت خدا کی امید لے کر آپ کے
یہاں پناہ گیر ہوں، (کہیں) دور سے آپ کے ہاں اس حال میں حاضر ہوا
ہوں کہ جہنم سے اپنی گردن رہا کرانے کا طالب ہوں، کیونکہ گناہوں نے
میری پشت کو سنگین بنا دیا ہے، معصیت خدا میں بھرپور ہو کر حاضر ہوا ہوں لیکن
اے اہل بیت رحمت! آپ لوگوں کے سوا اور کون بہتر ہے کہ جس کو فریاد
سناؤں، میں غم و گرفتاری کے ساتھ سفر کر کے آیا ہوں، لہذا آپ میرے فقر و
فاقد کے دن (قیامت کو) میری شفاعت فرمادیں۔ تنہا آپ کی خدمت میں
آنسو بہاتے ہوئے حاضر ہوا ہوں۔ آپ ان ہستیوں میں سے ہیں کہ جن
کے ساتھ متصل ہونے اور نیکی کرنے کی خدا نے مجھے تشویق فرمائی، آپ کے

عرفانِ حج

فضل کی خدانے رہنمائی فرمائی اور مجھے دوستی رکھنے کی ہدایت کی اور آپ کے ہاں آن کی ترغیب دلائی اور آپ کے ہاں کھڑے ہو کر خدا سے حاجات طلب کرنے کا اشارہ فرمایا۔ اے خاندانِ نبوت آپ کا دوست بد بخت نہ ہوگا اور کوئی آنے والا نا امید نہ لوئے گا۔ آپ کی طرف جھکنے والا نقصان میں نہیں اور آپ کا دشمن سعادت مند نہیں ہو سکتا۔

زیارت دیگر شہدائے احد

السَّلَامُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ السَّلَامُ عَلَى نَبِيِّ اللَّهِ السَّلَامُ عَلَى مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ السَّلَامُ عَلَى أَهْلِ بَيْتِهِ الطَّاهِرِينَ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ أَيُّهَا الشُّهَدَاءُ الْمُؤْمِنُونَ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ يَا أَهْلَ بَيْتِ الْإِيمَانِ وَالْتَوْحِيدِ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ يَا أَنْصَارَ رَسُولِهِ عَلَيْهِ وَآلِهِ سَلَامٌ عَلَيْكُمْ بِمَا صَبَرْتُمْ فَنِعْمَ عُقْبَى الدَّارِ أَشْهَدُ أَنَّ اللَّهَ اخْتَارَكُمْ لِدِينِهِ وَاصْطَفَاكُمْ لِرَسُولِهِ وَأَشْهَدُ أَنَّكُمْ قَدْ جَاهَدْتُمْ فِي اللَّهِ حَقَّ جِهَادِهِ وَذَبَبْتُمْ عَنْ دِينِ اللَّهِ وَعَنْ نَبِيِّهِ وَجَدْتُمْ بِأَنْفُسِكُمْ دُونَهُ وَأَشْهَدُ أَنَّكُمْ قُتِلْتُمْ عَلَى مِنْهَاجِ رَسُولِ اللَّهِ فَجَزَاكُمُ اللَّهُ عَنْ نَبِيِّهِ وَعَنِ الْإِسْلَامِ وَأَهْلِهِ أَفْضَلَ الْجَزَاءِ وَ عَرَّفَنَا وَجُوهَكُمْ فِي مَحَلِّ رِضْوَانِهِ وَمَوْضِعِ إِكْرَامِهِ مَعَ النَّبِيِّينَ وَالصَّالِحِينَ وَالشُّهَدَاءِ وَالصَّالِحِينَ وَحَسَنَ أَوْلِيَاكُمْ رَفِيقًا أَشْهَدُ أَنَّكُمْ حِزْبُ اللَّهِ وَأَنَّ مَنْ حَارَبَكُمْ فَقَدْ حَارَبَ اللَّهَ وَأَنَّكُمْ لِمِنَ الْمُقَرَّبِينَ الْفَائِزِينَ الدِّينِ هُمْ أَحْيَاءُ عِنْدَ رَبِّهِمْ

عرفانِ حج

يُرْزَقُونَ فَعَلَىٰ مَنْ قَتَلَكُمْ لَعْنَةُ اللَّهِ وَالْمَلَائِكَةُ وَالنَّاسُ
اجْمَعِينَ اتَّيْتُكُمْ يَا أَهْلَ التَّوْحِيدِ زَائِرًا وَبَحَقِّكُمْ عَارِفًا وَ
بِزِيَارَتِكُمْ إِلَى اللَّهِ مُتَقَرِّبًا وَبِمَا سَبَقَ مِنْ شَرِيفِ الْأَعْمَالِ وَ
مَرْضَى الْأَفْعَالِ عَالِمًا فَعَلَيْكُمْ سَلَامُ اللَّهِ وَرَحْمَتُهُ وَبَرَكَاتُهُ
وَعَلَىٰ مَنْ قَتَلَكُمْ لَعْنَةُ اللَّهِ وَغَضَبُهُ وَسَخَطُهُ اَللَّهُمَّ انْفَعْنِي
بِزِيَارَتِهِمْ وَتَبَتَّيْ عَلَى قَصْدِهِمْ وَتَوَلَّيْنِي عَلَى مَا تَوَلَّيْتَهُمْ
عَلَيْهِ وَاجْمَعْ بَيْنِي وَبَيْنَهُمْ فِي مُسْتَقَرِّ دَارِ رَحْمَتِكَ أَشْهَدُ
أَنْكُمْ لَنَا فَرَطٌ وَنَحْنُ بِكُمْ لِأَحْقَوْنَ.

حضرت رسول خدا، پیغمبر خدا، حضرت محمد بن عبد اللہ اور ان کے اہل بیت اطہار
پر سلام ہو۔ اے شہیدانِ با ایمان، اے خاندانِ ایمان اور توحید آپ پر سلام
ہو۔ اے خدا اور اس کے رسول کی نصرت کرنے والو آپ پر سلام ہو۔ صبر
کرنے پر آپ کو کیا خوب جنت جیسا گھر ملا۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ خدا نے
آپ کو اپنے دین کے لئے منتخب فرمایا اور اپنے رسول کے لئے چنا اسی طرح
گواہی دیتا ہوں کہ آپ نے حق جہاد ادا کیا اور دین و رسول خدا سے دفاع کیا
اور ان کے سامنے آپ نے جان کی بازی لگادی۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ
طریقہ رسول پر شہید ہوئے۔ خدا آپ کو اپنے پیغمبر اور اسلام اور اہل اسلام کی
طرف سے بہترین جزا عطا فرمائے۔ ہم کو خدا مقام رضوان اور موضع اکرام
میں آپ کے مبارک چہروں سے آشنا فرمائے جہاں آپ انبیاء و صدیقین و
شہداء و صالحین کی معیت میں ہیں، اور وہ کیا ہی اچھے رفیق ہیں۔ میں گواہی
دیتا ہوں کہ آپ وہ شکر خدا ہیں کہ جس نے بھی آپ سے جنگ کی گویا اس نے

عرفانِ حج

خدا سے جنگ کی۔ میں گواہ ہوں کہ آپ کامیاب اور مقرب خدا ہیں، آپ زندہ ہیں اور پروردگار عالم سے رزق پاتے ہیں۔ آپ کے قاتلین پر خدا و فرشتگان اور تمام لوگوں کی لعنت ہو۔ اے اہل توحید! میں آپ کے حق کو پہچان کر زیارت کرنے آیا ہوں، جب کہ آپ کی زیارت سے تقرب خدا چاہتا ہوں اور آپ کے شریف اعمال و پسندیدہ افعال کا مجھے علم ہے۔ پس آپ پر خدا کا سلام و رحمت اور برکتیں نازل ہوں۔ آپ کے قاتلان پر خدا کی لعنت و غضب اور سختی نازل ہوتی رہے۔ خدایا! ان کی زیارت میرے لئے نفع مند ہو، ان کے قصد پر مجھے بھی ثابت قدم رکھ، جس حق پر وہ مرے ہیں مجھے بھی اسی پر موت دے۔ خدایا اپنی قرار گاہ رحمت میں مجھے ان کے ساتھ جمع فرما۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ ہمارے پیش پیش ہیں اور ہم بھی پیچھے پیچھے چلے آ رہے ہیں۔

اس کے بعد سورہ انا انزلناہ کی تلاوت کریں۔

عرفان حج

قافلہ بیت اللہ (کراچی)

کاروان سلمان کے اختتام پر جو چار قافلے معرض وجود میں آئے۔ ان میں قافلہ بیت اللہ کراچی اور اندرون سندھ کے حجاج کی خدمت کے حوالے سے خاصی شہرت کا حامل ہے اس قافلے کے روح رواں عون علی صاحب ہیں جن کی انتظامی صلاحیت کا ہر وہ شخص معترف ہے جو اس قافلے میں حج کر چکا ہے حیدر آباد سندھ میں ڈاکٹر عاشق اس حوالے سے خدمت انجام دیتے ہیں۔ پھر مولانا تقی عباس صاحب کی اس قافلے میں شامل ہیں اور علی التواتر حجاج کی خدمت انجام دیتے ہیں۔ ذیل میں ہم اس قافلے کے کوائف آپ کی نذر کر رہے ہیں۔

کاروان کا نام : قافلہ بیت اللہ

کاروان کا پتہ : پلاٹ نمبر SOL/B/2/116، قصر عباس، کریم جی اسٹریٹ

فون نمبر : 021-4213941 موبائل نمبر : 0345-2106404

ای میل ایڈریس : aev@cyber.net.pk

رجسٹریشن نمبر (اگر ہے تو) : 1986 کاروان کی تشکیل کا سال : 1999

قافلہ سالار کا اسم گرامی : مولانا تقی عباس رضوی

قافلے کی شرعی رہنمائی کرنے والے علمائے کرام کے اسمائے گرامی :

(1) مولانا تقی صاحب (2) مولانا قنبری صاحب (3) مولانا اسدی صاحب

قافلے کے مستقل کارکنان کے نام (چند) : نوشاد مرچنٹ، عون علی، ڈاکٹر اصغر مہندی

حجاج کی تعداد: سال (1999-140) (2000ء-145) (2001ء-163)

کاروان پرائیویٹ اسکیم یا سرکاری اسکیم پر مشتمل ہے؟ : پرائیویٹ اسکیم

عرفانِ حج

مساجدِ مدینہ

مدینہ کی تاریخی مساجد کی ایک طویل فہرست ہے کوئی مصنف یہ یقین سے نہیں لکھ سکتا کہ مسجدوں کی حتمی فہرست یہ ہے۔ ہمارے چند سالہ دور حج میں (بشمول جامعہ امام جعفر صادق، جہاں حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام اپنے ہزاروں شاگردوں کو مختلف علوم پڑھاتے تھے) بہت سے مقامات و مساجد صفحہ ہستی سے مٹا دیئے گئے ہیں جن کی کوئی علامت بھی باقی نہیں ہے۔ مسجد رؤثس جہاں رسول خدا نے حضرت علی کے لئے سورج پلٹایا تھا یہ مسجد، مسجد قبا کے قریب تھی، ہم نے کئی سال اس کی زیارت کی اب اسے مٹا دیا گیا ہے۔ مسجد فصیح جو شمعون یہودی کے باغ کے قریب (جس باغ میں مولانا نے کچھ دن کھجور کے درخت لگائے تھے حضرت علی علیہ السلام کی مزدوری کرنے والا واقعہ بنو امیہ کی نکسالیوں میں گھڑی ہوئی تاریخ میں سے ایک ہے جبکہ حقیقت یہ ہے کہ حضرت علی علیہ السلام باغبانی کے ماہر تھے اور مختلف قطعات اراضی خرید کر یا معاوضہ پر دوسروں کی زمینوں پر کھجور کے باغات لگاتے تھے) تھی۔ 4 ہجری میں جب شراب کی ممانعت ہو گئی تو کچھ مسلمان چھپ کر اس مقام پر شراب نوشی کر رہے تھے جب سرکارِ دو عالم کو اس کی خبر ملی تو آپ اس مقام پر تشریف لائے جب ان مسلمانوں کو حضور کی تشریف آوری کا پتہ چلا تو انہوں نے رو کر بارگاہِ خداوندی میں دعا کی کہ پروردگار تو سرکارِ دو عالم کے سامنے اس شرمندگی سے بچالے

عرفان حج

اسندہ ہم شراب نوشی سے توبہ کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے ان کی دعا قبول کی اور شراب سرکہ بن گئی۔ اس مقام پر ایک مسجد تعمیر کی گئی جس کا نام مسجد فضیح رکھا۔ ہم نے کئی بار اس مسجد کی زیارت کی لیکن اب اس مسجد کا وجود بھی نہیں ہے۔ چونکہ یہ کتاب مناسک حج سے متعلق ہے لہذا ہم مساجد مدینہ کی تاریخ کی تفصیل بیان نہیں کر رہے صرف مساجد کے ناموں پر اکتفا کر رہے ہیں ان میں چند مشہور مساجد کا اجمالی ذکر پیش کروں گا باقی کے صرف نام پر اکتفا کر رہا ہوں۔ (1) مسجد قبا (2) مسجد جمعہ (3) مسجد قبلین (4) مسجد اجابہ (5) مسجد غمامہ (6) مسجد ذہاب (7) مسجد فتح (8) مسجد فاطمہ (9) مسجد علیؑ (10) مسجد سلمان فارسیؑ (11) مسجد ابو بکرؓ (12) مسجد عمرؓ (13) مسجد شجرہ (14) مسجد معرس (15) مسجد شیبہ الوداع (16) مسجد ابوذرؓ (17) مسجد بنو حارثہ (18) مسجد بنو ظفر (19) مسجد فاطمہ صغریٰؑ (20) مسجد مالک ابن سنان (21) مسجد بلالؓ (22) مسجد سنفیا (23) مسجد قبیح (24) مسجد فیفاء الخیار (25) مسجد المنار تین (26) مسجد عروہ (27) مسجد المسفلہ یا مسجد بنی دینار (28) مسجد بنات النجار (29) مسجد وشراب ام ابراہیم (20) مسجد الدرع (31) مسجد ثایا (32) مسجد فح (33) مسجد بنی حرام الکبیر (34) مسجد بنی قریظہ۔ اس کے علاوہ بے شمار مساجد تھیں جن کی تاریخی حیثیت سے انکار نہیں کیا جاسکتا لیکن سعودی حکومت اسلام کے تاریخی آثار سے کوئی دلچسپی نہیں رکھتی لیکن یہ ضرور ہے کہ سقیفہ بنی ساعدہ کی حکومت نے تاریخی آثار کو تو محفوظ رکھا ہے۔ سب مساجد میں مسجد علیؑ، مسجد فاطمہؑ وغیرہ ختم کر دی گئی ہیں دیکھیں مسجد فتح اور مسجد سلمان فارسیؑ کب ٹوٹی ہیں۔ ان میں ہم مسجد قبا، مسجد قبلین، مسجد شجرہ اور سب مساجد کی قدرے تفصیل آپ کی خدمت میں پیش کر رہے ہیں۔

آس پاس خیبر، فدک، باغ سلمان فارسیؑ، خاک شفا شہداء احد اور زخمی احد پر سرکارِ دو عالمؐ نے خاک اٹھا کر لگائی تو زخم درست ہو گئے۔ یہ سب کچھ مدینہ کی برکات میں شامل ہیں۔

عرفانِ حج

مسجدِ قبا

مسجدِ قبا، مسجدِ نبویؐ سے چھ کلومیٹر کے فاصلے پر واقع ہے۔ یہ جگہ رسولِ اسلام صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مکہ سے مدینہ ہجرت کے راستے میں واقع تھی لہذا قبا پہنچ کر سرکارِ دو عالمؐ نے چند دن وہاں قیام فرمایا یہاں تک کہ حضرت علی علیہ السلام حضرت فاطمہ زہراؑ اور دیگر اہل خانہ کو لے کر مدینہ پہنچ گئے۔ پھر سب مل کر بیڑ کی جانب روانہ ہو گئے ان چند دنوں میں قبا میں ایک مسجد بنائی گئی جو ان روایات کے مطابق متواتر نقل ہوئی ہے ”آیت 13، پارہ 11“ سورہ توبہ میں ارشاد خداوندی کے تحت اس کی بنیاد ”لَمَسْجِدَ“ اُنْشِئْ عَلَى التَّقْوَى مِنْ اَوَّلِ يَوْمٍ“ کی مصداق ہے۔ اگرچہ بعض دوسری روایات سے مطابق یہ آیت مسجدِ نبی کے بارے میں نازل ہوئی ہے۔ اس طرح مسجدِ قبا رسول اللہ کی بنائی ہوئی پہلی مسجد ہے اس مسجد کی عظمت کا اندازہ اس سے لگایا جاسکتا ہے کہ اس مسجد میں دو رکعت نماز پڑھنے کا ثواب ایک عمرہ کے برابر ہے۔

مَنْ تَطَهَّرَ فِي بَيْتِ ثَمِ اتَى مَسْجِدَ قِبَا فَصَلَّى فِيهِ رَكْعَتَيْنِ كَانَ كَاجْرِ عُمْرَةٍ:

جس نے بھی اپنے گھر میں طہارت کی پھر مسجدِ قبا گیا اور وہاں دو رکعت نماز پڑھی اس نے ایک عمرہ کا ثواب پایا۔

رسول اللہ کے قبا پہنچنے کی تاریخ 12 یا 13 ربیع الاول بروز پیر بتائی گئی ہے۔ قبا میں چار دن قیام کے دوران رسول اللہ نے مسجد کی بنیاد رکھی ان ایام میں مسجد کی صرف چہار دیواری بن سکی جو عمرہ کے پتھر سے بنائی گئی۔ حضور سرور کائنات بعد میں بھی اکثر مسجدِ قبا تشریف لاتے اور مسجدِ قبا میں نماز پڑھتے۔ عمر بن عبدالعزیز نے ولید کے حکم پر پہلی بنیادوں کو گرا کر دوبارہ مسجد تعمیر کی۔ 555 ہجری میں حکومت موصل کے ایک وزیر جو ادا صفہانی نے مسجدِ قبا کی تعمیر نو کی۔ اس مسجد پر ہمیشہ مسلمانوں کی توجہ رہی۔ جمال الدین افغانی، الناصر قلاؤن، سلطان

عرفانِ حج

محمود دوم، فہد بن عبدالعزیز نے اپنے اپنے طور پر اس کی تعمیر کرائی، موجود مسجد میں پندرہ ہزار نمازیوں کی گنجائش موجود ہے اس کے دو مینار اور 58 گنبد ہیں جن میں 55 چھوٹے اور 3 بڑے گنبد ہیں۔

مسجدِ قبلیتین

ہجرت کے دوسرے سال یا 15 رجب 2 ہجری کو جب سرکارِ دو عالم نمازِ ظہر کی امامت فرما رہے تھے تیسری رکعت میں سورہ بقرہ کی آیت 144 نازل ہوئی جس میں تحویلِ قبلہ کا حکم ملا اور سرکارِ دو عالم نے بیت المقدس کی طرف سے اپنا رخ انور جانبِ خانہ کعبہ فرمایا اور بقیہ دور رکعت خانہ کعبہ کی جانب رخ کر کے پڑھی گئی اور آج تک بلکہ تا قیام قیامت پڑھی جاتی رہے گی۔ حضرت علی علیہ السلام آخری صف میں تھے لیکن آپ نے بھی حضور سرور کائنات کے ساتھ ہی اپنے رخ کو بیت المقدس سے خانہ کعبہ کی جانب موڑ لیا۔ مسجدِ قبلیتین کی شمالی محراب بند کر دی گئی ہے۔ چونکہ اس مسجد میں دو قبلوں کی طرف منہ کر کے نماز پڑھی گئی لہذا اس کا نام مسجدِ قبلیتین پڑ گیا۔ سلطان سلیمان عثمانی نے 950 ہجری میں اس کی مرمت کرائی، موجودہ مسجد سعودی حکومت نے 1975ء میں تعمیر کرائی۔

نوٹ: بعض لوگ دونوں طرف رخ کر کے مستحب نماز دور رکعت پڑھتے ہیں جو کہ غلط ہے۔ لہذا صرف قبلہ رخ (کعبہ کی طرف) نماز ادا کرنا چاہیے۔

مسجدِ مباہلہ

وہ جگہ قبیلہ بنی نجران کے مقابلہ میں مباہلہ کے لئے رسول اسلام صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حضرت فاطمہؑ، امام حضرت علیؑ، حضرت حسنؑ اور حضرت امام حسینؑ کو لے گئے تھے جنہیں دیکھ کر علمائے بنی نجران مباہلہ سے پیچھے ہٹ گئے اور فرمایا خدا کی قسم ہم ان ہستیوں کو دیکھ رہے ہیں جو اگر پہاڑوں کو حکم دیں تو وہ اپنی جگہ چھوڑ دیں۔ مسلمانوں نے اس جگہ ایک مسجد تعمیر کر دی ہے۔

عرفانِ حج

اعمالِ مسجدِ قبا

مسجد میں داخل ہو کر دو رکعت نماز تحیت بجالائے۔ پھر تسبیحِ فاطمہ زہرا پڑھ کر اور زیارتِ جامعہ پڑھے اس کے بعد دعائے گئے۔ بہتر ہے کہ اس طرح دعائے گئے۔

اَللّٰهُمَّ اِنَّكَ قُلْتَ وَقَوْلُكَ الْحَقُّ فِیْ كِتَابِكَ الْمُنْزَلِ عَلٰی
صَدْرِ نَبِيِّكَ الْمُرْسَلِ ﴿۱﴾ لَمْ سَجِدْ اَسِسْ عَلٰی التَّقْوٰی مِنْ اَوَّلِ
یَوْمٍ اَحَقُّ اَنْ تَقُوْمَ فِیْهِ رِجَالٌ یُّحِبُّوْنَ اَنْ یُسَاطَهُرُوْا وَاللّٰهُ یُحِبُّ
الْمُطَهَّرِیْنَ ﴿۲﴾ اَللّٰهُمَّ طَهِّرْ قُلُوْبَنَا مِنَ الْفِیْثَاۤیِ وَ اَعْمَلْنَا مِنَ الرِّیَا
وَلَفُورُجْنَا مِنَ الرِّیَا وَ اَلْسِنَتْنَا مِنَ الْكِذْبِ وَالْغِیْبَةِ وَ اَعِیْنَنَا مِنْ
الْخِیَاۤنَةِ فَاِنَّكَ تَعْلَمُ خَائِنَةَ الْاَعْیُنِ وَمَا تُخْفِی الصُّدُوْرُ رَبَّنَا
ظَلَمْنَا اَنْفُسَنَا وَاِنْ لَمْ تَغْفِرْ لَنَا وَ تَرْحَمْنَا لَنَكُوْنَنَّ مِنَ
الْخَاصِرِیْنَ.

خدایا! تو نے فرمایا ہے اور تیرا فرمان حق ہے ﴿۱﴾ وہ مسجد جس کی بنیاد پہلے دن
سے تقویٰ پر رکھی گئی تھی یقیناً اس کی سزاوار ہے کہ تم (اے حبیب) اس میں
قیام کرو۔ اس میں طہارت کو پسند کرنے والے افراد ہیں اور خدا پاک لوگوں کو
پسند کرتا ہے۔ ﴿۲﴾ خدایا! ہمارے قلوب کو نفاق کی نجاست سے، ہمارے اعمال
کو ریاسے، ہماری شرمگاہ کو زنا سے، ہماری زبانوں کو جھوٹ اور غیبت سے،
ہماری نگاہوں کو خیانت سے پاک فرما کہ تو نظروں کی خیانت اور دلوں میں
پوشیدہ اسرار سے باخبر ہے۔ خدایا! ہم نے اپنے نفسوں پر ظلم کیا اور اگر تو نے ہم
سے درگزر نہ کی اور رحم نہ کیا تو یقیناً ہم نقصان اٹھانے والوں میں سے
ہو جائیں گے۔

عرفانِ حج

مسجدِ ذوقبلیتین کے اعمال

1 ہجری کے چھٹے مہینے میں ام بشری دعوت پر رسولِ مدینہ کے شمال مغرب میں قبیلہ بنی سالم میں تشریف لے گئے اور حسب معمول ظہر کی دو رکعت نماز بیت المقدس کی جانب رخ کر کے ادا کی تھی کہ خدا کی طرف سے کعبہ کی طرف رخ کرنے کا حکم پہنچا جس پر آپؐ نے باقی نماز کعبہ کی سمت رخ کر کے ادا کی اس کے بعد کعبہ ہمیشہ کے لئے مسلمانوں کا قبلہ ہو گیا اور اسی بنا پر اس مسجد کو ذوقبلیتین یا مسجدِ قبلتین (یعنی دو قبلوں والی مسجد) کہتے ہیں۔ یہ مسجد مسجدِ فتح کی مغربی سمت میں کچھ دور واقع ہے۔

مسجدِ ذوقبلیتین میں دو رکعت نماز تحیت پڑھنا مستحب ہے۔ بہتر ہے کہ نماز کے بعد یہ دعا پڑھے۔

اَللّٰهُمَّ اِنَّ هٰذَا مَسْجِدَ الْقِبْلَتَيْنِ وَ مُصَلًّى نَبِيْنَا وَ حَبِيْبِنَا وَ
سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ اٰلِهٖ وَسَلَّم اَللّٰهُمَّ اِنَّكَ قُلْتَ
وَ قَوْلَكَ الْحَقُّ فِى كِتَابِكَ الْمُنْزَلِ عَلٰى صَدْرِ نَبِيِّكَ الْمُرْسَلِ
﴿ قَدْ نَرٰى ثَقْلَبَ وَ جْهَكَ فِى السَّمَاءِ فَلَنُوَلِّيَنَّكَ قِبْلَةً
تَرْضٰىهَا قَوْلٌ وَ جْهَكَ شَطْرَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ ﴾ اَللّٰهُمَّ كَمَا
بَلَّغْتَنَا فِى الدُّنْيَا زِيَارَتَهُ وَ مَآثِرَهُ الشَّرِيفَةَ فَلَا تُحَرِّمْنَا يَا اللّٰهُ فِى
الْآخِرَةِ مِنْ فَضْلِ شَفَاعَةِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ اٰلِهٖ وَسَلَّم
وَ احْشُرْنَا فِى زُمْرَتِهِ وَ تَحْتَ لَوَائِهِ وَ اٰمَنَّا عَلٰى مَحَبَّتِهِ وَ سُنَّتِهِ
وَ اسْقِنَا مِنْ حَوْضِهِ الْمَوْرِدِ بِيَدِهِ الشَّرِيفَةِ شَرْبَةً هَيِّنَةً مَّرِيئَةً
لَا ظَمًا بَعْدَ هَآ اَبَدًا اِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ.

خداوند! یہ مسجد قبلتین ہے، یہ ہمارے نبیؐ، حبیبؐ اور سید و سردار حضرت محمدؐ کی

عرفانِ حج

عبادت گاہ ہے۔ خدایا! تو نے فرمایا ہے اور تیرا فرمانا عین حق ہے ﴿اے حبیب!﴾ ہم آسمان کی جانب تمہارے بار بار سر اٹھانے کو دیکھ رہے ہیں تو ہم تمہیں ایسا قبلہ دے دیں گے کہ تم راضی ہو جاؤ، تو اب اپنا رخ مسجد الحرام کی جانب موڑ دو ﴿خدایا! جس طرح تو نے ہمیں دین میں تیرے نبیؐ اور ان کے متعلقہ آثار کی زیارت کرائی، اسی طرح اے اللہ قیامت میں پیغمبر اکرمؐ کی شفاعت سے ہمیں محروم نہ فرمانا۔ خدایا! ہمیں ان کے گروہ میں اور ان کے پرچم تلے مشور فرما، ہمیں ان کی محبت اور ان کی سیرت پر موت دے، ان کے دست مبارک سے حوض کوثر سے سیراب فرما ایسی سیرابی جو انتہائی ٹھنڈی اور خوشگوار ہو کہ جس کے بعد اب تک کبھی بھی پیاس محسوس نہ ہو، یقیناً تو ہر چیز پر قادر ہے۔

مسجد اجابہ کے اعمال

مسجد اجابہ ہی مسجد مباہلہ ہے۔ 24 ذی الحجہ کو اسی جگہ رسولؐ نے نصارائے نجران سے مباہلہ کیا تھا۔

مسجد اجابہ میں دو رکعت نماز تحیت کے یہ دعا پڑھے۔

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ صَبْرَ الشَّاكِرِیْنَ لَكَ وَ عَمَلَ الْخَائِفِیْنَ
مِنْكَ وَ یَقِیْنَ الْعَابِدِیْنَ لَكَ اَللّٰهُمَّ اَنْتَ الْعَلِیُّ الْعَظِیْمُ وَ اَنَا
عَبْدُكَ الْبَائِسُ الْفَقِیْرُ اَنْتَ الْغَنِیُّ الْحَمِیْدُ وَ اَنَا الْعَبْدُ الدَّلِیْلُ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَ اٰلِ مُحَمَّدٍ وَ اٰمِنْ بِفِیْئِكَ عَلٰی فَقْرِیْ
وَ بِحِلْمِكَ عَلٰی جَهْلِیْ وَ بِقُوَّتِكَ عَلٰی ضَعْفِیْ یَا قَوِّیْ یَا

عرفانِ حج

عَزِيزُ يَا عَزِيزُ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِهٖ الْاَوْصِيَاءِ
الْمَرْضِيِّينَ وَ اكْفِنِيْ مَا اَهْمَنِيْ مِنْ اَمْرِ الدُّنْيَا وَاَلْاٰخِرَةِ يَا اَرْحَمَ
الرَّاحِمِيْنَ.

خدایا میں تجھ سے سوال کرتا ہوں شکر گزاروں کے صبر کا، تیرا خوف رکھنے والوں
کے عمل کا، تیری بندگی کرنے والوں کے یقین کا۔ خدایا! تیری ذات بہت بلند
اور با عظمت ہے جب کہ میں انتہائی برا اور فقیر بندہ ہوں۔ خدایا تو بے نیاز اور
لا لاقی حمد ہے جب کہ میں عبد ذلیل ہوں۔ خداوند! محمدؐ و آل محمدؐ پر اپنی رحمتیں
نازل فرما اور اپنی بے نیازی سے میری غربت پر، اپنے حلم سے میری جہالتوں
پر، اپنی قوت و طاقت سے میری کمزوری پر احسان فرما، اے قوت و عزت
والے۔ خدایا! محمدؐ اور ان کی آلؑ پر جو وصیاء اور رضایت یافتہ ہستیاں ہیں اپنی
رحمت نازل فرما اور دنیا و آخرت کی میری مشکلات کو حل فرما، اے رحم کرنے
والوں میں سب سے زیادہ رحم کرنے والے۔

مسجد فتح

جبلِ سلع کے کنارے سبع مساجد میں سے ایک ہے جو فتحِ جنگِ خندق کی یادگار کے
طور پر بنائی تھی۔ سبع مساجد میں مسجدِ فاطمہ زہراؑ، مسجدِ امام علیؑ کو بند کر دیا گیا، مسجدِ سلمان
فارسیؑ اور مسجدِ فتح باقی ہے۔ مسجدِ فتح یا مسجدِ احزاب ان مساجد میں سب سے اہم مسجد، مسجدِ فتح
ہے جو پہاڑ کی چوٹ پر واقع ہے۔ بعض منابع کے مطابق غزوہٴ احزاب سے پہلے (پانچویں
سال) موجود تھی لیکن اس جنگ کے دوران رسول اللہؐ نے وہاں نماز پڑھی اور خدا سے سپاہ
اسلام اور جنگِ خندق کی فتح کے لئے دعا کی اس مسجد کا رقبہ تقریباً 24 میٹر اور بلندی تقریباً
5 میٹر ہے۔ یہ ان مساجد میں سے ایک ہے جو مسلمانوں کی توجہ کا مرکز رہی ہے اور اہلیت کی

عرفانِ حج

روایات میں یہاں نماز پڑھنے کی تاکید کی گئی ہے۔ ایک روایت میں ہے کہ سورہ فتح اسی مسجد میں نازل ہوئی چونکہ مسجد فتح و مسجد احزاب اور مسجد خندق بھی کہا جاتا ہے۔

مسجد شجرہ

وہ مسجد ہے جہاں سے مدینہ سے مکہ جانے والے حجاج کرام احرام باندھتے ہیں۔ یہ ایک وسیع و عریض مسجد ہے جہاں سینکڑوں غسل خانے بنے ہوئے ہیں۔ پہلی صدی ہجری سے سعودی عملداری سے قبل تک یہ جگہ بڑی یا آبپار علی کے نام سے معروف تھی یہاں وہ تاریخی کنواں ہے جسے حضرت علی علیہ السلام نے اپنے دست مبارک سے کھودا تھا یہ کنواں علاقے کے مسلمانوں کی پانی کی ضرورت کو بھی پورا کرتا تھا اور کاشت کی ضرورت کو بھی سرکارِ دو عالم نے یہ علاقہ مولائے کائنات کی زیر نگرانی دیا ہوا تھا۔

رسول اسلام صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہاں ”سمرہ“ کے درخت کے نیچے نماز ادا کی تھی اس لئے اسے مسجد شجرہ کہا جاتا ہے۔ ہجرت کے ساتویں سال کے سفر میں جو کہ صلح حدیبیہ پر منتج ہوا رسول اللہ نے اسی مقام سے احرام باندھا تھا اسی طرح آٹھویں سال ”عمرة القضاء“ اور دسویں سال حجة الوداع کے لئے بھی اسی مقام سے محرم ہوئے۔ یہ مسجد مدینہ منورہ سے تقریباً آٹھ کلومیٹر ہے۔ اسی مقام پر وجوب حج کی آیت نازل ہوئی اس مقام پر امام عالی مقام حضرت حسین علیہ السلام نے احرام باندھا تھا اس کی جدید تعمیر شاہ فہد بن عبد العزیز نے 1989ء میں کرائی۔

مسجد جمعہ

رسول خدا نے قبا سے مدینہ تشریف لے جاتے ہوئے بنی سالم کے یہاں پہلی بار نماز جمعہ پڑھی اس لئے یہ اس جگہ ایک عالیشان مسجد، مسجد جمعہ کے نام سے تعمیر کی گئی۔ یہ مسجد مختلف ادوار میں مختلف حکمرانوں نے تعمیر کرائی موجودہ تعمیر ملک شاہ فہد نے کرائی جو بہت خوبصورت ہے۔

مسجد فتح (مسجد احزاب) کے اعمال

مستحب ہے کہ اس مسجد میں جو خندق کے میدان میں واقع ہے، دو رکعت نماز تحت پڑھنے کے بعد یہ دعا پڑھے۔

يَا صَرِيحَ الْمَكْرُوبِينَ وَيَا مُجِيبَ دَعْوَةِ الْمُضْطَرِّينَ وَيَا مُغِيثَ
الْمَهْمُومِينَ اكْشِفْ عَنِّي ضُرِّيْ وَهَمِّيْ وَكُرْبِيْ وَغَمِّيْ كَمَا
كَشَفْتَ عَن نَّبِيِّكَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ هَمَّهُ وَكَفَيْتَهُ هَوْلَ
عَدُوِّهِ وَاكْفِنِيْ مَا أَهْمَنِيْ مِنْ أَمْرِ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ يَا أَرْحَمَ
الرَّاحِمِينَ.

اے مصیبت زدہ لوگوں کے مددگار، اے مجبوروں کی پکار کا جواب دینے والے، اے غمزدہ لوگوں کے فریادرس، جس طرح تو نے اپنے نبی کی پریشانی کو دور کیا اور جس طرح اپنے نبی کی دشمنوں کے مقابلے میں مدد کی اسی طرح میری مجبوری، میری پریشانی، میری مصیبت اور میرے غم و اندوہ کو ختم فرما اور دنیا و آخرت کی میری مشکلات کو حل فرما۔ اے رحم کرنے والوں میں سب سے زیادہ رحم کرنے والے۔

بیت الحزن

رسول اسلام صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی وفات کے بعد فراق پذیری میں حضرت فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا دن رات گریہ و زاری میں مصروف رہتی تھیں قوم کی بے رخی و بے اعتنائی اور توہین آمیز رویے پر حضرت زہرا وہ مرثیہ کہ:

حضور کی جدائی میں وہ مصیبتیں مجھ پر ٹوٹی ہیں کہ اگر یہ مصیبتیں دنوں پر ٹوٹیں تو وہ

عرفانِ حج

راتوں میں تبدیل ہو جاتے۔ بی بی کے مرچے کے یہ جملے شہزادی کے غم و الم، مصیبت و کرب، نامساعد حالات اور مسلمانوں کی بے رخی کی نشاندہی کرتے ہیں۔ حضرت فاطمہ زہراؑ کے دن رات کے گریئے سے تنگ آ کر اہل مدینہ حضرت علیؑ کے پاس آئے اور کہا کہ اے ابوالحسن بنت رسولؐ سے کہہ دو کہ وہ رونے کے لئے دن یارات میں سے کسی کا انتخاب کر لیں (مسلمانوں غور فرمائیں اگر تو کونین کی پردہ دار کی آواز کسی دوسرے گھر تک جاتی ہی نہ ہوگی۔ اور اگر زیادہ سے زیادہ جاتی بھی ہوگی تو اس پاس کے ایک دو گھروں تک جب کہ اس پاس صرف بنی ہاشم کے گھر تھے اہل مدینہ کے احتجاج سے دو تین باتیں سامنے آتی ہیں۔ حضرت فاطمہؑ کے گریئے کی طاقت تھی کہ وہ ان کے گریئے سے بھی خوفزدہ تھے۔ (2) حضرت فاطمہؑ کے گریئے کی آواز انسانوں کے کانوں تک نہیں جاتی تھی البتہ جانوروں پر اس کا اثر اس قدر ہوتا تھا کہ جانور کھانا پینا چھوڑ دیتے تھے اور گریہ کرتے تھے۔ (3) مدینے کے درخت اپنی شاخوں کو زمین سے ٹکرانے لگتے تھے۔ (4) دیگر مخلوق جیسا کہ ام ہانی نے فرمایا کہ ہمارے گھروں پر جب بھی کوئی سانحہ رونما ہونے والا ہوتا ہے جنات پہلے سے گریہ شروع کر دیتے ہیں اور ہمیں جنوں کے رونے کی آواز سنائی دیتی ہیں۔ جناتوں کے گریئے سے مدینہ پر وحشت چھا جاتی تھی۔ حضرت علیؑ علیہ السلام نے جنت البقیع کی پشت پر حضرت فاطمہ زہراؑ سلام اللہ علیہا کے لئے ایک حجرہ تعمیر کرا دیا تھا۔ روزانہ جہاں آپ شہزادوں کے ساتھ جاتی تھیں اور اپنے پدر گرامی پر گریہ فرماتی تھیں اس جگہ کا نام ”بیت الحزن“ قرار پایا جس کی زیارت ہم سب کر چکے ہیں لیکن اب صرف نشان باقی رہ گیا ہے وہ بھی جنہوں نے اس کی زیارت کی ہے صرف وہی اندازہ کر سکتا ہیں۔

باغِ سلمان فارسیؑ

حضرت سلمان فارسیؑ ایک یہودی کے غلام تھے اس نے انہیں آزاد کرنے کے لئے یہ شرط لگائی کہ ایک ہزار کھجور کے درختوں کا باغ معاوضہ میں دیا جائے۔ مدینہ میں اتنا بڑا کوئی

عرفانِ حج

باغ نہیں تھا اگر نیا باغ لگایا جاتا تو سات سال درکار ہوتے۔ سرکارِ دو عالم نے ایک قطعہ اراضی لے کر مسلمانوں سے کہا کہ اس میں گڑھ کھود جائیں آپ مہجور کی گھٹلی پر اپنا لعاب دہن لگاتے اور حضرت علیؑ سے فرماتے اسے زمین میں بوتے جاؤ ابھی ایک گھٹلی دبائی جاتی کہ دوسرے سے مہجور کا درخت پھوٹنا شروع کر دیتا۔ یہودی نے یہ دیکھ کر نہ صرف حضرت سلمان فارسیؓ کو آزاد کر دیا بلکہ خود بھی مسلمان ہو گیا۔ کچھ عرصے تک یہ باغ موجود تھا لیکن یہ بھی حکومت آل سعود کی عدم توجہ کی نذر ہو گیا بلکہ دشمنی کی جھینٹ چڑھ گیا۔

بیت الشرف : اسی طرح بیت الشرف (وہ مکان جہاں کربلا سے واپسی اہل حرم ٹھہرے اور پھر اس جگہ کو خرید کر امام زین العابدینؑ نے یہاں رہائش اختیار کر لی تھی۔
بیسر غرس : وہ کنواں جس کے پانی سے جناب سید سجادؑ کو غسل دیا گیا اب خشک ہو چکا ہے یہ باغ سلمان فارسیؓ کے قریب تھا۔

بیت یہود : وہ جگہ جہاں بی بیؑ یہودی کے گھر شادی میں شرکت کیلئے تشریف لے گئیں اور آپؐ کیلئے جنت سے پوشاک آئی تھی آپؐ جب یہودی کے گھر پہنچیں تو دہن سمیت تمام عورتیں بے ہوش ہو گئی تھیں آپؐ کی دعا کی برکت سے سب دوبارہ زندہ ہو گئیں۔

بدعہ : وہ جگہ جہاں حضرت علیؑ علیہ السلام نے سائل کو اونٹ کی قطار عطا فرمائی تھی۔ مسجد نبویؐ سے یہ جگہ قریب ہے۔

مشر بہ ام ابراہیم : ام المومنین جناب ماریہؓ فطیہ کا گھر جواب موجود نہیں (یہاں اولاد کی دعا مستجاب ہوتی ہے)

خاک شفا: وہ مٹی جو سرکارِ دو عالمؐ کی دعا سے خاک شفا بن گئی اور جنگِ بدر کے شہداء کے زخموں پر یہ مٹی ملی گئی اور انہیں شفا ہوئی۔ ان میں سے بیشتر زیارتیں اب تارخ پارینہ بن چکی ہیں۔

عرفانِ حج

زیارت جامعہ صغیرہ

زیارت جامعہ صغیرہ، وہ زیارت جو تمام آئمہ علیہم السلام کیلئے ایک ساتھ پڑھی جاسکتی ہے۔
 اَلسَّلَامُ عَلٰی اَوْلِيَاءِ اللّٰهِ وَ اَصْفِيَائِهِ السَّلَامُ عَلٰی اَمَنَاءِ اللّٰهِ
 وَ اَحِبَّائِهِ السَّلَامُ عَلٰی اَنْصَارِ اللّٰهِ وَ خُلَفَائِهِ السَّلَامُ عَلٰی مَحَالِ
 مَعْرِفَةِ اللّٰهِ السَّلَامُ عَلٰی مَسَاكِينِ ذِكْرِ اللّٰهِ السَّلَامُ عَلٰی مُظْهِرِي
 اَمْرِ اللّٰهِ وَ نَهْيِهِ السَّلَامُ عَلٰی الدُّعَاةِ اِلَى اللّٰهِ السَّلَامُ عَلٰی
 الْمُسْتَقِرِّينَ فِيْ مَرْضَاتِ اللّٰهِ السَّلَامُ عَلٰی الْمُخْلِصِيْنَ فِيْ طَاعَةِ
 اللّٰهِ السَّلَامُ عَلٰی الْاَدْلَاءِ عَلٰی اللّٰهِ السَّلَامُ عَلٰی الَّذِيْنَ مِنْ
 وَّالَاهُمْ فَقَدْ وَاٰلَى اللّٰهِ وَ مَنْ عَادَاهُمْ فَقَدْ عَادَآءِ اللّٰهِ وَ مَنْ عَرَفَهُمْ
 فَقَدْ عَرَفَ اللّٰهَ وَ مَنْ جَهِلَهُمْ فَقَدْ جَهِلَ اللّٰهَ وَ مَنْ اَعْتَصَمَ بِهِمْ
 فَقَدْ اَعْتَصَمَ بِاللّٰهِ وَ مَنْ تَخَلَّى مِنْهُمْ فَقَدْ تَخَلَّى مِنَ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ
 وَ اَشْهَدُ اللّٰهُ اِنِّيْ سَلِّمٌ لِّمَنْ سَأَلْتُمْ زَحْرَبٌ لِّمَنْ حَارَبْتُمْ مُؤْمِنٌ
 بِسِرِّكُمْ وَ عَلَانِيَتِكُمْ مُّقْفِوضٌ فِيْ ذٰلِكَ كُلِّهِ اِلَيْكُمْ لَعَنَ اللّٰهُ
 عَدُوَّ آلِ مُحَمَّدٍ مِنَ الْبَحْرِ وَ الْاَنْسِ وَ اَبْرءُ اِلَى اللّٰهِ مِنْهُمْ وَ صَلَّى
 اللّٰهُ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَ آلِهِ.

سلام ہو دوستانِ خدا اور اس کے برگزیدوں پر، سلام ہو خدا کے امانت داروں
 اور اس کے پیاروں پر، سلام ہو خدا کے ناصرین اور اس کے تابعین پر، سلام
 ہو معرفتِ خدا کی نشانیوں پر، سلام ہو ذرا الہی کے وظیفہ داروں پر، سلام ہو خدا
 کی رضا میں رہنے والوں پر، سلام ہو خدا کے سچے اطاعت گزاروں پر، سلام ہو
 خدا کی رہنمائی کرنے والوں پر، سلام ہو ان پر کہ جو ان سے محبت کرے تو خدا

عرفانِ حج

اس سے محبت کرتا ہے اور جو ان سے دشمنی رکھے خدا اس سے دشمنی رکھتا ہے۔
 سلام ہو ان پر کہ جو ان کو پہچان لے تو وہ خدا کو پہچان لیتا ہے اور جو ان سے
 ناواقف ہو خدا ان سے ناواقف ہوتا ہے۔ جو ان سے تعلق رکھے وہ خدا سے
 تعلق رکھتا ہے اور جو ان سے الگ رہے وہ خدا سے الگ رہ جاتا ہے۔ میں خدا
 کو گواہ کرتا ہوں کہ میری صلح ہے اس سے جس سے آپ کی صلح ہو اور میری
 جنگ ہے اس سے جس سے آپ کی جنگ ہو۔ میں آپ کے ظاہر و باطن پر
 ایمان رکھتا ہوں اور اس بارے میں خود کو آپ کے سپرد کرتا ہوں۔ خدا لعنت
 کرے آلِ محمد کے دشمنوں پر جو جن وانس میں سے ہیں۔ میں خدا کے سامنے
 ان سے بری ہوں اور خدا رحمت کرے محمد اور ان کی آل پر۔

زیارت امین اللہ

کتبِ معجزہ میں اس زیارت کو متن و سند کے لحاظ سے نہایت ہی مستبر شمار کیا گیا ہے اور
 ہر امام علیہ السلام کو اس زیارت سے مخاطب کیا جاسکتا ہے۔
 اگر امیر المومنین کے علاوہ کسی دوسرے امام کی زیارت پڑھ رہے ہوں تو ”السلامُ
 عَلَیْکَ يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ“ کی جگہ ”السلامُ عَلَیْکَ يَا مُؤَلَّائِي“ کہے۔
 زیارت یہ ہے۔

السلامُ عَلَیْکَ يَا اَمِيْنَ اللّٰہِ فِیْ اَرْضِہٖ وَ حُجَّتِہٖ عَلٰی عِبَادِہٖ
 السلامُ عَلَیْکَ يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ اَشْہَدُ اَنْکَ جَاہِلَتْ فِی اللّٰہِ
 حَقَّ جِہَادِہٖ وَ عَمِلْتَ بِکِتَابِہٖ وَ اتَّبَعْتَ سُنَّ نَبِیِّہٖ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ
 وَ اٰلِہٖ حَتّٰی دَعَاکَ اللّٰہُ اِلٰی جَوَارِہٖ فَقَبَضَکَ اِلَیْہِ بِاِخْتِیَارِہٖ

عرفانِ حج

وَالزَّمْ أَغْدَاكَ الْحُجَّةَ مَعَ مَالِكَ مِنَ الْحُجَّجِ الْبَالِغَةِ عَلَى
 جَمِيعِ خَلْقِهِ اللَّهُمَّ فَاجْعَلْ نَفْسِي مُطْمَئِنَّةً بِقُدْرِكَ رَاضِيَةً
 بِقُضَائِكَ مُوَلَّعةً بِذِكْرِكَ وَدُعَائِكَ مُجِبَّةً لِّصَفْوَةِ أَوْلِيَائِكَ
 مُحِبُّوْبَةً فِي أَرْضِكَ وَسَمَائِكَ صَابِرَةً عَلَى نُزُولِ بَلَائِكَ
 شَاكِرَةً لِّفَوَاضِلِ نِعَمَائِكَ ذَاكِرَةً لِّسَوَابِغِ الْآلَائِكَ مُشْتَاقَةً إِلَى
 فَرَحِهِ لِقَائِكَ مُتَزَوِّدَةً تَقْوَى لِيَوْمِ جَزَائِكَ مُسْتَعْنَةً بِسُنَنِ
 أَوْلِيَائِكَ مُفَارِقَةً لِأَخْلَاقِ أَغْدَاكَ مُشْفُوعَةً عَنِ الدُّنْيَا
 بِحَمْدِكَ وَنِنَائِكَ.

اس کے بعد اپنے چہرے کی دائیں جانب کو قبر مبارک پر رکھے اور یہ پڑھے:

اللَّهُمَّ إِنَّ قُلُوبَ الْمُخْبِتِينَ إِلَيْكَ وَالْهَيْةُ وَسُبُلُ الرَّاحِبِينَ إِلَيْكَ
 شَارِعَةٌ وَأَعْلَامُ الْقَاصِدِينَ إِلَيْكَ وَاصِحَةٌ وَافْتِدَاةُ الْعَارِفِينَ
 مِنْكَ فَارِغَةٌ وَأَصْوَاتُ الدَّاعِينَ إِلَيْكَ صَاعِدَةٌ وَأَبْوَابُ
 الْإِجَابَةِ لَهُمْ مُفْتَحَةٌ وَدَعْوَةٌ مِنْ نَاجَاكَ مُسْتَجَابَةٌ وَتَوْبَةٌ مِنْ
 آثَابِ إِلَيْكَ مَقْبُولَةٌ وَعِبْرَةٌ مِنْ بَكْيٍ مِنْ خَوْفِكَ مَرْحُومَةٌ وَ
 الْإِعَانَةُ لِمَنْ اسْتَغَاثَ بِكَ مَوْجُودَةٌ وَالْإِعَانَةُ لِمَنْ اسْتَعَانَ
 بِكَ مَبْنُورَةٌ وَرَعْدَاتُكَ لِإِعْبَادِكَ مُنْجِرَةٌ وَزَلَّلَ مَنْ
 اسْتَفَالَكَ مُقَالَةً وَأَعْمَالَ الْعَامِلِينَ لَدَيْكَ مَحْفُوظَةً وَ
 أَرْزَأَكَ إِلَى الْخَلَائِقِ مِنْ لَدُنْكَ نَارَةً وَعَوَائِدَ الْمَزِيدِ إِلَيْهِمْ
 وَاصِلَةً وَذُنُوبَ الْمُسْتَغْفِرِينَ مَغْفُورَةٌ وَخَوَائِجَ خَلْقِكَ
 عِنْدَكَ مَقْضِيَّةٌ وَجَوَائِزُ السَّائِلِينَ عِنْدَكَ مُوفَّرَةٌ وَعَوَائِدُ
 الْمَزِيدِ مُتَوَاتِرَةٌ وَمَوَائِدُ الْمُسْتَطْعِمِينَ مُعَدَّةٌ وَمَنَاهِلُ الظَّمَاءِ

عرفانِ حج

مُتَرَعَّةَ اللّٰهُمَّ فَاسْتَجِبْ دُعَائِيْ وَاقْبَلْ لِّنَّائِيْ وَاجْمَعْ بَيْنِيْ وَ
بَيْنَ اَوْلِيَائِيْ بِحَقِّ مُحَمَّدٍ وَعَلِيٍّ وَفَاطِمَةَ وَالْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ
اِنَّكَ وَلِيٌّ لِّنَعْمَائِيْ وَمُنْتَهَى مُنَايَ وَغَايَةُ رَجَائِيْ فِيْ مُنْقَلَبِيْ وَ
مَفْوَايَ .

کامل الزیارات میں ان فقرات کے بعد یہ چند ایک فقرے بھی موجود ہیں۔
اَنْتَ الْهَيَّ وَ سَيِّدِيْ وَ مَوْلَايَ اَغْفِرْ لَّاوَلِيَائِنَا وَ كُفِّ عَنَّا اَعْدَانَا
وَ اشْفِ لَّهُمْ عَنْ اَذَانَا وَ اَظْهَرْ كَلِمَةَ الْحَقِّ وَ اجْعَلْهَا الْعُلْيَا وَ
ادْفِنْ كَلِمَةَ الْبَاطِلِ وَ اجْعَلْهَا السُّفْلَى اِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ
قَدِيْرٌ .

اے امینِ خدا، اے تمام بندوں پر رحمتِ خدا آپ پر سلام ہو۔ اے تمام مومنین
کے مولا آپ پر سلام ہو۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ نے راہِ حق میں جہادِ ادا
کیا اور اس کی کتاب پر پورا پورا عمل کیا، آپ نے سنتِ پیغمبرِ خدا کی پیروی کی
حتیٰ کہ خدا نے آپ کو اپنی طرف بلا لیا اور اس نے اپنے اختیار سے آپ کی
جان کو قبض کیا۔ اے مولا! جس طرح خدا نے تمام مخلوق پر آپ کے لئے روشن
دلائل معین کئے اسی طرح آپ کے دشمنوں پر بھی آپ کے لئے جہتِ لازم
قرار دی ہے۔ خدایا تو اپنی قدرتِ قضا پر میرے نفس کو مطمئن کر دے اور راضی
فرما، اور اپنے ذکر و دعا میں حریص قرار دے، اپنے خالص دوستوں کا اے محبت
اور اپنی زمین و آسمان میں محبوب بنادے۔ اپنی آزمائش میں مجھے صابر قرار
دے، اپنی وافر نعمتوں پر شاکر اور اپنی وسیع مہربانیوں کا ذاکر اور اپنی فرحت اور
ملاقات کا مجھ مشتاق بنادے۔ قیامت کے لئے میرا زادہ راہِ تقویٰ ہو اور اپنے
خاص بندوں کے راستے پر مجھے گامزن فرما۔ مجھے اپنے دشمنوں کے (بد)

عرفانِ حج

اخلاق سے دور کر دے اور اپنی حمد و ثناء کے ذریعے دنیا سے بیزار کر دے۔ اے خدا! صاحبانِ تواضع کے دل تیری طرف مائل اور تیری طرف رغبت کرنے والوں کے لئے راستے وسیع ہیں، تیری طرف قصد کرنے والوں کے لئے نشان واضح ہیں اور عارفین کے دل تجھ سے خوفزدہ ہیں، تیری درگاہ میں دعا کرنے والوں کی آوازیں بلند ہیں اور ان کے لئے اجابت کے دروازے کھلے ہیں، ہر پکارنے والے کی دعا مستجاب اور تیری طرف لوٹنے والے کی توبہ قبول ہے، تجھ سے خوفزدہ ہو کر آنسو بہانا رحمت ہے اور تجھ سے مدد چاہنے والے کے لئے تیری مدد موجود ہے، تجھ سے ہر نصرت چاہنے والے کے لئے نصرت ہے اور تیرے وعدے بندوں کے لئے سچے ہیں، جس نے لغزش کے بعد تجھ سے گزشت چاہی تو نے درگزر کیا اور عمل کرنے والوں کے اعمال تیرے ہاں محفوظ ہیں، تمام مخلوقات کا رزق تجھ ہی سے نازل ہوتا ہے اور ہر مرتبہ اضافے کے ساتھ ملتا ہے، توبہ کرنے والوں کے گناہ معاف ہیں اور خلق کی حاجتیں تیرے ہی ہاں روا ہوتی ہیں، سالکین کو تیری طرف سے وافر انعام ملتے ہیں اور ہمیشہ زیادہ ہوتے رہتے ہیں، بھوکوں کے لئے تیرا دسترخوان آمادہ ہے اور پیاسوں کے لئے تیرا حوض لبریز ہے۔ اے خدا میری دعا مستجاب اور حمد و ثنا قبول فرما۔ خدایا بحق محمد و علیٰ اور حسینؑ مجھے اپنے دوستوں کے ساتھ ایک ہی جگہ پر جمع کر دے کیونکہ میرے انتقال کے وقت اور آخری ٹھکانے میں تو ہی میری نعمتوں کا وارث، میری آرزو اور امید کی انتہا ہے، تو ہی میرا معبود سید اور میرا مولا ہے ہمارے دوستوں کو بخش دے اور ہمارے دشمنوں کو ہم سے دفع کر دے، ہم کو ان کی اذیت سے محفوظ رکھ، کلمہ حق کو ظاہر اور اس کا بول بالا کر دے، کلمہ باطل کو زیر پا اور پست تر کر دے یقیناً تو ہی ہر چیز پر قادر ہے۔

عرفان حج

کاروان خراسان (کراچی)

مکہ معظمہ و مدینہ منورہ کی بارگاہ وہ ہے کہ اس در پر حاضری دینے والا شخص کبھی محروم نہیں رہ سکتا، بلکہ حج کی سعادت کے ساتھ ساتھ دین و دنیا کی نعمتوں سے مالا مال ہو کر واپس جاتا ہے۔ شاہ خراساں حضرت امام علی رضا علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ارشاد گرامی ہے۔ ”حج کیا کرو بے نیاز ہو جاؤ گے۔“ شاہ خراساں کے ارشاد گرامی کو پیش نظر رکھتے ہوئے اس عظیم عبادت میں شرکت میں غفلت کیجئے اور سعادت دارین حاصل کیجئے۔

کاروان کا نام : کاروان خراساں

کاروان کا پتہ : شاپ نمبر 1 بطین سینٹر عقب نشتر پارک سولجربازار کراچی

فون نمبر : 2336322 موبائل نمبر : 03212845516-03212498753

قافلہ سالار کا اسم گرامی : سلیم علی جمعہ صاحب

قافلہ کی شرعی رہنمائی کرنے والے علمائے کرام کے اسمائے گرامی :

(1) حجتہ الاسلام مولانا علی ناصر مہدوی صاحب

عرفانِ حج

زیارت ووداعِ حضرت رسولؐ

اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَسْتَوْدِعُكَ اللّٰهُ وَاسْتَرْعِیْكَ وَ
اَقْرَءْ عَلَیْكَ السَّلَامَ اَمَنْتُ بِاللّٰهِ وَبِمَا جِئْتُ بِهِ وَذَلَّلْتُ
عَلَيْهِ اللّٰهُمَّ لَا تَجْعَلْهُ اٰخِرَ الْعَهْدِ مِنِّیْ لِزِیَارَةِ قَبْرِ نَبِیِّكَ فَاِنْ
تَوَفَّیْتَنِیْ قَبْلَ ذٰلِكَ فَاِنِّیْ اَشْهَدُ فِیْ مَمَاتِیْ عَلٰی مَا شَهِدْتُ
عَلَيْهِ فِیْ حَیَاتِیْ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ وَ اَنْ مُحَمَّدًا عَبْدُكَ وَ
رَسُوْلُكَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِہٖ۔

میرا سلام ہو رسولِ خدا آپ پر، آپ کو خدا کے سپرد کرتا ہوں، آپ کی رعایت
کا طالب ہوں اور آپ کو سلام عرض کرتا ہوں۔ میں خدا اور جو کچھ آپ
ساتھ لائے ہیں اور جس چیز کی راہنمائی فرمائی ان سب پر ایمان رکھتا ہوں۔
اے خدا یا! اسے میری آخری زیارت قرار نہ دینا۔ اگر تو نے مجھے دوبارہ آنے
سے قبل موت دے دی تو جس شے کی میں نے زندگی میں شہادت دی موت
کے بعد بھی اسی کا شاہد ہوں یعنی تیرے سوا کوئی معبود نہیں اور حضرت محمدؐ تیرے
بندے اور رسول ہیں۔ آنحضرتؐ پر اور ان کی آل پر خدا کی رحمت ہو۔

مندرجہ بالا زیارت مستحب ہے ورنہ کس دل سے مسلمان روضہ رسول کو الوداع کہے گا وہ
فحش جو عشق رسولؐ میں گرفتار ہوگا اس کے آنسو اور ہچکیاں اور لڑکھڑاتے قدموں سے مدینہ
چھوڑنے کو اگر الوداع سمجھا جائے تو بے جا نہ ہوگا۔ سرکار ہر مسلمان کو دوبارہ بلکہ بار بار اپنی
بارگاہ میں طلب فرمائیں۔

عمرہ تمتع

آپ اپنی ہی بلڈنگ سے غسل کر کے مسجد شجرہ سے عمرہ تمتع کا احرام باندھ سکتے ہیں۔ اور نیت مسجد شجرہ کے بیرونی دروازہ پر کر کے تلبیہ پڑھتے ہوئے اپنی اپنی بسوں میں بیٹھ جائیں جہاں آپ کی بس کھڑی ہو اس جگہ کے آس پاس کو دیکھ لیں اور یہ بھی دیکھ لیں کہ کس نمبر پر کھڑی بس جہاں بھی کھڑی ہوگی کسی کیمین کے آس پاس ہی کھڑی ہوگی اور ان دوکانوں یا کیمینوں پر نمبر پڑے ہوتے ہیں لیکن کاروان والے آپ کی قدم قدم پر رہنمائی کرتے ہیں اور جو حضرات مسجد شجرہ میں غسل کر کے احرام پہننا چاہیں تو یہاں بے شمار غسل خانے موجود ہیں۔ امید ہے کہ آپ حضرت فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا اور ان کے گلغذاروں کے شکستہ حزاروں سے اس طرح رخصت ہو کر آئے ہوں گے جیسے کوئی بچہ پہلی بار اپنی ماں سے پھڑکتا ہے۔

اس سعادت پر جتنا بھی فخر کریں کم ہے یہ ہم پر خداوندِ عالم کا کرم نہیں تو اور کیا ہے کہ ہمیں اپنے آخری رسولؐ کے دربار میں حاضری سے نوازا۔ ہمیں یقین ہے کہ آپ سرکارِ دو عالمؐ سے اپنی شفاعت کی گزارش دوبارہ حاضری کی درخواست کر کے اور اشکبار آنکھوں سے الوداع کہہ کر آئے ہوں گے۔ اب جبکہ آپ مسجد شجرہ پہنچ چکے ہیں ہم آپ کو عمرہ تمتع کے بارے میں مختصراً آگاہ کرتے ہیں کیونکہ ہم بہت سی باتیں اس ضمن میں عمرہ مفردہ کے باب

عرفان حج

میں کر چکے ہیں۔

واجب حج میں سب سے پہلے حصے میں عمرہ تمتع بجالانا ضروری ہوتا ہے اس کا ایک خاص وقت ہے یعنی پہلی شوال سے ذی الحجہ کی 9 تاریخ کو دوپہر سے پہلے پہلے انجام دینا ہے (یہ انتہائی وقت باحالت مجبوری ہے جبکہ ہم اپنے Shedule کے مطابق بتدریج تمام ارکان انجام دے رہے ہیں)۔

جبکہ عمرہ مفردہ سال میں کسی وقت بھی انجام دیا جاسکتا ہے۔ جیسا کہ پہلے عرض کیا جا چکا ہے کہ حج دو حصوں پر مشتمل ہے (1) عمرہ تمتع (2) حج تمتع۔ اس وقت ہم پہلا حصہ انجام دے رہے ہیں اور یہ انجام دینے کے بعد دوسرا حصہ شروع ہونے کا انتظار کریں گے۔ دوسرا حصہ یعنی حج تمتع 9 ذی الحجہ سے شروع ہو کر 12 یا 13 ذی الحجہ کو ختم ہوتا ہے۔ عمرہ تمتع میں پانچ چیزوں کا انجام دینا واجب ہے۔

- (1) کسی بھی میقات سے احرام باندھنا۔
- (2) خانہ کعبہ کا طواف۔
- (3) دو رکعت نماز طواف۔
- (4) صفا و مروہ کے درمیان سعی (یعنی سات چکر لگانا)
- (5) تقصیر میں تھوڑے سے بال کاٹ کر احرام اتار لینا۔
- (نوٹ) عمرہ تمتع میں طواف النساء نہیں ہوتا۔
- احرام کے وقت تین چیزیں واجب ہیں۔
- (1) دو کپڑے پہننا۔ (2) نیت کرنا۔ (3) تلبیہ کہنا۔
- (نوٹ) عورتوں کا احرام ان کے کپڑے اور چادر ہے۔

عرفان حج

نیت کرنا

احرام کے کپڑے پہننے کے بعد نیت کریں ”میں حج اسلام کے عمرہ تمتع کے لئے احرام باندھتا ہوں قربۃ الی اللہ۔“

تلبیہ کہنا : اس کے بعد اس پر وہی چیزیں یعنی 21 چیزیں مرد اور عورت دونوں پر حرام ہیں اور چار چیزیں عورتوں پر حرام ہیں اس کا ذکر عمرہ مفردہ کے باب میں ہو چکا ہے۔

طواف کی نیت : میں حج اسلام کے عمرہ تمتع کیلئے طواف بجالاتا ہوں / لاتی ہوں قربۃ الی اللہ۔

نماز طواف کی نیت : میں حج اسلام کے عمرہ تمتع کی 2 رکعت نماز پڑھتا ہوں / پڑھتی ہوں۔ قربۃ الی اللہ۔

سعی کی نیت : میں حج اسلام کے عمرہ تمتع کیلئے سعی کرتا ہوں / کرتی ہوں قربۃ الی اللہ۔
تقصیر کی نیت : حج اسلام کے عمرہ تمتع کے احرام سے فارغ ہونے کے لئے تقصیر کرتا ہوں / کرتی ہوں۔ قربۃ الی اللہ۔

آپ کا عمرہ تمتع مکمل ہو گیا اس کی تفصیل عمرہ مفردہ کے باب میں بیان کی جا چکی ہے۔
عمرہ تمتع کے بعد تین چیزوں کا خیال رکھیں۔

(1) جب تک حج مکمل نہ ہو جائے سر منڈوانا جائز نہیں۔

(2) بغیر ضرورت کے حج کا احرام پہننے تک مکہ سے باہر نہ جائیں یہاں تک کہ جدہ یا عرفات و منیٰ کی زیارت کے لئے بھی نہ جائیں۔

(3) جب تک حج مکمل نہ ہو جائے کوئی عمرہ مفردہ نہیں کر سکتے۔

عرفانِ حج

اس کے بعد کیا کریں؟

عمرہ جمعہ انجام دینے کے بعد حج کے دوسرے مرحلے کے شروع ہونے تک یعنی 8 ذی الحجہ سے پہلے کیا کریں۔

(1) کارروان کی جانب سے منعقدہ مجالس میں پابندی سے شرکت کریں اور اس کے انعقاد میں حصہ لیں تاکہ آپ کے مرحومین کی روح شاد ہو سکے کہ آپ نے انہیں کس مقدس مقام پر یاد رکھا۔

(2) تمام نمازیں خانہ کعبہ میں پڑھیں (کیونکہ یہاں کی نمازوں کا ثواب لاکھوں میں ہے) جماعت میں ضرور شریک ہوں کہ اس کا بے پناہ اجر و ثواب ہے۔

(3) زیادہ سے زیادہ طواف کریں اس موقع پر اپنے مرحومین کے ساتھ ساتھ خانوادہ رسالت علمائے کرام اور شہدائے ملت کو ضرور یاد رکھیں یعنی ان کی طرف سے بھی طواف کریں۔ طواف جس کی طرف سے ہو اس کا نام یا رشتہ بیان کریں مثلاً میں اپنے والدین کا طواف کرتا ہوں۔ قرینۃ الی اللہ۔

(4) زیادہ تر وقت حرم میں گزاریں اور حاضری کے ساتھ ساتھ حضوری کی بھی کوشش کریں اور زیادہ سے زیادہ توبہ و استغفار کریں۔

(5) زیادہ سے زیادہ تلاوت کلام پاک کریں اور ہو سکے تو یہاں ایک قرآن ضرور ختم کریں۔

(6) طواف و نماز سے فارغ ہو کر خانہ خدا کا تفصیلی جائزہ لیں اور خانہ کعبہ کی زیارت کرتے رہیں کہ اس کا بڑا ثواب ہے۔ معصومین سے روایت ہے کہ چار چیزوں کا دیکھنا بڑا ثواب ہے۔ (1) خانہ کعبہ کو دیکھنا عبادت ہے۔ (2) علیؑ کے چہرے کو دیکھنا عبادت ہے (حضرت ابو بکرؓ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول خداؐ سے سنا کہ علیؑ

عرفان حج

کے چہرے کو دیکھنا عبادت ہے۔ حضرت عائشہؓ بیان فرماتی ہیں کہ میرے بلباہر محفل میں علیؓ کے چہرے کو دیکھتے رہتے تھے (3) ماں باپ کے چہرے کو دیکھنا عبادت ہے۔ (4) قرآن کو دیکھنا عبادت ہے۔

(7) مکہ معظمہ کی اندرونی زیارات سے مشرف ہوں اور سعادت حاصل کریں۔
حاج کرام آپ عمرہ مفردہ کا ثواب حاصل کر چکے، حج کے پہلے مرحلے عمرہ تمتع کو سر انجام دے چکے اب ہم آپ کو حج کے دوسرے اور آخری حصے کی طرف لئے چلتے ہیں جس کے اعمال بجالانے کے بعد آپ کا حج مکمل ہو جائے گا۔

حج کے پانچ روز

تمام زائرین کی آرزوؤں کا دن آپہنچا۔ سعادتوں اور برکتوں کا دور آگیا۔ حج کے پانچ دن مسلسل نزولِ رحمت کے دن ہیں۔ برادرانِ اہلسنت کے یہاں 7 ذی الحجہ سے مٹی جانے کی تیاریاں ہونے لگتی ہیں۔ ہمارے یہاں 8 ذی الحجہ کو یومِ ترویہ عرفات جانے کی تیاریاں ہوتی ہیں منازلِ برکات میں سے پہلی منزل ہے۔ یہ حج کے راستے میں پہلا قدم ہے۔

واجباتِ حج تمتع کا ایک اجمالی جائزہ

- (1) مکہ معظمہ سے احرام باندھنا۔
- (2) وقوفِ عرفات (9 ذی الحجہ کو میدانِ عرفات ظہر سے مغرب تک ٹھہرنا)
- (3) وقوفِ مشعر الحرام (مزدلفہ میں 9 اور 10 کی درمیانی شب میں ٹھہرنا)
- (4) مٹی میں بڑے شیطان (جبرہ عقی) کو ننگریاں مارنا۔
- (5) قربانی کرنا۔
- (6) سرمندوانا۔
- (7) مکہ پہنچ کر طوافِ زیارت کرنا۔

عرفان حج

- (8) نماز طواف پڑھنا۔
- (9) صفا اور مروہ کے درمیان سعی کرنا۔
- (10) طواف النساء انجام دینا۔
- (11) نماز طواف النساء پڑھنا۔
- (12) گیارہ اور بارہ ذی الحجہ کو مٹی میں قیام کرنا۔
- (13) گیارہ اور بارہ ذی الحجہ کو مٹیوں شیطانوں کو سات سات کنکریاں مارنا۔

مستحبات احرام حج

- (1) احرام باندھنے کیلئے سب سے افضل دن 8 ذی الحجہ کا ہے جسے یوم ترویہ کہتے ہیں۔
- (2) احرام باندھنے کیلئے سب سے افضل مقام خانہ خدا ہے اور اس میں سب سے افضل جگہ مقام ابراہیم یا حجر اسماعیل ہے۔
- (3) نماز ظہر و عصر کے درمیان یا پھر 2 رکعت نماز پڑھ کر احرام کی نیت کی جائے۔
- (4) احرام باندھنے سے قبل غسل کرے۔

احرام باندھنے کی نیت

احرام باندھتا ہوں حج تمتع کیلئے برائے حجتہ الاسلام واجب قربۃ الی اللہ۔
 (نوٹ) حج کا احرام باندھنے کے بعد کوئی مستحب طواف نہیں کیا جاسکتا۔
 جب آپ احرام پہن کر عرفات کیلئے روانہ ہوں اور جیسے جی مکہ سے باہر آئے اور وادی
 ایلح پر نظر پڑے یا آواز بلند لیک کہیں راستے میں جب مٹی نظر آئے تو یہ دعا پڑھے۔
 اَللّٰهُمَّ اِنَّا كَ اَرْجُوْ وَاِیَّاكَ اَدْعُوْ فَبَلِّغْنِیْ اَمَلِیْ وَاُصَلِّحْ لِیْ
 عَمَلِیْ۔

عرفان حج

اے اللہ میں تجھ ہی سے امید رکھتا اور تجھ سے ہی دعا کرتا ہوں، پس مجھے میری آرزو تک پہنچا اور میرے عمل میں میرے لئے اصلاح فرما۔

حج کے دوسرے حصے کا آغاز ہو چکا ہے ہم اپنی منزل سے قریب ہو رہے ہیں وقوف عرفات حج کا لازمی و اہم ترین جزو ہے قبل اس کے کہ ہم اعمال عرفات کے متعلق کچھ عرض کریں پہلے آپ کی خدمت میں میدان عرفات کے بارے میں عرض کرنا ہے۔

عرفات

عرفات ایک وسیع علاقے کا نام ہے جو تقریباً 18 مربع کلومیٹر پر محیط ہے اس پورے میدان میں لاکھوں کی تعداد میں نیم کے درخت لگے ہوئے ہیں۔ یہ علاقہ مکہ کے مشرق میں ذرا سا جنوب کی طرف طائف اور مکہ کی درمیانی راستے پر واقع ہے۔ یہ علاقہ ارد گرد کی نیم دائرے میں موجود پہاڑیوں کی وجہ سے معین ہو گیا ہے۔ بیت اللہ کے حجاج عرفہ کے روز (یعنی 9 ذی الحجہ کو) اس جگہ جمع ہو جاتے ہیں اس روز وہاں جمع ہونے کو وقوف کہا جاتا ہے جو حج تمتع کے ارکان میں سے ہے۔ عرفات حرم کے حدود سے باہر واقع ہے اور اس کے نواحی علاقوں کی پہچان کے لئے علامتیں اور بورڈ نصب ہیں۔ کہا گیا ہے کہ ”عرفات کا نام اس زمانے سے متعلق ہے جب جبریلؑ نے حج کی رسومات حضرت آدمؑ کو تعلیم دی۔ آخر میں ان سے پوچھا ”عرفت“؟ کیا جان لیا۔ ایک اور روایت کے مطابق آدمؑ اور حواؑ نے بہشت سے زمین پر اترنے کے بعد اس سرزمین پر ایک دوسرے کو پہچانا اور پالیا۔ عرفات کے شمال مشرق میں جبل الرحمہ واقع ہے۔ یہ ان پہاڑوں سے الگ ہے جو اس علاقے کے گرد نیم دائرے کی صورت میں پھیلے ہوئے ہیں۔ روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حجتہ الوداع کا خطبہ اسی پہاڑی پر چڑھ کر ارشاد فرمایا تھا۔

عرفان حج

عرفات وہ جگہ ہے جہاں ایک روایت کے مطابق میدان حشر برپا ہوگا۔

عرفات وہ مقدس مقام ہے جہاں آدم سے لے کر ہمارے آخری نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تک تشریف لائے۔ یہ وہ پاک سرزمین ہے جہاں ہمارے آقا و مولا حضرت علی علیہ السلام سے لے کر ہمارے بارہویں آقا اور چودھویں معصوم حجت خدا حضرت قائم آل محمد علیہ السلام (عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف) ہر سال اپنے قدم مہینت لزوم سے عرفات کو مشرف فرماتے ہیں اور ظہر سے مغرب تک قیام فرماتے ہیں۔

عرفات وہ پاکیزہ زمین ہے جہاں گنہگاروں کی توبہ اور دعائیں قبول ہوتی ہیں۔

عرفان حج

آغاز حج

میدان عرفات میں آمد

8 ذی الحجہ کی شب میں مکہ معظمہ سے روانہ ہو کر حجاج کرام نصف شب تک میدان عرفات میں پہنچتے ہیں۔ حج کے سب سے بڑے رکن کی ادا نیگی کے لئے حجاج عرفات روانہ ہوتے ہیں خواہ وہ 9 ذی الحجہ کی شب میں روانہ ہوں یا 9 کی صبح میں۔ آج سڑک پر ایام حج کا سب سے بڑا ہجوم ہوتا ہے آج ہر زائر کو ظہر سے پیشتر میدان عرفات میں حاضر ہونا پڑتا ہے آج تمام حجاج کا مقصود ایک منزل اور جذبہ ایک ہوتا ہے۔ اس میدان مبارک کی حاضری جدا گانہ نظریات کے تمام نظریئے مسترد کر دیتی ہے۔

وقوف عرفات کی نیت

میں حج تمتع کے لئے آج ظہر سے مغرب تک عرفات میں وقوف کرتا ہوں / کرتی۔ وں واجب قرینۃ الی اللہ۔ وقوف عرفات کی نیت کرنے کے بعد کوئی شخص میدان عرفات سے باہر نہیں جاسکتا۔

میدان عرفات کا وقوف ہی حج ہے۔ یہ وقوف کسی صورت سے ہو بیٹھا ہو یا آرام کر رہا ہو، کھڑا ہو یا عبادت میں مشغول ہو، اوراد و وظائف میں مشغول ہو یا عرفات میں گھوم پھر رہا ہو، پیدل ہو سواری پر ہو لیکن اگر سارا وقت نیند یا بیہوشی میں گزار دیا تو عمل باطل ہو جائے گا۔

عرفان حج

کاروان العصر (کراچی)

حضرت امام جمعہ صادق علیہ السلام فرماتے ہیں۔ جس نے ایک بار حج کیا اسے خوشحالی نصیب ہوگی اور محتاجی ختم ہوگی۔ جس نے دو بار حج کیا وہ دنیا سے جانے تک ہمیشہ بہتری میں رہے گا اور جو تین بار حج کرے گا وہ کبھی محتاج نہ ہوگا۔ اسحاق بن عمار کہتے ہیں کہ میں نے فرزند رسولؐ سے عرض کیا۔ میں نے دل میں ٹھان لی ہے کہ ہر سال (یا تو) خود حج کروں گا یا اپنے خاندان میں سے کسی کو پیسے دے کر حج کے لئے بھیجوں گا۔ پروردگار عالم میں اسحاق بن عمار کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق دے۔ کاروان العصر کے کوائف درج ذیل ہیں۔

کاروان کا نام : کاروان العصر
 کاروان کا پتہ : 7-A کلپٹن گارڈن سوہج بازار نمبر 3 نزد محفل شاہ خراسان
 فون نمبر : 4502355-2232690 موبائل نمبر : 0333-2171741
 قافلہ سالار کا اسم گرامی : منصور مرچنٹ
 قافلے کی شرعی رہنمائی کرنے والے علمائے کرام کے اسمائے گرامی :
 (1) مولانا غلام علی عارفی صاحب

عرفانِ حج

مستحباتِ عرفات

- (1) عرفات میں قیام کے دوران با وضو رہیں۔
- (2) دعائے عرفہ اور دعائے عشرات پڑھنا اور صحیفہ کاملہ سے امام زین العابدین علیہ السلام کی دعا پڑھنا۔
- (3) میدانِ عرفات میں مقامِ نمرہ کے پاس ٹھہرنا (افسوس کہ یہ کسی کے اختیار میں نہیں ہے معلم جہاں بھی خیمے نصب کرے گا وہاں قیام کرنا ہوگا)۔
- (4) پہاڑ کے دامن میں ہموار جگہ پر ٹھہریں۔ (پہاڑوں پر گھومنا چڑھنا وغیرہ مکروہ ہے)۔
- (5) قلب کی پوری گہرائی، اخلاص و للہیت اور پورے توسل کے ساتھ ذکرِ خدا میں مشغول ہونا۔
- (6) نمازِ ظہر و عصر اول وقت ادا کریں۔ ظہر کے لئے اذان و اقامت اور عصر کے لئے صرف اقامت کہنا کافی ہے۔
- (7) وقوف میں زیادہ سے زیادہ کھڑا رہنا مستحب ہے ورنہ جتنی دیر کھڑا ہو سکتا ہے کھڑا رہے۔
- (8) زیادہ سے زیادہ دعائیں مانگیں اور زیادہ سے زیادہ شیطان کے شر سے پناہ مانگیں۔
- (9) اپنے ایک ایک گناہوں کو یاد کر کے روئے اور معافی مانگے، استغفار و گریہ و زاری کرے۔
- (10) اپنے اعزہ و اقربا اپنے دوستوں اور مسائیوں کے لئے دعا مانگے۔
- (11) اپنے مرحومین کی مغفرت کے لئے زیادہ سے زیادہ دعائیں مانگے۔
- (12) شہیدانِ کربلا اور اسیرانِ کربلا کی مصیبتوں کو یاد کر لے اور گریہ کرے۔
- (14) دنیاوی باتوں سے گریز کریں اور حضوریِ قلب کے ساتھ اپنے خالق و مالک کی

عرفانِ حج

طرف متوجہ رہیں اس کی حمد و ثناء کریں۔

(15) جہاں تک ممکن ہو خدا کی راہ میں صدقہ و خیرات کریں اگر وہ دینا ممکن نہ ہو تو وہ رقم

نکال کر علیحدہ کر لیں اور پاکستان آ کر مستحق مومن بھائی کو دے دیں۔

(نوٹ) عرفات سے متعلق جو دعائیں ہیں وہ سب مستحب ہیں اگر انسان اموش بھی بیٹھا

رہا تو بھی وقوف ہو جاتا ہے یہ دعائیں پڑھنا اس لئے بھی بہتر ہے کہ انسان ادھر

ادھر کی باتوں کے بجائے یاد خدا میں مشغول رہے۔

اس کے بعد

سومرتبہ اَللّٰهُ اَكْبَرُ کہے۔

اور سومرتبہ سورہ توحید پڑھے۔

پھر جو چاہے دعا کرے اور شیطان کے شر سے پناہ مانگے۔

اور یہ دعا پڑھے :

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ عَبْدُكَ فَلَا تُجْعَلْنِیْ مِنْ اَخِیْبٍ وَفِدْکَ وَارْحَمْ
مَسِیْرِیْ اِلَیْکَ مِنَ الْفَجِّ الْعَمِیقِ اَللّٰهُمَّ رَبَّ الْمَشَاعِرِ کُلِّهَا
فُکْ رَقِیْبَتِیْ مِنَ النَّارِ وَاَوْسِعْ عَلَیْ مِنْ رِزْقِکَ الْحَلَالِ وَاَذْرِءْ
عَنْیْ شَرَّ فُسْقَةِ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ اَللّٰهُمَّ لَا تَمْکُرْ بَیْ وَلَا تَخْزَعْ عَنِیْ
وَلَا تَسْتَذْرِجْنِیْ یَا اَسْمَعَ السَّمِیْعِیْنَ وَیَا اَبْصَرَ النَّاطِرِیْنَ وَیَا
اَسْرَعَ الْحَاسِبِیْنَ وَیَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ اَسْأَلُکَ اَنْ تُصَلِّیْ عَلَیْ
مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ وَاَنْ تَفْعَلَ بَیْ کَذَا وَکَذَا

(اپنی حاجات طلب کریں)

میں تیرا بندہ ہوں پس مجھے اپنے پاس آنے والوں میں سے نامراد قرار نہ دے،
دور سے میرے تیری طرف چل کر آنے پر رحم فرما۔ اے تمام مشاعر (مقامات

عرفانِ حج

مناسک کے رب! مجھے آتشِ جہنم سے آزاد فرما، حلالِ رزق کو مجھ پر کشادہ فرما اور جن و انس کے فاسقوں کے شر کو مجھ سے دور فرما۔ اے اللہ! مجھے مکافاتِ مکرو فریب میں نہ پھنسا اور مجھے زینہ بزمینہ اپنے عتاب کی طرف نہ کھینچ۔ اے اللہ! میں تجھ سے تیری قوت، جود، کرم، احسان اور فضل کے واسطے سوال کرتا ہوں۔ اے سب سے زیادہ سننے والے، اے سب سے بڑھ کر دیکھنے والے، اے سب سے تیز حساب والے، اے سب سے زیادہ رحم کرن والے کہ محمد و آل محمدؐ پر رحمت فرما اور میری اس حاجت کو پورا فرما۔ (اپنی حاجات طلب کریں)

پھر ہاتھوں کو آسمان کی طرف اٹھا کر یہ کہے :

اللَّهُمَّ حَاجَتِي إِلَيْكَ الَّتِي إِنْ أَعْطَيْتَنِيهَا لَمْ يَضُرَّنِي مَا مَنَعْتَنِي وَإِنْ مَنَعْتَنِيهَا لَمْ يَنْفَعْنِي مَا أَعْطَيْتَنِي أَسْأَلُكَ خَلَاصَ رَقِيبِي مِنَ النَّارِ اللَّهُمَّ إِنِّي عَبْدُكَ وَمَلِكُ نَاصِيَتِي بَيْدِكَ وَأَجَلِي بِعِلْمِكَ أَسْأَلُكَ أَنْ تَوْفَّقَنِي لِمَا يُرْضِيكَ عَنِّي وَأَنْ تُسَلِّمَ مِنِّي مَنْاسِكِي الَّتِي أَرَيْتَهَا خَلِيلَكَ إِبْرَاهِيمَ صَلَوَاتُ اللَّهِ عَلَيْهِ وَذَلَّلَتْ عَلَيْهَا نَبِيَّكَ مُحَمَّدًا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ اللَّهُمَّ اجْعَلْنِي مِمَّنْ رَضِيتَ عَمَلَهُ وَاطَّلَتْ عُمُرُهُ وَآخِيَّتُهُ بَعْدَ الْمَوْتِ.

اے اللہ میری تجھ سے ایک حاجت ہے کہ اگر تو اسے پورا کر دے تو جو جو حاجتیں پوری نہ کرے ان کا مجھے کوئی نقصان نہ ہوگا اور اگر تو اسے پورا نہ کرے تو جو کچھ تو نے مجھے عطا کیا ہے بے فائدہ رہ جائے گا، (اے اللہ) میں تجھ سے اپنے لئے آتشِ جہنم سے چھٹکارا چاہتا ہوں۔ اے اللہ میں تیرا بندہ

☆ پھر یہ دعا پڑھے۔

اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ تنہا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں، ملک اسی کا ہے،

عَرَفَانِ حَجَّ

حمد اسی کے لئے ہے، وہ زندگی دیتا ہے اور مارتا ہے اور وہ ایسا زندہ ہے جسے موت نہیں ہے، اس کے قبضے میں ہر طرح کی بہتری ہے اور جو ہر شے پر قادر ہے۔ اے اللہ تیرے لئے ویسی ہی حمد ہے جس طرح تو فرماتا ہے اور اس سے کہیں بڑھ کر جیسا ہم کہتے ہیں اور اس سے کہیں بلند جیسا لوگ کہتے ہیں۔ اے اللہ میری نماز، میری عبادت، میری زندگی، میری موت تیرے ہی لئے ہے، میرا ترکہ تیرے لئے ہے، میری طاقت تیرے ساتھ اور میری قوت تجھ ہی سے ہے۔ اے اللہ میں ناداری، دل کے وسوسوں، امر کی پراگندگی اور قبر کے عذاب سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔ اے اللہ میں تجھ سے ہواؤں کی خوبی کا طالب ہوں اور اس شر سے جو ہواؤں میں میرے پاس لاتی ہیں تیری پناہ چاہتا ہوں۔ میں تجھ سے رات اور دن کی خوبی کا سوال کرتا ہوں۔ اے اللہ میرے دل، کان، آنکھ، گوشت اور خون میں میری ہڈیوں اور رگوں میں میرے اٹھنے اور بیٹھنے میں، میرے داخل ہونے اور خارج ہونے میں نور قرار دے اور اے میرے رب جب میں تجھ سے ملاقات کروں تو میرے نور کو با عظمت کر دینا، بے شک تو ہر شے پر قادر ہے۔

سومرتہ سُبْحَانَ اللَّهِ سومرتہ اللَّهُ أَكْبَرُ

سومرتہ مَا شَاءَ اللَّهُ لَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ

☆ پھر سومرتہ کہے :

أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ
الْحَمْدُ يُحْيِي وَيُمِيتُ وَيُحْيِي وَهُوَ حَيٌّ لَا يَمُوتُ
بِيَدِهِ الْخَيْرُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ.

عرفانِ حج

میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ تھا ہے اس کا کوئی شریک نہیں۔ ملک اسی کا ہے اور حمد اسی کے لئے ہے وہ زندگی دیتا اور مارتا ہے اور وہ ایسا زندہ ہے جسے موت نہیں ہے ہر طرح کی اچھائی اس کے قبضے میں ہے اور وہ ہر شے پر قادر ہے۔

☆ اس کے بعد سورہ بقرہ کی ابتدائی دس آیات کی تلاوت کرنا مستحب ہے جو یہ ہیں۔

سورہ بقرہ کی ابتدائی دس آیات

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

الْمَ ☆ ذَلِكَ الْكِتَابُ لَا رَيْبَ فِيهِ هُدًى لِّلْمُتَّقِينَ ☆ الَّذِينَ
يُؤْمِنُونَ بِالْغَيْبِ وَيُقِيمُونَ الصَّلَاةَ وَمِمَّا رَزَقْنَاهُمْ يُنْفِقُونَ
☆ وَالَّذِينَ يُؤْمِنُونَ بِمَا أُنزِلَ إِلَيْكَ وَمَا أُنزِلَ مِن قَبْلِكَ وَ
بِالْآخِرَةِ هُمْ يُوقِنُونَ ☆ أُولَئِكَ عَلَى هُدًى مِّن رَّبِّهِمْ وَأُولَئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ ☆ إِنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا سَوَاءٌ عَلَيْهِمْ
أَنذَرْتَهُمْ أَمْ لَمْ تُنذِرْهُمْ لَا يُؤْمِنُونَ ☆ خَتَمَ اللَّهُ عَلَى قُلُوبِهِمْ وَ
عَلَى سَمْعِهِمْ وَعَلَى أَبْصَارِهِمْ غِشَاوَةٌ وَلَهُمْ عَذَابٌ عَظِيمٌ
☆ وَمِنَ النَّاسِ مَن يَقُولُ آمَنَّا بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ وَمَا هُمْ
بِمُؤْمِنِينَ ☆ يُخَدِّعُونَ اللَّهَ وَالدِّينَ آمَنُوا وَمَا يُخَدِّعُونَ إِلَّا
أَنفُسَهُمْ وَمَا يَشْعُرُونَ ☆ فِى قُلُوبِهِمْ مَّرَضٌ فَزَادَهُمُ اللَّهُ
مَرَضًا وَلَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ بِمَا كَانُوا يَكْذِبُونَ ☆

الْمَ۔ یہ وہی کتاب (خدا) ہے (جس کا تمہیں علم ہے) اس میں (کسی قسم کے) شک و شبہ کی گنجائش نہیں۔ یہ پرہیزگاروں کی رہنما ہے۔ جو غیب پر

عرفانِ حج

ایمان لاتے ہیں اور (پابندی سے) نماز ادا کرتے ہیں اور جو کچھ ہم نے ان کو دیا ہے اس میں سے راہِ خدا میں خرچ کرتے ہیں اور جو کچھ تم پر (اے رسولؐ) اور تم سے پہلے نازل کیا گیا ہے اس پر ایمان لاتے ہیں اور وہی آخرت کا بھی یقین رکھتے ہیں۔ یہی لوگ اپنے پروردگار کی ہدایت پر (عمل پیرا) ہیں اور یہی لوگ اپنی دلی مراد پائیں گے۔ بے شک جن لوگوں نے کفر اختیار کیا ان کے لئے برابر ہے (اے رسولؐ) خواہ تم انہیں ڈراؤ یا نہ ڈراؤ وہ ایمان نہیں لائیں گے۔ ان کے دلوں پر اور ان کے کانوں پر خدا نے مہر (نشانی) لگا دی ہے (کہ یہ ایمان نہ لائیں گے) اور ان کی آنکھوں پر پردہ (پڑا ہوا) ہے اور انہیں کے لئے (بہت) بڑا عذاب ہے۔ اور بعض لوگ ایسے بھی ہیں جو (زبان سے تو) کہتے ہیں کہ ہم خدا پر اور قیامت کے دن پر ایمان لائے حالانکہ وہ (دل سے) ایمان نہیں لائے۔ خدا کو اور ان لوگو کو جو ایمان لائے دھوکا دیتے ہیں حالانکہ وہ آپ اپنے ہی کو دھوکا دیتے ہیں اور کچھ شعور نہیں رکھتے۔ ان کے دلوں میں مرض تھا ہی اب خدا نے ان کے مرض کو اور بڑھا دیا اور چونکہ وہ لوگ جھوٹ بولا کرتے تھے اس لئے ان پر تکلیف دہ عذاب ہے۔

☆ پھر تین مرتبہ سورہ توحید پڑھے۔

☆ پھر پوری آیہ الکرسی پڑھے۔

☆ پھر ان آیات کو پڑھے۔

إِنَّ رَبَّكُمُ اللَّهُ الَّذِي خَلَقَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضَ فِي سِتَّةِ أَيَّامٍ ثُمَّ اسْتَوَىٰ عَلَى الْعَرْشِ يُغْشِي اللَّيْلَ النَّهَارَ يَطْلُبُهُ حَبِثًا وَالشَّمْسُ وَالْقَمَرُ وَالنُّجُومُ مُسَخَّرَاتٌ بِأَمْرِهِ ۗ أَلَا لَهُ الْخَلْقُ وَالْأَمْرُ تَبَرَّكَ اللَّهُ رَبُّ الْعَالَمِينَ ☆ اذْعُوا رَبَّكُمْ تَضَرُّعًا وَخُفْيَةً ۚ إِنَّهُ لَا

عرفانِ حج

يُحِبُّ الْمُعْتَدِينَ ☆ وَلَا تُفْسِدُوا فِي الْأَرْضِ بَعْدَ إِصْلَاحِهَا
وَادْعُوهُ خَوْفًا وَطَمَعًا إِنَّ رَحْمَتَ اللَّهِ قَرِيبٌ مِّنَ الْمُحْسِنِينَ ☆
(الاعراف: 54 تا 56)

بے شک تمہارا رب اللہ ہے جس نے زمین و آسمان کو پیدا فرمایا۔ پھر عرش پر حکم چلایا کہ رات سے دن کو ڈھانپ دیتا ہے جو اس کے (پچھے پچھے) تیزی سے اس کا طالب ہوتا ہے۔ اور سورج، چاند اور ستاروں کو خلق فرمایا کہ اس کے حکم کے تابع ہیں۔ آگاہ رہو کہ پیدا کرنا اور امر کرنا اسی کے لئے ہے جہانوں کا پروردگار اللہ برکت والا ہے۔ پکارو اپنے رب کو گڑگڑا کر اور چھپ کر، حقیقت یہ ہے کہ اللہ حد سے بڑھ جانے والوں کو پسند نہیں کرتا۔ زمین پر فساد اور خرابیاں نہ پھیلاؤ بعد اس کے کہ زمین کی اصلاح ہو چکی ہو اور اللہ سے ڈرتے ہوئے اور اس کے فضل و کرم کی طمع کرتے ہوئے پکارو۔ حقیقت یہ ہے کہ اللہ کی رحمت اچھے کام کرنے والوں سے بہت قریب ہے۔

پھر سورہ فلق اور سورہ الناس کو پڑھنا۔

پھر اللہ کی جتنی نعمتیں یاد ہوں ایک ایک کا تذکرہ کر کے اللہ کی حمد و ثناء کرنا۔ اسی طرح اہل و عیال، مال و ثروت اور دوسری تمام چیزیں جو اللہ نے عطا کی ہیں ان کے سلسلے میں حمد کرنا اور یہ کہنا :

اَللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ عَلٰی نِعَمَائِكَ الَّتِي لَا تُحْصٰی بِعَدَدٍ وَّلَا تُكَافَا بِعَمَلٍ.

اے اللہ تیرے ہی لئے حمد ہے تیری نعمتوں پر جو گنتی میں نہیں سکتیں اور جن کا کسی کام سے بدلہ نہیں دیا جاسکتا۔

پھر قرآن کی وہ آیتیں پڑھ کر حمد خدا بجالانا جن میں باری اقدس کی حمد کی گئی ہے۔ جن

عرفانِ حق

آیات میں اس کی بڑائی بیان کی گئی ہے ان سے اس کی بزرگی اور بڑائی بیان کرنا۔ تہلیل والی آیتوں سے اس کی تہلیل کرنا۔ نیز محمد و آل محمد پر زیادہ درود بھیجنا اور جو اسمائے خدا قرآن میں موجود ہیں ان سے خدا کو پکارنا اور اللہ کے جتنے نام یاد ہوں ان کے ذریعہ خدا کو یاد کرنا اور سورہ حشر کے آخر میں جو اسمائے خدا مذکور ہیں وہ نام لے کر اللہ کو پکارنا مستحب ہے۔ وہ اسماء یہ ہیں۔

اَللّٰهُ عَالِمُ الْغَيْبِ وَ الشَّهَادَةِ هُوَ الرَّحْمَنُ الرَّحِيْمُ هُوَ اللّٰهُ الَّذِي لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْمَلِكُ الْقُدُّوسُ السَّلَامُ الْمُؤْمِنُ الْمُهَيْمِنُ الْعَزِيْزُ الْجَبَّارُ الْمُتَكَبِّرُ الْخَالِقُ الْبَارِئُ الْمُصَوِّرُ۔

اللہ ہر چھپی ہوئی اور ظاہری باتوں کو جاننے والا اور وہ سب کو فیض اور فائدے پہنچانے والا اور بے حد مسلسل رحم کرنے والا ہے، وہی حقیقی بادشاہ، پاک اور پاکیزہ، امن و سلامتی کا دینے والا، ہم سب پر گمراہ، بہت طاقت والا، عزت والا اور غلبے والا، ہر ایک پر چھا جانے والا، ہر بڑائی کا مالک، ہر چیز کا خالق، ہر چیز کو پہلے پہل وجود بخشنے والا یعنی وجود کی ابتداء کرنے والا اور ہر چیز کو شکل دینے والا ہے۔

اور اگر ممکن ہو تو یہ دعا پڑھنا بھی مستحب ہے۔

اَسْأَلُكَ يَا اَللّٰهُ يَا رَحْمَنُ بِكُلِّ اسمٍ هُوَ لَكَ وَ اَسْأَلُكَ بِقُوَّتِكَ وَ قُدْرَتِكَ وَ عِزَّتِكَ وَ بِجَمِيعِ مَا اَحَاطَ بِهِ عِلْمُكَ وَ بِجَمِيعِكَ وَ بِاَزْكَائِكَ كُلِّهَا وَ بِحَقِّ رَسُوْلِكَ صَلَوَاتُ اللّٰهِ عَلَيْهِ وَ اٰلِهِ وَ بِاسْمِكَ الْاَكْبَرِ الْاَكْبَرِ وَ بِاسْمِكَ الْعَظِيْمِ الَّذِي مِنْ دَعَاكَ بِهِ كَانَ حَقًّا عَلَيْكَ اَنْ لَا تُخَيِّبَهُ وَ بِاسْمِكَ الْاَعْظَمِ الْاَعْظَمِ الَّذِي مِنْ دَعَاكَ بِهِ كَانَ

عرفانِ حج

حَقًّا عَلَيْكَ اَنْ لَا تُرَدُّهُ وَاَنْ تُعْطِيَهُ مَا سَاَلَ اَنْ تَغْفِرَ لِي
جَمِيعَ ذُنُوبِي فِیْ جَمِيعِ عِلْمِكَ فِیْ.

میں تجھ سے سوال کرتا ہوں، اے اللہ اے وہ جو سب کو فیض اور فائدے پہنچانے والا ہے، میں تجھے ہر اس نام سے پکارتا ہوں جو تو نے اپنے لئے پسند فرمایا ہے اور میں تجھ سے سوال کرتا ہوں تیری قوت کا واسطہ دے کر اور تیری قدرت کا واسطہ دے کر جنہیں تو ہی جانتا ہے اور تمام کمالات اور ارکان کا واسطہ دے کر اور تیرے رسول اور ان کی اولاد کے حق کا واسطہ دے کر اور سوال کرتا ہوں تیرے اس اسم اعظم کا واسطہ دے کر کہ جس اسم سے جو بھی دعا کرتا ہے تو اس کا تجھ پر حق ہو جاتا ہے کہ تو اسے مایوس اور ذلیل نہیں کرے گا۔ اور میں تیرے اس اسم اعظم کا واسطہ دے کر دعا کرتا ہوں کہ جس نے بھی اس اسم اعظم کا واسطہ دے کر تجھ سے سوال کیا تو اس کا تجھ پر یہ حق ہو جاتا ہے کہ اس کو نہ ٹھکرائے اور اس کی حاجت کو پورا کر دے، کہ تو میرے تمام گناہ جو تیرے علم میں ہیں معاف فرما دے۔

پھر اپنی تمام حاجتیں طلب کرنا، نیز اللہ سے سال آئندہ اور ہر سال کے لئے حج کی توفیق طلب کرنا اور ستر مرتبہ یہ کہنا۔

اَسْأَلُكَ الْجَنَّةَ.

میں تجھ سے جنت مانگتا ہوں۔

پھر ستر مرتبہ یہ کہنا :

اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ رَبِّيْ وَ اَتُوْبُ اِلَيْهِ.

میں اپنے رب سے مغفرت چاہتا ہوں اور اس کی بارگاہ میں توبہ کرتا ہوں۔

پھر اس دعا کو پڑھے :

عرفانِ حج

اَللّٰهُمَّ فَكِّنْىْ مِنَ النَّارِ وَاَوْسِعْ عَلٰى مِنْ رِزْقِكَ الْحَلَالَ
الطَّيِّبِ وَاَدْرِءْ عَنِىْ شَرَّ فَسَقَةِ الْجِنَّ وَالْاِنْسِ وَشَرَّ فَسَقَةِ
الْعَرَبِ وَالْعَجَمِ.

اے اللہ! مجھے آتشِ جہنم سے آزاد فرما اور مجھ پر اپنے پاکیزہ اور حلال رزق کو
کشاہدہ فرما، مجھے جن وانس کے فاسقوں کے شر سے دور رکھ اور عرب اور عجم
کے فاسقوں کے شر سے دور رکھا۔

غروبِ آفتاب کے وقت یہ دعا پڑھنا چاہئے۔

اَللّٰهُمَّ اِنِّىْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْفَقْرِ وَمِنْ تَشْتِىْ الْأُمُوْرِ وَمِنْ شَرِّ
مَا يَخْدُوْثُ بِاللَّيْلِ وَالنَّهَارِ اَمْسِىْ ظُلْمِىْ مُسْتَجِيْرًا بِعَفْوِكَ وَ
اَمْسِىْ خَوْفِىْ مُسْتَجِيْرًا بِاَمَانِكَ وَ اَمْسِىْ ذُنُوْبِىْ مُسْتَجِيْرَةً
بِمَغْفِرَتِكَ وَ اَمْسِىْ ذُلِّىْ مُسْتَجِيْرًا بِعِزِّكَ وَ اَمْسِىْ وَجْهِى
الْقَانِىِ الْبَالِىِ مُسْتَجِيْرًا بِوَجْهِكَ الْبَاقِىِ يَا خَيْرَ مَنْ سُوِّلَ وَ
يَا اَجْوَدَ مَنْ اَعْطِىْ جَلِّلْنِىْ بِرَحْمَتِكَ وَ اَلْبِسْنِىْ عَافِيَتَكَ
وَ اضْرِبْ عَنِىْ شَرَّ جَمِيعِ خَلْقِكَ.

اے اللہ! میں ناداری، امر کی پراگندگی، رات دن کے حادثات کے شر سے
تیری پناہ چاہتا ہوں۔ میرا ظلم تیرے عفو کے ساتھ اور میرا خوف تیرے امان
کے ساتھ میرے گناہ تیری مغفرت اور میری ذلت تیری عزت کے ساتھ پناہ
پڑے ہوئے ہے۔ اے ان سب میں بہترین جن سے سوال کیا جاتا ہے، اے
سب عطا کرنے والوں سے زیادہ نئی، ان سب سے زیادہ رحم کرنے والے
جن سے رحم کی استدعا کی گئی ہو، مجھے اپنی رحمت سے ڈھانپ لے، مجھے اپنی
عافیت میں لے لے اور مجھ سے اپنی تمام مخلوق کے شر کو پھیر دے۔

عَرَفَانِ حَجَّ

اور وقت باقی ہو تو غروب کے وقت اس دعا کو پڑھے۔

اَللّٰهُمَّ لَا تَجْعَلْهُ اٰخِرَ الْعَهْدِ مِنْ هٰذَا الْمَوْقِفِ وَارْزُقْنِيْهِ مِنْ
قَابِلٍ اَبَدًا مَا اَبْقَيْتَنِيْ وَ اَقْلِبْنِي الْيَوْمَ مُفْلِحًا مُنْجِحًا مُسْتَجَابًا
لِىْ مَرْحُوْمًا مَغْفُوْرًا اِلَىْىِ بِاَفْضَلِ مَا يَنْقَلِبُ بِه الْيَوْمَ اَحَدٌ مِنْ
وَقْدِكَ وَ حُجَّاجِ بَيْتِكَ الْحَرَامِ وَاجْعَلْنِي الْيَوْمَ مِنْ اَكْرَمِ
وَقْدِكَ عَلَيْكَ وَ اَعْطِنِيْ اَفْضَلَ مَا اَعْطَيْتَ اَحَدًا مِنْهُمْ مِنْ
الْخَيْرِ وَالْبَرَكَهَةِ وَالرَّحْمَةِ وَالرِّضْوَانِ وَالْمَغْفِرَةِ وَ بَارِكْ لِيْ
فِيْمَا اَرْجِعُ اِلَيْهِ مِنْ اَهْلِ اَوْ مَالٍ اَوْ قَلِيْلٍ اَوْ كَثِيْرٍ وَ بَارِكْ لَهُمْ فِىْ

اے اللہ! اسے (میرے لئے) اس موقف کی آخری زیارت قرار نہ دے اور
جب تک مجھے باقی رکھے ہمیشہ اس کی طرف بار بار آنا نصیب فرما اور مجھے آج
کے دن فلاح پانے والا، کامیاب، مستجاب الدعاء، رحم کیا ہوا اور بخشا ہوا بنا کر
اس شے سے افضل چیز کے ساتھ لوٹا کر جس کے ساتھ تیرے پاس آنے
والوں اور تیرے مقدس گھر کے حایوں میں سے کوئی لوٹ کر جائے۔ اور آج
کے دن مجھے تو اپنے پاس آنے والوں سے عزت والا بنا اور ان میں سے ہر
ایک سے زیادہ مجھے خیر و برکت دے۔ رحمت و رضوان اور مغفرت عطا فرما اور
میں جہاں پلٹ کر جا رہا ہوں میرے خاندان اور مال میں قلیل ہو یا کثیر برکت
فرما اور ان کے لئے مجھے بابرکت فرما۔

اور کثرت کے ساتھ یہ کہے۔

اَللّٰهُمَّ اَعْتِقْنِيْ مِنَ النَّارِ

اے اللہ مجھے جہنم کی آگ سے آزاد فرما۔

عرفان حج

مسجد نمروہ

قبل اس کے مشعر الحرام کا بیان ہو مسجد نمروہ اور جبل رحمت کے متعلق کچھ عرض کرتا چلوں۔ یہ مسجد میدان عرفات کی وادی نمروہ میں واقع ہے یہیں سے پوری دنیا میں حج کا خطبہ نشر کیا جاتا ہے اس مسجد کا کل رقبہ ایک لاکھ چوبیس ہزار مربع فٹ ہے اس میں 5 لاکھ افراد کے نماز پڑھنے کی گنجائش مسجد کے اندر او باہر موجود ہے۔ اس مسجد کو مسجد ابراہیم بھی کہا جاتا تھا لیکن اس کا مشہور نام مسجد نمروہ ہے اس کے متعلق یہ اندازہ ہے کہ یہ دوسری صدی ہجری میں بنائی گئی اور اس کے بعد مورخوں اور سفر نامہ والوں کی توجہ اس مسجد پر رہی۔ اس بات کا احتمال بھی ہے کہ یہ مسجد پہلی صدی ہی سے موجود ہو اور بعد میں اسے گرا کر نئی مسجد تعمیر کی گئی ہو۔ مہدی عباسی کے دور میں اس مسجد کا رقبہ تقریباً آٹھ ہزار مربع میٹر تھا اور یہ بات مسجد کی اس اہمیت کا مظہر ہے جو اسے دوسری صدی ہجری میں اسے مسلمانوں کے نزدیک حاصل تھی۔ 559 ہجری میں وزیر جواد اصفہانی نے اس مسجد کی از سر نو تعمیر کی تھی اس کا رقبہ 14400 مربع میٹر تک بڑھ گیا تھا گویا اس زمانے میں اس مسجد میں کوئی چھت اور برآمدہ موجود نہیں تھا پھر پھر عثمانیوں کے دور میں اس کے برآمدے بنائے گئے۔ مسجد کی موجودہ عمارت سعودیوں کے دور میں بنائی گئی ہے۔ یہ مسجد حضرت ابراہیم و تمام انبیاء کا مسکن رہی ہے۔ انہوں نے یہاں نمازیں ادا کیں۔ اس مسجد میں 9 ذی الحجہ کو قیام عرفات کے دوران نماز ظہر و عصر ایک ہی اذان اور تکبیروں سے امام کی اقتداء میں پڑھی جاتی ہے۔ موجودہ مسجد کا تقریباً نصف حصہ عرفات سے باہر ہے۔ ایک بڑے سائے بورڈ پر یہ عبارت درج ہے جو انگریزی، اردو اور دیگر زبانوں میں لکھا ہے کہ حاجی بھائی یہ حد عرفہ ہے جو حاجی اس تختے کے پیچھے کھڑا ہوگا تو اس وجہ سے اس حاجی نہیں ہوگا۔

عرفان حج

جبلِ رحمت

جبلِ عرفات کا سلسلہ بڑی دور تک پھیلا ہوا ہے اس میں ایک چھوٹی سی پہاڑی ہے جس کا نام جبلِ رحمت ہے اس پہاڑی کا رقبہ دن بدن کم ہوتا جا رہا ہے یہ میدانِ عرفات کے مشرق میں واقع ہے اس پہاڑی کی بلندی تقریباً 30 میٹر ہے جس پر پہنچنے کے لئے پتھروں کے زینے بنے ہوئے ہیں جس کے ذریعے اونٹ تک جبلِ رحمت کی چوٹی پر پہنچ جاتے ہیں تمام زینے پر سودا بیچنے والوں کا قبضہ ہے۔ یہ جگہ اب میلے ٹھیلے کا سماں پیش کرتی ہے جس کی وجہ سے اس کی تاریخی اہمیت پر غور ہی نہیں کیا جاتا۔ ہمارے چوتھے امام اور چھٹے معصوم سید الساجدین امام زین العابدین حج کے موقع پر اپنا خیمہ جبلِ رحمت کے دامن میں نصب کرتے تھے۔ پیغمبر اسلام حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حجتہ الوداع کا خطبہ اسی جبلِ رحمت پر کھڑے ہو کر دیا تھا۔ حضرت آدم علیہ السلام نے اپنے گناہوں کا اعتراف اسی جبلِ رحمت پر کیا تھا اور آپ کی توبہ قبول اور دعا مقبول ہوئی اور آپ کی ملاقات جنابِ حوا سے اسی مقام پر ہوئی تھی۔

جبلِ عرفات پر چڑھتے ہوئے ایک چھوٹا سا چبوترہ سا بنا ہوا ہے اسے مسجد ابراہیم کہتے ہیں۔ ایک روایت کے مطابق سرکارِ رسالتؐ نے بھی اس مسجد میں نماز ادا کی تھی۔ ہمارے آقا و مولا حضرت امام حسین علیہ السلام نے دعائے عرفات اسی پہاڑی کے دامن میں بیٹھ کر پڑھی تھی یہ جگہ محمد آل محمد علیہم السلام کے خیموں کی جگہ ہے۔

مشعر الحرام یا مزدلفہ

ارشادِ رب العزت ہے ”فاذا افطمت من عرفات فاذكرو الله عندا المشعر الحرام“ (ترجمہ) اور جب تم عرفات سے نکلو تو مشعر الحرام کے قریب اللہ کا ذکر کرو۔

عرفان حج

(سورہ بقرہ آیت 198)۔ عرفات سے مکہ کی طرف آتے ہوئے وادی ”مازمین“ ہے جو دو پہاڑوں کے درمیان ہے ”مازم“ تنگ کے معنی میں ہے اور یہ اشارہ آمدورفت کے ان دو تنگ راستوں کی طرف ہے جو اس حصے میں ہیں۔ اس وادی کو عبور کر کے ہی مزدلفہ پہنچا جاتا ہے جہاں مشعر الحرام واقع ہے۔ اگرچہ سعودی حکومت نے اس جگہ میں خاصی توسیع کی ہے تاہم اب بھی 5 کلومیٹر کا فاصلہ طے کرنے میں اور مزدلفہ پہنچنے میں آٹھ آٹھ گھنٹے لگ جاتے ہیں۔ مزدلفہ حرم کا دروازہ کہلاتا ہے۔ مزدلفہ لفظ زلف سے مشتق ہے جس کے معنی قریب و دور کے ہیں۔ چونکہ حجاج کرام اس جگہ پہنچ کر منی کے قریب ہو جاتے ہیں۔ عربی لغت کے مطابق ”ازلاف“ کے معنی اجتماع کے بھی ہیں اور حجاج کرام اس جگہ مغرب و عشاء جمع کر کے پڑھتے ہیں اس وجہ سے بھی اس جگہ کو مزدلفہ کہا جاتا ہے۔

مزدلفہ کی شب صحیح معنوں میں اظہارِ بجز کی رات ہے، درویشانہ زندگی کا لطف لینے کی شب ہے، نہ خیمے ہیں نہ قاتیں، نہ بستر ہے نہ تکیہ، کھلے آسمان کے نیچے چٹیل میدان میں عبد خدا اپنے خدا سے راز و نیاز کرتا نظر آتا ہے۔ مزدلفہ حج کے راستے کی تیسری منزل ہے۔ یہاں کا قیام سخت ہے، ہمارے یہاں واجب ہے کوئی حاجی شرعی مجبوری کے علاوہ سیدھا منی نہیں جاسکتا۔ مزدلفہ کا قیام یہ مردموں کی درویشانہ زندگی کی عکاسی کرتا ہے، یہ کاررواں تو حجاج کا کارواں ہے، سعادت آچار لوگوں کا قافلہ ہے۔ مزدلفہ گناہوں سے معافی ملنے کی شب ہے، عام معافی کی شب۔ عرفات میں کچھ گناہ اگر معاف ہونے سے رہ بھی گئے تھے تو باقی یہاں معاف ہو جاتے ہیں۔

مسجد مشعر الحرام

مسجد مشعر الحرام مزدلفہ کے اندر اور منی سے قریب ہے۔ سڑک کے کنارے واقع ہے اس مسجد کا رقبہ 4000 مربع میٹر ہے جس میں 10 ہزار افراد کے نماز پڑھنے کی گنجائش ہے۔

عرفانِ حج

عباسی دور حکومت کے آغاز میں اس مسجد کا رقبہ تقریباً 4 ہزار مربع میٹر تھا اس کے چاروں طرف دیواریں بنائی گئی تھیں لیکن چھت نہ تھی اس مسجد کی بارہا تعمیر مکمل ہوئی۔ 1072 ہجری میں عثمانیوں نے اس کی نئے سرے سے تعمیر کی۔ 1399 ہجری میں تعمیر مکمل ہوئی۔ موجودہ دور میں مستطیل شکل کی یہ مسجد صرف ایک دو دن کے لئے آباد ہوتی ہے۔

وادیِ محسر

یمن کے حاکم ابرہہ نے خانہ کعبہ کو ڈھانے کے لئے ساٹھ ہزار کاشکار لے کر مکہ معظمہ پر حملہ آور ہوا اور خانہ کعبہ کے متولی رئیس مکہ جناب عبدالمطلبؑ کے سینکڑوں اونٹ ہنکا کر لے گیا تاکہ اس کو تاراج بنا کر جنگ کا آغاز کیا جاسکے۔ جب حضرت عبدالمطلبؑ کو یہ معلوم ہوا تو آپ ابرہہ کے پاس تشریف لے گئے۔ ابرہہ یہ دیکھ کر ہی حیران ہوا کہ سردار مکہ ان کے اتنے کثیر لشکر سے متاثر نہ ہوا اور بجائے نقل مکانی کر جانے یا گھر میں چھپ کر بیٹھ جانے کے خود ابرہہ کے خیمے میں چل کر آ گیا۔ جناب عبدالمطلبؑ کی وجاہت اور متاثر کن شخصیت دیکھ کر وہ احتراماً کھڑا ہو گیا۔ حضرت عبدالمطلبؑ نے فرمایا کہ تمہارے آدمی میرے اونٹ ہنکا لائے ہیں لہذا میں اپنے اونٹ واپس لینے آیا ہوں۔ ابرہہ اس پر اور متعجب ہوا اس نے جناب عبدالمطلبؑ سے کہا کہ میں سمجھا کہ آپ مجھ سے مکہ پر حملہ نہ کرنے اور خانہ کعبہ کو ڈھانے سے باز رکھنے کے لئے کہیں گے۔ آپ نے فرمایا اونٹ میرے ہیں لہذا میں انہیں تم سے واپس لینے آیا ہوں۔ کعبہ خدا کا گھر ہے اور وہ اپنے گھر کی حفاظت کرنا خوب جانتا ہے۔ میرے مال باپ حضرت عبدالمطلبؑ کے یقین پر قربان ہو جائیں کیا خدا پر عقیدہ و بھروسہ تھا جو حضرت عبدالمطلبؑ کو کافر کہے ان پر خدا کی لعنت ہو۔ حضرت عبدالمطلبؑ اور ان کا خاوندہ دین ابراہیمی (جو اس وقت کا دین تھا) پر قائم تھے۔ ابرہہ نے حضرت عبدالمطلبؑ

عرفانِ حج

کے اونچے واپس کر دیئے اور اپنے لشکر کے ساتھ خانہ کعبہ کو ڈھانے کے لئے چلا۔ ادھر حضرت عبدالمطلبؑ نے اپنے پوتے یتیم عبداللہ کو گود میں لے کر خانہ کعبہ تشریف لے گئے، طواف کیا اور سرورِ دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وسیلے سے دعا کی۔ پروردگار تجھے محمدؐ کا واسطہ اپنے اور ہماری جان و مال کی حفاظت فرما۔ بھلا پروردگار اپنے گھر کے کلید بردار اور جاروب کش بندے کی بات کیسے رد کر دیتا اور وہ بھی جب اس کے محبوب کا وسیلہ بھی دعا میں شامل ہو۔ غضب پروردگار جوش میں آیا اور ابرہہ کے لشکر پر عذاب اس طرح نازل ہوا کہ ابابیل کا ایک غول آیا جس کی چونچوں میں منھی کنکریاں تھیں جو ہاتھیوں کے فیل بانوں، ہاتھیوں اور ابرہہ کے لشکر پر اس طرح پھیٹکیں کہ جسم میں سوراخ ہو گئے اور خود ہاتھیوں نے اپنے ہی لشکر کو کچل دیا۔ ہاتھیوں اور فوجیوں کے جسم کے جس جس حصے پر کنکر گرے وہاں سے پانی رسنے لگا اور ابرہہ کی ساری فوج تباہ ہو گئی۔ جس جگہ پر عذاب آیا یہ وہی وادیِ محسر ہے یہ وادیِ مزدلفہ کے آخر سے لے کر منیٰ کے آغاز تک ہے۔ لہذا حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب یہاں سے گزرے تو آپؐ نے اپنی سواری کی رفتار کو تیز کر دیا اور جلد از جلد اس وادیِ محسر سے نکل جانے کا حکم دیا۔ جس سال یہ واقعہ پیش آیا اس سال کو عام الفیل کہا جاتا ہے۔ وادیِ محسر کو وادیِ ناز بھی کہا جاتا ہے۔ یہ وادی 545 میٹر کے قریب ہے۔ اس کے دونوں طرف نشان لگے ہوئے ہیں۔

مشعر الحرام یا مزدلفہ میں وقوف کے مستحبات

عرفات میں مغرب تک وقوف کر کے اب آپ کو مزدلفہ یا مشعر الحرام کی طرف روانہ ہوتا ہے۔ بسا اوقات معلم کی طرف سے بسیں مغرب سے پہلے آجاتی ہیں اور کبھی رات دیر سے آتی ہیں۔ اگر بسیں پہلے آجائیں تو آپ فوراً بس میں بیٹھ جائیں اور یہ نہ سوچیں کہ ابھی

عرفانِ حج

مغرب نہیں ہوئی ہے۔ بسیں مغرب تو کیا اکثر رش کی وجہ سے عشاء بلکہ نصب شب تک یہاں سے نہیں نکل پاتیں۔ کبھی معلم کی طرف سے بسیں دو کے بجائے ایک یا چار کے بجائے دو آتی ہیں لہذا آپ کو چاہیے کہ خواتین، بزرگوں اور بیماروں کو اپنی سیٹ دے دیں یہی آپ کا امتحان ہے اونٹنی کمانے کا وقت۔ ایسے وقت میں عموماً لوگ بزرگ بننے کی کوشش کرتے ہیں۔ حج نام ہی ایثار اور قربانی کا ہے خالق کائنات نیتوں اور دلوں کا حال خوب جانتا ہے۔

آپ کی بسیں مشعر الحرام کی طرف رواں دواں ہیں۔ عموماً یہ ہوتا ہے کہ خواتین اور بزرگوں کو ایک بس میں بٹھا کر مزدلفہ میں تھوڑی دیر بس روک کر یارش میں بسیں خود ہی رکی رہتی ہیں اس موقع سے فائدہ اٹھاتے ہوئے مشعر الحرام کے مختصر سے اعمال کرا کر بس کو سنی روانہ کر دیا جاتا ہے اور باقی لوگ مزدلفہ میں رات کو قوف کرتے ہیں اور کنکریاں چنتے ہیں۔ مشعر الحرام کے مستحبات میں ہے کہ :

- (1) راستے میں کسی کو کوئی تکلیف نہ پہنچائے۔
- (2) نماز مغرب و عشاء مزدلفہ پہنچ کر پڑھے خواہ رات کا ایک تہائی حصہ گزر جائے۔
- (3) دونوں نمازوں کو ایک اذان اور دو اقامت سے پڑھے نوافل مغرب کو نماز عشاء کے بعد بجالائے۔ اگر نصف شب سے پہلے مزدلفہ پہنچنے کے امکانات نہ ہوں تو مغربین میں تاخیر نہ کی جائے بلکہ راستے میں ہی پڑھ لے۔
- (4) اگر پہلا حج ہو تو مشعر الحرام میں نیگے پیر چلنا مستحب ہے (مگر عملاً نجاست کے احتمال اور نوکیلے پتھروں کی وجہ سے ایسا ممکن نہیں ہے)۔
- (5) خواتین حجاب کا خاص خیال رکھیں۔
- (6) اس رات کو عبادت الہی میں بسر کرے کہ یہ دعاؤں کی قبولیت کی رات ہے، آسمان کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اور مومنین کی دعائیں خوب قبول ہوتی ہیں۔

عرفانِ حج

(7) رمی جمرات کے لئے مزدلفہ سے نکل کر چننا مستحب ہے۔

(نوٹ) یہاں اپنے لئے، اپنے ماں باپ، اپنے بزرگوں، اہل و عیال، دوستوں اور دیگر مومن و مومنات کے لئے زیادہ سے زیادہ دعا کریں۔

نیز سومرتبہ اللہ اکبر، سومرتبہ الحمد للہ، سومرتبہ بحان اللہ

اور سومرتبہ لا الہ الا اللہ اور سومرتبہ درود شریف پڑھنے کے بعد یہ دعا پڑھیں۔

اَللّٰهُمَّ هِدْهُ جَمْعٌ ، اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ اَنْ تَجْمَعَ لِیْ فِیْهَا
جَوَامِعَ الْخَیْرِ ، اَللّٰهُمَّ لَا تُؤْیَسِّنِیْ مِنَ الْخَیْرِ الَّذِیْ سَأَلْتُكَ اَنْ
تَجْمَعَهُ لِیْ فِیْ قَلْبِیْ وَ اَطْلُبُ اِلَیْكَ اَنْ تُعَرِّفَنِیْ مَا عَرَفْتَ
اَوْلِیَاکَ فِیْ مَنْزِلِیْ هَذَا وَ اَنْ تَقْبِلَنِیْ جَوَامِعَ الشَّرِّ .

اے اللہ! میں تجھ سے سوال کرتا ہوں کہ اس میں میرے لئے خوبی کو اکٹھا کرنے والی چیزیں جمع کر دے۔ اے اللہ! مجھے اس خوبی سے مایوس نہ فرما جس کے لئے میں تجھ سے دعا کرتا ہوں کہ اسے میرے دل میں جمع فرما، پھر میں تجھ سے سوال کرتا ہوں کہ میرے اس جگہ اترنے میں مجھے اس کی معرفت نصیب کر جس کی معرفت تو نے اپنے اولیاء کو دی ہے اور یہ کہ مجھے بدی کے جمع کرنے والی چیزوں سے بچا۔

نماز صبح کے بعد طہارت کی حالت میں اللہ کی حمد و ثناء کرنا، جتنا ہو سکے اللہ کی نعمتوں اور اس کے فضل و کرم کو یاد کرنا، محمد و آل محمد پر درود بھیجنا اور اس کے بعد دعا کرنا اور اس دعا کا پڑھنا مستحب ہے۔

اَللّٰهُمَّ رَبَّ الْمَشْعَرِ الْحَرَامِ فَکَ رَقِیْبَتِیْ مِنَ النَّارِ وَ اَوْسَعِ عَلَیْ
مِنْ رِزْقِکَ الْحَلَالِ وَ اَذْرِ اَعِیْنِیْ شَرَّ فَسَقَةِ الْجَنِّ وَ الْاِنْسِ ،
اَللّٰهُمَّ اَنْتَ خَیْرُ مَطْلُوْبٍ اِلَیْهِ وَ خَیْرُ مَدْعُوٍّ وَ خَیْرُ مُسْتَوَلٍ وَ

عرفانِ حج

لِكُلِّ وَافِدٍ جَائِزَةٌ فَاَجْعَلْ جَائِزَتِي فِي مَوْطِنِي هَذَا اَنْ تُقْبِلَنِي
عَشْرَتِي وَ تَقْبِلَ مَعْدِرَتِي وَ اَنْ تَجَاوِزَ عَنِّ خَطِيئَتِي ثُمَّ اجْعَلِ
التَّسْفُؤِي مِنَ الدُّنْيَا زَادِي وَ تُقْبِلَنِي مُفْلِحًا مُنْجِحًا مُسْتَجَابًا اِلَيَّ
بِافْضَلِ مَا يَرْجِعُ بِهِ اَحَدٌ مِنْ وَلَدِكَ وَ زُوَّارِ بَيْتِكَ الْحَرَامِ.

اے اللہ! اے مشعر الحرام کے رب۔ مجھے نارِ جہنم سے آزاد فرما اور مجھ سے
اپنے پاکیزہ اور حلال رزق کو کشادہ فرما، مجھ سے جن والنس کے ناستقوں کے شر
کو دفع کر، اے اللہ! تو بہترین مطلوب ہے اور ان سب سے بہتر ہے جن کی
طرف دعوت دی جاتی ہے، تو بہترین مسئول ہے، ہر قاصد کے لئے ایک
انعام ہوتا ہے پس میرا انعام یہ قرار دے کہ میری لغزش معاف فرما، میری
معذرت قبول فرما اور میری خطاؤں سے درگزر فرما، پھر دنیا سے میرا زادِ راہ
تقویٰ قرار دے اور مجھے یہاں سے فلاح یافتہ، کامیاب، مستجاب الدعوت بنا کر
اس چیز سے بہتر شے کے ساتھ لوٹا جس کے ساتھ تو نے اپنے پاس آنے
والوں اور اپنے مقدس گھر کے زائرین میں سے کسی کو بھی لوٹایا ہو۔

مزدلفہ سے کنکر چھنے کے مستحبات

مٹی میں رمی جمرات (یعنی تینوں شیطانوں کو کنکر مارنے) کے لئے مزدلفہ سے کنکریاں
چننا مستحب ہے۔

- (1) کنکریاں کرش کی ہوئی نہ ہوں۔
- (2) کم از کم ستر کنکریاں چنی جائیں۔
- (3) کنکریاں قدرتی رنگ والی سخت ہوں، بھر بھری نہ ہوں۔

عرفانِ حج

- (4) اندازاً ایک انگلی کے تیسرے حصے کے برابر ہوں۔
- (5) ایک ایک کر کے زمین سے چن کر جمع کرے۔
- (6) جب سورج کی روشنی کوہِ شیبہ پر پھیل جائے یا نمودار ہو تو سات مرتبہ اپنے گناہوں کا اقرار کرے اور سات مرتبہ استغفار کرے۔
- (7) مزدلفہ میں سورج طلوع ہونے کے بعد دعائیں مانگ کر اطمینان کے ساتھ منیٰ کی طرف روانہ ہوں۔ راستے میں ایک دوسرے سے غیر ضروری گفتگو کرنے کے بجائے دعا و استغفار کرتا ہوا جائے۔
- (8) جب مزدلفہ سے منیٰ جاتے ہوئے وادیِ مضر کا بورڈ نظر آئے تو اپنی رفتار تیز کر دے اور جلد از جلد مزدلفہ اور منیٰ کے درمیانی حصے سے نکل جائے کیونکہ اس جگہ پر یمن کے حاکم ابرہہ پر خداوند عالم کا عذاب نازل ہوا تھا۔ یہاں سے تیز چلتے ہوئے یہ کہے۔
- اَللّٰهُمَّ سَلِّمْ لِيْ عَهْدِيْ وَ اَقْبَلْ تَوْبَتِيْ وَ اَجِبْ دَعْوَتِيْ وَ اَخْلِفْنِيْ فِيمَنْ تَرَكْتُ بَعْدِيْ رَبِّ اغْفِرْ لِيْ وَ ارْحَمْ وَ تَجَاوَزْ عَمَّا تَعْلَمُ اِنَّكَ اَنْتَ الْاَعَزُّ الْاَكْرَمُ۔
- اے اللہ میرے عہد کو محفوظ رکھ، میری توبہ قبول فرما۔ میری دعا مستجاب فرما، میرے بعد میرے پسماندگان میں میرا عوض ہو جا۔ اے میرے رب مجھے بخش دے، مجھ پر رحم فرما اور میرے گناہوں کو جنہیں تو جانتا ہے درگزر فرما، بے شک تو سب سے زیادہ عزت و کرم والا ہے۔

مزدلفہ کے وقوف کی نیت

میں حج تمتع کے لئے آج مزدلفہ میں وقوف کرتا ہوں واجب قربت الی اللہ۔

عرفان حج

کاروان حیدری (لاہور)

فریضہ حج کی اہمیت اور اس کی حقیقت کو پیش نظر رکھتے ہوئے اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کو آزمانے اور انہیں امتحان کی منزل و ابتلاء سے دوچار کرنے کے لئے سفر کی تکالیف اور مشکلات کے علاوہ مال و دولت صرف کرنے والے اور اپنے آرام و سکون کو بالائے طاق رکھ کر اس خانہ خدا کی زیارت کا حکم دیا ہے۔ مگر کاروان حیدری کے ساتھ تکالیف اور مشکلات کا کیا کام۔ کاروان کے کوائف درج ذیل ہیں۔

کاروان کا نام : کاروان حج حیدری

کاروان کا پتہ : جامع مسجد کشمیر یاں اندرون موچی گیٹ، لاہور

فون نمبر : 0300-9483736 / 0300-9410687

ای میل ایڈریس : carwanemuslim@yahoo.com

رجسٹریشن نمبر (اگر ہے تو) : کاروان کی تشکیل کا سال : 1997

قافلہ سالار : الحاج محمود عباس۔ الحاج محمد ضیاء ربے والے

قافلے کی شرعی رہنمائی کرنے والے علمائے کرام کے اسمائے گرامی :

(1) الحاج مولانا آغا سید الموسوی صاحب

عرفان حج

جمرات

منی کے مغرب میں کبریٰ کے نیچے تھوڑے تھوڑے فاصلے سے تین ستون ہیں جو اب بہت بڑے کر دیئے گئے ہیں لہذا کنکریاں مارتے وقت اس دیوار کے بالکل درمیان میں کنکریاں ماریں کیونکہ بڑا شیطان کا کچھ حصہ منی سے باہر حدود حرم میں ہے۔

(1) جمر اولی (چھوٹا شیطان)

(2) جمرہ وسطی (درمیانی شیطان)

(3) جمرہ عقبہ (بڑا شیطان)

دسویں ذی الحجہ کو صرف بڑے شیطان کو کنکر مارتے ہیں۔

رمی جمرات کی نیت

(پہلے دن) میں جمرہ عقبہ کو سات کنکر مارتا ہوں حج تمتع کے لئے برائے حجۃ الاسلام واجب قربنا الی اللہ۔

☆ صرف کنکر مارنا کافی نہیں بلکہ اس بات کا یقین کر لیں کہ وہ کنکر شیطان کو لگا ہے اور یہ کنکر کسی چیز سے ٹکرائے بغیر شیطان کو لگے۔

☆ کسی کا استعمال کیا ہوا کنکر اٹھا کر مارنا جائز نہیں۔

☆ ہر شخص کو اپنا کنکر خود پھینکنا ہے۔ اگر کوئی شدید بیمار ہو تو اسے جمرات کے پاس لے جائے اور اس کی موجودگی میں کوئی شخص کنکر مار دے۔

☆ ہر شیطان کو کنکر مارتے وقت یہ نیت کرنی ہوگی کہ :

جمرہ _____ کو کنکر مارتا ہوں حج تمتع کے لئے برائے حجۃ الاسلام واجب قربنا الی اللہ۔

عرفان حج

☆ پہلے دن حمرہ عقبہ کو پتھر زوال کے بعد مارنا ہے۔

☆ دوسرے دن تینوں شیطانوں کو کنکر مارنا ہے طلوع آفتاب سے غروب آفتاب تک۔

☆ تیسرے دن بھی تینوں شیطانوں کو کنکر مارنا ہے طلوع آفتاب سے غروب آفتاب تک۔

اگر 12 ذی الحجہ کو مٹی میں قیام کرنا پڑ جائے تو 13 ذی الحجہ کو طلوع آفتاب کے بعد کنکریاں مار کر مکہ معظمہ روانہ ہوا جاسکتا ہے۔

(نوٹ) چرواہے، بوڑھے، بچے، عورتیں، کمزور اور بیمار اشخاص مغرب کے بعد بھی کنکر مار سکتے ہیں۔

شیطان کو کنکر مارنے کے مستحبات

جیسا کہ پہلے عرض کیا جا چکا ہے کہ تینوں شیطان (جواب بڑی دیوار کی شکل میں ہے) کو درمیان میں پتھر مارنا ہے۔

شیطان کو کنکر مارنے میں چند چیزیں مستحب ہیں :

(1) کنکریاں مارتے وقت باطہارت ہونا۔

(2) جب کنکریاں ہاتھ میں لے کر مارنے کے لئے آمادہ ہو تو یہ دعا پڑھے۔

اللَّهُمَّ هَذِهِ حَصَيَاتِي فَأَحْصِهِنَّ لِيْ وَارْفَعْهُنَّ فِيْ عَمَلِيْ.

اے اللہ بے شک یہ میری کنکریاں ہیں ان کو شمار میں رکھ اور میرے عمل میں ان کو بلند فرما۔

(3) ہر کنکری مارتے وقت ”اللہ اکبر“ کہے۔

(4) ہر کنکری مارتے وقت یہ دعا پڑھے۔

اَللّٰهُ اَكْبَرُ، اَللّٰهُمَّ اَذْخِرْ عَنِّي الشَّيْطَانَ اَللّٰهُمَّ تَصَدِّقًا بِكِتَابِكَ

عرفانِ حق

وَعَلَى سُنَّةِ نَبِيِّكَ اللَّهُمَّ اجْعَلْهُ لِي حَجًّا مَبْرُورًا وَعَمَلًا
مُقْبُولًا وَسُعْيًا مَشْكُورًا وَذَنْبًا مَغْفُورًا.

اللہ سب سے بڑا ہے۔ اے اللہ مجھ سے شیطان کو دفع کر دے، میں تیری
کتاب کی تصدیق کرتا ہوں اور تیرے نبی محمد مصطفیٰ کی سنت پر قائم ہوں۔
اے اللہ! اسے میرے لئے مقبول حج، مقبول عمل اور سعی مشکور بنادے اور بخشا
ہوا گناہ قرار دے۔

(5) بڑے شیطان کو کنکری مارتے وقت اس کے اور شیطان کے درمیان دس یا پندرہ ہاتھ
کا فاصلہ ہو اور چھوٹے شیطان اور بچھے شیطان کو کنکریاں مارتے وقت ان کے
قریب کھڑا ہو۔

(6) بڑے شیطان کو کنکریاں مارنے والے کا رخ شیطان کی طرف اور پشت قبلہ کی
طرف ہو جبکہ چھوٹے اور بچھے شیطان کو کنکریاں مارتے وقت رو بہ قبلہ کھڑا ہو۔
(7) کنکری، انگوٹھے اور پرکھ کرکھ کی انگلی کے ناخن سے پھینکے۔

(8) پتھر مارنے کے بعد خداوند عالم کی حمد و ثناء کرے، محمد و آل محمد پر درود بھیجے پھر تھوڑا
آگے جائے اور کہے:

اللَّهُمَّ تَقَبَّلْ مِنِّي.

اے اللہ! اسے میری طرف سے قبول فرما۔

(9) مٹی میں اپنی جگہ واپس آ کر بیٹھا پڑھے:

اللَّهُمَّ بِكَ وَبِقُوتِكَ وَبِعِزَّتِكَ وَبِقُدْرَتِكَ وَبِعِزَّتِكَ وَبِقُدْرَتِكَ وَبِعِزَّتِكَ وَبِقُدْرَتِكَ
وَبِعِزَّتِكَ وَبِقُدْرَتِكَ وَبِعِزَّتِكَ وَبِقُدْرَتِكَ وَبِعِزَّتِكَ وَبِقُدْرَتِكَ وَبِعِزَّتِكَ وَبِقُدْرَتِكَ

اے اللہ! مجھے تجھ ہی پر اعتماد اور توکل ہے، تو بہترین رب، بہترین آقا اور
بہترین مددگار ہے۔

عرفانِ حج

منیٰ

مزدلفہ یا مشعر الحرام میں 10 ذی الحجہ کی شب گزار کر سورج کی پہلی کرن نکلنے کے ساتھ جو دعائیں مانگی جاتی ہیں رب کعبہ اسے فوراً قبول و مقبول فرماتا ہے۔ منیٰ خیموں کا وہ شہر ہے جو تین دن کے لئے آباد ہوتا ہے۔ 12 ذی الحجہ بعد ظہر سے اجڑنا شروع ہو جاتا ہے اور 13 ذی الحجہ کو مکمل طور پر اجڑ جاتا ہے۔ یہاں پر حجاج کرام تین دن قیام فرماتے ہیں اب تو شاندار فائر پروف خیمے ہیں اور نرم مٹی پر سرخ قالین بچھے ہوئے ہیں۔ یہ زمین کتنی مبارک و متبرک ہے جس پر ہر حیثیت کا آدمی نہایت رغبت سے سوتا ہے۔ سب کے بستر زمین پر لگے ہوتے ہیں، یہاں حاکم و محکوم کی تمیز نہیں، یہاں امیر و غریب کا کوئی امتیاز نہیں سب اسی زمین پر آباد ہوتے ہیں۔ وقار و تمکنت کو اس سر زمین مقدس میں مجرد انکساری کا عملی درس دیا جاتا ہے۔ کہتے ہیں لفظ منیٰ ”تمنا“ سے مشتق ہے۔ روایت میں ہے کہ جب حضرت آدم علیہ السلام مکمل حج سے فارغ ہو گئے اور تمام مناسک ادا کر چکے تو حضرت جبریلؑ نے آپ سے دریافت فرمایا آپ کے دل میں کوئی تمنا ہے؟ آپ نے فرمایا اب جنت کے سوا کوئی تمنا نہیں۔ 1318 ہجری میں عثمانی خلیفہ رفعت پاشا نے منیٰ کی چوڑائی 434 میٹر بیان کی تھی۔ سعودی حکومت میں 1393 ہجری کی توسیع کے بعد جنوب میں واقع ”جبل شہیر“ کا بڑا حصہ کاٹ کر کشادہ سرزمین بنادی گئیں اور مسجد خیف کے قریب ”کبریٰ عزیز“ سے آگے ایک سرنگ حرم تک بنادی ہے تاکہ پیدل سفر کرنے والے منیٰ سے حرم با آسانی پہنچ سکیں۔ ایک روایت کے مطابق سورہ النصر منیٰ میں نازل ہوئی تھی۔ منیٰ میں معروف تاریخی مسجد خیف واقع ہے جس کا تذکرہ علیحدہ آئے گا۔ علاوہ ازیں مسجد کوثر، مسجد بیعت، مسجد کبش، بیت ابراہیم کا تذکرہ اب کتابوں میں رہ گیا ہے۔ اگرچہ یہ تمام مقامات تاریخی نوعیت کے حامل ہیں مثلاً مسجد کوثر وہ جگہ جہاں سورہ کوثر نازل ہوئی۔ مسجد بیعت جہاں سرکارِ دو عالم عبادت

عرفانِ حج

فرماتے تھے اور لوگ مختلف علاقوں اور شہروں سے آکر آپ کی بیعت کرتے تھے۔ مسجد کبش جبل شبیر کے دامن میں ہے یہ وہ جگہ ہے جہاں حضرت ابراہیم حضرت اسماعیل کو خدا کی راہ میں ذبح کرنے کے لئے لے گئے تھے۔ بیت ابراہیم جمرہ عقبی کے سامنے واقع تھا جہاں خلیل خداج ادا کرنے کے بعد آرام فرماتے تھے۔ اب یہ سب تاریخی مقام خبث و عصیت کا شکار ہو چکے ہیں۔

منیٰ میں قیام کی نیت

آج کی رات منیٰ میں ٹھہرنا ہوں حج تمتع کیلئے برائے حجتہ الاسلام واجب قربت الی اللہ۔
نوٹ: اگر کوئی شخص کسی عذر شرعی کی وجہ سے منیٰ میں نہ ٹھہر سکے تو احتیاط واجب یہ ہے کہ ہر شب کے بدلے ایک دن پر کفارہ دے یا پھر مکہ معظمہ میں حرم کے اندر گیا رہے اور بارہ کی شب تمام رات عبادت کرے تو اس پر کفارہ واجب نہیں ہوگا۔

منیٰ میں قیام اور مستحبات منیٰ

مزدلفہ سے ہم اپنے اپنے خیموں میں منیٰ آئیں گے۔ یہاں حجاج کرام کا امتحان ذرا اور سخت ہو جاتا ہے حجاج کی تعداد کے لحاظ سے خیمے کی جگہ (Capacity) کم ہوتی ہے لہذا آرام کے لئے مناسب جگہ نہ ملنے سے بد مزگی کا احتمال ہوتا ہے یہ احتمال شیطان پیدا کرتا ہے۔ حجاج اپنے اپنے ساتھیوں کے ساتھ اپنی اپنی مرضی کی جگہ چاہتے ہیں نہ ملنے کی صورت میں اکثر اخلاق سے تجاوز کر جاتے ہیں جیسا کہ میں پہلے عرض کر چکا ہوں حج ذاتی انا کو ختم کرنے اور ایثار و قربانی کا نام ہے۔ حج میں جس کا اخلاق جتنا بلند ہوگا اس کا حج اتنا ہی قبول و مقبول ہوگا۔ لہذا جہاں جگہ ملے وہاں صبر و شکر کے ساتھ اپنا سامان رکھ کر کچھ دیر آرام فرمائیں کیونکہ بعد نظر بڑے شیطان کو پتھر مارنے کے لئے جانا ہے اور اس مرحلے میں خواتین و بزرگوں کا بھی خیال رکھنا ہے اگر کوئی بزرگ مرد و خواتین و بیل چیر پر ہے تو اسکی

عَرَفَانِ حَجَّ

وہیل چیر چلانا آپ کے ثواب میں اضافہ کر دے گا۔ حاجی کی خدمت کا بہت اجر و ثواب ہے۔ بعد ظہر ہم مختلف قسم کے درد کرتے ہوئے کاروان کی شکل میں بڑے شیطان کی طرف جائیں گے۔ ہمیں پورے قافلے کو لے کر چلنا ہے قافلے کے ہر فرد کی ذمہ داری ہے کہ وہ قافلے کے ہر فرد کا خیال رکھے، تنظیم برقرار رکھے، مزاج معتدل رکھے، اخلاق کریمانہ رکھے۔

بڑے شیطان پر پہنچ کر یہ خیال رکھے کہ اب شیطان کو بہت بڑا کر دیا ہے اور اس کا کچھ حصہ منی سے نکل گیا ہے لہذا شیطان کے بالکل بیچ میں کنکریاں ماریں۔

ری حمرات کا بیان آگے کیا جائے گا۔ منی میں تین دن قیام کے دوران رمی حمرات (شیطانوں کو کنکر ماریں) کیجئے۔ مجلس سید الشہداء علیہ السلام پر پانچ بجے کہ اس کی تمنا ہمارا پانچویں امام محمد باقر علیہ السلام نے کی ہے اور ہمارے تمام آئمہ الطاہرین منی میں مجلس عزاء برپا کرتے رہے ہیں۔ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے کسی نے دریافت فرمایا ”مولا کیا وجہ ہے کہ آپ عرفات و منی میں عزاداری سید الشہداء کی بہت تاکید فرماتے ہیں؟“ امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا ”جس طرح ایک لاکھ چالیس ہزار حجاج کے سامنے میرے جد امیر المومنین امام المتقین حضرت علی ابن ابی طالب علیہ السلام کی ولایت اور جانشینی رسول کا اعلان کیا گیا اور مسلمانوں نے اسے فراموش کر دیا میں نہیں چاہتا کہ میرے جد سید الشہداء حضرت امام حسین علیہ السلام کے خون ناحق کو بھی (قبائلی عصبیت کی گرد میں) چھپا دیا جائے لہذا بھرپور طریقے سے دامنے درے سنے اور قدمے مجالس سید الشہداء میں حصہ لیجئے۔

منی کے مستحبات

اور منی میں عبادت و ریاضت اور اوراد و وظائف کے ساتھ ان مستحبات کا بھی خیال رکھئے اور یہ دعا پڑھیں۔

اَللّٰهُمَّ بِكَ وَبِنَفْسِكَ وَبِكَ اَمْنٌ وَلَكَ اَسْلَمْتُ وَ عَلَیْكَ
تَوَكَّلْتُ فَسَيِّدُ الرَّبِّ وَ نِعْمَ الْمَوْلٰی وَ نِعْمَ النَّصِیْرُ۔

عرفانِ حج

اے اللہ میں نے تجھ پر بھروسہ کیا، تجھ پر ایمان لایا، تیری فرمانبرداری کی اور تجھ پر توکل کیا۔ یقیناً تو بہترین رب، بہترین مولیٰ اور بہترین مددگار ہے۔

(1) 12, 11, 10 ذی الحجہ کے دنوں کو سوائے اعمال مکہ کو انجام دینے کے مٹی سے باہر نہ جائے۔

(2) عید کی ظہر سے لے کر 15 نمازوں تک، بعد نمازیہ دعا پڑھے۔

اَللّٰهُ اَكْبَرُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ وَاسْتَكْبَرُ اللّٰهُ اَكْبَرُ عَلٰی مَا هَدَانَا وَلَآ اَلْحَمْدُ عَلٰی مَا اَوْلَانَا وَرَزَقْنَا مِنْ بَهِيمَةِ الْاَنْعَامِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰی مَا اَبْلَاْنَا.

اللہ سب سے بڑا ہے، اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، اللہ سب سے بڑا ہے، اللہ سب سے بڑا ہے۔ اس پر جو اس نے ہمیں ہدایت بخشی اور اسی کے لئے حمد ہے اس پر جو اس نے ہم پر انعام فرمایا اور ہمیں چوپائے رزق میں دیئے اور جو اس نے ہمیں آزمائش میں ڈالا اس پر بھی اس کی حمد ہے۔

(3) اسی طرح جب تک مٹی میں رہے واجب اور مستحب نمازیں مسجد خیف میں پڑھنا مستحب ہے۔

(4) حدیث میں وارد ہوا ہے کہ مسجد خیف میں سو (100) رکعت نماز کا ثواب ستر سال کی عبادت کے برابر ہے اور وہاں سو (100) مرتبہ سُبْحَانَ اللّٰهِ کہنے کا ثواب ایک غلام آزاد کرنے کے برابر ہے اور سو (100) مرتبہ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ کہنے کا ثواب ایک زندگی بچانے کے ثواب کے برابر ہے اور سو (100) مرتبہ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ کہنے کا ثواب عراقیہ (کوفہ اور بصرہ) کا خراج راہِ خدا میں صدقہ کرنے کے ثواب کے برابر ہے۔

(6) مٹی سے باہر نکلنے سے پہلے چھ رکعت نماز مسجد خیف میں پڑھے۔

عرفان حج

(7) لیکن موجودہ مسجد خیف میں جگہ بڑی مشکل سے ملتی ہے اور مکتب اہل بیت کے مخائین تک بھی کرتے ہیں لہذا احتیاط برتیں۔

قربانی

☆ موجودہ قربان گاہ میں قربانی جائز ہے۔

☆ قربانی کے لئے Raji Bank یا کسی اور کو پیسے نہ دیں ورنہ قربانی نہیں ہوگی۔

☆ اگر آپ قربان گاہ تک جانے کی رحمت برداشت نہیں کر سکتے ہیں جو واقعی مشکل مرحلہ ہے تو کاروان کی قربانی کمیٹی کو اپنی نیابت دے دیں کیونکہ مسئلہ یہ ہے کہ جانور خود ذبح کرے ورنہ ذبح کرنے والے کے ہاتھ پر ہاتھ رکھے۔

☆ مستحب ہے کہ اونٹ کی قربانی کرے ورنہ گائے، بیل اور یہ بھی ممکن نہ ہو تو بھیریا بکری کی قربانی کرے۔ بہتر ہے ز جانور کا انتخاب کرے۔

☆ جانور بے عیب، صحت مند اور کم از کم دو سال کا ہونا چاہئے۔

☆ جانور کو ذبح کرنے سے پہلے پانی وغیرہ پلائے۔

☆ جانور کو ذبح کرتے ہوئے یہ دعا پڑھے۔

وَجْهَتْ وَجْهِي لِلَّذِي فَطَرَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضَ حَنِيفًا مُسْلِمًا
وَمَا أَنَا مِنَ الْمُشْرِكِينَ إِنَّ صَلَاتِي وَنُسُكِي وَمَحْيَايَ وَ
مَمَاتِي لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ لَا شَرِيكَ لَهُ وَبِذَلِكَ أُمِرْتُ وَأَنَا
مِنَ الْمُسْلِمِينَ اللَّهُمَّ مِنْكَ وَلَكَ بِسْمِ اللَّهِ وَاللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُمَّ
تَقَبَّلْ مِنِّي.

آقای خمینی علیہ الرحمہ کے مقلدین کے لئے ضروری ہے کہ جانور کو ذبح کرنے والا شیعہ اثنا عشری ہو ورنہ قربانی نہیں ہوگی۔

عرفان حج

قربانی کی نیت

قربانی دیتا ہوں حج تمتع کے لئے برائے حجۃ السلام واجب قربا الی اللہ۔

قربانی کا مصرف

قربانی کے جانور کے تین حصے ہوتے ہیں یہ حصے کرنا اور مستحقین میں تقسیم کرنا سعودی عرب میں ممکن نہیں۔ ایک حصہ اس کی اپنی ملکیت ہے، دوسرا حصہ مستحقین کا ہے، تیسرا اہل ایمان، اعزہ و احباب کا ہے اگر سعودی عرب میں کوئی مستحق نہ ملے تو ایک تہائی حصہ وطن آکر مستحقین میں تقسیم کرے۔

حلق (سرمونڈنے) کے مستحبات

جس کا پہلا حج ہو اس کے لئے سرمونڈانا ہر حال میں ضروری ہے لیکن اگر اس کا دوسرا یا تیسرا حج ہے تو وہ تقصیر کر سکتا ہے۔

سرمونڈنے کے سلسلے میں چند چیزیں مستحب ہیں۔

- (1) سرمونڈانے وقت قبلہ رخ ہو کر بیٹھے۔
- (2) اگلے حصہ کی داہنی سمت سے سرمونڈانا شروع کرے۔
- (3) یہ دعا پڑھے :

اللَّهُمَّ اَعْطِنِي بِكُلِّ شَعْرَةٍ نُورًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ.

اے اللہ! مجھے ہر بال کے بدلے روز قیامت کو نور عطا فرما۔

- (4) سر کے بالوں کو مٹی میں اپنے خیمہ میں دفن کرے۔
- (5) بہتر یہ ہے کہ سرمونڈانے کے بعد داڑھی اور مونچھ بھی چھوٹی کر لے اور ناخن بھی کاٹے۔

عرفان حج

(6) عورتوں کیلئے سرمنڈانا حرام ہے وہ اپنے بالوں کی لٹ کاٹ کر تقصیر کر سکتی ہیں۔
 (نوٹ) سرمنڈانے کے بعد احرام کی پابندیوں سے آزاد ہو گئے ہیں البتہ خوشبو وغیرہ کا استعمال اس وقت تک ناجائز ہے جب تک طواف سعی و طواف النساء مکمل نہ کر لیا جائے۔
 حلق کرنے / سرمنڈوانے کی نیت : میں حج تمتع برائے حجتہ الاسلام کے لئے سر منڈوالا ہوں واجب قربت الی اللہ۔
 تقصیر کرانے والے اس طرح نیت کریں : میں حج تمتع برائے حجتہ الاسلام تقصیر کراتا ہوں (یا کراتی ہوں) واجب قربت الی اللہ۔
 نیت کرنے والا خود اپنے ہاتھوں سے بھی بال کاٹ سکتا ہے اور کسی دوسرے سے بھی کٹوا سکتا ہے لیکن دونوں صورتوں میں نیت خود کرنی چاہئے۔

مسجد خیف

مسجد خیف اپنی تاریخی اہمیت اور اسلامی عظمت کے لحاظ سے اہم ترین مساجد میں شمار ہوتی ہے۔ یہ منیٰ میں واقع ہے۔ اس مسجد کے محل وقوع اور اس کے بننے کے بارے میں ایک دلچسپ روایت ہے۔ ہم جانتے ہیں کہ ہجرت کے پانچویں سال مکہ کے مشرکین نے یہودیوں کے اکسائے پر بعض عرب قبائل سے ایک معاہدہ پر دستخط کئے تاکہ مدینہ پر حملہ کر کے اسلام کو جڑ سے اکھاڑ پھینکیں۔ اس معاہدہ پر دستخط کے لئے جس جگہ کا انتخاب کیا گیا یہ وہی جگہ تھی جہاں بعد میں مسجد خیف بنائی گئی اسکا مطلب یہ ہے کہ جس جگہ مشرکین نے اسلام دشمنی میں معاہدہ کیا وہاں ایک ایسی مسجد بنائی گئی جو اب تک عرب قبائل سے قریش کے اتحاد کی شکست کا اعلان کرتی رہے گی۔

عرفانِ حج

”خیف“ ایسی جگہ کو کہتے ہیں جو پوری سرخ کوہستانی تو نہ ہو لیکن دشت و صحرا کی شکل میں بھی نہ ہو۔ کوہ صفا کے دامن میں ایسی ہی جگہ واقع ہے اور مسجد بھی اسی جگہ بنائی گئی ہے۔ مسجد خیف صدر اسلام کی ابتدائی مساجد میں سے ایک ہے۔ اس کے تاریخی شواہد تیسری صدی ہجری کے بعد سے ملتے ہیں۔ 240 ہجری میں سیلاب نے اسے خراب کر دیا تھا لہذا اس کی جگہ نئی مسجد بنائی گئی اور سیلاب روکنے کے بعد بھی انتظامات کئے گئے تاکہ مسجد محفوظ رہے۔ اس زمانے میں مسجد کا رقبہ 1500 مربع میٹر تھا اس کے اطراف میں چھوٹے چھوٹے برآمدے تھے۔ 556 ہجری میں وزیر جو ادا صفہانی نے اس کی مرمت کروالی۔ نویں صدی ہجری میں اس کی عمارت نہایت پر شکوہ تھی اس کی آخری مرمت 1362 ہجری میں سعودی حکومت کے ہاتھوں ہوئی۔ اس کی عمارت بڑی کی گئی اور متعدد برآمدے بنائے گئے۔ اس کا رقبہ 23440 مربع میٹر تک بڑھا دیا گیا۔ ایک روایت کے مطابق اس مسجد میں حضرت آدم علیہ السلام سے لے کر آخری نبی حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تک نے نماز ادا کی ہے۔ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کا ارشاد ہے کہ اس مسجد میں نماز پڑھنے کا بے حد ثواب ہے۔

مسجد خیف کے اعمال میں

سبحان اللہ 100 مرتبہ۔

لا الہ الا اللہ 100 مرتبہ۔

الحمد للہ 100 مرتبہ۔

دو رکعت تحیہ مسجد۔

عرفانِ حج

اعمالِ مکہ معظمہ

حجاج کرام آپ 10 ذی الحجہ کو رمی جمرات، قربانی، سرمنڈوانے یا تقصیر کے بعد نماز طواف، سعی، طواف النساء اور نماز طواف النساء کے لئے مکہ معظمہ تشریف لے جاسکتے ہیں مگر اس شرط پر کہ آپ شب میں مٹی واپس آجائیں۔ دس یا گیارہ ذی الحجہ یہ عمل صرف مستحب ہے اور یہ آپ کی ہمت و طاقت پر منحصر ہے وگرنہ آپ یہ عمل ذی الحجہ کے آخر تک انجام دے سکتے ہیں بشرطیکہ آپ کے پاس وقت کی گنجائش ہو ورنہ 12 ذی الحجہ کو بعد ظہر یا 13 ذی الحجہ کی صبح رمی جمرات کر کے مکہ معظمہ پہنچ کر یہ عمل انجام دے سکتے ہیں۔ ارکان بالکل عمرہ مفردہ کی طرح انجام دیتے ہیں۔ فرق صرف اتنا ہے کہ اب کہ آپ بجائے احرام کے یہ عمل اپنے معمول کے لباس میں انجام دیں گے۔

مستحب ہے کہ مکہ پہنچ کر پہلے غسل کریں پھر خدا کی حمد و ثناء بیان کرتے ہوئے اور محمد و آل محمد پر درود پڑھتے ہوئے خانہ کعبہ کی طرف روانہ ہوں جب خانہ خدا کے دروازے پر پہنچیں تو یہ دعا پڑھے۔

اَللّٰهُمَّ اَعِنِّيْ عَلٰى نُسُكِكَ وَ سَلِّمْنِيْ لَكَ وَ سَلِّمَهُ لِيْ اَسْأَلُكَ
مَسْأَلَةَ الْعَلِيْلِ الدَّلِيْلِ الْمُعْتَرِفِ بِذَنْبِهِ اَنْ يُّغْفِرَ لِيْ ذُنُوْبِيْ وَ
اَنْ تُرْجِعَنِيْ بِحَاجَتِيْ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ عَبْدُكَ وَ الْبَلَدُ بِلَدِكَ
وَ الْبَيْتُ بَيْتُكَ جِئْتُ اَطْلُبُ رَحْمَتَكَ وَ اَوْفُ طَاعَتِكَ مُتَبِعاً
لِامْرِكَ رَاضِياً بِقُدْرِكَ اَسْأَلُكَ مَسْأَلَةَ الْمُضْطَرِّ اِلَيْكَ
لِامْرِكَ رَاضِياً بِقُدْرِكَ اَسْأَلُكَ مَسْأَلَةَ الْمُضْطَرِّ اِلَيْكَ
الْمُطِيعِ لِامْرِكَ الْمُشْفِقِ مِنْ عَذَابِكَ الْخَائِفِ لِعُقُوْبَتِكَ
اَنْ تُبَلِّغَنِيْ عَفْوَكَ وَ تُجَيِّرَنِيْ مِنَ النَّارِ بِرَحْمَتِكَ

عرفان حج

- ☆ حجر اسود سے طواف شروع کرے۔
- ☆ سات چکر مکمل کر کے 2 رکعت نماز مقام ابراہیم کے پیچھے ادا کرے۔
- ☆ صفا و مروہ کی سعی کرے۔
- ☆ تقصیر و حلق آپ پہلے ہی کرا چکے ہیں۔
- ☆ طواف النساء کریں۔
- ☆ دو رکعت نماز طواف النساء مقام ابراہیم کے پیچھے ادا کریں۔ اب آپ کا حج مکمل ہو چکا ہے۔ آپ احرام کی جملہ پابندیوں سے آزاد ہو چکے ہیں۔

طواف وداع

مکہ سے باہر جانے والے ہر فرد پر خواہ وہ مدینہ جا رہا ہو یا اپنے وطن طواف وداع کرنا مستحب ہے لیکن حجاج کرام شرط انصاف سے کیے کوئی خدا کے گھر سے الوداع کرے اور کس منہ سے الوداع کہے۔ یہاں تو دوسرے قافلوں کو جاتا دیکھ کر دل بھڑاتا ہے۔ خدا سے دعا کریں کہ ہر سال اس سعادت سے نوازے جائیں۔ ہجر کا یہ تصور ہی رلا دینے کے لئے کافی ہے۔ خانہ کعبہ مرکز انوار و تجلیات، نزول ملائکہ کا مقام ولادت گاہ مولائے کائنات، قبور خانوادہ سرکار رسالت، سرچشمہ فیوض برکات سے جدائی کا صدمہ غضب ہے۔ اشک برساتی آنکھوں سے یہ دعا کریں کہ رب کعبہ ہماری حاضری کو قبول فرمائے۔ ہمارے حج کو قبول فرمائے، ہمارے دلوں کو منور کر دے، ہمیں نیک عمل کی توفیق عطا فرمائے، ہمارے دامنوں کو اپنے فضل و کرم سے بھر دے اور یہ دعا پڑھے۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُوْلِكَ وَنَبِيِّكَ وَ
اٰمِنِيْكَ وَحَبِيْبِكَ وَنَجِيْكَ وَخَيْرِكَ مِنْ خَلْقِكَ، اَللّٰهُمَّ

عرفانِ حج

كَمَا بَلَغَ رِسَالَاتِكَ وَجَاهَدَ فِي سَبِيلِكَ وَصَدَعَ بِأَمْرِكَ وَ
أَوْذَى فِي جَنَبِكَ وَعَبَدَكَ حَتَّى آتَاهُ لَيْقِينُ اللَّهُمَّ أَقْلِبْنِي
مُقْلِحًا مُنْجِحًا مُسْتَجَابًا بِأَفْضَلِ مَا يَرْجِعُ بِهِ أَحَدٌ مِنْ وَلَدِكَ مِنْ
الْمَغْفِرَةِ وَالْبَرَكَاتِ وَالرَّحْمَةِ وَالرِّضْوَانِ وَالْعَافِيَةِ.

اے اللہ! خاص الخاص نعمتیں اور رحمتیں نازل فرما محمدؐ پر جو تیرے بندے اور
رسول ہیں اور تیرے نبی ہیں اور تیرے امین اور چاہنے والے اور بڑا انتخاب
ہیں اور تیری مخلوق میں سب سے اچھے ہیں (یہ اس وجہ سے کہ) اے اللہ
انہوں نے جس طرح تیرے پیغامات کو پہنچایا اور تیری راہ میں سخت جدوجہد کی
اور تیرے حکم پر لوگوں کو سمجھایا اور تیری وجہ سے بہت تکلیفیں اٹھائیں اور تیری
بندگی اور اطاعت کرتے رہے یہاں تک کہ انہیں موت آئی۔ اے اللہ مجھے
یہاں سے پوری طرح کامیاب اور بامراد لوٹا، اس حال میں کہ میں ہر بلا سے
محفوظ ہو جاؤں، میری ہر دعا قبول ہو جائے، مجھے اسی طرح لوٹا جس طرح تو
اپنے کسی افضل بندے کو لوٹاتا ہے، معافوں کے ساتھ، برکتوں کے ساتھ،
رحمتوں کے ساتھ اور اپنی رضا مندی اور امن و عافیت کے ساتھ۔

دعائیں

معزز زائرین بیت اللہ و بارگاہ نبوی پروردگارِ عالم اس مقدس سرزمین پر آپ کی دعاؤں، آپ کی مناجاتوں، آپ کے اوراد و وظائف اور خصوصاً تلاوت کلام پاک کو قبول و مقبول فرمائے۔ خانہ خدا اور مسجد نبویؐ وہ مقامات ہیں جہاں قبولیت دعا کرنے والوں کو ڈھونڈتی پھرتی ہے دعا کے لئے اس بات کا خیال رکھیں کہ خلوص نیت ہو، حاجت شرعی ہو، مال میں ملاوٹ نہ ہو، توسل سچا ہو اور دعا مانگتے وقت آنکھ میں آنسو ہوں۔ پُرئم آنکھوں سے مانگی ہوئی دعا اور چہارہ معصومین علیہم السلام کا وسیلہ خالق کائنات کو بہت زیادہ پسند ہے اور پھر خانہ کعبہ ہو یا مسجد نبویؐ۔ خانہ کعبہ میں خلیل خدا حضرت ابراہیمؑ ان کے جد حضرت آدمؑ، جناب حاجرہ، حضرت اسماعیلؑ، سرکار ابوطالب، حضرت خدیجہ الکبریٰؓ، اجداد رسول اللہ، والدہ رسولؐ حضرت آمنہ کے علاوہ، ملتزم و مستحار، رکن یمانی و مقام ابراہیم، میزاب رحمت و حجر اسود، زمزم و صفا و مروہ کا واسطہ دے کر دعا مانگیں۔ مدینہ منورہ میں ان مقدس ہستیوں کا واسطہ دے کر دعا مانگیں جو جنت البقیع میں آرام فرما رہی ہیں معصوم اماموں کے اجڑے ہوئے مزارات کا واسطہ دیں انشاء اللہ آپ کی مراد ضرور پوری ہوگی۔

مجھے نہ اپنے عالم ہونے کا کوئی دعویٰ ہے نہ علم و فضل پر اصرار ہے لیکن یہ شرف کیا میرے لئے کم ہے کہ میں اہلبیتؑ کا ذکر ہوں۔ اب چاہیے کیا تخت ملا تاج ملا۔ مولا کی نوکری بڑے سے بڑے عہدہ سے بڑی ہے اتنا ضرور ہے میرا تعلق مداح اہلبیت کے خانوادہ سے ہے میرے دادا جناب سید ابراہیم نقوی معروف سوز خواں تھے۔ میرے

عرفانِ حج

والد ماجد سید عابد حسین نقوی ہاتف الوری شاعر و سوز خواں ہیں میرے برادر خور و ایک عالم و فاضل شخصیت ہیں۔ حجۃ الاسلام مولانا سید شہنشاہ حسین نقوی طو لعرہ مسجد باب العلم میں امام جماعت ہیں اور قم میں درس خارج تک تعلیم حاصل کی ہے۔ ناچیز ہمیشہ بزرگوں کی محفلوں میں بیٹھا ہے بہت سے درویشوں، فقیروں، ذاکروں، علماء اور خاصانِ خدا سے فیض حاصل کیا ہے ان بزرگوں کی صحبت سے بہت کچھ پایا ہے۔ مولانا سید فاضل علی شاہ موسوی مرحوم جو کہ جامعہ امامیہ کے پرنسپل اور جامع مسجد کھارادر کے خطیب میرے استاد تھے۔ مولانا سید محمد رضا لکھنوی مرحوم روحانی طور پر استاد تھے۔ ہمارے تانا سید مرتضیٰ حسین نقوی المعروف چیرمین صاحب میرے مربی تھے جبکہ مولانا مظہر عباس نقوی میرے محسن ہیں۔ اہل عرفان اور روحانی علوم سے ہمیشہ وابستگی رہی اس وابستگی سے جو کچھ ملا وہ میں نے بلا تامل، بغیر کسی بجل کے لوگوں تک پہنچا دیا اور فیض پہنچایا۔ آج کی دکھی دنیا، مادیت کے حصار میں گھرنے ہوئے لوگ، دنیا کی دلدل میں دھنسے ہوئے اور رنگینیوں میں کھوئے ہوئے ہیں۔ دنیاوی علم، دنیاوی عہدے اور دولت و ثروت نے ان سے اچھے برے کی تمیز چھین لی ہے، انہیں نیک و بد اور خیر و شر کی پہچان نہیں رہی۔ وہ صلہ رحمی کے مفہوم سے نا آشنا ہو چکے ہیں، غریب رشتہ داروں سے ملنا پسند نہیں کرتے۔ ہمسائیوں کے حقوق سے نا بلند ہیں۔ غریبوں، محتاجوں، فقیروں، یتیموں، بیواؤں، مسکینوں، اسیروں اور محروموں کو حقارت کی نظر سے دیکھتے ہیں۔ Status کی بلندی اور دولت کی دوڑ نے ان سے حلال و حرام کی پہچان ختم کر دی ہے اگر کسی عہدے پر ہیں تو اپنے برادر مومن کے لئے نہیں سوچتے اگر کوئی غریب مومن اپنے مسلک کے کسی بڑے افسر کے پاس کسی کام سے جاتا ہے تو وہ افسر اصول و قوانین کا حوالہ دیتا ہے اور اپنی اصول پسندی کا رعب بٹھاتا ہے حالانکہ اگر کوئی بڑی سفارش آجائے تو جی سر اور لیس سر کرتے کرتے زبان تھک جائے گی اور سارے اصول بالائے طاق رکھ کر اس کا کام کر دے گا۔ پھر ایسے تمام لوگ ایک کہانی سناتے ہیں کہ فلاں صاحب کا کام مومن ہونے کی وجہ سے

عرفان حج

کیا تھا۔ انہوں نے میرے ساتھ یہ کیا تو کیا ایسے کسی صاحب کے ساتھ کسی غیر مومن نے کبھی ایسا سلوک نہیں کیا۔ میرا عقیدہ ہے، میرا ایمان ہے، میرا یقین ہے کہ اگر کوئی شخص اپنے برادر مومن کا کام خالصتاً حضرت فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا کی خشنودی کے لئے کرے اور اس کا اجر شہزادی سے طلب کرے تو انشاء اللہ وہ اجر پائے گا۔

پھر وہ شخص جو حسینؑ کے ماننے اور چاہنے والوں سے حسن سلوک روا نہ رکھے وہ بھی آلام و مصائب سے دوچار رہنے کے لئے تیار رہے۔ میرے سامنے بڑے گھروں کے بہت سے مسائل سامنے آئے جس میں زیادہ تر دخل ان کی بے دینی، دین سے دوری اور مال پاک نہ ہونا تھا۔ اس کا مطلب یہ نہیں کہ غریب گھروں میں یہ کہانی نہیں ہے، یہ تمام گھروں کی کہانی ہے ان سے میری گزارش ہے کہ یاد خدا اور ذکر حسینؑ سے کبھی غافل نہ ہونا جب کبھی تنہائی کے لحاظ میسر آئیں تو امام مظلوم کو یاد کر کے ضرور رویا کریں۔ آپ اگر تنہائی میں اپنے مولا کو یاد کریں گے تو مولا بھی آپ کو نہیں بھولیں گے۔ بات کہاں سے کہاں نکل آئی۔ اے زائرین حرم خدا حرم میں بھی اپنے مولا کی یاد سے غافل نہ رہنا کہ آپ کا مظلوم امام حج کی حسرت لے کر، حج کو عمرہ سے بدل کر کر بلا کی طرف روانہ ہو گیا۔ اپنے طواف میں اپنے مظلوم امام کو فراموش نہ کریں جہاں اپنے اجداد، اپنے والدین، اپنے بہن بھائی، اپنے بیوی بچوں، اپنے تمام سسرال والوں، اپنے عزیز واقارب اور دوستوں کی طرف سے طواف کریں وہیں اپنے جد حضرت آدمؑ جو تاریخ کائنات کے پہلے حاجی ہیں، معمار کعبہ حضرت ابراہیمؑ، حضرت اسماعیلؑ اور حضرت ختمی مرتبت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، حضرت فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا، ابوالائمہ حضرت علی علیہ السلام سے لے کر حضرت قائم آل محمد عج اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف تک اور غازی سرکار حضرت عباس علمدار، آپ کی والدہ ماجدہ حضرت ام البنین، سرکار ابوطالب، حضرت خدیجۃ الکبریٰ سلام اللہ علیہا، مجتہدین عظام، مراجع کرام، علماء و ذاکرین، شعرائے ملت، شہدائے ملت جعفریہ اور شہدائے کر بلا کی طرف سے بھی اپنے

عرفان حج

طواف کے ساتھ ان کا طواف بھی کریں۔ آپ اپنی حیثیت کے مطابق یہ تختہ بارگاہِ آئمہ میں پیش کریں گے لیکن جواب میں جو ہدیہ وہ پیش کریں گے اس کا آپ اندازہ بھی نہیں کر سکتے۔ اتنی طویل فہرست سے آپ پریشان نہ ہوں اگر آپ روزانہ اوسطاً تین طواف کرتے ہیں تو روزانہ ایک طواف ان ذواتِ مقدسہ کی طرف سے کریں ایک طواف میں کئی ہستیوں کی نیت کی جاسکتی ہے۔ خانہ خدا میں مختلف مقامات پر مختلف دعائیں قبول ہوتی ہیں ہم اس کا تذکرہ علیحدہ سے کریں گے۔ فی الحال میں ان دعاؤں کے بارے میں آپ سے تاکید کرتا ہوں اور امید رکھتا ہوں کہ خانہ خدا اور بارگاہِ نبویؐ میں ان دعاؤں کو ضرور تلاوت فرمائیں گے اور اپنے مدارج میں اضافہ کریں گے لیکن سب سے پہلے دعائے مشلول جس کی تلاوت کی حقیقی لذت آپ کو خانہ کعبہ ہی میں محسوس ہوگی کہ اس دعا کو میرے آقا و مولا نے خانہ کعبہ میں ہی تعلیم فرمائی تھی۔ لہذا آپ اس لذیذ مناجات کو پوری روح کے ساتھ اپنے بیمار عزیزوں کے لئے تلاوت کریں انشاء اللہ شفا ہوگی۔

دعائے مشلول

سید ابن طاووس علیہ الرحمۃ نے کتاب نہج الدعوات میں حضرت امام حسین علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ حضرت امام حسین علیہ السلام فرماتے ہیں کہ ایک شب میں اپنے پدر بزرگوار علی ابن ابی طالب علیہ السلام کے ہمراہ خانہ کعبہ میں مصروف تھا اور وہ شب بہت تیرہ و تاریک تھی اور سوائے میرے اور میرے پدر بزرگوار کے اور کوئی اس وقت طواف میں نہ تھا بلکہ اکثر خلایق خواب استراحت میں تھی کہ ناگاہ میں نے ایک آواز فریاد کی سنی کہ کوئی شخص با آواز دردناک و جزیں یہ اشعار پڑھ رہا ہے۔

يَا مَنْ يُجِيبُ دُعَاءَ الْمُضْطَرِّ فِي الظُّلَمِ
اے وہ کہ مستجاب کرتا ہے دعاء مضطر کی تاریکی میں

عرفانِ حج

يَا كَاشِفَ الضُّرِّ وَالْبَلَاءِ مَعَ السَّقَمِ
 اے دفع کرنیوالے، ضرر اور بلاؤں اور بیماریوں کے
 قَدْ نَامَ وَلَئِكَ حَوْلَ الْبَيْتِ وَانْتَبَهُوا
 تحقیق کہ سو گئے لوگ گرد کعبے کے اور جاگے
 وَأَنْتَ يَا حَيُّ يَا قَيُّوْمُ لَمْ تَنَمْ
 اور تو اے زندہ اور قائم نہیں سوتا
 هَبْ لِي بِجُودِكَ فَضْلَ الْعَفْوِ عَنْ جُرْمِي
 مجھ کو اپنی رحمت اور احسان کے فضل سے بخش دے
 يَا مَنْ أَشَارَ إِلَيْهِ الْخَلْقُ فِي الْحَرَمِ
 اے وہ کہ خلقت حرم میں اس کی طرف اشارہ کرتی ہے
 إِنْ كَانَ عَفْوُكَ لَا يَسْرُجُوهُ ذُو سَرْفٍ
 اگر غفیر الایمانہ ہو کہ امید رکھیں صاحب اسراف
 فَمَنْ يَجُودُ عَلَى الْعَاصِيْنَ بِالْبَعْمِ
 پس کون مہربانی کرے گا گناہگاروں پر ساتھ نعت کے

حضرت امیر المومنین علیہ السلام نے جناب امام حسن علیہ السلام کو اس کے پاس بھیجا۔
 پس حضرت امام حسین علیہ السلام بموجب ارشاد اس کو اپنے ہمراہ خدمت میں امیر المومنین
 علیہ السلام کی لائے۔ حضرت نے نام دریافت کیا اس نے عرض کیا نام میرا منازل ابن لاحق
 ہے اور میں پہلے اپنی شامتِ نفس سے گناہ بہت زیادہ کیا کرتا تھا اور باپ کمال مہربانی سے
 مجھ کو وعظ و نصیحت کرتا اور عذابِ خدا سے ڈرایا کرتا تھا میں اس کی نصیحت کو نہیں مانتا تھا بلکہ
 اس کو مارا کرتا تھا۔ ایک روز اس نے کچھ روپیہ گھر میں مجھ سے چھپا کر رکھے تھے میں اس

عرفانِ حج

روپیہ کو واہیات خرچ کرنے لے چلا اس نے مجھ کو روکا اور چاہا کہ روپیہ مجھ سے لے لیوے۔ میں نے اس کا ہاتھ مروڑ کر روپیہ اس سے چھین لیا، پس وہ خانہ کعبہ میں آیا اور طواف خانہ کعبہ کیا اور اپنے ہاتھوں کو آسمان کی طرف بلند کر کے میری شکایت خدا سے کی اور دعا کی کہ میرا ایک طرف کا بدن مثل ہو جائے۔

قسم ہے خدا کی ہنوز اس کی دعائے بد میرے حق میں تمام نہ ہوئی تھی کہ میرا بدن مثل ہو گیا اور رہ گیا جس طرح آپ ملاحظہ فرماتے ہیں بعد اس کے میرا باپ اپنے وطن کو چلا گیا۔ جب میرا یہ حال ہوا تو میں نے اپنے باپ سے کمال عذر خواہی کی اور اس سے استدعا کی کہ جس مقام میں تم نے میرے واسطے بد دعا کی ہے اسی مقام پر دعائے خیر کرو کہ بلا مجھ سے دفع ہو۔ میری استدعا کو میرے باپ نے محبت پدری سے قبول کیا لیکن میں اپنے باپ کو دعائے خیر کے لئے اونٹ پر بامید شفا لا رہا تھا کہ ناگاہ راہ میں ایک مرغ نے پرواز کی اور اونٹ بھڑکا، میرا باپ اونٹ پر سے گر کر انتقال کر گیا، اب لوگ طعن و تشنیع کرتے ہیں اور کہتے ہیں الماخوذ بعوق ایبہ باپ کے حقوق کرنے سے بلائے ناگہانی میں گرفتار ہے، لوگوں کا یہ کہنا مجھ پر شاق ہے۔ پس جناب امیر علیہ السلام نے اس دعا کو اس کے لئے لکھا ہے اور ارشاد فرمایا کہ اسی شب اس دعا کو با وضو پڑھ، جب صبح کو میرے پاس آئے تو یہ بلا تجھ سے دفع ہوگی اور اللہ تیری توبہ قبول کرے گا جب صبح ہوئی تو وہ شخص حضرت کی خدمت میں اس طرح حاضر ہوا کہ بالکل تندرست ہاتھ میں حضرت کی لکھی ہوئی دعا اور کہتا جاتا تھا کہ یا حضرت بخدا یہ دعا اسم اعظم ہے اس واسطے کہ شب گزشتہ جب لوگ سو گئے اور مسجد الحرام میں لوگوں کی آمد و رفت کم ہوئی تو میں نے اپنے ہاتھوں کو آسمان کی طرف اٹھا کر کئی مرتبہ اس دعا کو پڑھا اور بعد پڑھنے کے سو گیا۔ پس خواب میں جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھا کہ وہ جناب اپنے دست مبارک سے میرے بدن کو ملتے ہیں اور فرماتے ہیں ”محافظة کراس اسم اعظم خدا کی۔“ پس ناگاہ بیدار ہوا تو دیکھا میں نے کہ سب بلائیں اور

عرفانِ حج

عارضے دفع ہو گئے ”خدا تم کو جزائے خیر دے یا امیر المومنین“ اسی وجہ سے اس دعا کو دعائے مشغول کہتے ہیں۔

امام حسین علیہ السلام نے فرمایا کہ اس دعا میں اسمِ اعظم ہے اور پڑھنا اس دعا کا باعث اجابت دعا اور برطرف ہونے غم و الم و کوفت کا ہے اور اس دعا کے پڑھنے والے کا قرض ادا ہو جائے اور فقر مبدل بہ غنا ہوئے اور گناہ اس کے بخش دیئے جائیں اور عیب اس کے پوشیدہ ہوں اور باعثِ ایمنی کا ہے شر شیطان اور سلطان ہے۔ اور اگر پڑھے مطیعِ خدا اس دعا کو پہاڑ پر تو پہاڑ اپنی جگہ سے ہٹ جائے اور اگر مردے پر پڑھے تو خدا اس دعا کی برکت سے اس کو زندہ کر دے اگر پانی پر پڑھے تو پانی جم جائے، حضرت امام حسین علیہ السلام فرماتے ہیں کہ اس دعا کے فائدے کن کن مجھے اس قدر خوشی حاصل ہوئی کہ اس بیمار کے اچھے ہونے کی بھی اتنی خوشی نہ ہوئی تھی اس لئے کہ اس سے پہلے میں نے اپنے پدر بزرگوار حضرت علی ابن ابی طالب علیہ السلام سے اسی دعا کو سنا تھا اور حضرت نے فرمایا کہ اس دعا کو با طہارت پڑھا کرے۔ بدون طہارت نہ پڑھنا چاہئے۔ دعائے مشغول یہ ہے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۝

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ بِاسْمِكَ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ یَا
ذَ الْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ یَا هُوَ یَا مَنْ لَا
یَعْلَمُ مَا هُوَ وَلَا کَیْفَ هُوَ وَلَا اَیْنَ هُوَ وَلَا حَیْثُ هُوَ اِلَّا هُوَ یَا
ذَ الْمُلْکِ وَالْمَلٰئِکُوْتِ یَا ذَا الْعِزَّةِ وَالْجَبَرُوْتِ یَا مَلِکُ یَا قُدُّوْسُ
یَا سَلَامُ یَا مُوْمِنُ یَا مُهَسِّمُنُ یَا عَزِیْزُ یَا جَبَّارُ یَا مُتَكَبِّرُ یَا خَالِقُ یَا
بَارِئُ یَا مُصَوِّرُ یَا مُفِیْدُ یَا مُدَبِّرُ یَا شَدِیْدُ یَا مُبْدِئُ یَا مُعِیْدُ یَا مُمِیْدُ
یَا وَدُوْدُ یَا مَحْمُوْدُ یَا مَعْبُوْدُ یَا بَعِیْدُ یَا قَرِیْبُ یَا مُجِیْبُ یَا رَقِیْبُ
یَا حَسِیْبُ یَا بَدِیْعُ یَا رَفِیْعُ یَا مَنِیْعُ یَا سَمِیْعُ یَا عَلِیْمُ یَا حَکِیْمُ یَا

عرفان حج

كَرِيمُ يَا حَلِيمُ يَا قَدِيمُ يَا عَلِيُّ يَا عَظِيمُ يَا حَنَّانُ يَا مَنَّانُ يَا دَيَّانُ يَا
 مُسْتَعَانَ يَا جَلِيلُ يَا جَمِيلُ يَا وَكِيلُ يَا كَفِيلُ يَا مُقِيلُ يَا مُبِيلُ يَا
 دَلِيلُ يَا نَبِيلُ يَا هَادِيُ يَا بَادِيُ يَا أَوَّلُ يَا آخِرُ يَا ظَاهِرُ يَا بَاطِنُ يَا
 قَائِمُ يَا ذَائِمُ يَا عَالِمُ يَا حَاكِمُ يَا قَاضِيُ يَا عَادِلُ يَا فَاصِلُ يَا وَاصِلُ
 يَا طَاهِرُ يَا مُطَهِّرُ يَا قَادِرُ يَا مُقْتَدِرُ يَا كَبِيرُ يَا مُكَبِّرُ يَا وَاحِدُ
 يَا أَحَدُ يَا صَمَدُ يَا مَنْ لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُولَدْ وَلَمْ يَكُنْ لَهُ كُفُوًا أَحَدُ
 وَلَمْ يَكُنْ لَهُ صَاحِبَةٌ وَلَا كَانَ مَعَهُ وَزِيرٌ وَلَا اتَّخَذَ مَعَهُ مُشِيرٌ
 وَلَا اخْتِاجَ إِلَى ظَهِيرٍ وَلَا كَانَ مَعَهُ مِنَ اللَّهِ غَيْرُهُ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ
 فَتَعَالَيْتَ عَمَّا يَقُولُ الظَّالِمُونَ عُلُوهَا كَبِيرًا يَا عَلِيُّ يَا شَامِخُ يَا
 بَادِخُ يَا فَتَّاحُ يَا نَفَّاحُ يَا مُرْتَاحُ يَا مُفَرِّجُ يَا نَاصِرُ يَا مُنْتَصِرُ يَا
 مُدْرِكُ يَا مُهْلِكُ يَا مُنْتَقِمُ يَا بَاعِثُ يَا وَارِثُ يَا أَوَّلُ يَا آخِرُ
 يَا طَالِبُ يَا غَالِبُ يَا مَنْ لَا يَقُوتهُ هَارِبُ يَا تَوَّابُ يَا أَوَّابُ يَا
 وَهَّابُ يَا مُسَبِّبُ الْأَسْبَابِ يَا مُفْتِخُ الْأَبْوَابِ يَا مَنْ حَيْثُ مَادَعَى
 أَجَابَ يَا طَهُورُ يَا شَكُورُ يَا عَفُورُ يَا غَفُورُ يَا نُورُ النُّورِ يَا مُدَبِّرُ
 الْأُمُورِ يَا لَطِيفُ يَا خَبِيرُ يَا مُجِيرُ يَا مُبِيرُ يَا مُبِيرُ يَا نَصِيرُ يَا بَصِيرُ
 يَا ظَهِيرُ يَا كَبِيرُ يَا وَثَرُ يَا فَرْدُ يَا أَبَدُ يَا سَنَدُ يَا صَمَدُ يَا كَافِيُ
 يَا شَافِيُ يَا وَافِيُ يَا مُعَافِيُ يَا مُحْسِنُ يَا مُجْمِلُ يَا مُنْعِمُ يَا مُفْضِلُ
 يَا مُفْضِلُ يَا مُتَكَرِّمُ يَا مُتَقَرِّدُ يَا مَنْ عَلَا فَفَقِهَرُ يَا مَنْ مَلَكَ فَقَدْ
 رَبَا مَنْ بَطَنَ فَخَبِرَ يَا مَنْ عُبِدَ فَشَكَرَ يَا مَنْ عُصِيَ فَغَفَرَ
 وَسَتَرَ يَا مَنْ لَا تَحْوِيهِ الْفِكْرُ وَلَا يَدْرِكُهُ بَصَرٌ وَلَا يَخْفَى عَلَيْهِ أ
 نَرِيَا رَازِقَ الْبَشَرِ يَا مُقَدِّرَ كُلِّ قَدَرٍ يَا عَالِي الْمَكَانِ يَا شَدِيدَ

عرفانِ حج

الْأَرْكَانِ يَا مُبْدِلَ الزَّمَانِ يَا قَابِلَ الْقُرْبَانِ يَا ذَا الْمَنِّ وَالْإِحْسَانِ يَا
 ذَا الْعِزَّةِ وَالسُّلْطَانِ يَا رَحِيمُ يَا رَحْمَنُ يَا مَنْ هُوَ كُلُّ يَوْمٍ هُوَ فِي
 شَأْنٍ يَا مَنْ لَا يَشْفَعُ لَهُ شَاءٌ عَنْ شَأْنٍ يَا عَظِيمُ الشَّانِ يَا مَنْ هُوَ بِكُلِّ
 مَكَانٍ يَا سَامِعَ الْأَصْوَاتِ يَا مُجِيبَ الدَّعَوَاتِ يَا مُنْجِحَ الطُّلُبَاتِ
 يَا قَاضِيَ الْحَاجَاتِ يَا مُنْزِلَ الْبَرَكَاتِ يَا رَاحِمَ الْعَبَرَاتِ يَا مُقِيلَ
 الْعَثَرَاتِ يَا كَاشِفَ الْكُرْبَاتِ يَا وَلِيَّ الْحَسَنَاتِ يَا رَافِعَ
 الدَّرَجَاتِ يَا مُعْطِيَ السُّؤْلَاتِ يَا مُحْيِيَ الْأَمْوَاتِ يَا جَامِعَ
 الشَّتَاتِ يَا مُظْلِعًا عَلَى النَّيَّاتِ يَا رَادَّ مَاقَدَفَاتٍ يَا مَنْ لَا تُضْجِرُهُ
 الْمَسْئَلَاتُ وَلَا تَغْشَاهُ الظُّلُمَاتُ يَا نُورَ الْأَرْضِ وَالسَّمَوَاتِ يَا
 سَابِغَ النَّعَمِ يَا دَافِعَ النَّقَمِ يَا بَارِئَ النَّسَمِ يَا جَامِعَ الْأُمَمِ يَا شَافِيَ
 السَّقَمِ يَا خَالِقَ النُّورِ وَالظُّلَمِ يَا ذَا الْجُودِ وَالْكَرَمِ يَا مَنْ لَا يَطْأُ
 عَرْشَهُ قَدَمٌ يَا أَجُودَ الْأَجُودِينَ يَا أَكْرَمَ الْأَكْرَمِينَ يَا أَسْمَعَ
 السَّامِعِينَ يَا أَبْصَرَ النََّاظِرِينَ يَا جَارَ الْمُسْتَجِيرِينَ يَا أَمَانَ
 الْخَائِفِينَ يَا ظَهَرَ الْأَلْجِينَ يَا وَلِيَّ الْمُؤْمِنِينَ يَا غِيَاثَ
 الْمُسْتَغِيثِينَ يَا غَايَةَ الطَّالِبِينَ يَا صَاحِبَ كُلِّ غَرِيبٍ يَا
 مُؤْنِسَ كُلِّ وَحِيدٍ يَا مُلْجَأَ كُلِّ طَرِيدٍ يَا مَأْوَى كُلِّ شَرِيدٍ يَا حَافِظَ
 كُلِّ ضَالٍّ يَا رَاحِمَ الشَّيْخِ الْكَبِيرِ يَا رَازِقَ الطِّفْلِ الصَّغِيرِ يَا
 جَابِرَ الْعَظَمِ الْكَسِيرِ يَا فَاكَّ كُلِّ أَسِيرٍ يَا مُغْنِيَ الْبَائِسِ
 الْفَقِيرِ يَا عِصْمَةَ الْخَائِفِ الْمُسْتَجِيرِ يَا مَنْ لَهُ التَّدْبِيرُ
 وَالتَّقْدِيرُ يَا مَنْ الْعَسِيرُ عَلَيْهِ سَهْلٌ يُسِيرُ يَا مَنْ لَا يَحْتَاجُ إِلَى
 تَفْسِيرٍ يَا مَنْ هُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ يَا مَنْ هُوَ بِكُلِّ شَيْءٍ خَبِيرٌ

عرفانِ حج

يَا مَنْ هُوَ بِكُلِّ شَيْءٍ بِصِيرٌ يَا مُرْسِلَ الرِّيحِ يَا فَالِقَ الْإِصْبَاحِ يَا
بَاعِثَ الْأَرْوَاحِ يَا ذَا الْجُودِ وَالسَّمَاحِ يَا مَنْ بِيَدِهِ كُلُّ مِفْتَاحٍ يَا
سَامِعَ كُلِّ صَوْتٍ يَا سَابِقَ كُلِّ قُوَّةٍ يَا مُحْيِيَ كُلِّ نَفْسٍ بَعْدَ
الْمَوْتِ يَا عُدَّتِي فِي شِدَّتِي يَا حَافِظِي فِي غُرْبَتِي يَا مُوَسِّئِي
فِي وَحْدَتِي يَا وَلِيَّيَّ فِي بَعْمَتِي يَا كَهْفِي حِينَ تَعْيِينِي
الْمَذَاهِبِ وَتُسَلِّمُنِي الْأَقَارِبِ وَيَخَذُ لِي كُلَّ صَاحِبٍ يَا عِمَادَ
مَنْ لَا عِمَادَ لَهُ يَا سَدَّ مَنْ لَا سَدَّ لَهُ يَا ذُخْرَ مَنْ لَا ذُخْرَ لَهُ يَا
حِرْزَ مَنْ لَا حِرْزَ لَهُ يَا كَهْفَ مَنْ لَا كَهْفَ لَهُ يَا كَنْزَ مَنْ لَا
كَنْزَ لَهُ يَا رُكْنَ مَنْ لَا رُكْنَ لَهُ يَا غِيَاثَ مَنْ لَا غِيَاثَ لَهُ يَا جَارَ مَنْ
لَا جَارَ لَهُ يَا جَارِيَ اللَّصِيقِ يَا رُكْنِي الْوَلِيْقِي يَا إِلَهِي بِالْتَّحْقِيقِ يَا
رَبَّ السَّيِّئِ الْعَيْقِي يَا شَفِيقِي يَا رَفِيقِي فَكُنِّي مِنْ حَلَقِ الْمَضِيقِ
وَأَصْرِفْ عَنِّي كُلَّ هَمٍّ وَغَمٍّ وَضِيقٍ وَاكْفِنِي شَرَّ مَا لَا أُطِيقُ وَ
اعِنِّي عَلَى مَا أُطِيقُ يَا رَاذِلَ يُوسُفَ عَلَى يَغْفُوبَ يَا كَاشِفَ ضُرِّ
يُوبَ يَا غَافِرَ ذَنْبِ دَاوُدَ يَا رَافِعَ عِيسَى ابْنَ مَرْيَمَ وَمُنْجِيَهُ مِنْ
أَيْدِي الْيَهُودِ يَا مُجِيبَ نِدَاءِ يُوسُفَ فِي الظُّلُمَاتِ يَا مُصْطَفِي
مُوسَى بِالْكَلِمَاتِ يَا مَنْ غَفَرَ لَأَدَمَ خَطِيئَتَهُ وَرَفَعَ آدِرِيسَ مَكَانًا
عَلِيًّا بِرَحْمَتِهِ يَا مَنْ نَجَّى نُوحًا مِنَ الْغَرَقِ يَا مَنْ أَهْلَكَ عَادًا
الْأُولَى وَتَمُودَ فَمَا أَبْقَى وَقَوْمَ نُوحٍ مِنْ قَبْلِ أَنَّهُمْ كَانُوا أَظْلَمَ وَ
أَطْفَى وَالْمُوتِفِكَةَ أَهْوَى يَا مَنْ دَمَّرَ عَلَى قَوْمٍ لُوطٌ وَدَمَدَمَ
عَلَى قَوْمٍ شُعَيْبٍ يَا مَنْ اتَّخَذَ مُوسَى كَلِيمًا وَاتَّخَذَ مُحَمَّدًا
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَعَلَيْهِمْ أَجْمَعِينَ حَبِيبًا يَا مُوْتِي لِقَمَانَ

عرفان حج

الْحِكْمَةُ وَالْوَاهِبُ لِسَلِيمَانَ مُلْكًا لَا يَنْبَغِي لِأَحَدٍ مِنْ بَعْدِهِ يَا
 مَنْ نَصَرَ ذَا الْقُرْنَيْنِ عَلَى الْمُلُوكِ الْجَبَّارَةِ يَا مَنْ أَعْطَى
 الْخَضِرَا الْحَيَاةَ وَرَدَّ لِيُوشَعَ ابْنِ نُونِ الشَّمْسِ بَعْدَ غُرُوبِهَا يَا مَنْ
 رَبَّطَ عَلَى قَلْبِ أُمِّ مُوسَى وَ أَحْصَنَ فَرْجَ مَرْيَمَ ابْنَتِ عِمْرَانَ يَا
 مَنْ حَصَّنَ يَحْيَى ابْنَ زَكَرِيَّا مِنَ الذَّنْبِ وَ سَكَّنَ عَنْ مُوسَى
 الْقَضَبَ يَا مَنْ بَشَّرَ زَكَرِيَّا بِيَحْيَى يَا مَنْ فَدَى إِسْمَاعِيلَ مِنَ الذَّبْحِ
 بِذَبْحٍ عَظِيمٍ يَا مَنْ قَبِلَ قُرْبَانَ هَابِيلَ وَجَعَلَ اللَّعْنَةَ عَلَى قَابِيلَ يَا
 هَارِمَ الْأَحْزَابِ لِمُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ صَلَّى عَلَى مُحَمَّدٍ
 وَآلِ مُحَمَّدٍ وَ عَلَى جَمِيعِ الْأَنْبِيَاءِ وَالْمُرْسَلِينَ وَ مَلَائِكَتِكَ
 الْمُقَرَّبِينَ وَ أَهْلِ طَاعَتِكَ أَجْمَعِينَ وَ اسْتَلَكَ بِكُلِّ مَسْئَلَةٍ
 سَأَلَكَ بِهَا أَحَدٌ مِمَّنْ رَضِيتَ عَنْهُ فَحَتَمْتَ لَهُ عَلَى الْإِجَابَةِ
 يَا اللَّهُ يَا اللَّهُ يَا اللَّهُ يَا رَحْمَنُ يَا رَحْمَنُ يَا رَحِيمُ يَا
 رَحِيمُ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ يَا ذَا الْجَلَالِ
 وَالْإِكْرَامِ بِهْ بِهْ بِهْ بِهْ بِهْ بِهْ اسْتَلَكَ بِكُلِّ اسْمٍ سَمِيتَ بِهِ
 نَفْسَكَ أَوْ أَنْزَلْتَهُ فِي شَيْءٍ مِنْ كُتُبِكَ أَوْ اسْتَأْثَرْتَ بِهِ فِي
 عِلْمِ الْغَيْبِ عِنْدَكَ وَبِمَعَا قَدِ الْعِزِّ مِنْ عَرْشِكَ وَبِمُنْتَهَى
 الرَّحْمَةِ مِنْ كِتَابِكَ وَبِمَا لَوْ أَنَّ مَا فِي الْأَرْضِ مِنْ شَجَرَةٍ أَقْلَامَ
 وَ الْبَحْرِ يَمْدُهُ مِنْ بَعْدِهِ سَبْعَةُ أَبْحُرٍ مَا نَفَدَتْ كَلِمَاتُ اللَّهِ إِنَّ اللَّهَ
 عَزِيزٌ حَكِيمٌ وَ اسْتَلَكَ بِأَسْمَائِكَ الْحُسْنَى الَّتِي نَعَتْهَا فِي
 كِتَابِكَ فَقُلْتُ وَلِلَّهِ الْأَسْمَاءُ الْحُسْنَى فَادْعُوهُ بِهَا وَ قُلْتُ
 ادْعُونِي أَسْتَجِبْ لَكُمْ وَ قُلْتُ وَ إِنِ اسْتَلَكَ عِبَادِي عَنِّي فَإِنِّي

عرفانِ حج

قَرِيبٌ أَجِيبُ دَعْوَةِ الدَّاعِ إِذَا دَعَا وَ قُلْتَ يَا عِبَادِيَ الَّذِينَ
 اسْرَفُوا عَلَىٰ أَنفُسِهِمْ لَا تَقْنَطُوا مِن رَّحْمَةِ اللَّهِ إِنَّ اللَّهَ يَغْفِرُ
 الذُّنُوبَ جَمِيعًا إِنَّهُ هُوَ الْغَفُورُ الرَّحِيمُ وَ أَنَا أَسْأَلُكَ يَا إِلَهِي وَ
 أَدْعُوكَ يَا رَبِّ وَ أَرْجُوكَ يَا سَيِّدِي وَ أَطْمَعُ فِي إِجَابَتِي يَا
 مَوْلَايَ كَمَا وَعَدْتَ نَبِيَّ وَ قَدْ دَعَوْتُكَ كَمَا أَمَرْتَنِي فَأَفْعَلْ بِي مَا
 أَنْتَ أَهْلُهُ يَا كَرِيمُ وَ الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ وَ صَلَّى اللَّهُ عَلَى
 مُحَمَّدٍ وَ آلِهِ أَجْمَعِينَ ۝

شروع کرتا ہوں میں اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان اور رحیم ہے

اے پروردگار میں تیرے ہی نام پر تجھ سے بھیک مانگتا ہوں اس خدا کے نام
 سے ابتدا کرتا ہوں جو آخرت میں ترس کھانے والا اور دنیا میں رحیم ہے اے
 جلال و بزرگی والے اے ہمیشہ زندہ رہنے والے اور اے قائم اور نظام کائنات
 کو قائم رکھنے والے تیرے سوا کوئی دوسرا خدا نہیں اے وہ اللہ اے وہ خدا اے
 وہ ذات کہ کوئی (اور) نہیں جانتا کہ وہ کیا ہے کیونکر ہے اور کہاں ہے اور کس
 طرح ہے بس وہ خود ہی عالم ہے اے ملک و سلطنت والے اے عالم بالا کے
 حاکم اے عزت والے اے اقتدار والے اے مالک اے پاکیزہ اے (بہم)
 سلامتی اے امن دینے والے اے پاسبان اے عزت و مرتبہ والے اے
 زبردست اے بزرگی والے اے پیدا کرنے والے اے موجود کرنے والے
 اے صورت گری کرنے والے اے فائدہ پہنچانے والے اے تدبیر کرنے
 والے اے سخت گیر اے ابتدا کرنے والے اے پلٹانے والے اے ہلاک
 کرنے والے اے محبت کرنے والے اے حمد کے مرکز اے معبود اے ظاہر
 اے دور رہنے والے (بندہ سے) اے قریب رہنے والے اے دعاؤں کے

عرفانِ حج

قبول کرنے والے اے نگہبانی کرنے والے اے کافی اے ایجاد کرنے والے
 اے بلند و برتر اے حملوں سے محفوظ اے سننے والے اے جاننے والے اے
 حکمت والے اے کرم والے اے حلم والے اے ہمیشہ رہنے والے اے برتر و
 بالا اے عظمت والے اے ترس کھانے والے اے احسان کرنے والے اے
 جزا دینے والے اے مدد کے لئے پکارنے والے اے جلالت والے اے
 جمال والے اے کارساز اے مدد کرنے والے اے سنبھالنے والے اے عطا
 کرنے والے اے فضل والے اے راہنما اے راہبر اے خالق اے سب سے
 پہلے اے سب کے بعد اے سب کے بعد رہنے والے اے ظاہر اے مخفی اے
 قائم اے ہمیشہ رہنے والے اے جاننے والے اے حکم کرنے والے اے
 فیصلہ کرنے والے اے انصاف کرنے والے اے جدا کرنے والے اے
 ملانے والے اے پاک اے پاک کرنے والے اے صاحب قدرت اے
 صاحب اختیار اے بزرگ اے بزرگی والے اے تہا اے یکتا اے سردار نافذ
 الارادہ والے وہ جو کسی کا باپ نہیں اور نہ وہ کسی سے پیدا ہوا ہے اور نہ کوئی اس کا
 ہمسر ہے اور نہ کوئی اس کی زوجہ ہے اور نہ بیٹا اور نہ کوئی اس کا وزیر اور نہ اس
 نے اپنا کسی کو مشیر بنایا ہے اور نہ وہ محتاج ہے کسی پشت پناہ کی طرف اور نہ اس
 کے سوا کوئی دوسرا خدا تیرے سوا کوئی دوسرا خدا نہیں تیری ذات (ان اقوال
 سے) جو ظالمین کہتے ہیں بلند و برتر ہے اے بلند اے برتر اے بہت دینے
 والے اے کھولنے والے اے ہواؤں کے چلانے والے اے راحتوں کے
 دینے والے اے غموں کے دور کرنے والے اے مدد کرنے والے اے مدد
 دینے والے (مظلوم کیلئے) اے پانے والے اے ہلاک کرنے والے اے
 انتقام لینے والے اے مردوں کو اٹھانے والے اے وارث اے سب سے پہلے

عرفانِ حج

اے سب کے بعد رہنے والے اے طلب کرنے والے اے سب پر غالب
 اے وہ ذات جس کی گرفت سے بھاگنے والا بھاگ نہیں سکتا اے بار بار پلٹنے
 والے اے توبہ قبول کرنے والے اے بہت عطا کرنے والے اے ذریعوں
 کے مہیا کرنے والے اے بند دروازوں کے کھولنے والے اے وہ کہ جس
 طرح بھی پکارا جائے دعا قبول کرتا ہے اے پاکوں کے پاک اے شکرگزاروں
 کے بدلہ دینے والے اے بخشنے والے اے نوروں کے نور دینے والے اے
 کاموں کے درست کرنے والے اے لطف و کرم کرنے والے اے خبر رکھنے
 والے اے پناہ دینے والے اے ہلاک کرنے والے اے روشنی دینے والے
 اے مددگار اے پناہ دینے والے اے معین و محافظ اے بزرگ اے یگانہ اے بے مثل اے
 ہمیشہ رہنے والے اے پناہ اے بے نیاز اے کفایت کرنے والے اے
 شفا دینے والے اے وفا کرنے والے اے درگزر کرنے والے اے اچھائی
 کرنے والے اے نیکی کرنے والے اے نعمت دینے والے اے فضیلت
 دینے والے اے فضل کرنے والے اے صاحب بزرگی و کرامت اے یگانہ
 اے وہ کہ جو بلند ہو کے غالب رہا اے وہ کہ جو مالک ہو کے صاحب قدرت
 رہا اے وہ کہ جو کہ پوشیدہ ہو کر باخبر رہا اے وہ کہ جس کی پرستش کی گئی اور اس نے
 جزا دی اے وہ کہ جس نے اپنی نافرمانی پر بھی بخشا اور پردہ پوشی کی اور اے وہ
 کہ جس کو انسانی فکریں گھیر نہیں سکتیں اور آنکھ دیکھ نہیں سکتی اور نہ کوئی چیز اس
 سے پوشیدہ ہے اے انسانوں کو رزق دینے والے اے قسمتوں کے تقدیر کرنے
 والے اے بلند جگہ والے اے مضبوط رکھنے والے اے زمانہ کے بدلنے
 والے اے قربانیوں کے قبول کرنے والے اے نیکی اور احسان کرنے والے
 اے عزت و غلبہ اور حکومت والے اے رحم کرنے والے اے سب سے زیادہ

عرفانِ حج

ترس کرنے والے اے بڑی شان والے اے وہ کہ ہر روز جس کی نئی شان ہے
 اے وہ کہ جسے ایک امر دوسرے امر سے نہیں روکتا اے بزرگ مرتبہ والے
 اے وہ کہ جو ہر جگہ ہے اے آوازوں کے سننے والے اے دعاؤں کے قبول
 کرنے والے اے مرادوں کے پورا کرنے والے اے حاجتوں کے بر لانے
 والے اے برکتوں کے نازل کرنے والے اے آنسوؤں پر رحم کرنے والے
 اے لغزشوں میں دستگیری کرنے والے اے غموں کے دور کرنے والے اے
 نیکیوں کے والی اے رتہوں کے بڑھانے والے اے سوالوں کے عطا کرنے
 والے اے مردوں کے زندہ کرنے والے اے مچھڑے ہوؤں کو ملانے والے
 اے نیتوں سے واقف اے کھوئی ہوئی چیزوں کے پلانے والے اے وہ کہ
 جس پر آوازیں (ملی ہوئی فریادیں) مشتہ نہیں ہوتیں اے وہ کہ سوالوں کی
 کثرت سے دل تنگ نہیں ہوتا اور جسے تاریکیاں نہیں چھپاتیں اے روشنی
 زمین اور آسمانوں کی اے نعمتوں کے کامل کرنے والے اے بلاؤں کے مٹانے
 والے اے جانداروں کے پیدا کرنے والے اے امتوں کے اکٹھا کرنے
 والے اے بیماریوں سے شفا دینے والے اے اجالے اور اندھیرے پیدا
 کرنے والے اے جو دو کرم والے اے وہ جس کے عرش کو کسی کے پاؤں نے
 نہیں کچلا اے جوادوں میں سب سے زیادہ جوادے کرم کرنے والوں میں
 سب سے زیادہ کرم کرنے والے اے سننے والوں میں سب سے زیادہ سننے
 والے اے دیکھنے والوں میں سب سے زیادہ دیکھنے والے اے پناہ ڈھونڈھنے
 والوں کی جائے پناہ اے ڈرنے والوں کے لئے امان اے پناہ چاہنے والوں
 کی پشت پناہ اے ایمان والوں کے دوست اور مددگار اے فریاد کرنے والوں
 کے فریادرس اے حاجتمندوں کی (انتہا) مراد اے ہر مسافر کے ساتھی اے ہر

عرفان حج

تہا کے ہمدم اور مونس اے ہر در بدر پھرنے والے کی جائے پناہ اے ہر
 کھدیرے ہوئے شخص کے بچا اے کھوئی ہوئی چیز کی حفاظت کرنے والے اے
 بوڑھوں پر ترس کھانے والے اے چھوٹے بچوں کو رزق دینے والے اے ٹوٹی
 ہوئی ہڈی کے جوڑنے والے اے ہر قیدی کے چھوڑنے والے اے پریشان
 حال محتاج کو مالدار بنانے والے اے خوفزدہ پناہ چاہنے والے کے بچاؤ اے وہ
 ذات کہ اسی کے لئے تدبیر اور تقدیر ہے اے وہ کہ جس پر دشواریاں سہل اور
 آسان ہیں اے وہ کہ جسے اپنے لئے توضیح و تفسیر کی ضرورت نہیں اے وہ کہ جو
 ہر چیز پر قادر ہے اے وہ کہ جو ہر چیز کی خبر رکھتا ہے اے وہ کہ جو ہر چیز کو جانتا
 اور دیکھتا ہے اے ہواؤں کے چلانے والے اے صبح کی پوکے پھاڑنے والے
 اے روح ملائکہ کے بھیجنے والے اے جود و سخاوت والے اے وہ کہ جس کے
 ہاتھ میں ہر چیز کی کنجی ہے اے ہر صدا کے سننے والے اے ہر گزرے ہوئے
 سے پہلے اے موت کے بعد ہر جاندار کو زندہ کرنے والے اے میری نیتوں
 میں میری پناہ اے عالم مسافرت میں میری حفاظت کرنے والے اے میرے
 رفیق تنہائی اے میرے ولی نعمت اے میرے بچا (اس وقت) جب میری سب
 راہیں بند ہو جائیں اور راستے مجھے تھکا ڈالیں اے میرے ملائی جبکہ میرے
 رشتہ دار میرا ساتھ چھوڑ دیں اور ساتھی مجھے بے بد چھوڑ دیں اے اس کی نکیہ
 گاہ جس کا کوئی نکیہ گاہ نہیں اے اس کے بھروسے جس کا کوئی بھروسہ نہیں اے
 اس کے سرمائے جس کا کوئی سرمایہ نہیں اے اس کی امان جس کی کوئی امان نہیں
 اے اس کی جائے پناہ جس کی کوئی جائے پناہ نہیں اے اس شخص کے خزانے
 جس کا کوئی خزانہ نہیں اے اس کی پشت پناہ جس کی کوئی پشت پناہ نہیں اے
 اس شخص کے فریادرس جس کا کوئی فریادرس نہیں اے اس کے ہمسایہ جس کا کوئی

عرفانِ حج

ہمسایہ نہیں اے میرے ہمسایہ جو مجھ سے ہر وقت متصل ہے اے میرے مضبوط موقوف رکن جس کا اعتقاد (اے میرے خدائے حقیقی و تحقیقی اے کعبہ کے مالک اے مہربانی کرنے والے (نرمی کرنے والے) اے ساتھ رہنے والے مجھے (زمانے کے پھندوں سے رہا فرما اور مجھ سے رنج و غم اور تنگی اور پریشانی کو پھیر دے (دور کر) اے اللہ جن بلاؤں کا تحمل نہیں ان کے شر سے محفوظ رکھ اور جن کے برداشت کرنے کی طاقت رکھتا ہوں اس میں میری مدد کر اے یوسف کو یعقوب کے پاس پلٹانے والے اے ایوب کی بیماریوں اور سختیوں کو دور کرنے والے اے داؤد کی لغزش کو بخشنے والے اے عیسیٰ کو آسمان پر چڑھانے والے اور یہودیوں کے ہاتھ سے انہیں نجات دینے والے اے یونسؑ کی فریاد تاریکی (بحر و شکم مافی) میں سننے والے اے موسیٰؑ کو اپنے کلام سے مخاطب کر کے منتخب کرنے والے اے وہ کہ جس نے آدمؑ کے ترکِ اولیٰ کو بخشا اور ادریسؑ کو مقامِ بلند پر اپنی رحمت سے اٹھالیا اے وہ کہ جس نے نوحؑ کو ڈوبنے سے بچایا اے وہ کہ جس نے عادِ اولیٰ اور ثمود کو بالکل ہلاک کر دیا اور ان کے قبل قومِ نوحؑ کو جو بڑی ظالم اور سرکش تھی اور اجڑی ہوئی مہلک بستیوں کو مسمار کر دیا اے وہ کہ جس نے قومِ لوط کو ہلاک کر دیا اور قومِ شعیب پر اپنا غضب نازل فرمایا اے وہ ذات جس نے ابراہیمؑ کو اپنا خلیل بنایا اے وہ کہ جس نے موسیٰؑ کو اپنا کلیم بنایا اے وہ کہ جس نے محمد مصطفیٰؐ کو ان پر اور ان کی آل پر خدا کی صلوة اور رحمت ہو اپنا حبیب بنایا، اے لقمان کو حکمت عطا کرنے والے اے سلیمان کو وہ ملک دینے والے جو ان کے بعد کسی کو نہ پہنچے اے جابر بادشاہوں کے خلاف ذوالقرنین کی مدد کرنے والے اے وہ کہ جس نے خضرؑ کو حیات جاوید عطا کی اور یوشعؑ بن نون کے لئے آفتاب کی روشنی

عرفانِ حج

کاروان آل یسین (کراچی)

حج کے احکامات کو سمجھانے اور اس کی تفصیلات سے روشناس کرانے کے لئے کاروان آل یسین کی سعی، دلجمعی اور لگن قابل ذکر ہے پھر قافلے کے روح رواں عابد بھائی ایک انتہائی ملنسار، خوش اخلاق، بردبار اور منکسر المزاج شخص ہیں جو ہر وقت زائرین و حجاج کرام کی دلجوئی اور خدمت میں لگے رہتے ہیں۔
کاروان کے کوائف درج ذیل ہیں۔

کاروان کا نام : کاروان آل یسین

کاروان کا پتہ : شاخ نمبر 1 مسجد امام بارگاہ محمدی ڈیرہ نزد نیشنل بینک بلیر سٹی

فون نمبر : 4405027-4503716 موبائل نمبر : 0333-2106403

قافلہ سالار کا اسم گرامی : عابد بھائی

قافلے کی شرعی رہنمائی کرنے والے علمائے کرام : جید علمائے کرام کی زیر نگرانی

قافلے کے مستقل کارکنان : مختلف خادین حج

کاروان پرائیویٹ اسکیم یا سرکاری اسکیم پر مشتمل ہے؟ : سرکاری اسکیم

عرفان حج

[illegible]

عرفانِ حق

دیگرے) سیاہی ہو جائیں جب بھی خدا کے کلمات تمام نہ ہوں یقیناً اللہ بڑا عزت و حکمت والا ہے اور میں تجھ سے اے خدا اسمائے حسنیٰ کے وسیلے کے ساتھ دست سوال بڑھاتا ہوں جس کی توصیف تو نے اپنی کتاب میں کی ہے اور تو نے کہا کہ خدا کے لئے اسماء حسنیٰ ہیں (اے بندو) ان کے واسطے سے خدا کو پکارو اور تو نے یہ بھی فرمایا ہے مجھ سے دعا کرو میں قبول کروں گا اور تو نے یہ بھی فرمایا ہے کہ جب میرے بندے مجھ سے مانگتے ہیں تو میں (اس وقت) ان سے نزدیک ہوتا ہوں اور پکارنے والے کی دعا سنتا ہوں جب وہ مجھے پکارتا ہے لہذا (بندوں کو) چاہئے کہ وہ مجھ سے دعا کریں تاکہ میں اس کو قبول کروں اور مجھ پر ایمان لائیں شاید وہ ہدایت پا جائیں اور تو نے یہ بھی فرمایا ہے کہ اے میرے بندو! جنہوں نے اپنی جانوں پر اسراف ظلم کیا ہے خدا کی رحمت سے مایوس نہ ہو یقیناً اللہ تمام گناہوں کا بخشنے والا ہے کیونکہ وہ رحم و کرم والا ہے۔ (اب) میں اے میرے خدا تجھ سے سوال کرتا ہوں اے پالنے والے تجھے پکارتا ہوں اور اے میرے سردار تجھ سے امید رکھتا ہوں اور اے میرے مالک دعا کے قبول ہونے کی طبع رکھتا ہوں جیسا کہ تو نے حکم دیا ہے اب اے کریم کار ساز جس کا تو اہل ہے وہ ہی مجھ پر کرم کر اور تمام حمد اسی خدا کے لئے زیبا ہے جو تمام جہانوں کا مالک ہے اور خدا صلوات بھیجے محمد مصطفیٰ اور ان کی آل پر۔

عرفان حج

حدیث کساء

حدیث کساء کتب اہلبیت میں محتاج تعارف نہیں اس کے عظیم فیوض اور غیر فانی برکات کے لحاظ سے قوم میں عام مقبولیت حاصل ہے ہر مسجد میں ہر شیعہ گھر میں زیادہ نہیں تو ہر جمعرات کے روزیہ خیر و برکت کے لئے پڑھی جاتی ہے نام نہاد کچھ علماؤں کی جانب سے اس کی سند کے بارے میں شکوک و شبہات ظاہر کر کے قوم میں ناکام غیر یقینی کیفیت پیدا کرنے کی کوشش کی گئی۔ یہاں ہم ان نام نہاد علماء کی غلط فہمی کے ازالہ کے لئے اسناد پیش کر رہے ہیں تاکہ شیعہ قوم میں ہونے والی علمی دہشت گردی کا بھی کچھ تذکرہ کیا جاسکے۔ جن اساسی علمائے ماسلف نے اس کی سند پیش کی ہے ان کے اسمائے گرامی درج ذیل ہیں۔

- (1) آیت اللہ سید ہاشم بحرینی رحمۃ اللہ علیہ
- (2) آیت اللہ مقدس اردبیلی رحمۃ اللہ علیہ
- (3) آیت اللہ علامہ شیخ زین الدین شہید ثانی علیہ الرحمہ
- (4) آیت اللہ مقدس اردبیلی رحمۃ اللہ علیہ
- (5) آیت اللہ شیخ علی بن عبد العلی کرکوکی علیہ الرحمہ
- (6) آیت اللہ علی بن ہلال جزائری رحمۃ اللہ علیہ
- (7) آیت اللہ احمد بن محمد حلّی رحمۃ اللہ علیہ
- (8) آیت اللہ علی بن خازن حائری رحمۃ اللہ علیہ
- (9) آیت اللہ ضیاء الدین علی رحمۃ اللہ علیہ
- (10) آیت اللہ شیخ شمس الدین محمد بن مکی رحمۃ اللہ علیہ
- (11) آیت اللہ علامہ حلی رحمۃ اللہ علیہ
- (12) آیت اللہ علامہ ابن نما الحلی رحمۃ اللہ علیہ

عرفانِ حج

- (13) آیت اللہ محمد بن ادریس حلی رحمۃ اللہ علیہ
- (14) آیت اللہ ابن حمزہ طوسی رحمۃ اللہ علیہ
- (15) آیت اللہ محمد بن شہر آشوب مازندرانی رحمۃ اللہ علیہ
- (16) آیت اللہ طبرسی علیہ الرحمہ
- (17) آیت اللہ حسن بن محمد بن حسن طوسی علیہ الرحمہ
- (18) آیت اللہ شیخ الطائفہ علیہ الرحمہ
- (19) آیت اللہ شیخ محمد مفید علیہ الرحمہ
- (20) آیت اللہ شیخ ابن قولویہ بابو برقی علیہ الرحمہ
- (21) آیت اللہ شیخ محمد بن یعقوب کلینی علیہ الرحمہ
- (22) آیت اللہ علی محمد ابراہیم علیہ الرحمہ
- (23) آیت اللہ ہاشم علیہ الرحمہ
- (24) آیت اللہ احمد بن محمد بن ابی نصر برکی علیہ الرحمہ
- (25) آیت اللہ قاسم بن یحییٰ جلاء کوفی علیہ الرحمہ
- (26) آیت اللہ ابو نصیر علیہ الرحمہ
- (27) جناب آبان بن تغلب
- (28) صحابی رسول جناب جابر بن عبد اللہ انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ
- (29) علاوہ ازیں حضرت آیت اللہ العظمیٰ، سید شہاب الدین حسینی مرعشی نجفی اعلیٰ اللہ مقامہ نے ان اسناد کی توثیق فرمائی ہے۔

آپ سے گزارش ہے کہ آپ اس مقدس مقام پر اپنی دینی و دنیاوی حاجتوں کیلئے اور وطن عزیز پاکستان کے اعزہ و اقرباء کی مشکلات کے لئے روزانہ حرم خدا اور حرم رسول میں تلاوت حدیث کساء شریف فرمائیں اور ناچیز کو بھی اپنی دعاؤں میں یاد رکھیں۔

عرفان حج

حدیث کساء شریف

عَنْ فَاطِمَةَ الزَّهْرَاءِ عَلَيْهَا السَّلَامُ بِدَيِّ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ قَالَ سَمِعْتُ فَاطِمَةَ أَنَّهَا قَالَتْ دَخَلَ عَلَيَّ أَبِي رَسُولُ اللَّهِ فِي بَعْضِ الْأَيَّامِ فَقَالَ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا فَاطِمَةُ فَقُلْتُ عَلَيْكَ السَّلَامُ قَالَ إِنِّي أَجِدُ فِي بَدَنِي ضَعْفًا فَقُلْتُ لَهُ أَعَيْدُكَ بِاللَّهِ يَا أَبَتَاهُ مِنَ الضُّعْفِ فَقَالَ يَا فَاطِمَةُ ابْتِئِنِّي بِالْكِسَاءِ الْيَمَانِيِّ فَعَطِيتُنِي بِهِ فَأَتَيْتُهُ بِالْكِسَاءِ الْيَمَانِيِّ فَعَطِيتُهُ بِهِ وَصِرْتُ أَنْظُرُ إِلَيْهِ وَإِذَا وَجْهُهُ يَسْلُكُ لَوْ كَانَهُ الْبَدْرُ فِي لَيْلَةٍ تَمَامِهِ وَكَمَالِهِ فَمَا كَانَتْ إِلَّا سَاعَةً وَإِذَا بَوْلِدِي الْحُسَيْنِ قَدْ أَقْبَلَ وَقَالَ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا أُمَّاهُ فَقُلْتُ وَعَلَيْكَ السَّلَامُ يَا قُرَّةَ عَيْنِي وَثَمَرَةَ فُؤَادِي فَقَالَ يَا أُمَّاهُ إِنِّي أَشْمُ عِنْدَكَ رَائِحَةَ طَيِّبَةٍ كَانَتْهَا رَائِحَةُ جَدِّي رَسُولِ اللَّهِ فَقُلْتُ نَعَمْ إِنَّ جَدَّكَ تَحْتَ الْكِسَاءِ فَأَقْبَلَ الْحُسَيْنُ نَحْوَ الْكِسَاءِ وَقَالَ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا جَدَّاهُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَتَأْذَنُ لِي أَنْ أَدْخُلَ مَعَكَ تَحْتَ الْكِسَاءِ فَقَالَ وَعَلَيْكَ السَّلَامُ يَا وَلَدِي وَيَا صَاحِبَ خَوْضِي قَدْ أَذِنْتُ لَكَ فَدَخَلَ مَعَهُ تَحْتَ الْكِسَاءِ فَمَا كَانَتْ إِلَّا سَاعَةً وَإِذَا بَوْلِدِي الْحُسَيْنِ قَدْ أَقْبَلَ وَقَالَ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا أُمَّاهُ فَقُلْتُ وَعَلَيْكَ السَّلَامُ يَا وَلَدِي وَيَا قُرَّةَ عَيْنِي وَثَمَرَةَ فُؤَادِي فَقَالَ لِي يَا أُمَّاهُ إِنِّي أَشْمُ عِنْدَكَ رَائِحَةَ طَيِّبَةٍ كَانَتْهَا رَائِحَةُ جَدِّي رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

عرفانِ حج

عَلَيْهِ وَاللّٰهِ فَقُلْتُ نَعَمْ اِنَّ جَدَّكَ وَ اَخَاكَ تَحْتَ الْكِسَاءِ فَدَنِي
 الْحُسَيْنُ نَحْوَ الْكِسَاءِ وَقَالَ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا جَدُّاهُ السَّلَامُ
 عَلَيْكَ يَا مَنْ اخْتَارَهُ اللّٰهُ اَتَاذَنْ لِيْ اَنْ اَكُوْنَ مَعَكُمْ تَحْتَ
 الْكِسَاءِ فَقَالَ وَعَلَيْكَ السَّلَامُ يَا وَلَدِيْ وَيَا شَافِعَ امَّتِيْ قَدْ
 اِذْنْتُ لَكَ فَدَخَلَ مَعَهُمَا تَحْتَ الْكِسَاءِ فَا قُبِلَ عِنْدَ ذَلِكَ
 اَبُو الْحَسَنِ عَلِيُّ بْنُ اَبِي طَالِبٍ وَقَالَ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا بِنْتَ
 رَسُوْلِ اللّٰهِ فَقُلْتُ وَعَلَيْكَ السَّلَامُ يَا اَبَا الْحَسَنِ وَيَا اَمِيْرَ
 الْمُؤْمِنِيْنَ فَقَالَ يَا فَاطِمَةُ اِنِّيْ اَسْمُ عِنْدَكَ رَائِحَةَ طَيِّبَةٍ
 كَمَا نَهَا رَائِحَةَ اخِيْ وَابْنِ عَمِّيْ رَسُوْلَ اللّٰهِ فَقُلْتُ نَعَمْ هَا هُوَ مَعَ
 وَلَدِيْكَ تَحْتَ الْكِسَاءِ فَا قُبِلَ عَلِيُّ نَحْوَ الْكِسَاءِ وَقَالَ
 السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَتَاذَنْ لِيْ اَنْ اَكُوْنَ مَعَكُمْ تَحْتَ
 الْكِسَاءِ قَالَ لَهٗ وَعَلَيْكَ السَّلَامُ يَا اخِيْ وَيَا وَصِيَّتِيْ وَ
 خَلِيْفَتِيْ وَصَاحِبَ لِيْوَائِيْ قَدْ اِذْنْتُ لَكَ فَدَخَلَ عَلِيُّ تَحْتَ
 الْكِسَاءِ ثُمَّ اَتَيْتُ نَحْوَ الْكِسَاءِ وَقُلْتُ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا اَبْنَاهُ يَا
 رَسُوْلَ اللّٰهِ اَتَاذَنْ لِيْ اَنْ اَكُوْنَ مَعَكُمْ تَحْتَ الْكِسَاءِ قَالَ وَ
 عَلَيْكَ السَّلَامُ يَا بِنْتِيْ وَيَا بَضْعَتِيْ قَدْ اِذْنْتُ لَكَ فَدَخَلْتُ
 تَحْتَ الْكِسَاءِ فَلَمَّا اكْتَمَلْنَا جَمِيْعًا تَحْتَ الْكِسَاءِ اخَذَ اَبِي
 رَسُوْلَ اللّٰهِ بَطْرَفِي الْكِسَاءِ وَ اَوْمَى بِيَدِهِ الْيُمْنَى اِلَى السَّمَاءِ وَ
 قَالَ اَللّٰهُمَّ اِنَّ هٰؤُلَاءِ اَهْلُ بَيْتِيْ وَ خَاصَّتِيْ وَ حَامَتِيْ لِحِمَمِهِمْ
 لِحِمِّيْ وَ دَمُهُمْ دَمِيْ يَوْمَلْنِيْ مَا يَوْمَلُهُمْ وَ يَحْزُنُنِيْ مَا يَحْزُنُهُمْ
 اَنَا حَرْبٌ لِمَنْ حَارَبَهُمْ وَ سَلَمٌ لِمَنْ سَالَمَهُمْ وَ عَدُوٌّ لِمَنْ عَادَاهُمْ

عرفان حج

وَمُحِبٌّ مِّنْ أَحِبَّهُمْ إِنَّهُمْ مِنِّي وَأَنَا مِنْهُمْ فَاجْعَلْ صَلَوَاتِكَ وَ
 بَرَكَاتِكَ وَرَحْمَتَكَ وَغُفْرَانِكَ وَرِضْوَانِكَ عَلَيَّ وَعَلَيْهِمْ
 وَأَذْهَبْ عَنْهُمْ الرَّجْسَ وَطَهِّرْهُمْ تَطْهِيرًا فَقَالَ اللَّهُ عَزَّوَجَلَّ يَا
 مَلَأَكْتَنِي وَيَاسُكَّانَ سَمَوَاتِي إِنِّي مَا خَلَقْتُ سَمَاءَ مَبْنِيَّةٍ وَلَا
 أَرْضًا مَدْحِيَّةً وَلَا قَمَرًا مُنِيرًا وَلَا شَمْسًا مُضِيئَةً وَلَا فَلَكَا يَدُورَ
 وَلَا بَحْرًا يَجْرِي وَلَا فَلَكَا يَسْرِي إِلَّا فِي مَحَبَّةٍ هُوَ لَاءِ
 الْخَمْسَةِ الَّذِينَ هُمْ تَحْتَ الْكِسَاءِ فَقَالَ الْأَمِينُ جِبْرِائِيلُ يَا رَبِّ وَ
 مَنْ تَحْتَ الْكِسَاءِ فَقَالَ عَزَّوَجَلَّ هُمْ أَهْلُ بَيْتِ النَّبُوءَةِ وَمَعْدِنُ
 الرِّسَالَةِ هُمْ فَاطِمَةُ وَأَبُوهَا وَبَعْلُهَا وَبَنُوهَا فَقَالَ جِبْرِائِيلُ يَا
 رَبِّ أَتَأْذَنُ لِي أَنْ أَهْبِطَ إِلَى الْأَرْضِ لِأَكُونَ مَعَهُمْ سَادِسًا فَقَالَ
 اللَّهُ نَعَمْ قَدْ أَذْنْتُ لَكَ فَهَبْطِ الْأَمِينُ جِبْرِائِيلُ وَقَالَ السَّلَامُ
 عَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ الْعَلِيُّ الْأَعْلَى يُقْرِئُكَ السَّلَامَ وَ
 يَخُصُّكَ بِالتَّحِيَّةِ وَالْإِكْرَامِ وَيَقُولُ لَكَ وَعِزِّي وَجَلَالِي
 إِنِّي مَا خَلَقْتُ سَمَاءَ مَبْنِيَّةٍ وَلَا أَرْضًا مَدْحِيَّةً وَلَا قَمَرًا مُنِيرًا وَلَا
 شَمْسًا مُضِيئَةً وَلَا فَلَكَا يَدُورَ وَلَا بَحْرًا يَجْرِي وَلَا فَلَكَا يَسْرِي
 إِلَّا لِأَجْلِكَ وَمَحَبَّتِكَ وَقَدْ أَذِنَ لِي أَنْ أَذْخَلَ مَعَكُمْ فَهَلْ تَأْذَنُ
 لِي يَا رَسُولَ اللَّهِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ وَعَلَيْكَ السَّلَامُ يَا أَمِينُ
 وَخَيَّ اللَّهُ إِنَّهُ نَعَمْ قَدْ أَذْنْتُ لَكَ فَدَخَلَ جِبْرِائِيلُ مَعَنَا تَحْتَ
 الْكِسَاءِ فَقَالَ لِأَبِي إِنَّ اللَّهَ قَدْ أَوْحَى إِلَيْكُمْ يَقُولُ إِنَّمَا يُرِيدُ اللَّهُ
 لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ أَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيرًا فَقَالَ
 عَلِيُّ لِأَبِي يَا رَسُولَ اللَّهِ أَخْبِرْنِي مَا لِيَجْلُوسَنَا هَذَا تَحْتَ الْكِسَاءِ

عرفانِ حج

مِنَ الْفَضْلِ عِنْدَ اللَّهِ فَقَالَ النَّبِيُّ وَالَّذِي بَعَثَنِي بِالْحَقِّ نَبِيًّا
وَاصْطَفَانِي بِالرَّسَالَةِ نَجِيًّا مَا ذُكِرَ خَيْرُنَا هَذَا فِي مَحْفَلٍ مِنْ
مَحَافِلِ أَهْلِ الْأَرْضِ وَفِيهِ جَمْعٌ مِنْ شِيعَتِنَا وَمُجِبِّينَا إِلَّا وَنَزَلَتْ
عَلَيْهِمُ الرَّحْمَةُ وَخَفَتْ بِهِمُ الْمَلَائِكَةُ وَاسْتَغْفَرَتْ لَهُمْ إِلَى أَنْ
يَسْتَغْفَرُوا فَقَالَ عَلِيُّ إِذَا وَاللَّهِ فُرْنَا وَفَارَزْنَا شِيعَتُنَا وَرَبِّ الْكُفَّةِ
فَقَالَ النَّبِيُّ ثَابِرًا يَا عَلِيُّ وَالَّذِي بَعَثَنِي بِالْحَقِّ نَبِيًّا وَاصْطَفَانِي
بِالرَّسَالَةِ نَجِيًّا مَا ذُكِرَ خَيْرُنَا هَذَا فِي مَحْفَلٍ مِنْ مَحَافِلِ أَهْلِ
الْأَرْضِ وَفِيهِ جَمْعٌ مِنْ شِيعَتِنَا وَمُجِبِّينَا وَفِيهِمْ مَهْمُومٌ إِلَّا
وَفَرَجَ اللَّهُ هُمَّةً وَلَا مَغْمُومٌ إِلَّا وَكَشَفَ اللَّهُ غَمَّهُ وَلَا طَالِبٌ
حَاجَةً إِلَّا وَقَضَى اللَّهُ حَاجَتَهُ فَقَالَ عَلِيُّ إِذَا وَاللَّهِ فُرْنَا وَسُعدْنَا
وَكَذَلِكَ شِيعَتُنَا فَارَزُوا وَسُعدُوا فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَرَبِّ
الْكُفَّةِ.

صاحبِ عوال نے بسندِ صحیح جناب جابر بن عبد اللہ انصاری سے اور انہوں نے
دختر رسول خدا جناب فاطمہ زہرا صلوات اللہ علیہا سے نقل کیا ہے۔ انہوں نے
کہا کہ میں نے جناب فاطمہؑ سے سنا انہوں نے کہا کہ میرے پاس میرے
والد بزرگوار رسول خدا ایک روز تشریف لائے اور فرمایا کہ تم پر سلام ہوا ہے
فاطمہؑ میں نے کہا کہ آپ پر بھی سلام پھر فرمایا میں اپنے جسم میں کمزوری
پارہا ہوں پس میں نے کہا میں آپ کے لئے خدا کی پناہ چاہتی ہوں اے والد
ماجد کمزوری سے، انہوں نے کہا اے فاطمہؑ رداءِ یمانی لاؤ اور اسے مجھ کو
اڑھا دو پس میں رداءِ یمانی لے کر آئی اور اسے میں نے انہیں اڑھا دیا اور میں
ان کی طرف دیکھنے لگی ان کا رخ زیبا اس طرح درخشندہ تھا جیسے چودھویں

عرفانِ حج

رات کا چاند۔ ابھی تھوڑی دیر نہ گزری تھی کہ میرا بیٹا حسن آیا اور اس نے کہا کہ مادر گرامی آپ پر سلام ہو میں نے کہا تم پر بھی سلام اے میری آنکھوں کی ٹھنڈک اور میرے میوہ دل، اس نے کہا اے اماں میں آپ کے قریب ایسی خوشبو پارہا ہوں جیسے میرے نانا رسول خدا کی خوشبو۔ میں نے کہا ہاں تمہارے نانا چادر کے نیچے آرام فرما ہیں۔ حسن چادر کے پاس گئے اور کہا اے نانا اے رسول خدا آپ پر سلام ہو کیا مجھے بھی چادر میں داخل ہونے کی اجازت ہے۔ انہوں نے فرمایا کہ تم پر بھی سلام اے میرے لال اے میرے حوض کے مالک تمہیں اجازت ہے، پس وہ چادر میں داخل ہو گئے ابھی تھوڑی دیر نہیں گزری تھی کہ میرا بیٹا حسین آیا اور کہا سلام آپ پر اے مادر گرامی، میں نے کہا تم پر بھی سلام ہو اے بیٹے، اے ننکی چشم، اے میوہ دل، اس نے کہا اب اماں میں آپ کے نزدیک ویسی خوشبو پارہا ہوں جیسی میرے نانا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ کی خوشبو ہے۔ میں نے کہا بیشک تمہارے نانا اور بھائی چادر کے نیچے ہیں حسین چادر کے قریب گئے اور کہا سلام آپ پر اے نانا سلام آپ پر اے منتخب پروردگار کیا مجھے بھی اجازت ہے کہ میں آپ دونوں کے ساتھ چادر میں آ جاؤں۔ انہوں نے فرمایا تم پر سلام اے میرے لال اے میری امت کے شفیع میں نے تم کو اجازت دیدی تو وہ بھی ان دونوں حضرات کے ساتھ چادر میں آ گئے اتنے میں ابوالحسن علی بن ابی طالب تشریف لائے اور کہا سلام تم پر اے دختر رسول خدا میں نے کہا او آپ پر بھی سلام اے ابوالحسن اے امیر المؤمنین، انہوں نے کہا میں آپ کے پاس ایسی خوشبو محسوس کر رہا ہوں جو میرے بھائی اور میرے چچا کے فرزند رسول خدا کی خوشبو ہے۔ میں نے کہا ہاں وہ آپ کے بچوں سمیت چادر کے نیچے آرام فرما ہیں۔ پس علی بھی چادر

عرفانِ حق

کے پاس آئے اور کہا سلام آپ پر اے اللہ کے رسول کیا مجھے اجازت ہے کہ میں آپ کے ساتھ زیرِ چادر آ جاؤں۔ فرمایا رسول اکرم نے تم پر بھی سلام اے میرے بھائی، وحی، خلیفہ اور میرے پرچم دار تمہیں اجازت ہے۔ پھر حضرت علیؑ بھی زیرِ چادر داخل ہو گئے پھر میں چادر کے پاس آئی او کہا سلام آپ پر اے والدِ بزرگوار اے رسول خدا کیا مجھے بھی اجازت ہے کہ میں آپ کے ہمراہ زیرِ چادر آ جاؤں۔ فرمایا تم پر بھی سلام اے پارہ جگر، اے نورِ نظر تمہیں بھی اجازت ہے۔ پس میں داخل چادر ہو گئی۔ پھر جب ہم سب کے سب زیرِ کساء جمع ہو گئے تو رسول خدا نے چادر کے دونوں گوشوں کو پکڑا اور اپنے داہنے ہاتھ سے آسمان کی طرف اشارہ کیا اور کہا خدایا یہ میرے اہل بیت، میرے خاص، میرے عزیز ہیں ان کا گوشت میرا گوشت ہے ان کا خون میرا خون ہے جس نے ان کو اذیت دی اس نے مجھ کو اذیت دی اور جس نے ان کو محزون کیا اس نے مجھ کو محزون کیا، میری اس سے جنگ ہے جس نے ان سے جنگ کی اور اس سے صلح ہے جس نے ان سے صلح کی اور ان کا دشمن میرا دشمن ہے، ان کا دوست میرا دوست ہے یہ مجھ سے ہیں اور میں ان سے ہوں خدایا تو قرار دے اپنی صلوات و برکت اور رحمت و مغفرت اور رضامندی کو میرے اوپر اور ان پر اور ان سے گندگی کو دور رکھ اور ان کو ایسا پاکیزہ رکھ جو حق پاکیزگی ہے۔ پس خدا نے فرمایا اے میرے ملائکہ اے میرے آسمان کے رہنے والوں میں نے بلند شدہ آسمان کو نہیں پیدا کیا اور نہ پھیلی ہوئی زمین کو اور نہ روشن چاند کو اور نہ درخشاں سورج کو اور نہ چلنے والے آسمان کو اور نہ بننے والے دریا کو اور نہ چلنے والی کشتی کو مگر یہ کہ ان پانچ افراد کی محبت میں جو زیرِ کساء ہیں۔ جبریل امین نے کہا اے پروردگار یہ کون زیرِ کساء ہے فرمایا خداوند عزوجل نے یہ نبوت

عرفانِ حج

کے اہل بیت اور معدن رسالت ہیں یہ فاطمہ، ان کے پدر بزرگوار، ان کے شوہر اور ان کے بچے ہیں۔ پس جبریل نے کہا اے میرے پروردگار کیا تو مجھے بھی اجازت دیتا ہے کہ میں زمین پر جاؤں اور ان پانچ افراد کے ساتھ چھٹا ہو جاؤں۔ خدایا نے فرمایا ہاں تمہیں اجازت ہے۔ پس جبریل امین زمین پر آئے اور کہا سلام تم پر اے رسول خدا بزرگ و برتر خداتم کو سلام پہنچاتا ہے اور رحمت و اکرام سے تمہیں مخصوص کرتا ہے اور فرماتا ہے قسم ہے میری عزت اور میرے جلال کی میں نے بلند آسمان کو نہیں پیدا کیا اور نہ پھیلی ہوئی زمین کو اور نہ روشن چاند کو اور نہ درخشاں سورج کو اور نہ چلنے والے آسمان اور نہ جاری دریا کو اور نہ رواں دواں کشتی کو مگر تمہاری وجہ سے اور تمہاری محبت کی وجہ سے اور اس نے مجھ کو اجازت دی ہے کہ میں آپ کے ساتھ زیر کساء آ جاؤں تو اے رسول خدا کیا مجھ کو اجازت ہے۔ فرمایا رسول خدا نے تم پر بھی سلام اے وحی خدا کے امین ہاں تم کو بھی اجازت ہے پس جبریل بھی ہمارے ساتھ زیر کساء آ گئے اور انہوں نے میرے والد ماجد سے کہا خدا نے آپ کے پاس وحی بھیجی ہے وہ فرماتا ہے بیشک خدا کا ارادہ ہو چکا ہے کہ اے اہل بیت تم سے گندگی کو دور رکھے اور تم کو ویسا پاک و پاکیزہ رکھے جو پاکیزگی کا حق ہے۔ علیؑ نے میرے والد سے کہا اے رسول خدا ہم کو بتائیں کہ زیر کساء ہمارے بیٹھنے کا فضل و شرف کیا ہے خدا کے نزدیک، رسولؐ نے فرمایا ہے قسم ہے اس ذات کی جس نے مجھ کو حق کے ساتھ مبعوث کیا نبی بنا کر اور مجھ کو رسالت کے لئے منتخب کیا۔ ہماری اس خبر کو زمین کی مجلسوں میں سے کسی مجلس میں ذکر نہیں کیا جائے گا۔ جہاں میرے شیعوں اور محبوں کی جماعت ہو مگر یہ کہ ان پر رحمت نازل ہوگی اور ملائکہ ان کے اطراف ہوں گے اور ان کے لئے استغفار کریں گے یہاں

عرفانِ حج

تک کہ متفرق ہو جائیں تب حضرت علیؑ نے کہا بخدا ہم کامیاب ہو گئے اور رب کعبہ کی قسم ہمارے شیعہ کامیاب ہو گئے۔ دوبارہ رسولؐ نے فرمایا اے علیؑ قسم ہے اس کی جس نے نبی برحق بنا کر مبعوث کیا اور رسالت کے لئے منتخب کیا۔ زمین کی محفلوں میں سے کسی محفل میں ہماری اس بات کا تذکرہ نہیں کیا جائے گا در انحالیکہ اس میں ہمارے شیعہ اور محب بھی ہوں مگر یہ کہ اس میں کوئی صاحب غم ہوگا تو اس کا غم خدا دور کر دے گا اور کوئی محزون ہوگا تو خدا اس کے حزن کو دور کر دے گا اور اگر کوئی طالب حاجت ہوگا تو خدا اس کی حاجت پورا کر دے گا تو علیؑ نے کہا کہ بخدا ہم کامیاب و سعید ہو گئے اور اسی طرح ہمارے شیعہ کامیاب اور سعادت مند ہو گئے دنیا اور آخرت میں پروردگار کعبہ کی قسم۔

دعائے کمیل بن زیاد علیہ الرحمہ

یہ مشہور دعاؤں میں سے ہے۔ علامہ مجلسیؒ نے اسے بہترین دعا کہا ہے اور کہا ہے کہ یہ دعائے حضرت خضرؑ ہے۔ حضرت امیر المومنینؑ نے اسے کمیل بن زیادؒ کو تعلیم کیا تھا جو آپ کے خاص اصحاب میں سے تھے اور فرمایا کہ اسے ہر شب جمعہ اور پندرہ شعبان میں پڑھے۔ دشمنوں کے شر سے محفوظ رہے، مٹا ہوں کی بخشش، رزق کا دروازہ کھولنے کے لئے بہت نفع بخش ہے اور شیخ سید نے اسے نقل کیا ہے اور میں اس کو مصباح المجتہد سے نقل کر رہا ہوں اور وہ دعائے شریف یہ ہے۔

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ بِرَحْمَتِكَ الَّتِیْ وَسِعَتْ کُلَّ شَیْءٍ وَ
بِقُوَّتِكَ الَّتِیْ قَهَرْتَ بِهَا کُلَّ شَیْءٍ وَ خَضَعَ لَهَا کُلَّ شَیْءٍ وَ ذَلَّ
لَهَا کُلَّ شَیْءٍ وَ بَجَبَرُوَّتِكَ الَّتِیْ غَلَبْتَ بِهَا کُلَّ شَیْءٍ وَ بِعِزَّتِكَ
الَّتِیْ لَا یَقُومُ لَهَا شَیْءٌ وَ بِعَظَمَتِكَ الَّتِیْ مَلَأَتْ کُلَّ شَیْءٍ وَ
بِسُلْطَانِكَ الَّدِیْ عَلَا کُلُّ شَیْءٍ وَ بِعِلْمِكَ الَّدِیْ احَاطَ بِکُلِّ شَیْءٍ
وَ بِنُورِ وَجْهِکَ الَّدِیْ اَضَاءَ لَهُ کُلُّ شَیْءٍ یَا نُورُ یَا قُدُّوسُ یَا اَوَّلَ
الْاَوَّلِیْنَ وَ یَا اٰخِرَ الْاٰخِرِیْنَ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِی الدُّنُوْبَ الَّتِیْ
تَهْتِکَ الْعِصْمَ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِی الدُّنُوْبَ الَّتِیْ تُنْزِلُ التَّیْقَمَ
اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِی الدُّنُوْبَ الَّتِیْ تُغَیِّرُ النِّعَمَ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِی
الدُّنُوْبَ الَّتِیْ تَحْبِسُ الدُّعَاءَ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِی الدُّنُوْبَ الَّتِیْ
تُنْزِلُ الْبَلَاءَ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِی کُلَّ ذَنْبٍ اَذْنَبْتُهُ وَ کُلَّ حَظِیْبَةٍ
اَخْطَاْتُهَا اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَتَقَرَّبُ اِلَیْکَ بِذِکْرِکَ وَ اَسْتَشْفَعُ بِکَ
اِلَیْ نَفْسِکَ وَ اَسْئَلُکَ بِجُودِکَ اَنْ تُدْنِیْنِیْ مِنْ قُرْبِکَ وَ اَنْ

عرفانِ حق

تُوَزِّعْنِي شُكْرَكَ وَأَنْ تُلْهِمَنِي ذِكْرَكَ اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ
 سُؤَالَ خَاصِعٍ مُتَذَلِّلٍ خَاشِعٍ أَنْ تُسَامِحَنِي وَتَرْحَمَنِي وَ
 تَجْعَلَنِي بِقِسْمِكَ رَاضِيًا قَانِعًا وَفِي جَمِيعِ الْأَحْوَالِ مُتَوَاضِعًا
 اللَّهُمَّ وَأَسْأَلُكَ سُؤَالَ مَنْ اشْتَدَّتْ فَاقَتُهُ وَأَنْزَلَ بِكَ عِنْدَ
 أَشْدِّ أَيْدٍ حَاجَتَهُ وَعَظَمَ فِيمَا عِنْدَكَ رَغْبَتَهُ اللَّهُمَّ عَظِّمْ
 سُلْطَانَكَ وَعَلَامَاتِكَ وَخَفِي مَكْرُوكَ وَظَهَرَ أَمْرُكَ وَ
 غَلَبَ قَهْرُكَ وَجَرَتْ قُدْرَتُكَ وَلَا يُمَكِّنُ الْفِرَارُ مِنْ
 حُكْمِكَ اللَّهُمَّ لَا أَجِدُ لِلذُّنُوبِ غَافِرًا وَلَا لِقَبَائِحِي سَاتِرًا وَلَا
 لِسَيِّئِي مِنْ عَمَلِي الْقَبِيحِ بِالْحَسَنِ مَبْدَلًا غَيْرَكَ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ
 سُبْحَانَكَ وَبِحَمْدِكَ ظَلَمْتُ نَفْسِي وَتَجَرَّأْتُ بِجَهْلِي وَ
 سَكَنْتُ إِلَى قَدِيمٍ ذَكَرَكَ لِي وَمَنْكَ عَلَى اللَّهِ مَوْلَايَ كَمْ
 مِنْ قَبِيحٍ سَتَرْتَهُ وَكَمْ مِنْ فَادِحٍ مِنَ الْبَلَاءِ أَقْلَتَهُ وَكَمْ مِنْ عَنَارٍ
 وَقَيْسَةٍ وَكَمْ مِنْ مَكْرُوهٍ دَفَعْتَهُ وَكَمْ مِنْ ثَنَاءٍ جَمِيلٍ لَسْتُ
 أَهْلًا لَهُ نَشَرْتَهُ اللَّهُمَّ عَظِّمْ بِلَائِي وَأَفْرِطْ بِي سُوءَ حَالِي وَ
 قَصُرْتُ بِهٖ أَعْمَالِي وَقَعَدْتُ بِهٖ أَغْلَالِي وَحَسِنِي عَنْ نَفْعِي
 بَعُدَ أَمَلِي وَخَدَعْتَنِي الدُّنْيَا بِغُرُورِهَا وَنَفْسِي بِخِيَانَتِهَا وَبِجَنَانِ
 يَتِّهَا وَمِطَالِي يَا سَيِّدِي فَاسْأَلْكَ بِعِزَّتِكَ أَنْ لَا يُحْجِبَ عَنْكَ
 دُعَائِي سُوءَ عَمَلِي وَفِعَالِي وَلَا تَفْضَحْنِي بِخَفِي مَا أَطْلَعْتَ
 عَلَيْهِ مِنْ سِرِّي وَلَا تُعَاجِلْنِي بِالْعُقُوبَةِ عَلَى مَا عَمِلْتُهُ فِي
 خُلُوتِي مِنْ سُوءِ فِعْلِي وَإِسَاءَتِي وَذَوَامِ تَفْرِيطِي وَجَهَالَتِي وَ
 كُفْرَةِ شَهْوَاتِي وَغَفْلَتِي وَكُنْ اللَّهُمَّ بِعِزَّتِكَ لِي فِي كُلِّ

عرفانِ حج

الْأَحْوَالِ رَوْفًا وَعَلَىٰ فِي جَمِيعِ الْأُمُورِ عَطُوفًا إِلَهِي وَرَبِّي مَنْ
 لِي غَيْرُكَ أَسْأَلُهُ كَشَفَ ضُرِّي وَالنَّظَرَ فِي أَمْرِي إِلَهِي وَ
 رَبِّي مَنْ لِي غَيْرُكَ أَسْأَلُهُ كَشَفَ ضُرِّي وَالنَّظَرَ فِي أَمْرِي
 إِلَهِي وَ مَوْلَايَ أَجْرَيْتَ عَلَيَّ حُكْمًا أَتَبِعْتُ فِيهِ هَوَىٰ نَفْسِي
 وَلَمْ أَحْتَرِسْ فِيهِ مِنْ تَزْيِينِ عَدُوِّي فَغَرَّنِي بِمَا أَهْوَىٰ وَأَسْعَدَهُ
 عَلَيَّ ذَلِكَ الْقَضَاءُ فَتَجَاوَزْتُ بِمَا جَرَىٰ عَلَيَّ مِنْ ذَلِكَ بَعْضُ
 حُدُودِكَ وَخَالَفْتُ بَعْضَ أَوْامِرِكَ فَلَكَ الْحَمْدُ عَلَيَّ فِي
 جَمِيعِ ذَلِكَ وَلَا حُجَّةَ لِي فِيْمَا جَرَىٰ عَلَيَّ فِيهِ قَضَاؤُكَ وَ
 أَلْزَمَنِي حُكْمُكَ وَبَلَاؤُكَ وَقَدْ أَتَيْتُكَ يَا إِلَهِي بَعْدَ
 تَقْصِيرِي وَإِسْرَافِي عَلَىٰ نَفْسِي مُعْتَدِرًا نَادِمًا مُنْكَسِرًا مُسْتَقِيلًا
 مُسْتَغْفِرًا مُتَيْبًا مُقِرًّا مُدْعِنًا مُعْتَرِفًا لَا أَجِدُ مَقْرَأَةً مِمَّا كَانَ مِنِّي
 وَلَا مَفْرَعًا أَتَوَجَّهُ إِلَيْهِ فِي أَمْرِي غَيْرَ قَبُولِكَ عُذْرِي وَ
 إِدْخَالِكَ إِيَّايَ فِي سَعَةِ رَحْمَتِكَ اَللَّهُمَّ فَاقْبَلْ عُذْرِي
 وَارْحَمْ شِدَّةَ ضُرِّي وَفُكْنِي مِنْ شِدَّةِ ثِقَلِي يَا رَبِّ ارْحَمْ ضَعْفَ
 بَدَنِي وَرِقَّةَ جِلْدِي وَدِقَّةَ عَظْمِي يَا مَنْ بَدَأَ خَلْقِي وَذَكَرِي وَ
 تَرَبَّيْتِي وَبَرَّيَ وَتَغَدَّيْتِي هَبْنِي لِابْتِدَاءِ كَرَمِكَ وَسَالِفِ
 بَرَكَتِي يَا إِلَهِي وَسَيِّدِي وَرَبِّي أَتُرَاكَ مُعَذِّبِي بِنَارِكَ
 بَعْدَ تَوْحِيدِكَ وَبَعْدَ مَا انْطَوَىٰ عَلَيْهِ قَلْبِي مِنْ مَعْرِفَتِكَ
 وَلَهَجَ بِهِ لِسَانِي مِنْ ذِكْرِكَ وَاعْتَقَدَهُ ضَمِيرِي مِنْ حُبِّكَ وَ
 بَعْدَ صِدْقِ اعْتِرَافِي وَدُعَائِي خَاضِعًا لِرُبُوبِيَّتِكَ هَيْهَاتَ أَنْتَ
 أَكْرَمُ مِنْ أَنْ تُضَيِّعَ مِنْ رَبِّيَّتِهِ أَوْ تُبْعِدَ مِنْ أَدْنِيَّتِهِ أَوْ تُشَرِّدَ مِنْ

عرفان حج

أَوَيْتُهُ أَوْ تَسَلَّمَ إِلَى الْبَلَاءِ مِنْ كَفَيْتِهِ وَرَحْمَتِهِ وَلَيْتَ شِعْرِي يَا
 سَيِّدِي وَالْهَيْى وَمَوْلَاىِ اتَّسَلَّطَ النَّارُ عَلَى وَجْهِهِ خَرْتُ
 لِعَظَمَتِكَ سَاجِدَةً وَعَلَى أَلْسِنِى نَطَقْتُ بِتَوْجِيدِكَ صَادِقَةً وَ
 بِشُكْرِكَ مَادِحَةً وَعَلَى قُلُوبِى اعْتَرَفْتُ بِالْهَيْتِكَ مُحَقِّقَةً وَعَلَى
 صَمَائِرِ حَوْثٍ مِنَ الْعِلْمِ بِكَ حَتَّى صَارَتْ خَاشِعَةً وَعَلَى
 جَوَارِحِ سَعَتِى إِلَى أَوْطَانِ تَعَبُّدِكَ طَائِعَةً وَأَشَارَتْ
 بِاسْتِغْفَارِكَ مَذْعَنَةً مَا هَكَذَا الظَّنُّ بِكَ وَلَا أُخْبِرُنَا بِفَضْلِكَ
 عَنْكَ يَا كَرِيمُ يَا رَبِّ وَأَنْتَ تَعْلَمُ ضَعْفِي عَنْ قَلِيلٍ مِنْ بَلَاءِ
 الدُّنْيَا وَغُفْرَانِهَا وَمَا يَجْرِمُ فِيهَا مِنَ الْمَكَارِهِ عَلَى أَهْلِهَا عَلَى
 أَنَّ ذَلِكَ بَلَاءٌ وَمَكْرُوهٌ قَلِيلٌ مَكْشُةٌ يَسِيرُ بَقَائُهُ قَصِيرٌ مُدَّةُ
 فَكَيْفَ احْتِمَالِي لِبَلَاءِ الْآخِرَةِ وَجَلِيلِ وَقُرْعِ الْمَكَارِهِ فِيهَا
 وَهُوَ بَلَاءٌ تَطُولُ مُدَّتُهُ وَيَدُومُ مَقَامُهُ وَلَا يَخْفُفُ عَنْ أَهْلِهِ لِأَنَّهُ
 لَا يَكُونُ إِلَّا عَنْ غَضَبِكَ وَانْتِقَامِكَ وَسَخَطِكَ وَهَذَا مَا لَا
 تَقْرُومُ لَهُ السَّمَوَاتُ وَالْأَرْضُ يَا سَيِّدِي فَكَيْفَ لِي وَأَنَا عَبْدُكَ
 الضَّعِيفُ الدَّلِيلُ الْحَقِيرُ الْمُسْكِينُ الْمُسْتَكَينُ يَا الْهَيْى وَرَبِّى وَ
 سَيِّدِي وَمَوْلَاىِ لِأَيِّ الْأُمُورِ إِلَيْكَ أَشْكُوا وَلَمَّا مِنْهَا أَضْجُ وَ
 أَبْكِي لِأَلَيْسَ الْعَذَابُ وَشِدَّتِهِ أَمْ لَطُولُ الْبَلَاءِ وَمُدَّتِهِ فَلَتُنْ
 صَيَّرْتَنِي لِلْعُقُوبَاتِ مَعَ أَغْدَائِكَ وَجَمَعْتَ بَيْنِي وَبَيْنَ أَهْلِ
 بَلَائِكَ وَفَرَّقْتَ بَيْنِي وَبَيْنَ أَجْبَائِكَ وَأَوْلِيَائِكَ فَهَبْنِي
 يَا الْهَيْى وَسَيِّدِي وَمَوْلَاىِ وَرَبِّى صَبْرْتُ عَلَى عَذَابِكَ
 فَكَيْفَ أَصْبِرُ عَلَى فِرَاقِكَ وَهَبْنِي صَبْرْتُ عَلَى حَرْ نَارِكَ

عرفانِ حج

فَكَيْفَ أَصْبِرُ عَنِ النَّظَرِ إِلَى كَرَامَتِكَ أَمْ كَيْفَ أَسْكُنُ فِي النَّارِ
وَرَجَائِي عَفْوِكَ فَبِعِزَّتِكَ يَا سَيِّدِي وَمَوْلَايَ أَقْسِمُ صَادِقًا لَّيْنُ
تَرْكُنِي نَاطِقًا لَا ضِجْنَ إِلَيْكَ بَيْنَ أَهْلِهَا صَجِيجَ الْأَمِلِينَ
وَلَا صُرْعَنَ إِلَيْكَ صُرَاخَ الْمُسْتَضْرِّحِينَ وَلَا بُكَيْنَ عَلَيْكَ
بُكَاءَ الْفَاقِدِينَ وَلَا نَادِيَتِكَ أَيْنَ كُنْتَ يَا وَلِيَّ الْمُؤْمِنِينَ يَا غَايَةَ
أَمَالِ الْعَارِفِينَ يَا غِيَاثَ الْمُسْتَغِيثِينَ يَا حَبِيبَ قُلُوبِ الصَّادِقِينَ
وَيَا إِلَهَ الْعَالَمِينَ أَفْتَرَاكَ سُبْحَانَكَ يَا إِلَهِي وَبِحَمْدِكَ
تَسْمَعُ فِيهَا صَوْتَ عَبْدٍ مُسْلِمٍ سَجَنَ فِيهَا بِمُخَالَفَتِهِ وَذَاقَ طَعْمَ
عَذَابِهَا بِمَعْصِيَتِهِ وَخَسَّ بَيْنَ أَطْبَاقِهَا بِجُورِهِ وَجَرِيرَتِهِ وَهُوَ
يَضْجُ إِلَيْكَ صَجِيجَ مُؤْمِلٍ لِرَحْمَتِكَ وَيُنَادِيكَ بِلِسَانِ أَهْلِ
تَوْحِيدِكَ وَيَتَوَسَّلُ إِلَيْكَ بِرُبُوبِيَّتِكَ يَا مَوْلَايَ فَكَيْفَ يَبْقَى
فِي الْعَذَابِ وَهُوَ يَرْجُو مَا سَلَفَ مِنْ جَلَمِكَ أَمْ كَيْفَ تُؤْلِمُهُ
النَّارُ وَهُوَ يَأْمُلُ فَضْلَكَ وَرَحْمَتَكَ أَمْ كَيْفَ يُحْرِقُهُ لَهْيُهَا وَ
أَنْتَ تَسْمَعُ صَوْتَهُ وَتَرَى مَكَانَهُ أَمْ كَيْفَ يَشْتَمِلُ عَلَيْهِ زَلِيلُهَا
وَأَنْتَ تَعْلَمُ ضَعْفَهُ أَمْ كَيْفَ يَتَقَلَّبُ بَيْنَ أَطْبَاقِهَا وَأَنْتَ تَعْلَمُ
صِدْقَهُ أَمْ كَيْفَ تَزْجُرُهُ زَبَانِيَّتُهَا وَهُوَ يُنَادِيكَ يَا رَبَّهُ أَمْ كَيْفَ
يَرْجُو فَضْلَكَ فِي عَتَقِهِ مِنْهَا فَتَرْكُهُ فِيهَا هَيْهَاتَ مَا ذَلِكَ
الظَّنُّ بِكَ وَلَا الْمَعْرُوفُ مِنْ فَضْلِكَ وَلَا مُشَبِّهٌ لِمَا غَامَلْتَ
بِهِ الْمُؤَخِّدِينَ مِنْ بَرِّكَ وَإِحْسَانِكَ فَيَا لَيَقِينَ أَقْطَعُ لَوْلَا مَا
حَكَمْتَ بِهِ مِنْ تَعْدِيبِ جَا حِدِيكَ وَقَضَيْتَ بِهِ مِنْ إِخْلَادِ
مُعَانِدِيكَ لَجَعَلْتَ النَّارَ كُلَّهَا بَرْدًا وَسَلَامًا وَمَا كَانَ لِأَحَدٍ فِيهَا

عرفان صحیح

مَقْرًا وَلَا مُقَامًا لِكُنْكَ تَقَدَّسَتْ أَسْمَاؤُكَ أَقْسَمْتُ أَنْ تَمْلَأَهَا
 مِنَ الْكَافِرِينَ مِنَ الْجَنَّةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ وَأَنْ تُخَلِّدَ فِيهَا
 الْمُعَادِيدينَ وَأَنْتَ جَلُّ ثَنَاؤِكَ قُلْتُ مُبْتَدِئًا وَتَطَوَّلْتُ بِالْإِنْعَامِ
 مُتَكَبِّرًا أَفَمَنْ كَانَ مُؤْمِنًا كَمَنْ كَانَ فَاسِقًا لَا يَسْتَوُونَ إِلَهِي وَ
 سَيِّدِي فَاسْأَلُكَ بِالْقُدْرَةِ الَّتِي قَدَّرْتَهَا وَبِالْقَضِيَّةِ الَّتِي حَقَّقْتَهَا
 وَحَكَمْتَهَا وَغَلَبْتَ مَنْ عَلَيْهِ أَجْرِيَّتُهَا أَنْ تَهَبَ لِي فِي هَذِهِ
 اللَّيْلَةِ وَفِي هَذِهِ السَّاعَةِ كُلِّ جُرْمٍ أَجْرُمْتُهُ وَكُلِّ ذَنْبٍ أَذْنَبْتُهُ وَ
 كُلِّ قَبِيحٍ أَسْرَرْتُهُ وَكُلِّ جَهْلٍ عَمِلْتُهُ كَنَمْتُهُ أَوْ أَغْلَنْتُهُ
 أَخْفَيْتُهُ أَوْ أَظْهَرْتُهُ وَكُلِّ سَيِّئَةٍ أَمَرْتُ بِإِثْبَاتِهَا الْإِكْرَامِ
 الْكَاتِبِينَ الَّذِينَ وَكَّلْتَهُمْ بِحِفْظِ مَا يَكُونُ مِنِّي وَجَعَلْتَهُمْ شُهْرَدَاءَ
 عَلَيَّ مَعَ جَوَارِحِي وَكُنْتُ أَنْتَ الرَّقِيبَ عَلَيَّ مِنْ وَرَاءِ آيِهِمْ
 وَالشَّاهِدَ لِمَا خَفِيَ عَنْهُمْ وَبَرَحَمْتِكَ أَخْفَيْتُهُ وَبِفَضْلِكَ
 سَتَرْتُهُ وَأَنْ تَوْفِرَ حَظِّي مِنْ كُلِّ خَيْرٍ أَنْزَلْتَهُ أَوْ إِحْسَانٍ فَضَّلْتَهُ
 أَوْ بِرٍّ نَشَرْتَهُ أَوْ رِزْقٍ بَسَطْتَهُ أَوْ ذَنْبٍ تَغْفِرُهُ أَوْ خَطَاٍ تَسْتُرُهُ يَا
 رَبِّ يَا رَبِّ يَا رَبِّ يَا إِلَهِي وَ سَيِّدِي وَ مُوَلَايَ وَمَالِكِ رِقِّي يَا
 مَنْ بِيَدِهِ نَاصِيَعِي يَا عَلِيمًا بِضُرِّي وَمُسْكِنِي يَا خَبِيرًا بِفَقْرِي
 وَفَاقْتِي يَا رَبِّ يَا رَبِّ يَا رَبِّ يَا رَبِّ اسْأَلُكَ بِحَقِّكَ وَ
 قُدْسِكَ وَ أَعْظَمِ صِفَاتِكَ وَأَسْمَائِكَ أَنْ تَجْعَلَ أَوْ قَاتِي مِنَ
 اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ بِدُكْرِكَ مَعْمُورَةً وَبِخِدْمَتِكَ مَوْصُولَةً وَ
 أَعْمَالِي عِنْدَكَ مَقْبُولَةً حَتَّى تَكُونَ أَعْمَالِي وَأَوْرَادِي كُلُّهَا
 وَرَدًا وَاحِدًا وَحَالِي فِي خِدْمَتِكَ سَرْمَدًا يَا سَيِّدِي يَا مَنْ عَلَيْهِ

عرفانِ حج

مُعَوِّلِي يَا مَنْ إِلَيْهِ شَكُوْتُ أَحْوَالِي يَا رَبِّ يَا رَبِّ يَا رَبِّ قَوْلِي
 خِدْمَتِكَ جَوَارِحِي وَأَشْهَدُ عَلَى الْعَزِيمَةِ جَوَارِحِي وَهَبْ لِي
 الْجِدَّةَ فِي خَشْيَتِكَ وَالِدَوَامَ فِي الْإِتِّصَالِ بِخِدْمَتِكَ حَتَّى
 أَسْرَحَ إِلَيْكَ فِي مَيَادِينِ السَّابِقِينَ وَأُسْرِعَ إِلَيْكَ فِي الْبَارِزِينَ
 وَاشْتَاقَ إِلَى قُرْبِكَ فِي الْمُشْتَاقِينَ وَأَذْنُومَكَ دُنُو الْمُخْلِصِينَ
 وَاحْفَاكَ مَخَافَةَ الْمُوقِنِينَ وَاجْتَمَعَ فِي جِوَارِكَ مَعَ الْمُؤْمِنِينَ
 اَللّٰهُمَّ وَمَنْ أَرَادَنِي بِسُوءٍ فَأَرِدْهُ وَمَنْ كَادَنِي فَكِدْهُ وَاجْعَلْنِي مِنْ
 أَحْسَنِ عِبِيدِكَ نَصِيْبًا عِنْدَكَ وَأَقْرَبَهُمْ مَنَزِلَةً مِنْكَ وَ
 أَخَصَّهُمْ رُفْقَةً لَدَيْكَ فَإِنَّهُ لَا يَنَالُ ذَلِكَ إِلَّا بِفَضْلِكَ وَجُدْ لِي
 بِجُودِكَ وَاعْظِفْ عَلَيَّ بِمَجْدِكَ وَاحْفَظْنِي بِرَحْمَتِكَ
 وَاجْعَلْ لِسَانِي بِذِكْرِكَ لَهْجًا وَقَلْبِي بِحُبِّكَ مُتِمًّا وَمَنْ عَلَيَّ
 بِحُسْنِ إِجَابَتِكَ وَأَقْلَنِي عَثْرَتِي وَاعْفُ زَلَّتِي فَإِنَّكَ قَضَيْتَ
 عَلَيَّ عِبَادَكَ بِعِبَادَتِكَ وَأَمَرْتَهُمْ بِذُعَانِكَ وَضَمَنْتَ لَهُمْ
 الْإِجَابَةَ فَالْيَا رَبِّ نَصَبْتُ وَجْهِي وَإِلَيْكَ يَا رَبِّ مَدَدْتُ
 يَدِي فَهَبْ لَكَ اسْتَجِبْ لِي دُعَائِي وَبَلِّغْنِي مُنَايَ وَلَا تَقْطَعْ
 مِنْ فَضْلِكَ وَرَجَائِي وَاكْفِنِي شَرَّ الْجِنِّ وَالْأَنْسِ مِنْ أَعْدَائِي يَا
 سَرِيعَ الرِّضَا اغْفِرْ لِمَنْ لَا يَمْلِكُ إِلَّا الدُّعَاءُ فَإِنَّكَ فَعَّالٌ لِمَا
 تَشَاءُ يَا مَنْ اسْمُهُ دَوَاءٌ وَذِكْرُهُ شِفَاءٌ وَطَاعَتُهُ غِنَى إِرْحَمْ مَنْ
 رَأْسُ مَالِهِ الرَّجَاءُ وَسِلَاحُهُ الْبُكَاءُ يَا سَابِغَ النِّعَمِ يَا دَافِعَ النِّقَمِ يَا
 نُورَ الْمُسْتَوْحِشِينَ فِي الظُّلَمِ يَا عَالِمًا لَا يَعْلَمُ صَلِّي عَلَى
 مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ وَافْعَلْ بِمِ مَّا أَنْتَ أَهْلُهُ وَصَلَّى اللَّهُ عَلَى

عرفانِ حج

رَسُولِهِ وَالْآيَةَ الْمَيَامِينَ مِنَ الْإِلَهِ وَسَلَّم تَسْلِيًا كَثِيرًا.

خدا یا میں تجھ سے تیری رحمت کا واسطہ دے کر جو ہر چیز سے بڑی ہے اور تیری اس قوت کا واسطہ دے کر جس کی وجہ سے تو ہر چیز پر غالب ہے اور ہر چیز نے اس کے آگے فروتنی کی ہے اور ہر چیز اس سے پست ہے اور تیری اس جبروت کا واسطہ دے کر سوال کرتا ہوں جس کے سبب سے تو ہر چیز پر غالب ہے اور تیری عزت کا واسطہ دے کر سوال کرتا ہوں جس کے آگے کوئی چیز نہیں ٹھہرتی اور تیری عظمت کے واسطہ سے جس سے ہر چیز بھری نظر آتی ہے اور تیری اس سلطنت کے واسطہ سے سوال کرتا ہوں جو ہر چیز پر غالب ہے اور تیری ذات کے واسطہ سے جو ہر شے کے فنا ہونے کے بعد بھی باقی ہے اور تیرے ناموں کے واسطہ سے جس سے ہر چیز ارکان بھرے ہیں اور تیرے علم کے واسطہ سے جو ہر چیز کا احاطہ کئے ہے اور تیری ذات کے نور کے واسطہ سے جس کی وجہ سے ہر چیز روشن ہے اے نور اے پاکیزہ اے سب سے پہلے اور اے سب کے آخر خدا یا میرے وہ کل گناہ بخش دے جو ناموس میں بٹ لگاتے ہیں خدا یا میرے وہ سارے گناہ معاف کر دے جو بلاؤں کے نازل ہونے کا سبب ہوتے ہیں خدا یا میرے وہ تمام گناہ بخش دے جو نعمتوں کو بدل دیتے ہیں خدا یا میرے ان کل گناہوں کو بخش دے جو دعاؤں کو قبول ہونے سے روک دیتے ہیں خدا یا ان گناہوں کو بخش دے جن سے بلائیں نازل ہوتی ہیں خدا یا میرے ان گناہوں کو بخش دے جو میں نے کئے ہیں اور ان گناہوں کو جو مجھ سے ہو گئے ہوں خدا یا میں تیری یاد کے ذریعہ سے تیری بارگاہ میں تقرب چاہتا ہوں اور تیری ہی ذات کو اپنا سفارشی بناتا ہوں اور میں تجھ سے سوال کرتا ہوں تیری بخشش اور کرم کے ذریعہ کہ میرے لئے اپنا تقرب زیادہ کر اور مجھے شکریہ کی

عرفانِ حج

توفیق دے اور اپنی یاد میرے دل میں ڈال دے خدایا میں تجھ سے سوال کرتا ہوں گزر گزارنے والے عاجزی کرنے والے خضوع و خشوع کرنے والے اور رونے والے کے سوال کی طرح کہ تو میرے گناہوں کو درگزر کر اور مجھ پر رحم کر اور جو کچھ تو نے میرا حصہ لگایا ہے اس پر میں راضی ہوں اور قناعت کروں اور ہر حال میں تیرے بندوں سے تواضع کروں خدایا میں تیری بارگاہ میں اسی شخص جیسا سوال کرتا ہوں جس کا فاقہ سخت ہو گیا ہو اور تیرے پاس سختیوں میں اپنی حاجت اس نے پیش کی ہو اور جو کچھ تیرے خزانے میں ہو اس کے بارے میں اس کی رغبت بڑھی ہوئی ہو اے خدا تیری بادشاہت عظیم ہے اور تیرا مرتبہ بلند ہے اور تیرا بدلہ لینا سمجھ سے باہر ہے اور تیرا حکم ظاہر ہے اور تیرا قمر غالب ہے اور تیری قدرت کی مشین چل رہی ہے اور تیری حکومت سے بھاگ کر نکل جانا ممکن نہیں ہے خدایا میں نہیں پاتا ہوں اپنے گناہوں کے لئے بخشنے والا اور نہ برائیوں کے لئے پردہ پوشی کرنے والا اور اپنی بد عملی کے لئے نیکی سے بدل دینے والا سوائے تیرے کوئی معبود نہیں ہے سوائے تیرے تو پاک و منزہ ہے اور میں تیری تعریف کرتا ہوں میں نے اپنے اوپر ظلم کیا اور اپنی جہالت سے جری ہو گیا اور اطمینان کر لیا تیرے ہمیشہ مجھ پر احسان کرنے کی وجہ سے اور تیری یاد کی وجہ سے خدایا اے میرے مولا تو نے میری کتنی ہی برائیوں کو چھپایا اور کتنی بلاؤں کو تو نے ٹال دیا اور کتنی لغزشوں سے تو نے بچالیا اور کتنی اذیتوں کو تو نے دفع کیا اور کتنی خوبیاں جن کا میں بالکل مستحق نہیں تھا تو نے اس کو لوگوں میں پھیلا دیا ہے خدایا میری آزمائش بڑھ گئی اور میری بد حالی حد سے آگے بڑھ گئی ہے اور میرے نیک اعمال کم ہیں اور سخت تکلیفوں نے مجھے بٹھا دیا ہے اور مجھے نفع سے باز رکھا ہے میری امیدوں کی درازی نے اور دنیا نے مجھے اپنی

عرفانِ حق

فریبِ دہی سے دھوکہ میں رکھا اور میرے نفس نے اپنی خیانت اور نالِ مٹول سے دھوکہ دیا اے میرے سردار میں تجھ سے سوال کرتا ہوں تیری عزت کے واسطے سے کہ میری بد عملی میری دعا کو پہنچنے سے نہ روکے اور میرے جن پوشیدہ رازوں سے تو مطلع ہے انہیں ظاہر کر کے مجھے ذلیل نہ کرنا اور میں اپنی غفلت خواہشوں کی کثرت اپنی جہالت اور نیکی کی طرف ہمیشہ کی کم رغبتی کے سبب جو برائیاں چھپ چھپ کر چکا ہوں ان کی سزا میں جلدی نہ کر دیا مجھ پر ہر حال میں مہربان رہ اپنی عزت کے واسطے سے اور میرے تمام معاملات میں مہربانی دکھا میرے خدا میرے رب تیرے سوا اور کون ہے جس سے میں اپنی مصیبت کے دور کرنے اور اپنے معاملہ میں نظر کرنے کا سوال کروں میرے خدا میرے مولا تو نے میرے لئے ایک حکم جاری کیا جس میں میں نے اپنے خواہشِ نفس کی پیروی کی اور دشمن کی فریب کاری سے بچاؤ کا انتظام نہیں کیا تو اس نے میری خواہش کے ذریعہ مجھے دھوکہ دے دیا اور قضا و قدر نے اس معاملہ میں اس کی مدد کر دی اس طرح تیری مقرر کی ہوئی حد سے تجاوز کر گیا اور تیرے بعض احکام کی مخالفت کر دی ہے بہر حال اس معاملہ میں میرے ذمہ تیری حمد بجالانا ضروری ہے اور کوئی دلیل میرے پاس نہیں ہے ان تمام امور میں جس میں تیرا فیصلہ مجھ پر جاری ہوا اور تیرا حکم اور تیری آزمائش میرے لئے لازمی ہوئی اور میں اے خدا تیری بارگاہ میں آیا ہوں کوتاہی اور نفس پر زیادتی کے بعد عذر کرتا ہوا شرمندہ اکساری کے ساتھ چھٹکارا چاہتا ہوں طلبِ مغفرت کرتا ہوا گڑگڑاتا ہوا اقرار کرتا ہوا یقین کرتا ہوا اعتراف کرتا ہوا کیونکہ جو مجھ سے ہو گیا ہے اس سے کہیں بھاگنے کا بھی ٹھکانا نہیں ہے اور نہ رونے کی جگہ کہ پناہ لوں سوائے اس کے کہ تو میرا عذر قبول کر لے اور اپنی وسعتِ رحمت

عرفانِ حج

میں مجھ کو داخل کرے خدا یا میرا عذر قبول کر لے اور میری تکلیف کی سختی پر رحم کر اور میری جگہ بند یوں کو کھول دے اے میرے خدا میرے جسم کی ناقوانی اور میری جلد کی کمزوری اور میری ہڈیوں کے دبلے پن پر رحم کر اے وہ ذات جس نے میری تخلیق کی ابتدا کی میرا ذکر بھی کیا اور میری تربیت بھی کی میرے ساتھ نیکی کی میری غذا کا انتظام کیا جیسے تو نے کرم کی ابتدا کی تھی اور پہلے سے نیکی کرتا آیا ہے اسے باقی رکھو اے میرے خدا میرے سردار اے میرے پروردگار کیا تو مجھ کو اپنی آگ کے عذاب میں گرفتار دیکھے گا بعد اس کے کہ میں توحید کا مقرر ہوں اور میرا دل تیری محبت سے سرشار ہے اور میری زبان تیری یاد میں رطب اللسان ہے اور میرا دل تیری محبت کی گرہ باندھے ہوئے ہے اور بعد اس کے کہ میں تجھے پروردگار مان کر سچے دل سے اپنے گناہوں کا اعتراف کرتا ہوں اور گڑگڑا کر تجھ سے دعا مانگتا ہوں میں یقین نہیں کرتا ہوں کہ تو ایسا کرے گا کہ عذاب دے تیرا کرم اس سے کہیں زیادہ ہے کہ اس کو ضائع کر دے جس کو پالا ہوا ہے اور اسے دور کر دے جسے قرب دیا ہو یا اس کو نکال دے جسے پناہ دی ہو یا اسے بلا کے حوالے کر دے جس کے لئے کافی ہوا ہو اور رحم کیا ہو اور یہ بات میری سمجھ میں نہیں آتی اے میرے سردار اے میرے خدا کہ تو آتشِ جہنم کو ان چہروں پر مسلط کرے گا جو تیری عظمت کے لئے تیرے حضور سجدہ ریز ہیں اور ان زبانوں پر مسلط کر دے گا جو سچائی کے ساتھ تیری توحید کے لئے گویا ہیں اور تیرے شکر میں تیری مدح کر رہی ہیں اور ان دلوں پر مسلط کرے گا جو تیرے معبود ہونے کا اعتراف کر چکے ہیں اور ان ضمیروں پر مسلط کرے گا جنہیں تیرا علم اتنا مل گیا ہے کہ وہ تیری بارگاہ میں پست ہیں اور ان اعضاء جو ارج پر جن کی باگ ڈور اسی حد تک محدود رہی کہ برضا و رغبت

عرفانِ حج

تیرے بندہ ہونے کا اقرار کریں اور یقین کے ساتھ تجھ سے طلبِ مغفرت کرنے کی کوشش کریں، نہ تو ایسا کوئی گمان ہے تیرے بارے میں اور نہ تیرے فضل کے بارے میں ہم کو ایسی خبر دی گئی ہے اے صاحبِ کرم اے پروردگار اور تو جانتا ہے میری کمزوری کو دنیا کی چھوٹی آزمائشوں اور تکلیفوں کے مقابلہ میں اور جو کمزور ہات دنیا کے لوگوں پر گزرتے ہیں باوجودیکہ وہ آزمائش اور تکلیف دیر پا نہیں ہوتی۔ اس کی مدت تھوڑی اور اس کی بقا چند روزہ ہوتی ہے تو بھلا مجھ سے آخرت کی بلا اور وہاں کی بڑی بڑی کمزور ہات کیونکر برداشت ہوں گی جبکہ وہاں کی بلا کی مدت طولانی اور اس کا قیام دوامی ہوگا اور جو اس میں ہوگا اس کے عذاب میں تخفیف نہ ہوگی اس لئے کہ وہ عذاب تیرے غضب، انتقام اور غصہ کے سبب سے ہوگا اور تیرے غصہ کو نہ آسمان برداشت کرتا ہے نہ زمین اے میرے سردار تو بھلا میری کیا حالت ہوگی حالانکہ میں تیرا ایک کمزور ذلیل اور حقیر مسکین اور عاجز بندہ ہوں اے میرے خدا اے میرے پروردگار اور سردار و مولا کن کن امور کی تیری بارگاہ میں شکایت کروں اور کن کن باتوں کے لئے روؤں اور چلاؤں دردناک عذاب اور اس کی سختی کے لئے یا طولانی بلا اور اس کی مدت کی زیادتی کے لئے اگر تو نے عذاب میں اپنے دشمنوں کے ساتھ قرار دے دیا اور عذاب والوں کو اور مجھ کو جمع کر دیا اور میرے اور اپنے دوستوں کے درمیان جدائی ڈال دی تو تجھے معلوم ہے اے میرے معبود، اے سردار اے میرے مولا اے میرے پروردگار میں عذاب پر تو صبر کروں گا لیکن تیری جدائی پر کیونکر صبر کروں گا میں نے مان لیا کہ میں تیری آگ کی گرمی پر صبر کروں گا لیکن تیری نگاہِ کرم کے بدل جانے پر کیوں کر صبر کروں گا یا آتشِ جہنم میں کیوں کر رہ سکوں گا درنا خالیہ

عرفانِ حج

مجھے تیری معافی کی امید لگی ہے اے میرے سردار اے میرے مولا تیری ہی عزت کی قسم کھا کر عرض کرتا ہوں اگر تو نے میرا ناطقہ نہ بند کر دیا تو میں اہل جہنم کے درمیان سے ضرور اسی طرح نام لے کر چیخوں گا جیسے کہ امید لگانے والے چیختے ہیں اور ضرور اسی طرح فریاد کروں گا جیسے فریاد کرتے ہیں اور ضرور تیری رحمت کے فراق میں ویسے ہی روؤں گا جیسے ناامید ہونے والے روتے ہیں اور ضرور بار بار تجھے پکاروں گا اے مومنوں کے سرپرست اور اے معرفت رکھنے والوں کی امید کی منزل اے فریاد کرنے والوں کے فریادرس اے بچوں کے دلوں کے محبوب اور اے عالمین کے خدا تو جہاں بھی رہے اے معبود تو پاک ہے اے میرے خدا اور میں تیری حمد کرتا ہوں کیا یہ بات سمجھ میں آتی ہے کہ تو اسی آگ میں سے ایک فرمانبردار بندہ کی آواز سے جو اپنی مخالفت کی پاداش میں قیدی ہو اور اس کے عذاب کا مزہ چکھ رہا ہو اپنی معصیت کی وجہ سے اور اپنے جرم اور خطا کے بدلہ اس کے تہ بہ تہ طبقات میں بند کیا گیا ہو اور وہ تیری بارگاہ میں چیختا ہو تیری رحمت کی امید لگانے والے کی طرح اور تیری توحید کے ماننے والوں کی زبان سے تجھ کو پکار رہا ہو اور تیری بارگاہ میں تیری ربوبیت کو وسیلہ بناتا ہو اے میرے مولا پھر وہ عذاب میں کیسے رہ سکے گا حالانکہ وہ تیری گزشتہ حکم و مہربانی کی امید لگائے ہو یا کیوں کر اس کو آتش جہنم تکلیف دے گی درحالیکہ وہ تیرے فضل اور رحمت کی آس لگائے ہو یا اس کو جہنم کا شعلہ کیوں کر جلائے گا حالانکہ تو خود اس کی آواز سن رہا ہو اور اس کی جگہ کو دیکھ رہا ہو یا اسے جہنم کی آواز کیوں کر پریشان کرے گی درحالیکہ تو اس کی کمزوری سے واقف ہے یا کیوں کر اس کے طبقوں میں وہ حرکت کر سکتا ہے جب کہ تو اس کی سچائی سے واقف ہے یا کیوں کر اس کو اس

عرفانِ حج

کے شعلے پریشان کر سکتے ہیں جب کہ وہ تجھے اپنا رب کہہ کر بلارہا ہو کیوں کر ہو سکتا ہے کہ وہ تو اپنے جہنم سے آزاد ہو جانے میں تیرے فضل کی امید رکھتا ہو اور تو اسے چھوڑ دے ایسا ہو ہی نہیں سکتا نہ تیری نسبت یہ گمان ہے اور نہ تیرے فضل سے ایسی بات مشہور ہے اور نہ اپنی نیکی اور احسان کے باعث تو نے اہل توحید کے ساتھ کبھی اس طرح کا معاملہ کیا ہے پس میں تو یقین کے ساتھ کہتا ہوں کہ اگر تو نے اپنے منکروں کو عذاب کا حکم نہ دیا ہوتا اور اپنے مخالفین کو جہنم میں دائمی سزا کا حکم نہ دے دیا ہوتا تو کل کی کل آتش جہنم کو سرد اور سلامتی کا ذریعہ بنا دیتا اور کسی ایک کا بھی اس میں قیام و قرار نہ ہوتا لیکن خود تو نے تیرے نام پاک و پاکیزہ میں قسم کھائی ہے کہ جہنم کو کافروں سے بھر دے گا چاہے وہ جنوں میں سے ہوں یا انسانوں میں سے اور دشمنی رکھنے والوں کو ہمیشہ اسی میں رکھے گا اور تودہ ذات ہے کہ تیری تعریف جلیل و عظیم ہے تو پہلے ہی فرما چکا ہے اور انعام و اکرام و احسان سے فرما چکا ہے کہ کیا وہ شخص جو مومن ہو اس کے مانند ہو سکتا ہے جو فاسق ہو یہ کبھی برابر نہ ہوں گے اے میرے معبود اے میرے سردار اب میں تجھ سے سوال کرتا ہوں اس قدرت کے وسیلہ سے جو تجھے حاصل ہے اور اس فیصلہ کے واسطے سے جو تو نے حقی طور پر فرمایا اور جن پر تو نے جاری کیا ان پر ان کا نفاذ ہو گیا تجھ سے سوال ہے کہ اس رات میں اور اس وقت میں میرا ہر وہ جرم جو مجھ سے ہو گیا ہو اور ہر گناہ جو مجھ سے سرزد ہوا ہو اور ہر برائی جس کو چھپا کے کیا ہو معاف کر دے اور جہالت جس کو میں عمل میں لایا چھپایا ہو یا ظاہر کیا ہو پوشیدہ کیا ہو یا ظاہر بظاہر کیا ہو اور ہر ایسی برائی جس کے اندراج کا تو نے کرام کا تین کو حکم دے دیا ہے معاف کر دے جن کو تو نے میرے ہر فعل کی نگرانی سپرد کی ہے اور میرے اعضاء و جوارح کے ساتھ ساتھ

عرفانِ حج

ان کو بھی تو نے میرا گواہ بنا دیا ہے اور ان کے ماوراء تو خود بھی میرے اوپر نگراں ہے اور گواہ ہے ان کا جو ان سے مخفی ہے حالانکہ اپنی رحمت سے تو ان کو چھپاتا رہتا ہے اور اپنے فضل سے پردہ ڈالتا ہے اور میرا بڑا حصہ قرار دے ہر اس نیکی میں جسے تو نازل کرے یا اس احسان میں جو تو کرے یا ہر نیکی میں جسے تو پھیلائے یا رزق میں جسے تو وسیع کرے یا گناہ میں جسے تو معاف کرے یا غلطی میں جسے تو چھپا دے اے میرے پروردگار اے میرے رب اے رب اے میرے خدا، سردار، مولا، اے میری بندگی کے مالک اور جس کے ہاتھ میں میری تقدیر ہے اے میرے نقصان اور غربت کے جاننے والے اور اے میرے فقر و فاقہ سے واقف اے پروردگار اے پروردگار اے پروردگار میں تجھ سے سوال کرتا ہوں تیرے حق اور پاکیزگی کے واسطے اور تیری عظیم صفوں اور ناموں کے واسطے کہ میرے رات اور دن کے اوقات کو اپنی یاد سے بھر دے۔ اپنی خدمت میں لگے رہنے کی دھن میں لگائے اور میرے اعمال کو اپنی بارگاہ میں قبول فرمائے تاکہ میرے کل اعمال اور وظائف کی ایک ہی ورد ہو جائے اور مجھے تیری ہی خدمت کرتے رہنے میں دوام حاصل ہو جائے اے میرے سردار اے وہ جس کا مجھے آسرا ہے اور جس کے پاس اپنی شکایت لاتا ہوں اے میرے پروردگار اے پروردگار اے پروردگار میرے ہاتھ پاؤں کو اپنی خدمت کے لئے مضبوط کر دے اور اس ارادہ کے لئے میرے قلب کو توانا کر دے اور تجھ سے خوف میں کوشش کی توفیق عطا کر اور تیری خدمت کے لگاتار انجام دینے کی تاکہ سبقت کرنے والوں کے میدان میں تیرے حضور میں آنے کے لئے آگے بڑھتا رہوں اور تیری خدمت میں پہنچنے کے لئے جلدی کرنے والوں میں تیز رہوں اور تیرا قرب حاصل کرنے کا

عرفانِ حج

شوق رکھنے والوں کا شوق ہو اور تیری بارگاہ میں خلوص رکھنے والوں کا سا قرب حاصل ہو اور تجھ پر یقین رکھنے والوں کا سا خوف مل جائے اور تیری بارگاہ میں مومنین کے ساتھ میں بھی جمع ہو جاؤں خدا یا جو شخص میرے ساتھ برائی کا ارادہ کرے تو تو بھی اس کے ساتھ ویسا ہی ارادہ کر اور جو مجھ سے چال چلے تو بھی اسے ویسا ہی بدلہ دے اور مجھے ان بندوں میں قرار دے جو حصہ پانے میں تیرے نزدیک سب سے اچھے ہوں اور تیرے قرب میں بڑی منزلت رکھتے ہوں اور تیرے حضور میں انہیں خاص خصوصیت حاصل ہو اس لئے کہ یہ رتبہ بغیر تیرے خالص فضل کے نہیں مل سکتا ہے اور اپنی خاص مہربانی سے مجھے بہرہ ور فرما اور اپنی شان کے مطابق مجھ پر مہربانی کر اور اپنی رحمت سے مجھ کو محفوظ فرما اور میری زبان کو اپنی یاد میں چلتا رکھ اور میرے دل کو اپنی محبت میں مستغرق رکھ اور میری دعا خوبی کے ساتھ قبول فرما اور میری لغزش کو درگزر کر اور میری خطا معاف کر اس لئے کہ تو نے اپنے بندوں کے بارے میں طے کیا ہے کہ وہ تیری عبادت کریں اور تو نے انہیں اپنے سے دعا مانگنے کا حکم دیا ہے اور تو ان کے قبول کرنے کا ضامن ہے پس اے خدا میں نے تیری طرف لو لگائی ہے اور تیری جانب اے پروردگار اپنے ہاتھ پھیلائے ہیں پس اپنی عزت کے صدقہ میں میری دعا قبول کر لے اور میری امید عطا کر دے اور اپنے فضل سے میری امید کو نہ توڑ اور جنوں اور انسانوں میں سے جتنے میرے دشمن ہیں ان کے شر سے بچالے اے سب سے جلدی راضی ہونے والے اس کو بخش دے جس کے دعا کرنے کے علاوہ اور کچھ بس نہیں ہے بیشک تو جو چاہے اسے کر گزرتا ہے وہ ذات کہ جس کا نام دوا ہے جس کا ذکر شفا ہے اور جس کی اطاعت مالداری ہے رحم کر اس پر جس کی پونجی امید ہے اور جس کا

عرفانِ حج

ہتھیار گریہ ہے اے نعمتوں کے گوارا بنانے والے اے بلاؤں کے دور کرنے
والے اندھیروں میں گھبرانے والوں کو روشنی دینے والے اے ایسے عالم جس
کو کسی نے تعلیم نہیں دی محمدؐ اور آلِ محمدؐ پر درود نازل فرما اور میرے حق میں وہ کر
جو تیری شان کے زیبا ہے اور اللہ کا درود ہو اس کے رسولؐ پر اور صاحبِ برکت
اماموں پر ان کی آل میں سے اور ایسا بہت سا سلام ہو جو سلام کا حق ہے۔

عرفان حج

کاروان آل زہرا (اسلام آباد)

جو شخص تندرستی اور خوشحالی کے باوجود حج کئے بغیر مر جائے وہ ان لوگوں میں سے ہے جس کے لئے خداوند عالم نے ارشاد فرمایا کہ (ترجمہ) اور ہم اسے قیامت کے دن اندھا محسوس کریں گے۔

اراکین کاروان آل زہرا خوش نصیب ہیں کہ مومن اسلام آباد کو اسلام کی اہم عبادت کی سعادت انجام دلانے میں پیش پیش ہیں۔

کاروان کا نام : کاروان آل زہرا

کاروان کا پتہ : مسجد الحسین F-11 مرکز اسلام آباد

فون نمبر : 051-466802 / 051-5465631

موبائل نمبر : 0300-5090532

قافلہ سالار کا اسم گرامی : جناب سید اخلاق حسین کاظمی

قافلے کی شرعی رہنمائی کرنے والے علمائے کرام : جید علماء کرام کی زیر نگرانی

کاروان پرائیویٹ اسکیم یا سرکاری اسکیم پر مشتمل ہے؟ : سرکاری اسکیم

عرفانِ حج

دعاء توسل

بعض معتبر کتابوں میں محمد بن بابویہ سے نقل کیا گیا ہے کہ انہوں نے اس دعا توسل کو ائمہ علیہم السلام سے روایت کیا ہے اور کہا ہے کہ میں نے اس کو کسی معاملہ میں نہیں پڑھا مگر یہ کہ اس کی قبولیت کا اثر بہت جلدی پایا اور وہ دعا یہ ہے۔

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ وَ اَتَوَجَّهُ اِلَیْكَ بِنَبِیِّكَ نَبِیِّ الرُّحْمَةِ
مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اَبَا الْقَاسِمِ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ یَا اِمَامَ
الرُّحْمَةِ یَا سَيِّدَنَا وَ مَوْلَانَا اِنَّا تَوَجَّهْنَا وَ اَسْتَشْفَعْنَا وَ تَوَسَّلْنَا
بِكَ اِلَى اللّٰہِ وَ قَدْ مَنَّا بِكَ بَيْنَ یَدَیْ حَاجَاتِنَا یَا وَجِیْہَا عِنْدَ اللّٰہِ
اَشْفَعْ لَنَا عِنْدَ اللّٰہِ یَا اَبَا الْحَسَنِ یَا اَمِیْرَ الْمُؤْمِنِیْنَ یَا عَلِیُّ بْنُ
اَبِیْطَالِبٍ یَا حُجَّةَ اللّٰہِ عَلٰی خَلْقِہٖ یَا سَيِّدَنَا وَ مَوْلَانَا اِنَّا تَوَجَّهْنَا
وَ اَسْتَشْفَعْنَا وَ تَوَسَّلْنَا بِكَ اِلَى اللّٰہِ وَ قَدْ مَنَّا بِكَ بَيْنَ یَدَیْ حَاجَاتِنَا
یَا وَجِیْہَا عِنْدَ اللّٰہِ اَشْفَعْ لَنَا عِنْدَ اللّٰہِ یَا فَاطِمَةُ الزَّهْرَاءِ یَا بِنْتَ
مُحَمَّدٍ یَا قُرَّةَ عَیْنِ الرَّسُوْلِ یَا سَيِّدَنَا وَ مَوْلَانَا اِنَّا تَوَجَّهْنَا
وَ اَسْتَشْفَعْنَا وَ تَوَسَّلْنَا بِكَ اِلَى اللّٰہِ وَ قَدْ مَنَّا بِكَ بَيْنَ یَدَیْ حَاجَاتِنَا
یَا وَجِیْہَةُ عِنْدَ اللّٰہِ اَشْفَعْ لَنَا عِنْدَ اللّٰہِ یَا اَبَا مُحَمَّدٍ یَا حَسَنَ بْنَ
عَلِیٍّ اَیُّهَا الْمُجْتَبٰی یَا بَنَیْ رَسُوْلِ اللّٰہِ یَا حُجَّةَ اللّٰہِ عَلٰی خَلْقِہٖ یَا
سَيِّدَنَا وَ مَوْلَانَا تَوَجَّهْنَا وَ اَسْتَشْفَعْنَا وَ تَوَسَّلْنَا بِكَ اِلَى اللّٰہِ وَ
قَدْ مَنَّا بِكَ بَيْنَ یَدَیْ حَاجَاتِنَا یَا وَجِیْہَا عِنْدَ اللّٰہِ اَشْفَعْ لَنَا عِنْدَ اللّٰہِ
یَا اَبَا عَبْدِ اللّٰہِ یَا حُسَیْنَ بْنَ عَلِیٍّ اَیُّهَا الشَّہِیْدُ یَا بَنَیْ رَسُوْلِ اللّٰہِ یَا
حُجَّةَ اللّٰہِ عَلٰی خَلْقِہٖ یَا سَيِّدَنَا وَ مَوْلَانَا اِنَّا تَوَجَّهْنَا وَ اَسْتَشْفَعْنَا وَ

عرفان حج

تَوَسَّلْنَا بِكَ إِلَى اللَّهِ وَقَدْ مَنَّكَ بَيْنَ يَدَيِ حَاجَاتِنَا يَا وَجِيهَهَا
عِنْدَ اللَّهِ اشْفَعْ لَنَا عِنْدَ اللَّهِ يَا أَبَا جَعْفَرٍ يَا مُحَمَّدَ بْنَ عَلِيٍّ أَيُّهَا
الْبَاقِرُ يَا بْنَ رَسُولِ اللَّهِ يَا حُجَّةَ اللَّهِ عَلَى خَلْقِهِ يَا سَيِّدَنَا وَ
مَوْلَانَا إِنَّا تَوَجَّهْنَا وَاسْتَشْفَعْنَا وَتَوَسَّلْنَا بِكَ إِلَى اللَّهِ وَقَدْ مَنَّكَ
بَيْنَ يَدَيِ حَاجَاتِنَا يَا وَجِيهَهَا عِنْدَ اللَّهِ اشْفَعْ لَنَا عِنْدَ اللَّهِ يَا أَبَا
عَبْدِ اللَّهِ يَا جَعْفَرُ بْنَ مُحَمَّدٍ أَيُّهَا الصَّادِقُ يَا بْنَ رَسُولِ اللَّهِ يَا حُجَّةَ
اللَّهِ عَلَى خَلْقِهِ يَا سَيِّدَنَا وَمَوْلَانَا إِنَّا تَوَجَّهْنَا وَاسْتَشْفَعْنَا وَ
تَوَسَّلْنَا بِكَ إِلَى اللَّهِ وَقَدْ مَنَّكَ بَيْنَ يَدَيِ حَاجَاتِنَا يَا وَجِيهَهَا
عِنْدَ اللَّهِ اشْفَعْ لَنَا عِنْدَ اللَّهِ يَا أَبَا الْحَسَنِ يَا مُوسَى بْنَ جَعْفَرٍ أَيُّهَا
الْكَاطِمُ يَا بْنَ رَسُولِ اللَّهِ يَا حُجَّةَ اللَّهِ عَلَى خَلْقِهِ يَا سَيِّدَنَا وَ
مَوْلَانَا إِنَّا تَوَجَّهْنَا وَاسْتَشْفَعْنَا وَتَوَسَّلْنَا بِكَ إِلَى اللَّهِ وَ
قَدْ مَنَّكَ بَيْنَ يَدَيِ حَاجَاتِنَا يَا وَجِيهَهَا عِنْدَ اللَّهِ اشْفَعْ لَنَا عِنْدَ اللَّهِ
يَا أَبَا الْحَسَنِ يَا عَلِيَّ بْنَ مُوسَى أَيُّهَا الرِّضَا يَا بْنَ رَسُولِ اللَّهِ يَا
حُجَّةَ اللَّهِ عَلَى خَلْقِهِ يَا سَيِّدَنَا وَمَوْلَانَا إِنَّا تَوَجَّهْنَا وَاسْتَشْفَعْنَا
وَتَوَسَّلْنَا بِكَ إِلَى اللَّهِ وَقَدْ مَنَّكَ بَيْنَ يَدَيِ حَاجَاتِنَا يَا وَجِيهَهَا
عِنْدَ اللَّهِ اشْفَعْ لَنَا عِنْدَ اللَّهِ يَا أَبَا جَعْفَرٍ يَا مُحَمَّدَ بْنَ عَلِيٍّ أَيُّهَا
النَّقِيُّ الْجَوَادُ يَا بْنَ رَسُولِ اللَّهِ يَا حُجَّةَ اللَّهِ عَلَى خَلْقِهِ يَا سَيِّدَنَا
وَمَوْلَانَا إِنَّا تَوَجَّهْنَا وَاسْتَشْفَعْنَا وَتَوَسَّلْنَا بِكَ إِلَى اللَّهِ وَ
قَدْ مَنَّكَ بَيْنَ يَدَيِ حَاجَاتِنَا يَا وَجِيهَهَا عِنْدَ اللَّهِ اشْفَعْ لَنَا عِنْدَ اللَّهِ
يَا أَبَا الْحَسَنِ يَا عَلِيَّ بْنَ مُحَمَّدٍ أَيُّهَا الْهَادِي النَّقِيُّ يَا بْنَ رَسُولِ
اللَّهِ يَا حُجَّةَ اللَّهِ عَلَى خَلْقِهِ يَا سَيِّدَنَا وَمَوْلَانَا إِنَّا تَوَجَّهْنَا وَ

عرفانِ حج

اَسْتَشْفَعْنَا وَتَوَسَّلْنَا بِكَ اِلَى اللّٰهِ وَقَدْ مَنَّاكَ بَيْنَ يَدَيَّ حَاجَاتِنَا
يَا وَجِيهًا عِنْدَ اللّٰهِ اشفَعْ لَنَا عِنْدَ اللّٰهِ يَا اَبَا مُحَمَّدٍ يَا حَسَنَ بْنَ
عَلِيٍّ اَيُّهَا الزَّكِيُّ الْعَسْكَرِيُّ يَا بَنَ رَسُولِ اللّٰهِ يَا حُجَّةَ اللّٰهِ عَلٰى
خَلْقِهِ يَا سَيِّدَنَا وَمَوْلَانَا اِنَّا تَوَجَّهْنَا وَاسْتَشْفَعْنَا وَتَوَسَّلْنَا بِكَ
اِلَى اللّٰهِ وَقَدْ مَنَّاكَ بَيْنَ يَدَيَّ حَاجَاتِنَا يَا وَجِيهًا عِنْدَ اللّٰهِ اشفَعْ
لَنَا عِنْدَ اللّٰهِ يَا وَصِيَّ الْحَسَنِ وَالْخَلَفَ الْحُجَّةَ اَيُّهَا الْقَائِمُ
الْمُنْتَظَرُ الْمُهَدِّدُ يَا بَنَ رَسُولِ اللّٰهِ يَا حُجَّةَ اللّٰهِ عَلٰى خَلْقِهِ يَا
سَيِّدَنَا وَمَوْلَانَا اِنَّا تَوَجَّهْنَا وَاسْتَشْفَعْنَا وَتَوَسَّلْنَا بِكَ اِلَى اللّٰهِ وَ
قَدْ مَنَّاكَ بَيْنَ يَدَيَّ حَاجَاتِنَا يَا وَجِيهًا عِنْدَ اللّٰهِ اشفَعْ لَنَا عِنْدَ اللّٰهِ

خدایا میں تجھ سے سوال کرتا ہوں اور میں تیری طرف متوجہ ہوتا ہوں تیرے نبی
رحمت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ کے واسطے سے اے ابوالقاسم اے اللہ کے رسول
اے رحمت کے امام اے میرے سردار اور میرے مولا ہم تیری طرف متوجہ
ہوئے اور شفاعت چاہی اور تجھ سے توسل کیا اللہ کی طرف اور اپنی تمام
حاجتوں کو تیرے سامنے پیش کر دیا۔ اے خدا کی بارگاہ میں عزت دار ہماری
شفاعت فرمائیے خدا کے پاس۔ اے ابوالحسن اے امیر المومنین اے علی بن ابی
طالب اے اللہ کی حجت مخلوق پر اے میرے سردار اے میرے مولا ہم متوجہ
ہوئے ہم نے شفاعت چاہی اور ہم نے آپ سے توسل کیا اللہ کی طرف اور
ہم نے آپ کے سامنے اپنی تمام حاجتوں کو پیش کر دیا اے خدا کی بارگاہ میں
عزت دار ہماری شفاعت کیجئے خدا کے پاس۔ اے فاطمہ زہرا اے بنت محمد
اے رسول کی آنکھوں کی ٹھنڈک اے ہماری مالکہ اے ہماری شہزادی ہم متوجہ
ہوئے ہم نے شفاعت چاہی ہم نے توسل کیا آپ سے اللہ کی طرف اور آپ

عرفانِ حج

کی بارگاہ میں اپنی تمام حاجات پیش کر دیں اے نگاہ خدا میں عزت دار ہماری شفاعت کیجئے اللہ کے پاس۔ اے ابو محمد اے حسن بن علی اے منتخب روزگار اے رسول خدا کے فرزند اے اللہ کی مخلوق پر اس کی حجت اے میرے سردار اے میرے مولا ہم نے رخ کیا ہم نے شفاعت چاہی اور آپ سے توسل کیا اللہ کی طرف اور اپنی تمام حاجتیں آپ کے سامنے پیش کر دیں اے خدا کی بارگاہ میں عزت دار ہماری شفاعت کیجئے خدا کے نزدیک۔ اے ابو عبد اللہ اے حسین بن علی اے شہید اے رسول خدا کے فرزند اے اللہ کی مخلوق پر اس کی محبت اے میرے سردار اے میرے مولا ہم متوجہ ہوئے ہم نے شفاعت چاہی اور ہم نے توسل کیا آپ سے اللہ کی طرف اور میں نے اپنی تمام حاجتیں آپ کے سامنے پیش کر دی ہیں اے اللہ کے نزدیک عزت دار ہماری شفاعت کیجئے اللہ کے نزدیک۔ اے ابوالحسن اے علی بن الحسین اے زین العابدین اے رسول خدا کے فرزند اے اللہ کی مخلوق پر اس کی حجت اے میرے سردار اے میرے مولا ہم متوجہ ہوئے ہم نے شفاعت چاہی اور ہم نے توسل کیا آپ سے اللہ کی طرف اور میں نے اپنی تمام حاجتیں آپ کے سامنے پیش کر دی ہیں اے اللہ کے نزدیک عزت دار ہماری شفاعت کیجئے اللہ کے نزدیک۔ اے ابو جعفر محمد بن علی اے باقر اے فرزند رسول اللہ اے اللہ کی مخلوق پر اس کی حجت اے میرے سردار اے میرے مولا ہم متوجہ ہوئے ہم نے شفاعت چاہی اور ہم نے توسل کیا آپ سے اللہ کی طرف اور میں نے اپنی تمام حاجتیں آپ کے سامنے پیش کر دی ہیں اے اللہ کے نزدیک عزت دار ہماری شفاعت کیجئے اللہ کے پاس۔ اے ابو عبد اللہ اے جعفر بن محمد اے صادق اے فرزند رسول اللہ اے اللہ کی مخلوق پر اس کی حجت اے میرے سردار

عرفانِ حج

اے میرے مولا ہم نے رُخ کیا ہم نے شفاعت چاہی اور ہم نے توسل کیا آپ سے اللہ کی طرف اور ہم نے آپ کے پاس اپنی تمام حاجتیں آپ کے سامنے پیش کر دی ہیں اے اللہ کے نزدیک عزت دار ہماری شفاعت کیجئے اللہ کے پاس۔ اے ابوالحسن اے موسیٰ بن جعفر اے کاظم اے فرزند رسول اللہ اے اللہ کی مخلوق پر اس کی حجت اے میرے سردار اور میرے مولا ہم تیری طرف متوجہ ہیں اور شفاعت چاہتے ہیں اور ہم نے آپ سے توسل کیا ہے اللہ کی طرف اور ہم نے اپنی تمام حاجتیں آپ کے سامنے پیش کی ہیں اے اللہ کے نزدیک عزت دار ہماری شفاعت کیجئے اللہ کے نزدیک۔ اے ابوالحسن اے علی بن موسیٰ رضا یا فرزند رسول اللہ اے اللہ کی حجت اس کی مخلوق پر اے میرے سردار اور میرے مولا ہم آپ کی طرف متوجہ ہیں اور ہم نے شفاعت چاہی اور ہم نے آپ سے توسل کیا خدا کی طرف اور ہم نے اپنی کل حاجتیں آپ کے سامنے پیش کر دی ہیں اے اللہ کے نزدیک عزت دار ہماری شفاعت کیجئے اللہ کے نزدیک۔ اے ابو جعفر اے محمد بن علی اے تقی جواد اے فرزند رسول اللہ اے اللہ کی حجت اس کی مخلوق پر اے ہمارے سردار اے ہمارے مولا ہم آپ کی طرف متوجہ ہیں اور ہم شفاعت چاہتے ہیں اور ہم نے آپ سے توسل کیا ہے خدا کی طرف اور ہم نے اپنی تمام حاجتیں آپ کے سامنے پیش کی ہیں اے اللہ کے نزدیک عزت دار ہمارے لئے شفاعت کیجئے اللہ کے پاس۔ اے ابوالحسن اے علی بن محمد اے ہادی تقی اے فرزند رسول اللہ اے اللہ کی حجت اس کی مخلوق پر اے میرے سردار اور ہمارے مولا ہم آپ کی طرف متوجہ ہیں اور ہم نے شفاعت چاہی اور آپ سے توسل کیا اللہ کی طرف اور ہم نے آپ کے سامنے اپنی تمام حاجتیں پیش کی ہیں اے خدا کی نگاہ میں

عرفانِ حج

عزت دار ہماری شفاعت کیجئے اللہ کے پاس اے ابو محمد اے حسن بن علی
اے زکی عسکری اے فرزند رسول اللہ اے اللہ کی حجت اس کی مخلوق پر اے
ہمارے سردار اور ہمارے مولا ہم آپ کی طرف متوجہ ہیں اور ہم نے شفاعت
چاہی اور ہم نے آپ سے توسل کیا اللہ کی طرف اور آپ کو مقدم کیا ہے اپنی
حاجتوں کے پورا کرنے کے لئے اے خدا کی نگاہ میں عزت دار ہماری
شفاعت کیجئے اللہ کے نزدیک۔ اے حسن کے وصی اے جانشین حجت اے
امام قائم منتظر مہدی اے فرزند رسول اللہ اے اللہ کی حجت اس کی مخلوق پر اے
ہمارے سردار اور ہمارے مولا ہم متوجہ ہیں اور ہم نے شفاعت چاہی اور ہم
لے توسل کیا ہے آپ سے اللہ کی جانب اور آپ کو مقدم کیا ہے خدا کے پاس
اپنی حاجتوں کے پورا ہونے کے لئے اے خدا کی نظر میں عزت دار ہماری
شفاعت کیجئے اللہ کے پاس۔

☆ اور دوسری روایت میں ہے کہ اس کے بعد پڑھے۔

يَا سَادَاتِي وَمَوَالِيَّ اِنْسِي تَوَجَّهْتُ بِكُمْ اِلَيْهِ وَ اَسْتَشْفَعُ
فَقُرِّي وَ حَاجَتِي اِلَى اللّٰهِ وَ تَوَسَّلْتُ بِكُمْ اِلَى اللّٰهِ وَ اَسْتَشْفَعُ
بِكُمْ اِلَى اللّٰهِ فَاسْتَفْعُوا لِيْ عِنْدَ اللّٰهِ وَ اسْتَفْعُوْنِيْ مِنْ ذُنُوْبِيْ
عِنْدَ اللّٰهِ فَاِنَّكُمْ وَ سِيَلَتِيْ اِلَى اللّٰهِ وَ بِحُبِّكُمْ وَ بِقُرْبِكُمْ اَرْجُوْ نَجَاةً
مِّنَ اللّٰهِ فَكُونُوا عِنْدَ اللّٰهِ رَجَائِيْ يَا سَادَاتِيْ يَا اَوْلِيَاءَ اللّٰهِ صَلِّ
اللّٰهُ عَلَيْهِمْ اَجْمَعِيْنَ وَ لَعَنَ اللّٰهُ اَعْدَاءَ اللّٰهِ ظَالِمِيْهِمْ مِنَ الْاَوَّلِيْنَ
وَ الْاٰخِرِيْنَ اٰمِيْنَ رَبَّ الْعَالَمِيْنَ.

اے میرے سردار اور میرے مولا میں خلوص کے ساتھ آپ کی طرف متوجہ
ہوں میرے امام میرے ذخیرہ میرے فقر و حاجت کے دن کے لئے اللہ کی

عرفانِ حج

طرف اور آپ سے توسل کیا ہے اللہ کی طرف اور آپ سے شفاعت چاہی ہے اللہ کی طرف تو ہماری شفاعت کیجئے اللہ کے نزدیک اور مجھ کو بچا لیجئے میرے گناہوں سے اللہ کے نزدیک کیوں کہ آپ میرے وسیلہ ہیں اللہ کے پاس اور آپ کی محبت اور تقرب کے واسطے سے میں اللہ سے نجات کی امید کرتا ہوں تو آپ اللہ کے نزدیک میری امید ہو جائیے اے میرے سردار و اے اولیاء اللہ اللہ کا درود ہو آپ سب پر اور اللہ کی لعنت ہو آپ کے دشمنوں پر ظالموں پر اولین اور آخرین میں سے اے عالمین کے رب اس دعا کو قبول فرما۔

شیخ کفعمی نے بلد الامین میں بمسوط دعا نقل کی ہے جس کا نام دعا فرج رکھا ہے اور یہ دعا توسل اس کے ضمن میں مذکور ہے اور میرا گمان ہے کہ خواجہ نصیر الدین کا ”دوازده امام“ یہی دعا توسل ہے جس میں حج طاہرین پر صلوات کو بھی ساتھ ذکر کیا ہے اور یہ ایک بلیغ خطبہ میں موجود ہے جسے کفعمی نے مصباح کے آخر میں ذکر کیا ہے۔

عرفان حج

دعاے عشرات

بہت معتبر دعاؤں میں سے ہے اور اس کے نسخوں میں اختلاف ہے اور ہم اس کو مصباح شیخ سے نقل کرتے ہیں اس دعا کا ہر صبح و شام پڑھنا مستحب ہے اور اس کا بہترین وقت جمعہ کے دن عصر کے بعد ہے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

بخشنے والے مہربان خدا کے نام سے

سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ أَكْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيمِ سُبْحَانَ اللّٰهِ أَنَاءَ اللَّيْلِ وَأَطْرَافِ النَّهَارِ سُبْحَانَ اللّٰهِ بِالْغَدُوِّ وَالْأَصَالِ سُبْحَانَ اللّٰهِ بِالْعِشِيِّ وَالْإِبْكَارِ سُبْحَانَ اللّٰهِ حِينَ تُمْسُونَ وَحِينَ تُصْبِحُونَ وَلَهُ الْحَمْدُ فِي السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ وَعَشِيًّا وَحِينَ تُظْهِرُونَ مِنْ يُخْرِجُ الْحَيَّ مِنَ الْمَيِّتِ وَيُخْرِجُ الْمَيِّتَ مِنَ الْحَيِّ وَيُحْيِي الْأَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا وَكَذَلِكَ تُخْرَجُونَ سُبْحَانَ رَبِّكَ رَبِّ الْعِزَّةِ عَمَّا يَصِفُونَ وَسَلَامٌ عَلَى الْمُرْسَلِينَ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ سُبْحَانَ ذِي الْمُلْكِ وَالْمَلَكُوتِ سُبْحَانَ ذِي الْعِزَّةِ وَالْجَبَرُوتِ سُبْحَانَ ذِي الْكِبَرِيَاءِ وَالْعَظَمَةِ الْمَلِكِ الْحَقِّ الْمُتَهِمِينَ الْقُدُّوسِ سُبْحَانَ اللّٰهِ الْمَلِكِ الْحَيِّ الَّذِي لَا يَمُوتُ سُبْحَانَ اللّٰهِ الْمَلِكِ الْحَيِّ الْقُدُّوسِ سُبْحَانَ الْقَائِمِ الدَّائِمِ سُبْحَانَ الدَّائِمِ الْقَائِمِ سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيمِ سُبْحَانَ رَبِّيَ الْأَعْلَى سُبْحَانَ الْحَيِّ الْقَيُّومِ سُبْحَانَ الْعَلِيِّ الْأَعْلَى سُبْحَانَ تَعَالَى

عرفان حج

سُبُّوحٌ قُدُّوسٌ رَبُّنَا وَرَبُّ الْمَلَائِكَةِ وَالرُّوحِ سُبْحَانَ الذَّاتِمْ غَيْرِ
 الْغَافِلِ سُبْحَانَ الْعَالَمِ بِغَيْرِ تَعْلِيمِ سُبْحَانَ خَالِقِ مَا يَرَى وَمَا
 لَا يَرَى سُبْحَانَ الَّذِي يُدْرِكُ الْأَبْصَارَ وَلَا تُدْرِكُهُ الْأَبْصَارُ وَهُوَ
 السَّطِيفُ الْخَبِيرُ اللَّهُمَّ إِنِّي أَصْبَحْتُ مِنْكَ فِي نِعْمَةٍ وَخَيْرٍ وَ
 بَرَكَةٍ وَغَافِيَةٍ فَصَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِهِ وَآتِمِّمْ عَلَيَّ نِعْمَتَكَ وَ
 خَيْرَكَ وَبَرَكَاتِكَ وَغَافِيَتَكَ بِسَجَاةٍ مِنَ النَّارِ وَارْزُقْنِي
 شُكْرَكَ وَغَافِيَتَكَ وَفَضْلَكَ وَكَرَامَتَكَ أَبَدًا مَا أَبْقَيْتَنِي
 اللَّهُمَّ بِنُورِكَ أَهْتَدَيْتُ وَبِفَضْلِكَ اسْتَفَيْتُ وَبِنِعْمَتِكَ
 أَصْبَحْتُ وَآمَسَيْتُ اللَّهُمَّ إِنِّي أَشْهَدُكَ وَكَفَى بِكَ شَهِيدًا
 وَأَشْهَدُ مَا لَكَ مِنْكَ وَآيَاتِكَ وَرُسُلَكَ وَحَمَلَةَ عَرْشِكَ
 وَسُكَّانَ سَمَوَاتِكَ وَأَرْضِكَ وَجَمِيعَ خَلْقِكَ بِأَنَّكَ أَنْتَ
 اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ وَحْدَكَ لَا شَرِيكَ لَكَ وَأَنْ مُحَمَّدًا صَلَّى
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ عَبْدُكَ وَرَسُولُكَ وَأَنَّكَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ
 قَدِيرٌ تُحْيِي وَتُمِيتُ تُمِيتُ وَتُحْيِي وَأَشْهَدُ أَنَّ الْجَنَّةَ حَقٌّ وَأَنَّ
 النَّارَ حَقٌّ وَالنُّشُورَ حَقٌّ وَالسَّاعَةَ آيَةً لَا رَيْبَ فِيهَا وَأَنَّ اللَّهَ يَبْعَثُ
 مَنْ فِي الْقُبُورِ وَأَشْهَدُ أَنَّ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ حَقًّا
 حَقًّا وَأَنَّ الْأَئِمَّةَ مِنْ وَلَدِائِهِمُ الْأَئِمَّةُ الْهَدَلَةُ الْمَهْدِيُّونَ
 غَيْرُ الْمُسَالِينَ وَلَا الْمُضِلِّينَ وَأَنَّهُمْ أَوْلِيَايَاكَ الْمُصْطَفُونَ وَ
 حِزْبُكَ الْغَالِبُونَ وَصَفْوَتُكَ وَخَيْرَتُكَ مِنْ خَلْقِكَ
 وَتُجَبَّأُوكَ الدِّينِ انْتَجَبْتَهُمْ لِدِينِكَ وَاخْتَصَصْتَهُمْ مِنْ
 خَلْقِكَ وَاصْطَفَيْتَهُمْ عَلَى عِبَادِكَ وَجَعَلْتَهُمْ حُجَّةً عَلَى

عرفان حج

الْعَالَمِينَ صَلَوَاتِكَ عَلَيْهِمْ وَالسَّلَامُ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ
 اللَّهُمَّ اكْتُبْ لِي هَذِهِ الشَّهَادَةَ عِنْدَكَ حَتَّى تُلْقِنِيهَا يَوْمَ
 الْقِيَمَةِ وَأَنْتَ عِنِّي رَاضٍ إِنَّكَ عَلَى مَا تَشَاءُ قَدِيرٌ اللَّهُمَّ لَكَ
 الْحَمْدُ حَمْدًا يَضَعُهُ أَوَّلُهُ وَلَا يَنْفَدُ آخِرُهُ اللَّهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ
 حَمْدًا تَضَعُ لَكَ السَّمَاءُ كَنَفِيهَا وَتُسَبِّحُ لَكَ الْأَرْضُ وَ
 مَنْ عَلَيْهَا اللَّهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ حَمْدًا سَرْمَدًا أَبَدًا لَا انْقِطَاعَ لَهُ
 وَلَا نِفَادَ وَلَكَ يَنْبَغِي وَالْيَكُ يَنْتَهِي فِيَّ وَعَلَى وَلَدَيَّ وَمَعِيَ وَ
 قَبْلِي وَبَعْدِي وَأَمَامِي وَفَوْقِي وَتَحْتِي وَإِدَامَتِي وَبَقِيَّتِي فَرْدًا وَ
 حِيدًا ثُمَّ قَبِيَّتِي وَلَكَ الْحَمْدُ إِذَا نُشِرْتُ وَبُعِثْتُ يَا مَوْلَايَ اللَّهُمَّ
 وَلَكَ الْحَمْدُ وَلَكَ الشُّكْرُ بِجَمِيعِ مَخَامِدِكَ كُلِّهَا عَلَى
 جَمِيعِ نِعَمَاتِكَ كُلِّهَا حَتَّى يَنْتَهِيَ الْحَمْدُ إِلَى مَا تُحِبُّ رَبَّنَا وَ
 تَرْضَى اللَّهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ عَلَى كُلِّ أَكْلَةٍ وَشَرْبَةٍ وَبَطْشَةٍ وَ
 قَبْضَةٍ وَبَسْطَةٍ وَفِي كُلِّ مَوْضِعٍ شَعْرَةٍ اللَّهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ حَمْدًا
 خَالِدًا مَعَ خُلُودِكَ وَلَكَ الْحَمْدُ حَمْدًا لَا مُنْتَهَى لَهُ دُونَ
 عِلْمِكَ وَلَكَ الْحَمْدُ حَمْدًا لَا أَمَدَ لَهُ دُونَ مَشِيَّتِكَ وَلَكَ
 الْحَمْدُ حَمْدًا لَا أَجْرَ لِقَائِهِ إِلَّا رِضَاكَ وَلَكَ الْحَمْدُ عَلَى
 حِلْمِكَ بَعْدَ عِلْمِكَ وَلَكَ الْحَمْدُ عَلَى عَفْوِكَ بَعْدَ
 قُدْرَتِكَ وَلَكَ الْحَمْدُ بَاعِثَ الْحَمْدِ وَلَكَ الْحَمْدُ وَارِثَ
 الْحَمْدِ وَلَكَ الْحَمْدُ بَدِيعَ الْحَمْدِ وَلَكَ الْحَمْدُ مُنْتَهَى
 الْحَمْدِ وَلَكَ الْحَمْدُ مُتَبَدِّعَ الْحَمْدِ وَلَكَ الْحَمْدُ مُشْتَرِيَّ
 الْحَمْدِ وَلَكَ الْحَمْدُ وَلِيُّ الْحَمْدِ وَلَكَ الْحَمْدُ قَدِيمَ الْحَمْدِ

عرفانِ حج

وَلَكَ الْحَمْدُ صَادِقُ الْوَعْدِ وَفِي الْعَهْدِ عَزِيزُ الْجُنْدِ قَائِمُ
الْمَجْدِ وَلَكَ الْحَمْدُ رَفِيعُ الدَّرَجَاتِ مُجِيبُ الدُّعَوَاتِ مُنْزِلُ
الْآيَاتِ مِنْ فَوْقِ سَبْعِ سَمَوَاتٍ عَظِيمِ الْبَرَكَاتِ مُخْرِجُ النُّورِ مِنْ
الظُّلُمَاتِ وَمُخْرِجُ مَنْ فِي الظُّلُمَاتِ إِلَى النُّورِ مُبَدِّلُ السَّيِّئَاتِ
حَسَنَاتٍ وَجَاعِلُ الْحَسَنَاتِ دَرَجَاتٍ اَللَّهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ غَافِرُ
الدُّنْبِ وَقَابِلُ التَّوْبِ شَدِيدُ الْعِقَابِ ذَا الطُّولِ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ
إِلَيْكَ الْمَصِيرُ اَللَّهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ فِي اللَّيْلِ إِذَا يَغْشَى وَلَكَ
الْحَمْدُ فِي النَّهَارِ إِذَا تَجَلَّى وَلَكَ الْحَمْدُ فِي الْآخِرَةِ وَالْأُولَى وَ
لَكَ الْحَمْدُ عَدَدَ كُلِّ نَجْمٍ وَمَلَكٍ فِي السَّمَاءِ وَلَكَ الْحَمْدُ
عَدَدَ الْفَرَى وَالْحَصَى وَالنَّوَى وَلَكَ الْحَمْدُ عَدَدَ مَا فِي جَوْ
السَّمَاءِ وَلَكَ الْحَمْدُ عَدَدَ مَا فِي جَوْفِ الْأَرْضِ وَلَكَ
الْحَمْدُ عَدَدَ أَوْزَانِ مِيَاهِ الْبَحَارِ وَلَكَ الْحَمْدُ عَدَدَ وَرَاقِ
الْأَشْجَارِ وَلَكَ الْحَمْدُ عَدَدَ مَا عَلَى وَجْهِ الْأَرْضِ وَلَكَ
الْحَمْدُ عَدَدَ مَا أَخْصَى كِتَابُكَ وَلَكَ الْحَمْدُ عَدَدَ مَا أَحَاطَ
بِهِ عِلْمُكَ وَلَكَ الْحَمْدُ عَدَدَ الْإِنْسِ وَالْجِنِّ وَالْهَوَامِّ وَ
الطُّيْرِ وَالْبَهَائِمِ وَالسَّبَاحِ حَمْدًا كَثِيرًا طَيِّبًا مُبَارَكًا فِيهِ
كَمَا تُحِبُّ رَبَّنَا وَتَرْضَى وَكَمَا يَنْبَغِي لِكَرَمِ وَجْهِكَ وَعِزِّ
جَلَالِكَ يَهْدِيكَ بِمُحَمَّدٍ رَسُوْلِهِ إِلَى اللَّهِ وَخَدَّةَ لَا شَرِيكَ لَهُ
لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ اللَّطِيفُ الْخَبِيرُ اودوں مرتبہ کے لا
إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَخَدَّةَ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِي
وَيُمِيتُ وَيُمِيتُ وَيُحْيِي وَهُوَ حَيٌّ لَا يَمُوتُ بِيَدِهِ الْخَيْرُ وَهُوَ

عرفانِ حج

عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ اور دس مرتبہ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ
 الْحَيُّ الْقَيُّومُ وَآتُوبُ إِلَيْهِ اور دس مرتبہ يَا اللّٰهُ يَا اللّٰهُ اور دس
 مرتبہ يَا رَحْمَنُ يَا رَحْمَنُ دس مرتبہ يَا رَحِيمُ يَا رَحِيمُ دس مرتبہ يَا
 بَدِيعَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ دس مرتبہ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ دس
 مرتبہ يَا حَنَّانُ يَا مَنَّانُ دس مرتبہ يَا حَيُّ يَا قَيُّومُ دس مرتبہ يَا حَيُّ لَا
 إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ دس مرتبہ يَا اللّٰهُ يَا لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ دس مرتبہ بِسْمِ اللّٰهِ
 الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ دس مرتبہ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ
 دس مرتبہ اَللّٰهُمَّ افْعَلْ بِي مَا أَنْتَ أَهْلُهُ دس مرتبہ اٰمِيْنَ اٰمِيْنَ دس
 مرتبہ قُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ پھر کہے اَللّٰهُمَّ اصْنَعْ بِي مَا أَنْتَ أَهْلُهُ وَلَا
 تَصْنَعْ بِي مَا أَنَا أَهْلُ التَّقْوَى وَأَهْلُ الْمَغْفِرَةِ وَأَنَا أَهْلُ الذُّنُوبِ
 وَالْخَطَايَا فَارْحَمْنِي يَا مُوَلَايَ وَأَنْتَ أَرْحَمُ الرَّاحِمِينَ اور دس
 مرتبہ ہر مہی لا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ تَوَكَّلْتُ عَلَى اللّٰهِ الَّذِي لَا
 يَمُوتُ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي لَمْ يَتَّخِذْ وَلَدًا وَلَمْ يَكُنْ لَهُ شَرِيكٌ فِي
 الْمُلْكِ وَلَمْ يَكُنْ لَهُ وَلِيٌّ مِنَ الذَّلٰلِ وَكَبِيرَةٌ تَكْبِيرًا۔

پاک اور منزہ ہے خدا اور حمد خدا کے لئے مخصوص ہے کوئی معبود نہیں ہے سوائے
 اللہ کے اور اللہ بڑا ہے اور کوئی قوت و طاقت نہیں ہے مگر بلند مرتبہ خدا کی
 جانب سے میں اللہ کی تسبیح کرتا ہوں رات کے گھنٹوں اور دن کے حدود میں،
 میں خدا کی تسبیح کرتا ہوں صبح اور عصر کے وقت، میں خدا کی تسبیح کرتا ہوں رات
 کے شروع میں اور دن کے شروع میں، میں اللہ کی تسبیح کرتا ہوں جب شام
 کرتے ہیں اور جب صبح کرتے ہیں اور حمد خدا سے مخصوص ہے آسمانوں اور
 زمین میں اور رات کے وقت اور جب دن ظاہر ہوتا ہے اس خدا کی تعریف جو

عرفانِ حج

زندہ کو مردہ سے اور مردہ کو زندہ سے باہر لاتا ہے اور جو زمین کو مردہ ہونے کے بعد بھی زندہ کر دیتا ہے اور اسی طرح تم لوگ بھی موت کے بعد زندہ کئے جاؤ گے پاک و منزہ ہے تمہارا پروردگار جو صاحب عزت ہے اور توصیف کرنے والوں کی صفت سے بلند ہے اور سلام ہو رسولوں پر حمد مخصوص ہے عالمین کے پالنے والے خدا کے لئے پاک و منزہ ہے بادشاہت اور ملکیت والا خدا پاک و منزہ ہے عزت و اقتدار والا خدا پاک و منزہ ہے بزرگی اور شانِ عظیم والا معبود جو بادشاہ حقیقی اور بلند مقام والا ہے۔ پاک و منزہ ہے وہ خدا جو عالم کا بادشاہ ہے جو زندہ ابدی ہے اور کبھی موت جس کے لئے نہیں ہے پاک و منزہ ہے عالم کا بادشاہ جو زندہ اور پاک صفت والا ہے پاک و منزہ ہے وہ خدا جو قائم و دائم ہے پاک ہے وہ خدا جو ہمیشہ سے ہے اور ہمیشہ رہے گا پاک ہے میرا عظیم پروردگار پاک ہے میرا بلند خدا پاک و منزہ ہے وہ خدا جو زندہ و پایندہ ہے پاک و منزہ بلند ترین خدا وہ منزہ ہے اور بلند ہے پاک و منزہ ہے ہمارا رب اور ملائکہ اور روح کا رب پاک و منزہ ہے وہ خدا جو وجود میں دائمی ہے اور مخلوق سے غافل نہیں ہے پاک و منزہ ہے وہ خدا جو عالم ہے بغیر تعلیم کے پاک و منزہ ہے وہ خالق جو دیکھا جاتا ہے اور نہیں دیکھا جاتا ہے پاک و منزہ ہے وہ خدا جو نگاہوں کو دیکھتا ہے اور نگاہیں اسے نہیں دیکھتی ہیں وہ لطیف و عالم ہے خدایا میں نے صبح کی ہے تیری طرف سے نعمت، خیر، برکت اور عافیت میں پس تو درود نازل فرما محمد و آل محمد پر اور مجھ پر مکمل کر دے اپنی نعمت، اپنے خیر، اپنی برکت اور اپنی عافیت کو جہنم سے نجات کے ذریعہ اور مجھے اپنے شکر کی توفیق عطا کر اور اپنے عافیت، فضل اور کرامت کے شکر کی توفیق عطا کر جب تک میں باقی رہوں۔ خدایا میں نے تیرے نور کے ذریعہ ہدایت پائی اور تیرے فضل

عرفانِ حج

سے مستغنی ہوا اور تیری نعمت میں صبح و شام کی خدایا میں تجھے گواہ بناتا ہوں اور تو گواہی کے لئے بہت کافی ہے اور میں گواہ بناتا ہوں تیرے ملائکہ، انبیاء، رسول و حاملین عرش اور آسمان و زمین کے رہنے والے اور تیری تمام مخلوقات کو کہ تو اللہ ہے کوئی خدا تیرے علاوہ نہیں ہے تو اکیلا ہے تیرا کوئی شریک نہیں ہے اور بے شک محمدؐ (ان پر اور ان کی آل پر اللہ کا درود ہو) تیرے بندے تیرے رسول ہیں اور تو ہر چیز پر قادر ہے زندگی دیتا ہے اور موت دیتا ہے اور موت دیتا ہے اور زندگی اور میں گواہی دیتا ہوں کہ جنت حق ہے جہنم حق ہے روز محشر حق ہے اور قیامت کی ساعت حق ہے اس میں کوئی شک نہیں ہے اور خدا ہر اس شخص کو جو قبر میں ہے اٹھائے گا اور میں گواہی دیتا ہوں کہ علی بن ابی طالب علیہ السلام حق پر ہیں اور ان کی اولاد میں سے تمام ائمہ علیہم السلام ہدایت کرنے والے اور مخلوق کے امام ہیں نہ وہ خود گمراہ ہیں اور نہ گمراہ کرنے والے اور بیشک وہ تیرے منتخب ولی ہیں اور تیرا غالب گروہ ہیں اور تیری مخلوق میں بہترین اور خاص بندہ ہیں اور تیرے وہ خالص بندے ہیں کہ جن کو تو نے اپنے دین کے لئے منتخب کیا ہے اور اپنی مخلوق میں خصوصیت دی ہے اور جنہیں اپنے بندوں میں چن لیا ہے اور عالمین کے لوگوں پر رحمت قرار دیا ہے تیرا درود و سلام اور اللہ کی رحمت اور برکت ہو ان پر خدایا میری اس گواہی کو اپنے نزدیک میرے نامہ عمل میں لکھ دے تاکہ روز قیامت مجھے یاد رکھے اور تو مجھ سے راضی رہے بیشک تو جس پر چاہے قادر ہے خدایا حمد تو بس تیرے لئے ہے جس کی ابتدا بلند ہوتی ہے اور جس کے آخر کی کوئی حد نہیں ہے خدایا حمد تیرے لئے ہے آسمان تیرے لئے تواضع اختیار کئے ہوئے ہے اور تیرے لئے زمین اور اس کے رہنے والے تسبیح پڑھتے ہیں خدایا تیرے لئے سردی، ابدی، بے انتہا اور

عرفانِ حج

نا تمام حمد ہے اور وہ حمد تیرے ہی لئے مناسب اور تیری طرف ختم ہوتی ہے میرے بارے میں میرے نزدیک اور میرے ساتھ اور میرے پہلے اور میرے بعد اور تیرے ہی لئے حمد ہے جب دوبارہ زندہ کیا جاؤں اے میرے مولا اے خدا تیرے لئے حمد ہے اور تیرے لئے شکر ہے تمام حمد کی قسموں کے ساتھ تمام نعمتوں کی قسموں پر یہاں تک کہ میری حمد ختم ہو اس چیز پر جسے تو اے میرے رب پسند کرے اور راضی ہو جائے خدا یا میں تیری حمد کرتا ہوں ہر کھانے اور پینے، زور و طاقت اور بست و کشاد اور ہر بال پر جو میرے جسم میں ہے خدا یا میں تیری حمد کرتا ہوں جو باقی رہے تیرے باقی رہنے کے ساتھ اور تیری حمد کرتا ہوں جو ختم نہ ہوتی ہو مگر تیرے علم میں اور میں تیری حمد کرتا ہوں جس کی کوئی مدت نہیں ہے سوائے تیری مشیت کے اور میں تیری حمد کرتا ہوں جس کے لئے سوائے تیری رضا کے کوئی اجر نہ ہو اور میں تیری حمد کرتا ہوں تیرے علم کے بعد علم پر اور میں تیری حمد کرتا ہوں تیری قدرت کے باوجود معاف کرنے پر اور حمد تیرے لئے ہے جو حمد کا ابھارنے والا ہے اور حمد تیرے لئے ہے جو حمد کا وارث ہے تیرے لئے حمد ہے حمد کے آغاز سے اور تیرے لئے حمد ہے حمد کے آخر تک اور تیرے لئے حمد ہے کہ حمد کو بندہ میں ایجاد کیا ہے اور تیرے لئے حمد ہے جو حمد کا خریدار ہے اور تیرے لئے حمد ہے جو حمد کا ولی ہے اور تیرے لئے قدیم ترین حمد ہے اور تیرے لئے حمد ہے تیرا وعدہ سچا عہد کا پورا کرنے والا تیری فوج غالب ہے اور تیری عزت قائم ہے اور تیرے لئے حمد ہے تیرے درجات بلند ہیں تو مخلوق کی دعاؤں کا قبول کرنے والا اور ساتوں آسمانوں سے عظیم برکتوں والی آیتوں کا نازل کرنے والا ہے روشنی کو تاریکی سے نکالنے والا ہے اور جو تاریکیوں میں ہیں انہیں روشنی کی طرف لانے والا

عرفانِ حج

ہے برائیوں کو نیکیوں میں بدلنے والا ہے اور نیکیوں کے حساب سے درجات کا عطا کرنے والا ہے خدایا تیرے لئے حمد ہے تو گناہ کا بخشش ولا توبہ کا قبول کرنے والا سخت عذاب والا اور احسان کرنے والا ہے سوائے تیرے کوئی معبود نہیں ہے اور تیری ہی طرف سب کو لوٹ کر جانا ہے خدایا تیرے لئے حمد ہے رات میں جب دنیا کو تاریک کر دے اور تیرے لئے حمد ہے دن میں جب وہ دنیا کو روشن کر دے اور تیرے لئے حمد ہے آخرت اور دنیا میں اور تیرے لئے حمد ہے آسمان میں ستاروں اور ملائکہ کے عدد کے برابر اور تیرے لئے حمد ہے دنیا کے خاک و ریگ اور بیج کے عدد کے برابر اور تیرے لئے حمد ہے اس کے عدد کے برابر جو آسمان کے درمیان میں ہے اور تیرے لئے حمد ہے ہر چیز کے برابر جو زمین میں ہے اور تیرے لئے حمد ہے دریاؤں کے پانی کے وزن کے مطابق اور تیرے لئے حمد ہے درختوں کے پتوں کے عدد کے برابر اور تیرے لئے حمد ہے اس چیز کے برابر جو زمین پر ہے اور تیرے لئے حمد ہے اس چیز کے عدد کے برابر جس کو تیری کتاب نے گھیر لیا ہے اور تیرے لئے حمد ہے اس چیز کے برابر جس کا تیرے علم نے احاطہ کیا ہے اور تیری حمد کرتا ہوں جن و انس کے عدد کے برابر کیڑے، مکوڑوں، پرندوں، جانوروں اور درندوں کے برابر بہت زیادہ پاکیزہ، نیک اور برکت والی حمد جس میں اے میرے رب تو راضی ہو جاتا ہے اور پسند کرتا ہے اور جیسی حمد مناسب ہے تیری ذات کے کرم کے لئے اور تیرے جلال کی عزت کے لئے کوئی۔ (پھر دس مرتبہ کہے) کوئی خدا نہیں ہے سوائے اللہ کے وہ ایک اس کا کوئی شریک نہیں ہے اور اسی کے لئے بادشاہت ہے اسی کے لئے حمد ہے وہ مہربان اور باخبر ہے (اور دس مرتبہ کہے) کوئی خدا نہیں ہے سوائے اللہ کے وہ اکیلا اور بے شریک ہے اسی کے

عرفانِ حج

لئے بادشاہت ہے اور اسی کے لئے حمد ہے وہ زندہ کرتا ہے موت دیتا ہے موت دیتا ہے زندہ کرتا ہے وہ ایسا زندہ ہے جس کے لئے موت نہیں ہے کل چیز اس کے قبضہ میں ہے وہ ہر چیز پر قادر ہے (اور دس مرتبہ) میں اللہ سے استغفار کرتا ہوں جس کے علاوہ کوئی خدا نہیں ہے وہ زندہ و پائندہ ہے اور اسی کی بارگاہ میں توبہ کرتا ہوں (اور دس مرتبہ) اے اللہ اے اللہ اے بخشنے والے اے بخشنے والے (دس مرتبہ) اے مہربان اے مہربان (دس مرتبہ) اے مہربان اے صاحبِ منت (دس مرتبہ) اے زندہ و پائندہ (دس مرتبہ) اے زندہ خدا تیرے علاوہ کوئی خدا نہیں (دس مرتبہ) اے خدا اے معبود تیرے علاوہ کوئی خدا نہیں (دس مرتبہ) مہربان بخشنے والے خدا کے نام سے (دس مرتبہ) خدا یا درود نازل فرما محمدؐ و آل محمدؐ پر اور خدا یا (دس مرتبہ) جو تیرے لئے مناسب ہے وہ میرے ساتھ بجالا (دس مرتبہ) آمین، آمین (دس مرتبہ) قل ہو اللہ احد (پھر کہے) اے خدا تو میرے ساتھ وہ سلوک کر جس کا تو اہل ہو اور میرے ساتھ وہ سلوک نہ کر جس کا میں اہل ہوں بیشک تو تقویٰ اور مغفرت والا ہے اور میں گناہوں اور غلطیوں والا ہوں تو مجھ پر رحم کر اے میرے مولا اور توبہ بہت بڑا رحم کرنے والا ہے (اور دس مرتبہ پڑھے) کوئی قوت و طاقت سوائے خدا کی طرف کے نہیں ہے میں نے توکل کیا ہے اس زندہ خدا پر جس کے لئے موت نہیں ہے اور حمد اس خدا سے مخصوص ہے جس کے کوئی اولاد نہیں ہے اور جس کا کوئی شریک نہیں ہے بادشاہت میں اور اس کی قدرت مخلوق کی مدد سے بے نیاز ہے اور اس کو برابر بزرگی کے ساتھ یاد کرو جو حق کبریائی ہے۔

عرفان حج

دعائے سید الشہداء اور روز عرفہ

یہ دعا حضرت امام حسین علیہ السلام سے منسوب ہے یہ دعا میدان عرفات میں پڑھنا مستحب ہے یہ خاص دعا ہے جو حمد باری تعالیٰ، مناجات، طلب حاجت، اعتراف گناہ اور بارگاہ خداوندی میں دامن پھیلانے کا سلیقہ عطا کرتی ہے۔

غالب اسدی کے فرزند بشیر نے روایت کی ہے کہ روز عرفہ (عرفات کے میدان میں) حضرت امام حسین علیہ السلام کی خدمت میں حاضر تھا۔ آپ خیمے سے باہر تشریف لائے اور اپنے اہلیت، فرزند ان اور شیعوں کی ایک جماعت کے ساتھ نہایت انکساری اور خضوع کے ساتھ پہاڑ کے بائیں جانب کھڑے ہو گئے اور کعبہ کی طرف منہ کر کے ہاتھ کو چہرے کے برابر بلند کیا اس مسکین کی طرح جو کھانا طلب کرتا ہو اور یہ دعا پڑھی۔

الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي لَيْسَ لِقَضَائِهِ دَافِعٌ وَلَا لِعَطَائِهِ مَانِعٌ وَلَا
كُصْنَعُهُ صُنْعٌ صَانِعٌ وَهُوَ الْجَوَادُ الْوَاسِعُ فَطَرَ أَجْنَاسَ الْبَدَائِعِ وَ
اتَّقَنَ بِحِكْمَتِهِ الصَّنَائِعَ لَا تَخْفَى عَلَيْهِ الطَّلَائِعُ وَلَا تَضِيعُ عِنْدَهُ
الْوَدَائِعُ جَارِي كُلِّ صَانِعٍ وَرَائِشُ كُلِّ قَانِعٍ وَرَاحِمُ كُلِّ ضَارِعٍ
مُنَزِّلُ الْمَنَافِعِ وَالْكَتَابِ الْجَامِعِ بِالنُّورِ السَّاطِعِ وَهُوَ لِلدَّعَوَاتِ
سَامِعٌ وَلِلْكُرْبَاتِ دَافِعٌ وَلِلدَّرَجَاتِ رَافِعٌ وَلِلْجَبَابِرَةِ قَامِعٌ فَلَا
إِلَهَ غَيْرُهُ وَلَا شَيْءٌ يَعْدِلُهُ وَ لَيْسَ كَمِثْلِهِ شَيْءٌ وَهُوَ السَّمِيعُ
الْبَصِيرُ اللَّطِيفُ الْخَبِيرُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ
اَرْغَبُ اِلَيْكَ وَ اَشْهَدُ بِالرُّبُوبِيَّةِ لَكَ مُقَرًّا بِاَنَّكَ رَبِّیْ وَ
اِلَيْكَ مَرَدِّیْ اِنِّتَ اَتَنِّیْ بِنِعْمَتِكَ قَبْلَ اَنْ اَكُوْنَ شَيْئًا مَذْكُوْرًا وَ
خَلَقْتَنِيْ مِنَ التُّرَابِ ثُمَّ اَسْكَنْتَنِيْ الْاَصْلَابَ اِمَّا لِرَبِّ الْمُنُوْنِ

عرفان حج

وَاخْتِلَافِ الدُّهُورِ وَالسِّنِينَ فَلَمْ أَزَلْ طَاعِنًا مِنْ صُلْبٍ إِلَى رَحِمٍ
 فِي تَقَادُومِ مِنَ الْأَيَّامِ الْمَاضِيَةِ وَالْقُرُونِ الْخَالِيَةِ لَمْ تُخْرِجْنِي
 لِرَافِقِكَ بِي وَلُطْفِكَ لِي وَإِحْسَانِكَ إِلَيَّ فِي دَوْلَةِ أَيْمَةِ
 الْكُفْرِ الَّذِينَ نَقَضُوا عَهْدَكَ وَكَذَّبُوا رُسُلَكَ لَكِنَّكَ
 أَخْرَجْتَنِي لِلدَّيِّ سَبَقَ لِي مِنَ الْهَدَى الَّذِي لَهُ يَسَّرْتَنِي وَفِيهِ
 أَنْشَأْتَنِي وَمِنْ قَبْلِ ذَلِكَ رُوِّفْتَ بِي بِحِمْلٍ صُنْعِكَ وَسَوَابِغِ
 نِعَمِكَ فَاتَّبَعْتُ خَلْقِي مِنْ مَنِي يُمْنِي وَاسْكَنْتَنِي فِي ظُلُمَاتٍ
 ثَلَاثٍ بَيْنَ لَحْمٍ وَدَمٍ وَجِلْدٍ لَمْ تُشْهِدْنِي خَلْقِي وَلَمْ تَجْعَلْ إِلَيَّ
 شَيْئًا مِنْ أَمْرِي ثُمَّ أَخْرَجْتَنِي لِلدَّيِّ سَبَقَ لِي مِنَ الْهَدَى إِلَى الدُّنْيَا
 تَامًا سَوِيًّا وَحَفِظْتَنِي فِي الْمَهْدِ طِفْلًا صَبِيًّا وَرَزَقْتَنِي مِنْ
 الْغِذَاءِ لَبَنًا مَرِيًّا وَعَطَفْتَ عَلَيَّ قُلُوبَ الْحَوَاضِ وَكَفَّلْتَنِي
 الْأُمَهَاتِ الرُّوَاحِمَ وَكَلاَمَتِي مِنْ طَوَارِقِ الْحَيَاةِ وَسَلَّمْتَنِي مِنْ
 الزِّيَادَةِ وَالنَّقْصَانِ فَتَعَالَيْتَ يَا رَحِيمُ يَا رَحْمَنُ حَتَّى إِذَا
 اسْتَهْلَسْتُ نَاطِقًا بِالْكَلامِ أَتَمَّتْ عَلَيَّ سَوَابِغُ الْإِنْعَامِ وَرَبَّيْتَنِي
 زَائِدًا فِي كُلِّ عَامٍ حَتَّى إِذَا اكْتَمَلَتْ فِطْرَتِي وَاعْتَدَلَتْ مِرَّتِي
 أَوْجَبْتَ عَلَيَّ حُجَّتَكَ بِأَنْ أَلْهِمْتَنِي مَعْرِفَتَكَ وَرَوَّغْتَنِي
 بِعَجَائِبِ حِكْمَتِكَ وَأَيَقَظْتَنِي لِمَا ذَرَأْتَ فِي سَمَائِكَ وَ
 أَرْضِكَ مِنْ بَدَائِعِ خَلْقِكَ وَنَبَّهْتَنِي لِشُكْرِكَ وَذِكْرِكَ وَ
 أَوْجَبْتَ عَلَيَّ طَاعَتَكَ وَعِبَادَتَكَ وَفَهَّمْتَنِي مَا جَاءَتْ بِهِ
 رُسُلُكَ وَيَسَّرْتَ لِي تَقَبُّلَ مَرْضَاتِكَ وَمَنْنْتَ عَلَيَّ فِي
 جَمِيعِ ذَلِكَ بِعَوْنِكَ وَلُطْفِكَ ثُمَّ إِذْ خَلَقْتَنِي مِنْ خَيْرِ الثَّرَى

عرفانِ حج

لَمْ تَرْضَ لِي يَا إِلَهِي نِعْمَةً دُونَ أُخْرَى وَرَزَقْتَنِي مِنْ أَنْوَاعِ
 الْمَعَاشِ وَصُنُوفِ الرِّيَاشِ بِمَنِّكَ الْعَظِيمِ الْأَعْظَمِ عَلَى وَ
 إِحْسَانِكَ الْقَدِيمِ إِلَيَّ حَتَّى إِذَا اكْتَمَمْتُ عَلَى جَمِيعِ النِّعَمِ وَ
 صَرَفْتُ عَنِّي كُلَّ النِّقَمِ لَمْ يَمْنَعَكَ جَهْلِي وَجُرْأَتِي عَلَيْكَ أَنَّ
 دَلَّسْتَنِي إِلَى مَا يَقْرُبُنِي إِلَيْكَ وَفَقَّسْتَنِي لِمَا يُزِلُّنِي لَدَيْكَ
 فَإِنْ دَعَوْتُكَ أَجَبْتَنِي وَإِنْ سَأَلْتُكَ أَعْطَيْتَنِي وَإِنْ أَطَعْتُكَ
 شَكَرْتَنِي وَإِنْ شَكَرْتُكَ زِدْتَنِي كُلُّ ذَلِكَ اكْتِمَالٌ لِأَنْعَمِكَ
 عَلَيَّ وَإِحْسَانِكَ إِلَيَّ فَسُبْحَانَكَ سُبْحَانَكَ مِنْ مُبْدِئِ مُعِيدِ
 حَمِيدِ مُجِيدِ تَقْدَسَتْ أَسْمَاؤُكَ وَعَظُمَتْ الْأَوْكَ فَأَيُّ
 نَعْمِكَ يَا إِلَهِي أَحْصَى عِلْدًا وَذَكَرًا أَمْ أَيْ عَطَايَاكَ أَقْوَمُ بِهَا
 شُكْرًا وَهِيَ يَا رَبِّ أَكْثَرُ مِنْ أَنْ يُحْصِيَهَا الْعَادُّونَ أَوْ يُبْلَغَ عِلْمًا
 بِهَا الْحَافِظُونَ ثُمَّ مَا صَرَفْتُ وَذَرَأْتُ عَنِّي اللَّهُمَّ مِنَ الضَّرِّ وَ
 الضَّرَّاءِ أَكْثَرُ مِمَّا ظَهَرَ لِي مِنَ الْعَاقِبَةِ وَالسَّرَّاءِ وَأَنَا أَشْهَدُ يَا
 إِلَهِي بِحَقِيقَةِ إِيْمَانِي وَعَقْدِ عَزَمَاتِ يَقِينِي وَخَالِصِ صَرِيحِ
 تَوْجِيدِي وَبَاطِنِ مَكْنُونِ ضَمِيرِي وَعَلَّاقِ مَجَارِي نُورِ بَصَرِي
 وَآسَارِ صَفْحَةِ جَبِينِي وَخُرْقِ مَسَارِبِ نَفْسِي وَخِذَا رِيفِ
 مَارِنِ عِزَّتِي وَمَسَارِبِ سِمَاحِ سَمْعِي وَمَا ضَمَمْتُ وَأَطْبَقْتُ
 عَلَيْهِ شَفَتَيَّ وَحَرَكَاتِ لَفْظِ لِسَانِي وَمَغْرَزِ حَنَكِ فَمِي وَ
 فَكِّي وَمَنَابِتِ أَضْرَاسِي وَمَسَاحِ مَطْعَمِي وَمَشْرِئِي وَحِمَالَةِ أَمِّ
 رَاسِي وَبُلُوعِ قَادِرِغِ حَبَائِلِ غُنْفِي وَمَا اشْتَمَلَ عَلَيْهِ تَامُورُ
 صَدْرِي وَحَمَائِلِ حَبْلِ وَثْنِي وَنِيطِ حِجَابِ قَلْبِي وَآفِلَادِ

عرفان حج

حَوَاشِي كِبْدِي وَمَا حَوْتُهُ شَرَّاسِيفَ اضْلَاعِي وَحِقَاقِ
 مَفَاصِلِي وَقَبْضُ عَوَامِلِي وَأَطْرَافُ أَنَامِلِي وَلَحْمِي وَدَمِي وَ
 شَعْرِي وَبَشْرِي وَعَصَبِي وَقَصَبِي وَعِظَامِي وَمَخِي وَغُرُوقِي
 وَجَمِيعُ جَوَارِحِي وَمَا انْتَسَجَ عَلَى ذَلِكَ أَيَّامَ رِضَاعِي وَمَا
 أَقَلَّتِ الْأَرْضُ مِنِّي وَنَوْمِي وَيَقْظَتِي وَسُكُونِي وَحَرَكَاتِ
 رُكُوعِي وَسُجُودِي أَنْ لَوْ حَاوَلْتُ وَاجْتَهَدْتُ مَدَى الْأَعْصَارِ
 وَالْأَحْقَابِ لَوْ غَمِرْتُهَا أَنْ أُؤَدِّي شُكْرَ وَاحِدَةٍ مِنْ أَنْعَمِكَ مَا
 اسْتَطَعْتُ ذَلِكَ إِلَّا بِمَنْكَ الْمُوجِبِ عَلَيَّ بِهِ شُكْرُكَ أَبَدًا
 جَدِيدًا وَلِنَاءً طَارِفًا عَتِيدًا أَجَلُ وَلَوْ حَرَصْتُ أَنَا وَالْعَادُونَ
 مِنْ أَنَامِكَ أَنْ نُحْصِيَ مَدَى أَنْعَامِكَ سَالِفِهِ وَآتِيهِ مَا
 حَصَرْنَاهُ عَدَدًا وَلَا أَحْصَيْنَاهُ أَمَدًا هَبْهَاتِ أَنِّي ذَلِكَ وَأَنْتَ
 الْمُخْبِرُ فِي كِتَابِكَ النَّاطِقِ وَالنَّبَأُ الصَّادِقِ وَإِنْ تَعَدُّوا نِعْمَةَ اللَّهِ
 لَا تُحْصُوهَا صَدَقَ كِتَابُكَ اللَّهُمَّ وَإِنِّي أَوَكُّ وَبَلَغْتُ
 أَنْبِيَأُوكَ وَرُسُلَكَ مَا أَنْزَلْتَ عَلَيْهِمْ مِنْ وَحْيِكَ وَشَرَعْتَ
 لَهُمْ وَبِهِمْ مِنْ دِينِكَ غَيْرَ أَنِّي يَا إِلَهِي أَشْهَدُ بِجَهْدِي وَجِدِّي
 وَمَبْلَغِ طَاعَتِي وَوُسْعِي وَأَقُولُ مُؤْمِنًا مُوقِنًا الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي لَمْ
 يَتَّخِذْ وَلَدًا فَيَكُونُ مَورُوثًا وَلَمْ يَكُنْ لَهُ شَرِيكٌ فِي مُلْكِهِ
 فَيُضَادَّهُ فِيمَا ابْتَدَعَ وَلَا وَلِيٌّ مِنَ الدُّنْيَا فَيُرْفِدَهُ فِيمَا صَنَعَ
 فَسُبْحَانَهُ سُبْحَانَهُ لَوْ كَانَ فِيهِمَا إِلَهٌ إِلَّا اللَّهُ لَفَسَدَتَا وَتَفَطَّرَتَا
 سُبْحَانَ اللَّهِ الْوَاحِدِ الْأَحَدِ الصَّمَدِ الَّذِي لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُولَدْ وَلَمْ
 يَكُنْ لَهُ كُفْرًا أَحَدٌ الْحَمْدُ لِلَّهِ حَمْدًا يُعَادِلُ حَمْدَ مَلَائِكِهِ

عرفان حج

الْمُقَرَّبِينَ وَآلِيَّاهِ الْمُرْسَلِينَ وَصَلَّى اللَّهُ عَلَى خَيْرَتِهِ مُحَمَّدٍ
خَاتَمِ النَّبِيِّينَ وَآلِهِ الطَّاهِرِينَ الْمُخْلِصِينَ وَسَلَّم.
پھر آپ نے دعا و سوال میں خاص اہتمام شروع کیا دراصل ایک آپ کی چشم
مبارک سے آنسو روا تھے اور کہا۔

اللَّهُمَّ اجْعَلْنِي أَحْشَاكَ كَمَا نِيَّ أَرَاكَ وَأَسْعِدْنِي بِتَقْوِيكَ وَلَا
تُشْقِنِي بِمَغْصِيكَ وَخِزْلِي فِي قَضَائِكَ وَبَارِكْ لِي فِي
قُدْرِكَ حَتَّى لَا أَحِبُّ تَعْجِيلَ مَا أَخَّرْتَ وَلَا تَأْخِيرَ مَا عَجَلْتَ
اللَّهُمَّ اجْعَلْ غَنَائِي فِي نَفْسِي وَالْيَقِينَ فِي قَلْبِي وَالْإِخْلَاصَ فِي
عَمَلِي وَالنُّورَ فِي بَصَرِي وَالْبَصِيرَةَ فِي دِينِي وَمَتَّعْنِي
بِحَوَارِجِي وَاجْعَلْ سَمْعِي وَبَصَرِي الْوَارِثِينَ مِنِّي وَانْصُرْنِي
عَلَى مَنْ ظَلَمَنِي وَارِنِي فِيهِ ثَارِي وَمُارِبِي وَاقْرَأْ بِذَلِكَ
عَيْنِي اللَّهُمَّ اكْشِفْ كُرْبَتِي وَاسْتَرْعُورَتِي وَاعْفِرْ لِي
خَطِيئَتِي وَاحْشَأْ شَيْطَانِي وَفَكِّ رَهَانِي وَاجْعَلْ لِي يَا إِلَهِي
الدَّرَجَةَ الْعُلْيَا فِي الْآخِرَةِ وَالْأُولَى اللَّهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ كَمَا
خَلَقْتَنِي فَجَعَلْتَنِي خَلْقًا سِوَا رَحْمَةٍ بِرٍ وَقَدْ كُنْتُ عَنْ خَلْقِي
غَنِيًّا رَبِّ بِمَا بَرَأْتَنِي فَعَدَلْتَ فِطْرَتِي رَبِّ بِمَا أَنشَأْتَنِي
فَأَحْسَنْتَ صُورَتِي رَبِّ بِمَا أَحْسَنْتَ إِلَيَّ وَفِي نَفْسِي عَاقِبَتِي
رَبِّ بِمَا كَلَّاتَنِي وَوَقَفْتَنِي رَبِّ بِمَا أَنْعَمْتَ عَلَيَّ فَهَدَيْتَنِي بِمَا
أَوْلَيْتَنِي وَمِنْ كُلِّ خَيْرٍ أَعْطَيْتَنِي رَبِّ بِمَا أَطْعَمْتَنِي وَ
سَقَيْتَنِي رَبِّ بِمَا أَغْنَيْتَنِي وَأَفْنَيْتَنِي رَبِّ بِمَا أَعْنَيْتَنِي وَ
أَعَزَّزْتَنِي رَبِّ بِمَا أَلْبَسْتَنِي مِنْ سِتْرِكَ الصَّافِي وَيَسَّرْتَ لِي

عرفانِ حج

مِنْ صُنْعِكَ الْكَافِي صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ وَعَئِنِّي عَلَى
 بَوَائِقِ الدُّهُورِ وَصُرُوفِ اللَّيَالِي وَالْأَيَّامِ وَنَجِّنِي مِنْ أَهْوَالِ
 الدُّنْيَا وَكُرْبَاتِ الْآخِرَةِ وَاكْفِنِي شَرَّ مَا يَعْمَلُ الظَّالِمُونَ فِي
 الْأَرْضِ اللَّهُمَّ مَا أَخَافُ فَاكْفِنِي وَمَا أَحْذَرُ فَكْفِنِي وَفِي نَفْسِي وَ
 دِينِي فَاحْرُسْنِي وَفِي سَفَرِي فَاحْفَظْنِي وَفِي أَهْلِي وَمَالِي
 فَاخْلُفْنِي وَفِيمَا رَزَقْتَنِي فَبَارِكْ لِي وَفِي نَفْسِي فَذَلِّلْنِي وَ
 فِي أَعْيُنِ النَّاسِ فَعَظِّمْنِي وَمِنْ شَرِّ الْجِنَّ وَالْأَنْسِ فَسَلِّمْنِي وَ
 بِذُنُوبِي فَلَا تَفْضَحْنِي وَبِسِرِّي فَلَا تُخْرِجْنِي وَبِعَمَلِي فَلَا
 تَبْتَلِنِي وَبِعَمَلِكَ فَلَا تَسْلُبْنِي وَإِلَى غَيْرِكَ فَلَا تَكِلْنِي
 إِلَهِي إِلَى مَنْ تَكِلْنِي إِلَى قَرِيبٍ فَيَقْطَعْنِي أَمْ إِلَى بَعِيدٍ
 فَيَتَجَهَّمْنِي أَمْ إِلَى الْمُسْتَظْعِفِينَ لِي وَأَنْتَ رَبِّ وَمَلِكُ
 أَمْرِي أَشْكُوا إِلَيْكَ غُرْبَتِي وَبُعْدَ دَارِي وَهَوَانِي عَلَى مَنْ
 مَلَكَتَهُ أَمْرِي إِلَهِي فَلَا تُحِلِّ عَلَى غَضَبِكَ فَإِنْ لَمْ تَكُنْ
 غَضِبْتَ عَلَيَّ فَلَا أَبَالِي سِوَاكَ سُبْحَانَكَ غَيْرَ أَنْ عَافَيْتَكَ
 أَوْسَعُ لِي فَاسْأَلْكَ يَا رَبِّ بِنُورِ وَجْهِكَ الَّذِي أَشْرَفْتَ لَهُ
 الْأَرْضَ وَالسَّمَوَاتِ وَكَشَفْتَ بِهِ الظُّلُمَاتِ وَصَلَحَ بِهِ أَمْرُ
 الْأَوَّلِينَ وَالْآخِرِينَ أَنْ لَا تُبَيِّتَنِي عَلَى غَضَبِكَ وَلَا تُنْزِلْ بِي
 سَخَطَكَ لَكَ الْعُتْبَى لَكَ الْعُتْبَى حَتَّى تَرْضَى قَبْلَ ذَلِكَ لَا
 إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ رَبُّ السَّلَاسِلِ الْحَرَامِ وَالْمَشْعَرِ الْحَرَامِ وَالْبَيْتِ
 الْعَتِيقِ الَّذِي أَحَلَلْتَهُ الْبَرَكَةَ وَجَعَلْتَهُ لِلنَّاسِ أَمْنًا يَا مَنْ عَفَا عَنْ
 عَظِيمِ الذُّنُوبِ بِحِلْمِهِ يَا مَنْ أَسْبَغَ النُّعْمَاءَ بِفَضْلِهِ يَا مَنْ أَعْطَى

عرفانِ حج

الْجَزِيلُ بِكَرَمِهِ يَا عُدَّتِي فِي شِدَّتِي يَا صَاحِبِي فِي وَحْدَتِي يَا
 غِيَاثِي فِي كُرْبَتِي يَا وَلِيَّيَ فِي نِعْمَتِي يَا إِلَهِي وَإِلَهَ آبَائِي
 إِبْرَاهِيمَ وَإِسْمَاعِيلَ وَإِسْحَاقَ وَيَعْقُوبَ وَرَبَّ جِبْرِئِيلَ وَ
 مِيكَائِيلَ وَمِيكَائِيلَ وَإِسْرَافِيلَ وَرَبَّ مُحَمَّدٍ خَاتَمِ النَّبِيِّينَ وَ
 إِلَهَ الْمُتَنَجِّسِينَ مِنْزِلَ التَّوْرَةِ وَالْإِنْجِيلِ وَالزَّبُورِ وَالْفُرْقَانِ وَ
 مَنْزِلَ كَهَيِّصَ وَطِهٍ وَيسَ وَالْقُرْآنِ الْحَكِيمِ أَنْتَ كَهْفِي حِينَ
 تَغِيِبُنِي الْمَذَاهِبُ فِي سَعَتِهَا وَتَضِيقُ بِي الْأَرْضُ بِرُحْبِهَا وَلَوْلَا
 رَحْمَتُكَ لَكُنْتُ مِنَ الْهَالِكِينَ وَأَنْتَ مُقِيلُ عَثَرَتِي وَلَوْ
 لَأَشْرَكَ إِسَاءَى لَكُنْتُ مِنَ الْمَفْضُوحِينَ وَأَنْتَ مُوَيْدِي بِالنَّصْرِ
 عَلَيَّ أَعْدَائِي وَلَوْ لَا نَصْرُكَ إِسَاءَى لَكُنْتُ مِنَ الْمَغْلُوبِينَ يَا مَنْ
 خَصَّ نَفْسَهُ بِالسُّمُومِ وَالرَّفْعَةِ فَأَوْلِيَاثُهُ بِعِزِّهِ يَعْتَزُونَ يَا مَنْ
 جَعَلْتَ لَهُ الْمُلُوكَ يَبْرُ الْمَذَلَّةَ عَلَى أَعْنَاقِهِمْ فَهُمْ مِنْ سَطَوَاتِهِ
 خَائِفُونَ يَعْلَمُ خَائِنَةَ الْأَعْيُنِ وَمَا تُخْفِي الصُّدُورُ وَغَيْبَ مَا تَا
 تَى بِهِ الْأَرْمَنَةُ وَالذُّهُورُ يَا مَنْ لَا يَعْلَمُ كَيْفَ هُوَ إِلَّا هُوَ يَأْمَنُ لَا
 يَعْلَمُ مَا هُوَ إِلَّا هُوَ يَا مَنْ لَا يَعْلَمُهُ إِلَّا هُوَ يَا مَنْ كَبَسَ الْأَرْضَ
 عَلَى الْمَاءِ وَسَدَّ الْهَوَاءَ بِالسَّمَاءِ يَا مَنْ لَهُ أَكْرَمُ الْأَسْمَاءِ يَا ذَا
 الْمَعْرُوفِ الَّذِي لَا يَنْقَطِعُ أَبَدًا يَا مُقَيِّصَ الرُّكْبِ لِيُوسُفَ فِي
 الْبَلَدِ الْقَفْرِ وَمُخْرِجَهُ مِنَ الْجُبِّ وَجَائِلَهُ بَعْدَ الْعِبُودِيَّةِ مَلِكًا
 يَا رَادَّهُ عَلَى يَعْقُوبَ بَعْدَ أَنْ أَبْيَضَتْ عَيْنَاهُ مِنَ الْحُزَنِ فَهُوَ كَظِيمٍ
 يَا كَاشِفَ الضُّرِّوِ الْبَلُؤِ عَنْ أَيُّوبَ وَيَا مُمَسِّكَ يَدَيِ إِبْرَاهِيمَ
 عَنْ ذُبْحِ ابْنِهِ بَعْدَ كِبَرِ سِنِّهِ وَفَنَاءِ عُمرِهِ يَا مَنْ اسْتَجَابَ لِرُكْرِ

عرفان حج

يَا فَهَبْ لَهُ يَحْيَىٰ وَلَمْ يَدْعُهُ قَرْدًا وَحِيدًا يَا مَنْ أَخْرَجَ يُوسُفَ
 مِنْ بَطْنِ الْحُوتِ يَا مَنْ فَلَقَ الْبَحْرَ لِبَنِي إِسْرَءِيلَ فَأَنجَاهُمْ
 وَجَعَلَ فِرْعَوْنَ وَجُنُودَهُ مِنَ الْمُفْرَقِينَ يَا مَنْ أَرْسَلَ الرِّيحَ
 مُبَشِّرَاتٍ بَيْنَ يَدَيْ رَحْمَتِهِ يَا مَنْ لَمْ يَعْجَلْ عَلَى مَنْ عَصَاهُ مِنْ
 خَلْقِهِ يَا مَنْ اسْتَقْدَّ السَّحَرَةَ مِنْ بَعْدِ طُولِ الْجُحُودِ وَقَدْ غَدُوا
 فِي نِعْمَتِهِ يَا كُلُّونَ رِزْقِهِ وَيَعْبُدُونَ غَيْرَهُ وَقَدْ حَادَّوْهُ وَنَادَّوْهُ وَ
 كَذَّبُوا رُسُلَهُ يَا اللَّهُ يَا اللَّهُ يَا بَدِئُ يَا بَدِئُ لَا يَنْدَلِكُ يَا دَائِمًا
 لَا تَفَادُ لَكَ يَا حَيًّا حِينَ لَا حَيَّ يَا مُحْيِيَ الْمَوْتَى يَا مَنْ هُوَ قَائِمٌ
 عَلَى كُلِّ نَفْسٍ بِمَا كَسَبَتْ يَا مَنْ قُلَّ لَهُ شُكْرِي فَلَمْ يَحْرِمْنِي وَ
 عَظُمَتْ خَطِيئَتِي فَلَمْ يَقْضِ عَنِّي وَرَأَيْتُ عَلَى الْمَعَاصِي فَلَمْ
 يَشْهَرْنِي يَا مَنْ حَفِظْنِي فِي صَغَرِي يَا مَنْ رَزَقْنِي فِي كِبَرِي يَا
 مَنْ أَيَْادِيهِ عِنْدِي لَا تُحْصِي وَنِعْمُهُ لَا تُجَازِي يَا مَنْ عَارَضَنِي
 بِالْخَيْرِ وَالْإِحْسَانِ وَعَارَضْتُهُ بِالْإِسَاءَةِ وَالْعُصْيَانِ يَا مَنْ هَدَانِي
 لِلْإِيمَانِ مِنْ قَبْلِ أَنْ أَعْرِفَ شُكْرَ الْإِيمَانِ يَا مَنْ دَعَوْتُهُ مَرِيضًا
 فَشَفَانِي وَغُرِيَانًا فَكَسَانِي وَجَائِعًا فَاشْبَعَنِي وَعَطْشَانًا
 فَارْوَانِي وَذَلِيلًا فَأَعَزَّنِي وَجَاهِلًا فَعَرَّفَنِي وَوَحِيدًا فَكَثَّرَنِي وَ
 غَائِبًا فَارَدَّنِي وَمُقِلَّلًا فَأَغْنَانِي وَمُنْتَصِرًا فَتَصَرَّنِي وَغَنِيًّا فَلَمْ
 يَسْلُبْنِي وَأَمْسَكْتُ عَنْ جَمِيعِ ذَلِكَ فَأَيَّدَانِي فَلَكَ الْحَمْدُ
 وَالشُّكْرُ يَا مَنْ أَقَالَ عَثْرَتِي وَنَفَسَ كُرْبَتِي وَاجَابَ دَعْوَتِي وَ
 سَتَرَ عَوْرَتِي وَغَفَرَ ذُنُوبِي وَبَلَّغَنِي طَلِبَتِي وَنَصَرَنِي عَلَى
 عَدُوِّي وَإِنْ أَغْدِيَعَكَ وَمِنْكَ وَكَرَأَيْتُمْ مِنْحَكَ لَا أَحْصِيهَا

عرفان حج

يَا مَوْلَايَ أَنْتَ الَّذِي مَنَنْتَ أَنْتَ الَّذِي انْصَعَمْتَ أَنْتَ الَّذِي
أَحْسَنْتَ أَنْتَ الَّذِي أَجْمَلْتَ أَنْتَ الَّذِي أَفْضَلْتَ أَنْتَ الَّذِي
أَكْمَلْتَ أَنْتَ الَّذِي رَزَقْتَ أَنْتَ الَّذِي وَفَّقْتَ أَنْتَ الَّذِي أَعْطَيْتَ
أَنْتَ الَّذِي أَغْنَيْتَ أَنْتَ الَّذِي أَقْنَيْتَ أَنْتَ الَّذِي أَوْيْتَ أَنْتَ الَّذِي
كَفَيْتَ أَنْتَ الَّذِي هَدَيْتَ أَنْتَ الَّذِي عَصَمْتَ أَنْتَ الَّذِي سَتَرْتَ
أَنْتَ الَّذِي غَفَرْتَ أَنْتَ الَّذِي أَقَلْتَ أَنْتَ الَّذِي مَكَّنْتَ أَنْتَ الَّذِي
أَعَزَّزْتَ أَنْتَ الَّذِي أَعْنَتْ أَنْتَ الَّذِي عَصَدْتَ أَنْتَ الَّذِي
أَيَّدْتَ أَنْتَ الَّذِي نَصَرْتَ أَنْتَ الَّذِي شَفَيْتَ أَنْتَ الَّذِي عَافَيْتَ
أَنْتَ الَّذِي أَكْرَمْتَ تَبَارَكْتَ وَتَعَالَيْتَ فَلَكَ الْحَمْدُ دَائِمًا
وَلَكَ الشُّكْرُ وَاصْبَا أَبْدَانُكُمْ يَا إِلَهِي الْمُعْتَرِفُ بِذُنُوبِي
فَاغْفِرْهَا لِي أَنَا الَّذِي أَسَأْتُ أَنَا الَّذِي أَخْطَأْتُ أَنَا الَّذِي هَمَمْتُ
أَنَا الَّذِي جَهِلْتُ أَنَا الَّذِي غَفَلْتُ أَنَا الَّذِي سَهَوْتُ أَنَا الَّذِي
أَعْتَمَدْتُ أَنَا الَّذِي تَعَمَّدْتُ أَنَا الَّذِي وَعَدْتُ وَأَنَا الَّذِي
أَخْلَفْتُ أَنَا الَّذِي نَكَّيْتُ أَنَا الَّذِي أَفْرَرْتُ أَنَا الَّذِي أَعْتَرَفْتُ
بِنِعْمَتِكَ عَلَيَّ وَعِنْدِي وَأَبُوءُ بِذُنُوبِي فَاغْفِرْهَا لِي يَا مَنْ لَا
تَضُرُّهُ ذُنُوبُ عِبَادِهِ وَهُوَ الْغَنِيُّ عَنْ طَاعَتِهِمُ وَالْمُوفِيُّ مَنْ عَمِلَ
صَالِحًا مِنْهُمْ بِمَعُونَتِهِ وَرَحْمَتِهِ فَلَكَ الْحَمْدُ إِلَهِي وَسَيِّدِي
إِلَهِي أَمَرْتَنِي فَعَصَيْتُكَ وَنَهَيْتَنِي فَأَرْتَكَبْتُ نَهْيَكَ فَاصْبَحْتُ
لَا ذَابِرَ إِلَيَّ لِي فَاغْتَدِرْ وَلَا ذَا قُوَّةٍ فَاَنْتَصِرْ قَبَائِئِي شَيْئُ
أَسْتَقْبِلُكَ يَا مَوْلَايَ أَسْمَعُنِي أَمْ يَبْصُرُنِي أَمْ يَلْسَانُنِي أَمْ يَبْدُنِي أَمْ
يَرْجُلُنِي أَلَيْسَ كُلُّهَا نِعْمَتُكَ عِنْدِي وَبِكُلِّهَا عَصِيَّتُكَ يَا مَوْلَايَ

عرفان حج

فَلَكَ الْحُجَّةُ وَالسَّبِيلُ عَلَيَّ يَا مَنْ سَتَرَنِي مِنَ الْأَبَاءِ
 وَالْأُمَّهَاتِ أَنْ يَزْجُرُونِي وَمِنَ الْعَشَائِرِ وَالْإِخْوَانِ أَنْ يُعَيِّرُونِي وَ
 مِنَ السَّلَاطِينِ أَنْ يُعَاقِبُونِي وَلَوْ الطُّلُوعُ يَا مَوْلَايَ عَلَى مَا
 أَطْلَعْتَ عَلَيْهِ مِنِّي إِذَا مَا أَنْظَرُونِي وَلَوْ قَضُونِي وَقَطَعُونِي فَهَا
 أَنَا ذَايَا إِلَهِي بَيْنَ يَدَيْكَ يَا سَيِّدِي خَاضِعٌ ذَلِيلٌ حَصِيرٌ حَقِيرٌ
 لَا ذُورَ آتٍ فَاعْتَدِرْ وَلَا ذُو قُوَّةٍ فَانْتَصِرْ وَلَا حُجَّةٍ فَاخْتِجْ بِهَا
 وَلَا قَائِلٍ لَمْ أَجْتَرِحْ وَلَمْ أَغْمَلْ سُوءَ وَمَا عَسَى الْجُحُودُ وَلَوْ
 جَحَدْتُ يَا مَوْلَايَ يَنْفَعْنِي كَيْفَ وَأَنْتَ ذَالِكُ وَجَوَارِحِي كُلُّهَا
 شَاهِدَةٌ عَلَيَّ بِمَا قَدْ عَمِلْتُ وَعَمِلْتُ يَقِينًا غَيْرَ ذِي شَكٍّ
 أَنْكَ سَأَلْتَنِي مِنْ عَظَائِمِ الْأُمُورِ وَأَنْكَ الْحَكْمَ الْعَدْلُ الَّذِي لَا
 تَجُورُ وَعَدْلُكَ مُهْلِكِي وَمِنْ كُلِّ عَدْلِكَ مَهْرَبِي فَإِنْ تَعَذَّبْنِي
 يَا إِلَهِي فَبِذُنُوبِي بَعْدَ حُجَّتِكَ عَلَيَّ وَإِنْ تَعَفَّ عَنِّي فَبِحِلْمِكَ
 وَجُودِكَ وَكَرَمِكَ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ سُبْحَانَكَ إِنِّي كُنْتُ مِنَ
 الظَّالِمِينَ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ سُبْحَانَكَ إِنِّي كُنْتُ مِنَ الْمُسْتَغْفِرِينَ
 لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ سُبْحَانَكَ إِنِّي كُنْتُ مِنَ الْمُؤَحِّدِينَ لَا إِلَهَ إِلَّا
 أَنْتَ سُبْحَانَكَ إِنِّي كُنْتُ مِنَ الْخَائِفِينَ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ
 سُبْحَانَكَ إِنِّي كُنْتُ مِنَ الْوَجِلِينَ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ سُبْحَانَكَ إِنِّي
 كُنْتُ مِنَ الرَّاجِينَ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ سُبْحَانَكَ إِنِّي كُنْتُ مِنَ
 الرَّاعِبِينَ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ سُبْحَانَكَ إِنِّي كُنْتُ مِنَ الْمُهْلِكِينَ لَا
 إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ سُبْحَانَكَ إِنِّي كُنْتُ مِنَ السَّائِلِينَ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ
 سُبْحَانَكَ إِنِّي كُنْتُ مِنَ الْمُسَبِّحِينَ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ سُبْحَانَكَ

عرفان حج

إِنِّي كُنْتُ مِنَ الْمُكِبِّينَ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ سُبْحَانَكَ رَبِّي وَرَبُّ
 الْبَاشَى الْأَوَّلِينَ اللَّهُمَّ هَذَا إِنْسَانِي عَلَيْكَ مُمَجِّدًا وَإِخْلَاصِي
 لِدُكْرِكَ مُوَحِّدًا وَإِقْرَارِي بِأَلَانِكَ مُعَدِّدًا وَإِنْ كُنْتُ مُقَرًّا
 أَبَى لَمْ أَحْصِهَا لِكَثْرَتِهَا وَسُوءِهَا وَتَظَاهِرُهَا وَتَقَادُّمِهَا إِلَى
 حَادِثٍ مَا لَمْ تَزَلْ تَتَعَهَّدُنِي بِهِ مَعَهَا مِنْذُ خَلَقْتَنِي وَبَرَأْتَنِي مِنْ
 أَوَّلِ الْعُمُرِ مِنَ الْإِغْنَاءِ مِنَ الْفَقْرِ وَكَشَفِ الضَّرِّ وَتَسْبِيبِ
 الْيُسْرِ وَدَفْعِ الْفُسْرِ وَتَفْرِيجِ الْكَرْبِ وَالْعَافِيَةِ فِي الْبَدَنِ
 وَالسَّلَامَةِ فِي الدِّينِ وَلَوْ قَدَّسْنِي عَلَى قَدْرِ ذِكْرِ نِعَمَتِكَ جَمِيعِ
 الْعَالَمِينَ مِنَ الْأَوَّلِينَ وَالْآخِرِينَ مَا قَدَّرْتُ وَلَا هُمْ عَلَى ذَلِكَ
 تَقَدَّسْتُ وَتَعَالَيْتُ مِنْ رَبِّ كَرِيمٍ عَظِيمٍ رَحِيمٍ لَا تُحْصَى
 الْأَوْكَ وَلَا يَبْلُغُ نَسَاؤُكَ وَلَا تُكَافَى نِعْمَاؤُكَ صَلَّى عَلَى
 مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ وَآتَمَّ عَلَيْنَا نِعَمَكَ وَاسْعَدَنَا بِطَاعَتِكَ
 سُبْحَانَكَ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ اللَّهُمَّ أَنْكَ تَجِيبُ الْمُضْطَرَّ وَ
 تَكْشِفُ السُّوءَ وَتُغِيثُ الْمَكْرُوبَ وَتُشْفِي السَّقِيمَ وَتُغْنِي
 الْفَقِيرَ وَتَجْبُرُ الْكَسِيرَ وَتَرْحَمُ الصَّغِيرَ وَتُعِينُ الْكَبِيرَ وَلَيْسَ
 دُونُكَ ظَهِيرٌ وَلَا فَوْقَكَ قَدِيرٌ وَأَنْتَ الْعَلِيُّ الْكَبِيرُ يَا مُطْلِقَ
 الْمَكْبَلِ الْأَسِيرِ يَا رَازِقَ الطِّفْلِ الصَّغِيرِ يَا عِصْمَةَ الْخَائِفِ
 الْمُسْتَجِيرِ يَا مَنْ لَا شَرِيكَ لَهُ وَلَا وَزِيرَ صَلَّى عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ
 مُحَمَّدٍ وَأَعْطَانِي فِي هَذِهِ الْعَشِيَةِ أَفْضَلَ مَا أَعْطَيْتَ وَآتَلْتُ
 أَحَدًا مِنْ عِبَادِكَ مِنْ نِعْمَةٍ تُؤَلِّمُهَا وَآلَاءٍ تُجَدِّدُهَا وَبَلِيَّةٍ
 تُضَرِّفُهَا وَكُرْبَةٍ تَكْشِفُهَا وَدَعْوَةٍ تَسْمَعُهَا وَحَسَنَةٍ تَتَقَبَّلُهَا

عرفانِ حج

وَسَيِّئَةٍ تَغْمِدُهَا إِنَّكَ لَطِيفٌ بِمَا تَشَاءُ خَبِيرٌ وَعَلَى كُلِّ شَيْءٍ
قَدِيرٌ اَللّٰهُمَّ اِنَّكَ اَقْرَبُ مَنْ دُعِيَ وَاسْرَعُ مَنْ اَجَابَ وَ اَكْرَمُ مَنْ
عَفَى وَ اَوْسَعُ مَنْ اَعْطَى وَ اَسْمَعُ مَنْ سُئِلَ يَا رَحْمَنُ الدُّنْيَا
وَالْآخِرَةَ وَ رَحِمَهُمَا لَيْسَ كَمِثْلِكَ مُسْتَوِلٌ وَلَا سِوَاكَ مَأْمُولٌ
دَعْوَتُكَ فَاجِبَتْنِي وَ سَأَلْتُكَ فَاعْطَيْتَنِي وَ رَغِبْتُ إِلَيْكَ
فَرَحِمْتَنِي وَ رَغِبْتُ بِكَ فَانْجَيْتَنِي وَ فَرَعْتُ إِلَيْكَ فَكَفَيْتَنِي
اَللّٰهُمَّ فَصِّلْ عَلَى مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَ رَسُولِكَ وَ نَبِيِّكَ وَ عَلَى
اٰلِهِ الطَّيِّبِينَ الطَّاهِرِينَ اَجْمَعِينَ وَ تَمِّمْ لَنَا نِعْمَاتِكَ وَ هَبْنَا
عَطَايَكَ وَ اكْتُمْنَاكَ شَاكِرِينَ وَلَا لِاِيَّكَ ذَاكِرِينَ اٰمِينَ اٰمِينَ
رَبِّ الْعَالَمِينَ اَللّٰهُمَّ يَا مَنْ مَلَكَ فَقْدَرٌ وَقَدْ رَفَقَهَرٌ وَ غَصَى
فَسْتَرٌ وَ اسْتَغْفِرُ فَغْفِرْ يَا غَايَةَ الطَّالِبِينَ الرَّاعِبِينَ وَ مُنْتَهَى اَمَلِ
الرَّاجِينَ يَا مَنْ اَحَاطَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلَمًا وَ وَسَّعَ الْمُسْتَقْبَلِينَ
رَأْفَةً وَ رَحْمَةً وَ حِلْمًا اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَتَوَجَّهُ اِلَيْكَ فِيْ هَذِهِ الْعَشِيَّةِ
الَّتِي شَرَفْتَهَا وَ عَظَّمْتَهَا بِمُحَمَّدٍ نَبِيِّكَ وَ رَسُولِكَ وَ
خَيْرَتِكَ مِنْ خَلْقِكَ وَ اٰمِنُكَ عَلَى وَحْيِكَ الْبَشِيرِ النَّذِيرِ
السِّرَاجِ الْمُنِيرِ الَّذِي اَنْعَمْتَ بِهِ عَلَى الْمُسْلِمِينَ وَ جَعَلْتَهُ
رَحْمَةً لِّلْعَالَمِينَ اَللّٰهُمَّ فَصِّلْ عَلَى مُحَمَّدٍ وَ اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا
مُحَمَّدٌ اَهْلٌ لِّدَلَالِكَ مِنْكَ يَا عَظِيمُ فَصِّلْ عَلَيْهِ وَ عَلَى اٰلِهِ
الْمُنْتَجِبِينَ الطَّيِّبِينَ الطَّاهِرِينَ اَجْمَعِينَ وَ تَغْمِدْنَا بِعَفْوِكَ عَنَّا
فَاِيَّاكَ عَجَبَتِ الْاَصْوَاتُ بِصُوفِ اللُّغَاتِ فَاجْعَلْ لَنَا اَللّٰهُمَّ
فِيْ هَذِهِ الْعَشِيَّةِ نَصِيًّا مِنْ كُلِّ خَيْرٍ تَقْسِمُهُ بَيْنَ عِبَادِكَ وَ نُورٍ

عرفان حج

تَهْدِي بِهِ وَرَحْمَةٍ تَنْشُرُهَا وَبَرَكَهٍ تَنْزِلُهَا وَعَافِيَةٍ تَجْلِلُهَا وَ
 رِزْقٍ تَبْسُطُهُ يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ اللَّهُمَّ أَقْبِلْنَا فِي هَذَا الْوَقْتِ
 مُنْجِحِينَ مُفْلِحِينَ مَبْرُورِينَ غَانِمِينَ وَلَا تَجْعَلْنَا مِنَ الْقَانِطِينَ وَلَا
 تُخْلِنَا مِنْ رَحْمَتِكَ وَلَا تَحْرِمْنا مَا نُؤْمِلُهُ مِنْ فَضْلِكَ وَلَا
 تَجْعَلْنَا مِنْ رَحْمَتِكَ مَحْرُومِينَ وَلَا لَفْضَلٍ مَا نُؤْمِلُهُ مِنْ
 عَطَايِكَ قَانِطِينَ وَلَا تَرُدَّنَا خَائِبِينَ وَلَا مِنْ بَابِكَ مَطْرُودِينَ يَا
 أَجْوَدَ الْأَجْوَدِينَ وَأَكْرَمَ الْأَكْرَمِينَ إِلَيْكَ أَقْبِلْنَا مُوقِنِينَ وَلَيْسَتِكَ
 الْحُرَامُ آمِينَ قَاصِدِينَ قَاعًا عَلَى مَنَاسِكِنَا وَاكْمِلْ لَنَا حَجَّنَا
 وَاعْفُ عَنَّا وَعَافِنَا فَقَدْ مَدَدْنَا إِلَيْكَ أَيْدِيَنَا فَهِيَ بِذَلِكَ الْأَغْيَرِ اب
 مَوْسُومَةَ اللَّهُمَّ فَا عَطِنَا فِي هَذِهِ الْعَشِيَّةِ وَمَا سَأَلْنَاكَ وَأَكْفِنَا مَا
 اسْتَكْفَيْنَاكَ فَلَا كَافِيَ لَنَا سِوَاكَ وَلَا رَبَّ لَنَا غَيْرُكَ نَافِلٌ فِينَا
 حُكْمُكَ مُحِيطٌ بِنَا عِلْمُكَ غَدَلٌ فِينَا قَضَاؤُكَ إِقْضِ لَنَا
 الْخَيْرَ وَاجْعَلْنَا مِنْ أَهْلِ الْخَيْرِ اللَّهُمَّ أَرْجُبْ لَنَا بِجُودِكَ عَظِيمِ
 الْأَجْرِ وَكَرِيمِ الدُّخْرِ وَدَوَامِ الْبُسْرِ وَاعْفُ لَنَا ذُنُوبَنَا أَجْمَعِينَ
 وَلَا تَهْلِكْنَا مَعَ الْهَالِكِينَ وَلَا تَصْرِفْ عَنَّا رَأْفَتَكَ وَرَحْمَتَكَ
 يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ اللَّهُمَّ اجْعَلْنَا فِي هَذَا الْوَقْتِ مِنْ سَائِلِكَ
 فَلْعَطِيَّتِهِ وَشُكْرِكَ فَزِدْتُهُ وَثَابَ إِلَيْكَ فَقَبِلْتُهُ وَتَنَصَّلْ
 إِلَيْكَ مِنْ ذُنُوبِهِ كُلِّهَا فَعَفَرْتَهَا لَهُ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ
 اللَّهُمَّ وَنَقِّنَا وَسَدِّدْنَا وَقَبِلْ تَضَرُّعَنَا يَا خَيْرَ مَنْ سُبُلَ وَيَا
 أَرْحَمَ مَنْ اسْتَرْحَمَ يَا مَنْ لَا يَخْفَى عَلَيْهِ إِغْمَاضُ الْجُفُونِ وَلَا
 لَحْظُ الْعُيُونِ وَلَا مَا اسْتَقَرَّ فِي الْمَكُونِ وَلَا مَا انْطَوَتْ عَلَيْهِ

عرفانِ حج

مُضْمَرَاتِ الْقُلُوبِ إِلَّا كُلُّ ذَلِكَ قَدْ أَحْصَاهُ عِلْمُكَ وَوَسِعَهُ
حِلْمُكَ سُبْحَانَكَ وَتَعَالَيْتَ عَمَّا يَقُولُ الظَّالِمُونَ غُلُوءًا كَبِيرًا
تُسَبِّحُ لَكَ السَّمَوَاتُ السَّبْعُ وَالْأَرْضُونَ وَمَنْ فِيهِنَّ وَإِنْ مِنْ
شَيْءٍ إِلَّا يُسَبِّحُ بِحَمْدِكَ فَلَكَ الْحَمْدُ وَالْمَجْدُ وَغُلُوءُ الْجِدِّ
يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ وَالْفَضْلِ وَالْإِنْعَامِ وَالْآيَادِي الْجِسَامِ وَ
أَنْتَ الْجَوَادُ الْكَرِيمُ الرَّؤُوفُ الرَّحِيمُ اللَّهُمَّ أَوْسِعْ عَلَيَّ مِنْ
رِزْقِكَ الْحَلَائِلِ وَعَالِيَسِي فِي بَدَنِي وَدِينِي وَآمِنْ خَوْفِي وَ
أَغْنِقْ رَقَبَتِي مِنَ النَّارِ اللَّهُمَّ لَا تَمَكِّرْ بِي وَلَا تَسْتَدْرِجْنِي وَلَا
تَخْذَعْنِي وَادْرَأْ عَنِّي شَرَّ قِسْفَةِ الْجَنِّ وَالْإِنْسِ.

حمد ہے اس خدا کے لئے جس کے فیصلہ کو کوئی دفع کرنے والا نہیں ہے اور جس
کی عطا کا کوئی روکنے والا نہیں ہے اور کسی صانع کی صنعت اس کی صنعت کی
طرح نہیں ہے وہ وسعت کرنے والا ہے اس نے تعجب خیز و عمدہ مخلوقات کی
جنسوں کو پیدا کیا اور اپنی حکمت سے صنعتوں کو محکم کیا، کوئی ظاہر ہونے والی
چیز اس سے مخفی نہیں ہوتی ہے اور کوئی امانت رکھی ہوئی ضائع نہیں ہوتی ہے ہر
عمل والے کو جزا دینے والا ہے اور ہر قناعت کرنے والے کی اصلاح کرنے
والا ہے اور ہر تضرع کرنے والے پر رحم کرنے والا ہے منافع اور کتاب جامع
کا نازل کرنے والا ہے، روشن نور کے ساتھ اور وہ دعاؤں کا سننے والا ہے اور
مصیبتوں کا دفع کرنے والا ہے درجات کو بلند کرنے والا اور جاہیروں کو ختم
کرنے والا ہے اس کے علاوہ کوئی خدا نہیں ہے اور کوئی اس کا نظیر نہیں ہے اس
کے مثل کوئی نہیں ہے وہ سننے والا دیکھنے والا ہے لطف کرنے والا اور جاننے والا

عرفانِ حج

ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے خدا یا میں شوق رکھتا ہوں اور تیری ربوبیت کی گواہی دیتا ہوں اس اقرار کے ساتھ کہ تو میرا رب ہے اور تیری جانب بازگشت ہے تو نے اپنی نعمت سے مجھ کو وجود بخشا قبل اس کے کہ میں کوئی قابل تذکرہ چیز ہو جاؤں۔ تو نے مجھے مٹی سے پیدا کیا پھر مجھ کو صلبوں میں ساکن کیا محفوظ رکھتے ہوئے حادثاتِ زمانہ اور تغیراتِ روزگار سے یہاں تک کہ میں برابر صلبوں سے رحموں میں منتقل ہوتا رہا گزرے ہوئے زمانوں اور گزری ہوئی صدیوں میں، تو نے مجھ کو اپنی مہربانی سے نہیں نکالا اور اپنے لطف اور اپنے احسان سے نہیں پیدا کیا ان کافروں کی حکومت میں جنہوں نے تیرے عہد کو توڑ دیا اور تیرے رسول کی تکذیب کی لیکن تو نے مجھ کو نکالا اور وجود دیا ایسے زمانہ میں جو میرے لئے ہدایت سے سابق ہوا جو تو نے میرے لئے آسان کر دیا اور اس میں تو نے مجھ کو وجود دیا کر دیا اور اس کے قبل تو نے مجھ پر مہربانی کی اپنی بہترین مہربانی کے ساتھ اور اپنی بھرپور نعمت کے ساتھ پس تو نے میری تخلیق آبِ نطفہ سے کی اور تو نے مجھ کو ساکن کیا تین تاریکیوں میں گوشت، خون اور جلد کی تو نے مجھ کو میری خلقت سے آگاہ نہیں کیا اور کوئی کارِ تخلیق مجھ پر نہیں چھوڑا پھر تو نے مجھ کو دنیا میں ہدایت سابقہ کے ساتھ مکمل طور پر پیدا کیا اور تو نے میرے بچپن میں گہوارہ میں میری حفاظت کی اور شیرِ مادر کی بہترین غذا مجھ کو عطا کی اور محبت رکھنے والوں کو مجھ پر مہربان کر دیا اور مہربان ماؤں کو میرا کفیل بنا دیا اور مجھ کو جنوں کے آسیب سے محفوظ کیا اور عیب و نقصان سے مجھ کو بچایا تو بلند ہے اے رحم کرنے والے اے مہربان یہاں تک کہ جب میں نے بات کرنے کے لئے زبان ہلائی تو تو نے بھرپور انعام سے مجھ کو نوازا دیا اور تو نے میری پرورش کی ہر سال زیادہ کرتے ہوئے یہاں تک کہ جب میری

عرفانِ حج

خلقت مکمل ہوئی اور میری حالت اعتدال کو پہنچی تو حجت کو میرے اوپر لازم اس طرح کیا کہ تو نے اپنی معرفت کو مجھ کو الہام کیا اور مجھ کو اپنی حکمت کے عجائب سے حیران کر دیا اور تو نے جگا دیا اس کی وجہ سے جو تو نے اپنے آسمان وزمین میں عجیب مخلوقات پیدا کیا اور تو نے مجھے بیدار کیا اپنے شکر کے لئے اور ذکر کے لئے اور مجھ پر اپنی اطاعت کو لازم کیا اور عبادت کو اور مجھ کو سمجھ دی وہ جس کو تیرا رسول لایا اور تو نے آسان بنا دیا اپنی مرضی کے قبول کرنے کو اور تو نے احسان کیا ان سبب میں اور لطف سے پھر جب کہ تو نے مجھ کو بہترین مٹی سے پیدا کیا تو میرے لئے اے میرے خدا ایک نعمت کے راضی نہ ہوا اور تو نے مجھ کو رزق عطا کیا مختلف معاش کا اور متعدد اساس زندگی کا اپنے سب سے عظیم احسان کے ذریعہ اور قدیم احسان کے ذریعہ یہاں تک کہ جب تو نے مجھ پر تمام نعمتیں مکمل کر دیں اور تمام بد بختی و بلا کو مجھ سے دور کر دیا تو میری جہالت اور میری جرأت نے تجھ کو نہیں روکا کہ تو میری رہنمائی کرے اس چیز کی طرف جو مجھ کو تجھ سے قریب کر دے اور تو نے مجھ کو توفیق دی اس امر کی جانب کہ جو مجھ کو تجھ سے قربت عطا کرے کہ اگر میں نے تجھ سے دعا کی تو تو نے قبول کیا اور جب میں نے تجھ سے سوال کیا تو تو نے مجھ کو عطا کیا اور اگر میں نے تیری اطاعت کی تو اس کا مکمل بدلہ دیا اور اگر میں سے تیرا شکر کیا تو تو نے مجھے زیادہ دیا یہ سب کا سب میرے اوپر نعمتوں کو مکمل کرنے اور احسان کو تمام کرنے کے لئے ہے تو پاک ہے پیدا کرنے والا ہے لوٹانے والا ہے ستودہ صفات ہے عزت والا ہے تیرے نام پاکیزہ ہیں اور تیری نعمتیں عظیم ہیں تو اے معبود تیری کس نعمت کے عدد اور تذکرہ کا احصا کیا جاسکتا ہے یا تیری کن عطاؤں کے شکر کو ادا کیا جاسکتا ہے جبکہ وہ انعام شمار کرنے والوں کے احصا کرنے سے زیادہ

عرفانِ حق

ہے پایاد کرنے والوں کے علم سے بلند ہے پھر تو نے جس رنج و غم کو مجھ سے دور کیا اے خدا وہ اس سے کہیں زیادہ ہے جو میرے لئے عافیت اور سکون ظاہر ہوا اور میں گواہی دیتا ہوں اے میرے خدا اپنے ایمان کی حقیقت اور اپنے یقین کے عزم محکم اور اپنی توحید کے خالص ہونے کی اور اپنے ضمیر کے راز کی اور اپنی آنکھ کی روشنی کے رابطہ نور کی اور اپنے صفحہ جبین کے اسرار نقوش کیا اور اپنے نفس کی راہوں کی اور اپنی قوت شامہ کے مخزن کی اور اپنے کان کی ہڈی کی راہ کی اور جس کو دونوں لب مل کر چھپا لیتے ہیں اور اپنی زبان کے لفظ کی حرکتوں کی اور اپنے منہ اور جڑے کے محل ارتباط کی اور دانتوں کے نکلنے کی جگہ اور قوت ذائقہ کی جو کھانے پینے کا ذریعہ ہیں اور دماغ کی کھوپڑی کی اور میری گردن کے اعصاب کے رشتہ کی پہنچ کی اور جو اس پر مشتمل ہے میرے سینہ کی فضا اور میری رگوں کے مماثل کی اور پردہ لب کے رابطہ کی اور جگر کے اطراف کی اور جو اس کو حاوی ہے میرے اضلاع اور جوڑ بند اور قوائے عاملہ اور میری انگلیوں کے پور اور میرے گوشت اور خون اور بال اور جلد اور اعصاب اور رگیں اور ہڈی اور گودا اور رگ اور تمام اعضاء اور جوارح اور جو میرے دورانِ رضاعت حصے وجود میں آتے رہے اور جو کچھ زمین نے مجھ سے اٹھایا ہے اور میری نیند اور بیداری اور سکون و حرکات رکوع و سجود کی کہ اگر میں فکر کروں اور کوشش کروں زمانوں اور صدیوں کے طول کے برابر اگر میں زندہ رہوں کہ تیری ایک نعمت کا شکر ادا کر سکوں تو میرے لئے ممکن نہیں ہو سکتا ہے مگر تیرے احسان کے ذریعہ جس پر شکر جدید لازم ہو جائے گا اور تازہ تعریف واجب ہو جائے گی اور اگر میں اور تمام مخلوق کے شمار کرنے والے چاہیں کہ تیرے انعام کو شمار کر لیں جو ماضی اور حال میں ہے تو ہم اس کے عدد کو حصر کے ساتھ

عرفانِ حج

ہیں گن سکتے اور ہم اس کا احصاء نہیں کر سکتے یہ بات میرے لئے کہاں ممکن ہے جب کہ تو نے خود ہی اپنی ناطق کتاب میں خبر دی ہے اور سچی خبر میں کہا ہے کہ اگر تم اللہ کی نعمتوں کو شمار کرنا چاہو تو اس کا احصاء کر سکو گے تیری کتاب نے سچ کہا ہے اے خدا یہ وہ بات ہے جو تیرے رسولوں اور پیغمبروں پر الہام ہوئی ہے اور تیری وحی کے ذریعہ ان پر نازل ہوئی ہے اور اپنے دین کو اس وحی اور کتاب کے ذریعہ تشریح کیا ہے علاوہ برائیاں اے میرے خدا میں گواہی دیتا ہوں اپنی تمام کوشش، قصد اور مکمل اطاعت اور کامل وسعت کے ساتھ اور ایمان و یقین کے ساتھ کہتا ہوں حمد اس خدا کے لئے ہے جس کا کوئی فرزند نہیں ہے کہ جو وارث ہو جائے اور اس کی بادشاہت میں کوئی شریک نہیں ہے کہ اس کی مخالفت کرے اس میں جو اس نے پیدا کیا ہے اور نہ کوئی ولی ہے جو اس کی صنعت میں اس کی مدد کرے وہ پاک ہے وہ پاک ہے اگر آسمان و زمین خدا کے علاوہ بہت سے خدا ہوتے تو دونوں فاسد ہو جاتے اور ٹکرا جاتے پاک ہے وہ خدا جو ایک ہے اکیلا ہے بے نیاز ہے جو نہ پیدا ہوا ہے نہ اس کی کوئی اولاد ہے اور کوئی اس کا ہمسر بھی نہیں ہے حمد ہے خدا کے لئے ایسی حمد جو اس کے مقرب ملائکہ اور مرسل نبیوں کی حمد کے مثل ہے اور درود ہو اللہ کا اس کے برگزیدہ محمد خاتم النبیینؐ پر اور ان کی پاک و پاکیزہ مخلص آلؑ پر اور سلام ہو۔

خدایا مجھ کو وہ خوف و خشیت عطا کر گویا میں تجھ کو دیکھ رہا ہوں اور مجھ کو اپنے تقویٰ کی سعادت عطا کر اور اپنی معصیت کی بدبختی نہ دے اور اپنے قضا و قدر کو میرے لئے خیر و برکت قرار دے تاکہ میں اس میں جلدی نہ چاہوں جس میں تو تاخیر کرے اور نہ تاخیر چاہوں اس میں جس میں تو جلدی کرے خدایا میری مالداری میرے نفس میں قرار دے اور میرے دل میں یقین قرار دے

عرفانِ حج

اور عمل میں خلوص دے اور نگاہ میں نورانیت دے اور دین میں بصیرت عطا کر اور میرے اعضاء و جوارح کو بہرہ مند کر اور میری آنکھ اور میرے کان کو میرا وارث بنا دے اور میری مدد کر اس کے مقابلہ میں جو مجھ پر ظلم کرے اور مجھ کو دکھادے میرا انتقام اور تسلط اور اس کے ذریعہ خنکی چشم عطا کر خدایا میرے غم کو دور کر دے اور میرے عیب کو چھپالے اور میری غلطی کو معاف کر دے اور مجھ سے شیطان کو ہٹا دے اور میری گرفتاری کو چھڑا دے اور اے میرے خدا میرے لئے آخرت اور دنیا میں بلند درجہ قرار دے خدایا تیرے لئے حمد ہے جیسا کہ تو نے مجھ کو پیدا کیا پھر مجھ کو سننے والا اور دیکھنے والا بنایا اور تیرے لئے حمد ہے جیسا کہ تو نے مجھ کو پیدا کیا پس تو نے میری خلقت کو بہتر بنایا اپنی رحمت سے جب کہ تو میری خلقت سے مستغنی تھا خدایا تو نے مجھ کو پیدا کیا اور میری طبیعت کو اعتدال بخشا خدایا تو نے مجھ کو پیدا کیا پس میری صورت کو اچھا بنایا خدایا تو نے مجھ پر احسان کیا اور میرے نفس کو تو نے بچایا خدایا تو نے مجھ کو بچایا اور مجھ کو توفیق دی، خدایا تو نے مجھ پر انعام کیا پس تو نے میری ہدایت کی خدایا تو نے مجھ کو برگزیدہ کیا اور ہر بھلائی مجھ کو عطا کی خدایا تو نے مجھ کو کھلایا اور پلایا خدایا تو نے مجھ کو مالدار کیا اور غنی بنایا خدایا تو نے میری مدد کی اور عزت دی خدایا تو نے مجھ کو خاص کرامت کا لباس پہنایا اور کافی حد تک مصنوعات کو میری دسترس میں رکھا، درود نازل فرما محمد و آل محمد پر اور میری مدد کر روزگار کی سختی میں اور شب و روز کی تبدیلی میں اور مجھ کو دنیا کے خوف اور آخرت کے مصائب سے نجات عطا کر اور کافی ہو جا زمین میں ظالموں کے شر سے خدایا جس سے میں ڈرتا ہوں اس کے لئے کافی ہو جا اور جس سے مجھ کو خوف ہے بچالے مجھ کو اور میرے نفس کو اور میرے دین کو بچالے اور میرے سفر میں

عرفانِ حج

میری حفاظت کر اور اہل و مال میں میری ذمہ داری ادا کر اور جو تو نے مجھ کو رزق دیا ہے اس میں برکت دے اور میرے نزدیک مجھ کو ذلیل رکھ اور لوگوں کی نگاہ میں مجھ کو عظمت عطا کر اور جن و انسان کے شر سے مجھ کو بچالے اور میرے گناہوں کی وجہ سے مجھ کو رسوانہ کر اور میرے باطنی خیالات سے ذلیل نہ کر اور ناشائستہ عمل میں مبتلا نہ کر اور اپنی نعمت کو نہ چھین اور اپنے علاوہ کی طرف مجھ کو نہ ڈال دے خدا یا تو مجھ کو کس کے حوالہ کرے گا کسی قریب کی طرف جو قطع تعلق کرے یا بعید کی طرف جو مجھ سے نفرت کر دے یا مجھے کمزور بنادینے والوں کی طرف جب کہ تو میرا رب ہے اور میرے امر کا مالک ہے میں تیری طرف اپنی غربت اور گھر کی دوری اور اس کی نظر میں ذلت کی جس کو تو نے میرے امر کا مالک بنایا ہے شکایت کرتا ہوں میرے خدا مجھ پر اپنا غضب نہ نازل کر اگر تو نے مجھ پر غضب نہ کیا تو میں تیرے علاوہ کسی کی پرواہ بھی نہیں کروں گا تو پاک ہے تیری عافیت میرے لئے وسیع ہے کہ میں تجھ سے سوال کرتا ہوں اے پروردگار تیری ذات کے نور کے واسطے سے جس سے آسمان وزمین چمک رہے ہیں اور جس کے ذریعہ تاریکیاں دور کی گئی ہیں اور اولین و آخرین کے امر کی اصلاح ہوئی ہے کہ تو مجھ کو اپنے غضب پر موت نہ دے اور میرے اوپر اپنا غصہ نہ نازل کر تیری پناہ ہے تیری پناہ ہے یہاں تک کہ تو راضی ہو جائے عذاب کے قبل۔ سوائے تیرے کوئی معبود نہیں ہے تو مکہ، مشعر الحرام اور کعبہ کا پروردگار ہے تو نے اس کو برکت دی ہے اور لوگوں کے لئے مرکز امن و سکون بنایا ہے اے وہ خدا جس نے عظیم گناہوں کو اپنے علم سے معاف کیا ہے اور اے وہ خدا جس نے اپنے فضل سے نعمتوں کو مکمل کیا ہے اے وہ خدا جس نے اپنے کرم سے بہتر عطا کیا ہے اے میری سختی میں میرا

عرفانِ حج

ذخیرہ اے میری تنہائی میں مونس اے میری مصیبت میں فریادرس اے میرے ولی نعمت اے میرے خدا اور میرے آباء طاہرین، ابراہیم واسماعیل، اسحاق، یعقوب کے خدا اور جبریل و میکائیل و اسرافیل کے پروردگار اور خاتم النبیین محمدؐ اور ان کی آل پاک کے پروردگار اور اے توریت، انجیل، زبور اور قرآن کے نازل کرنے والے اور کھلیتھص، طہ، یس اور قرآن حکیم کے نازل کرنے والے تو میری پناہ ہے جب زندگانی کی راہیں اپنی وسعتوں کے ساتھ مشکل ہو جائیں اور زمین اپنی پہنائیوں کے ساتھ تنگ ہو جائے اور اگر تیری رحمت نہ ہوتی تو میں ہلاک ہونے والوں میں ہو جاتا اور تو میری لغزش سے درگزر کرنے والا ہے اور اگر تیری کوشش نہ ہوتی تو میں رسوا ہو جانے والوں میں ہو جاتا اور تو میرے دشمنوں کے مقابلہ میں میرا مددگار ہے اور اگر تیری مدد نہ ہوتی تو میں مغلوب لوگوں میں سے ہوتا اے وہ خدا جس نے اپنے کو بلندی اور رفعت سے مخصوص کیا ہے تو اس کے ولی اس کی عزت کے ذریعہ عزت دار ہو گئے ہیں اے وہ خدا جس کی بارگاہ میں بادشاہ طوق ذلت اپنی گردنوں میں ڈالے ہوئے ہیں اور خدا کی سطوت و حکومت سے خوفزدہ ہیں وہ نگاہوں کی خیانت کو اور دلوں کے پوشیدہ رازوں کو جانتا ہے اور روزگار کے تمام غائب کو اچھی طرح جانتا ہے اے وہ ذات جس کے کریم نام ہیں اے وہ نیکی والے جس کی نیکی کبھی ختم نہیں ہوتی ہے اے قافلہ کے روکنے والے یوسف کی نجات کے لئے صحرا و بیابان میں اور کنوئیں سے ان کو نکالنے والے اور غلامی کے بعد ان کو بادشاہ بنانے والے اے یوسف کو یعقوب کے پاس واپس کرنے والے غم سے ان کی آنکھوں کے سفید ہو جانے کے بعد جب کہ وہ اسے برداشت کئے ہوئے تھے اے ایوب سے رنج و غم کو دور کرنے والے اور اے ابراہیم کے

عرفانِ حج

ہاتھ کو ان کے پیٹے کے ذبح سے روکنے والے کبیرا لسن ہو جانے اور غم کے انتہا تک پہنچنے کے بعد اے وہ خدا جس نے زکریا کی دعا قبول کی اور یحییٰ جیسا فرزند عطا کیا اور ان کو اکیلا نہیں چھوڑا اے وہ خدا جس نے یونس کو شکم مانی سے نکالا اے وہ خدا جس نے بنی اسرائیل کے لئے دریا کو شگافہ کیا پس انہیں نجات دی اور فرعون کو مع لشکر کے ڈوبنے والوں میں بنادیا اے وہ خدا جس نے ہواؤں کو اپنی رحمت باران کی بشارت کے لئے بھیجا اے وہ جس نے اپنی مخلوق کی معصیت پر جلدی نہیں کی اے وہ جس نے جادو گروں کو طویل کفر و انکار کے بعد مات دیدی جبکہ وہ برابر نعمتوں میں صبح کرتے تھے اس کا رزق کھاتے تھے اور غیر کی عبادت کرتے تھے ان لوگوں نے دشمنی کی شرک کیا اور اس کے رسولوں کی تکذیب کی اے خدا اے خدا اے پیدا کرنے والے اے ایجاد کرنے والے تیرا کوئی مثل نہیں ہے اے ذات دائم جس کے لئے انتہا نہیں ہے اے سب سے پہلے زندہ اے مردوں کے زندہ کرنے والے اے وہ خدا جو مگراں ہے ہر نفس پر اس کے کسب کے لئے اے وہ خدا جس کے لئے میرا شکر کم ہوا تو اس نے مجھ کو محروم نہیں کیا اور میری غلطی عظیم ہوئی تو اس نے مجھ کو رسوا نہیں کیا اور مجھ کو معصیت کرتے ہوئے دیکھا تو اس نے مشہور نہیں کیا اے وہ خدا جس نے مجھ کو بچپن میں محفوظ کیا۔ اے وہ خدا جس نے بڑھاپے میں مجھ کو رزق دیا اے وہ خدا جس کی نعمتوں کو شمار نہیں کیا جاسکتا اور مہربانیوں کی تعریف نہیں کی جاسکتی اے وہ خدا جس نے مجھ پر خیر و احسان کیا اور میں نے اس کے ساتھ برائی اور عصیان کیا اے وہ خدا جس نے مجھ کو ایمان کی ہدایت کی میرے احسان کا شکر پہچاننے سے قبل اے وہ خدا جس کو میں نے بیمار ہو کر پکارا تو اس نے مجھ کو شفا دی اور برہنہ ہو کر پکارا تو اس نے لباس عطا

عرفانِ حج

کیا بھوک کی حالت میں پکارا تو سیر کیا پیاس کی حالت میں بلایا تو سیر اب کیا ذلت کی حالت میں بلایا تو عزت دی جاہل ہو کر بلایا تو عارف بنا دیا اکیلے ہو کر بلایا تو کثیر بنا دیا مسافر ہو کر پکارا تو مجھ کو لوٹا دیا بے مال ہو کر بلایا تو مالدار بنا دیا مدد طلب کی تو مدد کی مالداری میں بلایا تو اس نے نہیں چھینا اور اگر میں دعا کرنے سے رک گیا تو اس نے ابتدا کر دی، پس تیرے لئے حمد و شکر ہے اے وہ خدا جس نے میری لغزش سے درگزر کیا اور میری مصیبت کو دور کیا اور میری دعا کو قبول کیا اور میرے عیب کو چھپایا اور میرے گناہوں کو بخش دیا اور میری حاجت کو عطا کیا اور میرے دشمن پر میری مدد کی اور اگر میں تیری نعمت اور احسان اور کرم کی بارش کو شمار کروں تو احصا نہیں کر سکتا اے میرے مولا تو نے ہی احسان کیا ہے تو نے ہی نعمت دی ہے تو نے ہی نیکی سے نوازا ہے تو نے ہی خوبی عطا کی ہے تو نے ہی فضیلت دی ہے تو نے ہی مکمل کیا ہے تو نے ہی رزق دیا ہے تو نے ہی توفیق دی ہے تو نے ہی عطا کیا ہے تو نے ہی مالدار بنایا ہے تو نے ہی سرمایہ دار بنایا ہے تو نے ہی پناہ دی ہے تو ہی کافی ہوا ہے تو نے ہی ہدایت کی ہے تو نے ہی محفوظ کیا ہے تو نے ہی چھپایا ہے تو نے ہی معاف کیا ہے تو نے ہی درگزر کیا ہے تو نے ہی قدرت دی ہے تو نے ہی عزت دی ہے تو نے ہی مدد کی ہے تو نے ہی اعانت کی ہے تو نے ہی تائید کی ہے تو نے ہی نصرت کی ہے تو نے ہی شفا دی ہے تو نے ہی عافیت دی ہے تو ہی وہ ہے جس نے مکرم کیا ہے تو بلند ہے متبرک ہے تیرے لئے حمد دائم ہے اور تیرے لئے مسلسل شکر ہے پھر میں اے میرے معبود اپنے گناہوں کا اعتراف کرنے والا ہوں تو انہیں بخش دے میں ہی وہ ہوں جس نے برائی کی میں نے ہی خطا کی ہے میں نے ہی گناہ کا اہتمام کیا ہے میں ہی غافل ہوں میں ہی بھولا ہوں

عرفانِ حج

میں نے ہی اعتماد کیا ہے میں نے ہی عمدہ خواہش پر عمل کیا ہے میں نے ہی وعدہ کیا ہے اور میں نے ہی مخالفت کی ہے میں نے ہی عہد توڑا ہے میں نے ہی اقرار کیا ہے میں نے ہی تیری نعمت کا اپنے اوپر اعتراف کیا ہے اور پھر گناہوں کی طرف رجوع کیا ہے تو مجھ کو بخش دے اے وہ خدا جس کو بندوں کا گناہ نقصان نہیں پہنچاتا وہ بندوں کی اطاعت سے مستغنی ہے اور توفیق دینے والا ہے اپنی مدد رحمت سے اس کو جو عمل صالح انجام دے پس حمد تیرے ہی لئے ہے اے میرے معبود اے میرے سردار میرے خدا تو نے حکم دیا میں نے تیری معصیت کی تو نے مجھ کو روکا تو میں نے ارتکاب گناہ کیا تو میں ایسا ہو گیا کہ برائت والا نہیں ہوں کہ عذر کروں اور نہ قوت والا ہوں کہ مدد طلب کروں تو اب کس چیز کے ذریعہ تیرے سامنے آؤں اے میرے مولا اپنی سماعت کے ذریعہ یا اپنی بصارت کے ذریعہ اپنی زبان کے ذریعہ یا اپنے ہاتھ کے ذریعہ یا اپنے پیر کے ذریعہ کیا یہ سب کے سب میرے پاس تیری نعمت نہیں ہیں اور کیا سب سے میں نے تیری نافرمانی نہیں کی ہے اے میرے مولا تیرے لئے حجت ہے اور راہ ہے مجھ پر اے وہ خدا جس نے مجھ کو ماں باپ کے زجر و توبخ سے بچایا اور قبیلہ والوں اور بھائیوں کے طعنوں سے مجھ کو بچایا اور بادشاہوں کے عتاب سے بچایا کہ اگر وہ مطلع ہوئے اے میرے مولا جس پر تو میرے بارے میں مطلع ہے تو وہ مجھ کو مہلت نہ دیتے اور مجھ کو چھوڑ دیتے قطع تعلق کر لیتے تو میں وہی گناہگار بندہ ہوں اے خدا تیرے حضور میں اے میرے سردار گردن جھکائے ہوئے ذلیل عاجز اور ناچیز ہوں برائت والا نہیں ہوں کہ عذر کر سکوں اور نہ قوت والا ہوں کہ مدد طلب کر سکوں اور نہ حجت والا ہوں کہ حجت پیش کر سکوں اور نہ یہ کہنے والا ہوں کہ میں نے یہ گناہ نہیں کیا ہے اور

عرفانِ حج

یہ برا عمل انجام نہیں دیا ہے اور انکار ممکن بھی نہیں ہے اور اگر انکار کروں اے میرے مولا تو وہ میرے لئے کیونکر اور کیسے فائدہ مند ہو سکتا ہے درانحالیکہ اعضا و جوارح کل کے کل میرے اوپر گواہ ہیں جو میں نے کیا ہے اور بغیر شک کے یقینی طور پر میں جانتا ہوں تو میرے گناہانِ کبیرہ کے بارے میں سوال کرنے والا ہے اور تو حاکم ہے عادل ہے تو ظلم نہیں کرتا ہے اور تیری عدالت ہی مجھ کو ہلاک کرنے والی ہے اور تیرے ہر عدل ہی سے میں بھاگ رہا ہوں پس اگر تو مجھ پر عذاب کرے گا اے میرے معبود تو یہ میرے گناہوں کی وجہ سے ہوگا تیری حجت کے مجھ پر قائم ہونے کے بعد اور اگر تو معاف کر دے گا تو یہ تیرے علم و جود اور کرم کی وجہ سے ہوگا تیرے علاوہ کوئی خدا نہیں ہے تو پاک و بے نیاز ہے میں تو ظالموں میں سے ہوں۔ تیرے علاوہ کوئی خدا نہیں ہے تو پاک ہے میں استغفار کرنے والوں میں سے ہوں۔ تیرے علاوہ کوئی خدا نہیں ہے تو پاک ہے میں تیری وحدانیت کا اقرار کرنے والوں میں سے ہوں۔ تیرے علاوہ کوئی معبود نہیں ہے میں تجھ سے خوف کرنے والوں میں سے ہوں تیرے علاوہ کوئی معبود نہیں ہے تو پاک ہے میں تیری سطوت سے ہراساں ہوں تیرے علاوہ کوئی خدا نہیں ہے تو پاک ہے میں تیری سطوت سے ہراساں ہوں تیرے علاوہ کوئی خدا نہیں ہے تو پاک ہے میں امید لگانے والوں میں سے ہوں تیرے علاوہ کوئی خدا نہیں ہے تو پاک ہے میں شوق رکھنے والوں میں سے ہوں تجھ پاک و بے نیاز کے علاوہ کوئی معبود نہیں ہے میں جہیل کرنے والوں میں سے ہوں۔ تجھ پاک و بے نیاز کے علاوہ کوئی معبود نہیں ہے میں سوال کرنے والوں میں سے ہوں تجھ پاک و بے نیاز کے علاوہ کوئی معبود نہیں ہے میں تسبیح کرنے والوں میں سے ہوں تجھ پاک و بے نیاز کے علاوہ کوئی

عرفانِ حج

معبود نہیں ہے میں تکبیر کہنے والوں میں سے ہوں تجھ پاک و بے نیاز کے علاوہ کوئی معبود نہیں ہے تو میرا رب ہے اور میرے گزشتہ آباء کا رب ہے خدایا یہ میری حمد و ثنا تیری بارگاہِ مجد میں ہے اور یہ میرا تیرے ذکر کا اخلاص مقام توحید میں ہے اور میرا تیری نعمتوں کا اقرار شمار کرنے کے بعد ہے اگرچہ مجھ کو اقرار ہے کہ ان کا احصا نہیں ہو سکتا۔ ان کی زیادتی اور کمال، ظہور اور میرے وجود پر سبقت کی وجہ سے تو نے ان کو ہمیشہ میرے ساتھ رکھا ہے جس وقت سے تو نے مجھ کو پیدا کیا اور میری ابتدائے عمر سے نعمتیں دیں کہ میری احتیاج کو مالداری سے بدلا اور مجھ سے رنج و الم کو دور کیا آسانی کے اسباب پیدا کئے اور سختی کو دور کیا اور غم سے نجات دی جسم کو عافیت اور دین کو سلامتی عطا کی اور اگر اولین و آخرین کے تمام لوگ تیری بے پایاں نعمتوں کو شمار کرنا چاہیں تو نہ میں اس پر قادر ہو سکتا ہوں اور نہ وہ لوگ۔ تو پاک ہے بلند ہے کریم پروردگار عظیم ہے رحم و کرم کرنے والا ہے تیری نعمتوں کا احصا ناممکن ہے اور تیری ثنا کو پہنچنا ممکن نہیں ہے اور تیری نعمتوں کا کوئی بدلہ نہیں ہے درود نازل فرما محمد و آل محمد پر اور ہم پر اپنی نعمتوں کو مکمل کر دے اور ہم کو خوش بخت بنا دے اپنی اطاعت کے ذریعہ۔ تو پاک ہے تیرے علاوہ کوئی معبود نہیں ہے خدایا تو پریشان لوگوں کی دعا کو قبول کرتا ہے اور رنج و الم کو دور کرتا ہے اور غمزدہ کی فریاد سنی کرتا ہے سرایض کو شفا دیتا ہے فقیر کو مالدار بناتا ہے ٹوٹے ہوئے کو جوڑتا ہے بچہ پر رحم کرتا ہے بوڑھے کی مدد کرتا ہے اور تیرے علاوہ کوئی مددگار نہیں ہے اور تیرے اوپر کوئی قادر نہیں ہے اور تو بلند و بزرگ ہے اے قیدیوں کو آزادی دینے والے اے چھوٹے بچہ کو رزق دینے والے اے خوف زدہ پناہ طلب کے محافظ اے وہ ذات جس کا کوئی نہ شریک ہے نہ وزیر و درود نازل فرما محمد و آل محمد پر اور

عرو فان حج

مجھ کو اس شام میں عطا کر بہترین وہ نعمت جو تو نے عطا کی ہے اپنے بندوں میں سے کسی ایک کو۔ ان نعمتوں میں سے جو تو بندوں کو دیتا ہے اور وہ باطنی نعمت جس کی تو تجدید کرتا ہے اور وہ مصیبت جو تو دور کرتا ہے اور وہ رحمت جس کو تو ختم کرتا ہے اور وہ دعا جس کو تو سنتا ہے اور نیکی جس کو تو قبول کرتا ہے اور برائی جس کو تو ڈھانک دیتا ہے بیشک تو لطیف اور جس سے چاہے باخبر ہے ہر چیز پر قادر ہے۔ خدا یا تو ان سب میں قریب ہے جن سے دعا کی جائے اور ان سب میں جلدی کرنے والا ہے جو قبول کریں اور معاف کرنے والوں میں کریم ہے اور عطا کرنے والوں میں وسیع ہے اور جن سے سوال کیا جائے ان میں سب سے زیادہ سننے والا ہے اے دنیا اور آخرت کے رحمان و رحیم تیرے مثل کوئی نہیں ہے جس سے سوال کیا جائے اور تیرے علاوہ کسی سے امید نہیں لگائی جاتی میں نے تجھ سے دعا کی تو نے قبول کیا میں نے تجھ سے سوال کیا تو تو نے عطا کیا میں نے تیری جانب رغبت کی تو تو نے رحم کیا میں نے تجھ پر اعتماد کیا تو تو نے مجھ کو نجات دی اور میں تیری طرف فریادی ہوا تو تو میرے لئے کافی ہو گیا۔ خدا یا درود نازل فرما اپنے بندہ رسول اور نبی محمدؐ پر اور ان کی پاک و پاکیزہ تمام آل پر اور ہمارے لئے اپنی نعمتوں کو مکمل کر دے اور اپنی عطا کو ہمارے لئے بہتر بنادے اور ہم کو اپنے شکر گزاروں میں لکھ دے اور اپنی نعمتوں کے یاد کرنے والوں میں۔ یہ دعا میری قبول کر لے اے عالمین کے پالنے والے خدا یا اے وہ ذات جو مالک ہے تو قادر ہے اور قادر ہے تو غالب بھی ہے اور اس کی معصیت کی گئی تو اس نے چھپایا اور اس سے استغفار کیا گیا تو اس نے بخش دیا اے طلبگاروں اور شوق رکھنے والوں کی منزل اے امید لگانے والوں کی انتہا اے وہ ذات جس کے علم نے تمام چیزوں کا احاطہ کیا ہے

عرفانِ حج

اور عذر خواہوں پر وسیع ہے اس کی مہربانی، رحمت اور حلم۔ خدایا میں تیری طرف متوجہ ہوں اس شام میں جس کو تو نے شرف و عظمت عطا کی ہے محمدؐ کے ذریعہ جو تیرے نبی و رسول اور تیری مخلوق میں بہترین اور تیری وحی کے امین ہیں بشارت دینے والے ڈرانے والے روشن چراغ ہیں جن کے ذریعہ سے تمام مسلمانوں پر انعام کیا ہے اور جن کو عالمین کے لئے رحمت قرار دیا ہے خدایا درود نازل فرما محمدؐ و آل محمدؐ پر جیسے کہ محمدؐ تیری طرف سے درود کے اہل ہیں اے صاحبِ عظمت درود نازل کر ان پر اور ان کی پاک و پاکیزہ نجیب تمام آل پر اور اپنی معافی کے پردہ میں ہم کو چھپالے۔ تیری ہی جانب مختلف زبانوں میں آواز فریاد بلند ہے تو اے خدا میرے لئے اس شام (عصر) میں ہر نیکی کا حصہ قرار دیدے جس کو تو اپنے بندوں میں تقسیم کرے گا اور نور کا حصہ جس سے تو ہدایت کرتا ہے اور رحمت کا حصہ جس کو تو پھیلاتا ہے اور برکت کا حصہ جس کو تو نازل کرتا ہے اور عافیت کا حصہ جس کو تو عطا کرتا ہے اور رزق کا حصہ جس کو تو وسعت دیتا ہے اے سب سے عظیم رحم کرنے والے۔ خدایا اس وقت میں ہم کو بدل دے کامیابی اور رستگاری میں، نیکو کاری اور فائدہ مند میں اور ہم کو مایوس ہونے والوں میں نہ قرار دے اور اپنی رحمت سے ہم کو بے بہرہ بنا اور جس فضل کی ہم تجھ سے امید لگائے ہیں اس سے مایوس ہونے والوں میں قرار دے اور ہم کو خاسر نہ لوٹا اور اپنے دروازہ سے ہم کو مردود نہ کر یا سب سے زیادہ سخی اور سب سے بڑے کرم کرنے والے ہم تیری بارگاہ میں یقین کے ساتھ آئے ہیں اور تیرے گھر کی دعوت پر لبیک کہی ہے اور اس کی زیارت کا قصد کیا ہے تو ہماری مدد کر ہمارے ارکان کی ادائیگی پر اور ہمارے لئے حجت کو مکمل کر اور گناہوں سے درگزر کر اور عافیت دے ہم نے تیری طرف اپنے ہاتھ

عرفانِ حج

پھیلائے ہیں جو اعتراف گناہ کی ذلت سے موسوم ہیں۔ خدایا ہم کو اس شام میں عطا کردہ چیز جس کا ہم نے تجھ سے سوال کیا ہے اور ہمارے لئے کافی ہو جا جس کی ہم نے کفایت چاہی ہے تیرے علاوہ میرے لئے کوئی کفایت کرنے والا نہیں ہے اور تیرے علاوہ میرا کوئی پروردگار نہیں ہے تیرا حکم ہم پر نافذ ہے تیرا علم ہم پر محیط ہے اور تیرا فیصلہ ہمارے بارے میں عدل ہے تو ہمارے لئے خیر کو مقدر کر اور ہم کو خیر والوں میں قرار دے۔ خدایا ہمارے لئے اپنے وجود سے عظیم اجر اور کریم ذخیرہ اور دائمی آسانی کو لازم قرار دے اور ہمارے کل گناہوں کو بخش دے اور ہم کو ہلاک ہونے والوں کے ساتھ ہلاک نہ کر اور ہم سے اپنی مہربانی اور رحمت کو دور نہ کر، اے سب سے عظیم رحم کرنے والے خدایا ہم کو اس وقت میں قرار دے ان میں سے جس نے تجھ سے سوال کیا تو تو نے اس کو عطا کیا اور تیرا شکر ادا کیا تو تو نے زیادہ کیا اور تجھ سے توبہ کی تو تو نے اس کی توبہ کو قبول کیا اور اپنے تمام گناہوں سے الگ ہو گیا تو تو نے اس کو بخش دیا اے صاحب جلال و کرم خدایا ہم کو توفیق دے اور ہم کو اطاعت کے لئے قوی بنا اور ہمارے تضرع کو قبول کر اے وہ بہترین ذات جس سے سوال کیا جائے اور اے سب سے زیادہ رحم کرنے والے جس سے رحم طلب کیا جائے اے وہ خدا جس سے پلکوں کی حرکت اور گوشہ چشم کا اشارہ بھی مخفی نہیں ہے اور نہ وہ مخفی ہے جو ضمیر میں چھپا ہے اور نہ وہ جس پر دلوں کے راز مشتمل ہیں یقیناً تیرے علم نے ان سب کا احصا کر لیا ہے اور تیرا علم اس کو گھیرے ہوئے ہے تو پاک ہے اور بہت بلند ہے اس بات سے جو ظالم لوگ کہتے ہیں میری تسبیح ساتوں آسمان ، زمین اور جو کچھ ان میں ہے سب کرتے رہتے ہیں اور کوئی چیز ایسی نہیں ہے جو تیرے حمد کی تسبیح نہ کرتی ہو۔ حمد، بزرگی اور عزت سب تیرے لئے ہے اے

عرفانِ حج

جلالت و اکرام والے اور فضل و احسان اور بلند ترین نعمتوں والے اور تو تو بخئی اور کرم والا اور مہربان اور رحم کرنے والا ہے خدا یا مجھ پر اپنے حلال رزق کو وسیع کر دے اور میرے جسم و دین کو عافیت دے اور میرے خوف کو امن میں بدل دے اور جہنم سے میری گلو خلاصی کر دے خدا یا اپنی تدبیر میں مجھ کو (گناہ کی سزا) مبتلا نہ کر اور ناگہانی عذاب مبتلا نہ کر اور مجھ کو دھوکہ میں نہ رہنے دے اور مجھ کو جن و انسان کے فاسقوں کے شر سے محفوظ رکھ۔

پھر اپنے سر اور آنکھوں کو آسمان کی طرف بلند کیا اور آپ کی آنکھوں سے آنسو رواں تھے اور با آواز بلند عرض کر رہے تھے۔

يَا أَسْمَعَ السَّمِيعِينَ يَا أَبْصَرَ النَّاطِرِينَ وَيَا أَسْرَعَ الْحَاسِبِينَ وَ
يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ صَلَّى عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ السَّادَةِ
الْمَيَامِينَ وَاسْتَغْفِرُكَ اللَّهُمَّ حَاجَتِي الَّتِي إِنْ أَغْطَيْتَ بِهَا لَمْ يَضُرَّنِي
مَا مَنَعْتَنِي وَإِنْ مَنَعْتَنِيهَا لَمْ يَنْفَعْنِي مَا أَعْطَيْتَنِي اسْتَغْفِرُكَ
فَكَأَنَّ رَقَبَتِي مِنَ النَّارِ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ وَحْدَكَ لَا شَرِيكَ
لَكَ لَكَ الْمُلْكُ وَلَكَ الْحَمْدُ وَأَنْتَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ
يَا رَبُّ يَا رَبُّ.

اے سب سے زیادہ سننے والے دیکھنے والوں میں سب سے زیادہ دیکھنے والے اے بہت جلدی حساب کرنے والے اے سب سے زیادہ رحم کرنے والے درود نازل فرما محمد و آل محمد پر جو سردار اور عالم میں بابرکت ہیں اور میں تجھ سے سوال کرتا ہوں اے خدا اس حاجت کا کہ اگر تو نے اس کو مجھے عطا کر دیا تو پھر جس سے بھی محروم کر دے کوئی نقصان نہ ہوگا اور اگر تو نے اس کو روک

عرفانِ حج

دیا تو پھر جو بھی عطا کر دے گا اس سے فائدہ ہو گا میں تجھ سے جہنم کے چھٹکارہ کا سوال کرتا ہوں تیرے علاوہ کوئی خدا نہیں ہے تو اکیلا ہے تیرا کوئی شریک نہیں ہے تیرے لئے بادشاہت ہے تیرے لئے حمد ہے اور تو ہر چیز پر قادر ہے اے میرے پروردگار میرے پروردگار۔

پھر مکرریا رب کہتے تھے اور جو لوگ آپ کے پاس ہوتے تھے، کان لگائے رہتے تھے حضرت کی دعا پر اور صرف آمین کہنے پر اکتفا کرتے تھے تو ان لوگوں کے رونے کی آوازیں بھی حضرت کے ساتھ بلند ہوئیں یہاں تک کہ سورج ڈوب گیا۔ سامانِ سفر تیار کیا اور مشعر الحرام کی طرف روانہ ہو گئے۔ مؤلف کہتا ہے کہ کشفی نے دعاء عرفہ امام حسین کو بلند الامین میں یہاں تک نقل کیا ہے اور علامہ مجلسی نے زاد العاد میں اس دعا کو کشفی کی روایت کے مطابق لکھا ہے لیکن سید بن طاووسؒ نے اقبال میں یارب یارب یارب کے بعد اتنا اور لکھا ہے۔

إِلٰهِي أَنَا الْفَقِيرُ فِي غِنَايَ فَكَيْفَ لَا أَكُونُ فَقِيرًا فِي فَقْرِي إِلٰهِي
أَنَا الْجَاهِلُ فِي عِلْمِي فَكَيْفَ لَا أَكُونُ جَهْلًا فِي جَهْلِي إِلٰهِي
إِنَّ اخْتِلَافَ تَذْبِيرِكَ وَسُرْعَةَ طَوَآءِ مَقَادِيرِكَ مَنَعًا عِبَادَكَ
الْعَارِفِينَ بِكَ عَنِ السُّكُونِ إِلَى عَطَاءِ وَالْيَاسِ مِنْكَ فِي بِلَاءِ
إِلٰهِي مَنِي مَا يَلِيقُ بِلُؤْمِي وَمِنْكَ مَا يَلِيقُ بِكَرَمِكَ إِلٰهِي
وَصَفَتْ نَفْسَكَ بِاللُّطْفِ وَالرَّافَةِ لِي قَبْلَ وُجُودِ ضَعْفِي
أَفْتَمَنَعْنِي مِنْهُمَا بَعْدَ وُجُودِ ضَعْفِي إِلٰهِي إِنْ ظَهَرْتَ الْمَحَاسِنُ
مِنِي فَفَضْلِكَ وَلَكَ الْمِنَّةُ عَلَيَّ وَإِنْ ظَهَرْتَ الْمَسَاوِي مَنِي
فَبِعَدْلِكَ وَلَكَ الْحُجَّةُ عَلَيَّ إِلٰهِي كَيْفَ تَكَلَّبْنِي وَقَدْ تَكَلَّفْتَ

عرفانِ حَقِّ

لِي وَكَيْفَ أَضَامُ وَأَنْتَ النَّاصِرُ لِي أَمْ كَيْفَ أَحِبُّبُ وَأَنْتَ الْحَقِيقُ
 بِي هَا أَنَا أَتَوَسَّلُ إِلَيْكَ بِفَقْرِي إِلَيْكَ وَكَيْفَ أَتَوَسَّلُ إِلَيْكَ
 بِمَا هُوَ مَحَالٌ أَنْ يَصِلَ إِلَيْكَ أَمْ كَيْفَ أَشْكُو إِلَيْكَ حَالِي وَهُوَ
 لَا يَخْفَى عَلَيْكَ أَمْ كَيْفَ أُتَرْجِمُ بِمَقَالِي وَهُوَ مِنْكَ بَرَزَ
 إِلَيْكَ أَمْ كَيْفَ تُخَيِّبُ أَمَالِي وَهِيَ قَدْ وَفَدَتْ إِلَيْكَ أَمْ كَيْفَ لَا
 تُحَسِّنُ أَحْوَالِي وَبِكَ قَامَتْ إِلَهِي مَا أَلْطَفَكَ بِي مَعَ عَظِيمِ
 جَهْلِي وَمَا أَرْحَمَكَ بِي مَعَ قَبِيحِ فِعْلِي إِلَهِي مَا أَقْرَبَكَ مِنِّي
 وَأَبْعَدَنِي عَنْكَ وَمَا أَرَأَيْكَ بِي فَمَا الَّذِي يَحْجُبُنِي عَنْكَ
 إِلَهِي عَلِمْتُ بِاخْتِلَافِ الْأَثَارِ وَتَنَقُّلَاتِ الْأَطْوَارِ أَنْ مُرَادَكَ
 مِنِّي أَنْ تَسْعَرَكَ إِلَيَّ فِي كُلِّ شَيْءٍ حَتَّى لَا أَجْهَلَكَ فِي شَيْءٍ
 إِلَهِي كُلَّمَا أَخْرَسَنِي لَوْمِي أَنْطَقْتَنِي كَرَمُكَ وَكُلَّمَا
 أَلَيْسَنِي أَوْصَافِي أَطْمَعْتَنِي مِنْكَ إِلَهِي مَنْ كَانَتْ مَحَاسِنُهُ
 مَسَاوِي فَكَيْفَ لَا تَكُونُ مَسَاوِيهِ مَسَاوِي وَمَنْ كَانَتْ حَقَائِقُهُ
 دَعَاوِي فَكَيْفَ لَا تَكُونُ دَعَاوِيهِ دَعَاوِي إِلَهِي حُكْمُكَ النَّافِذُ
 وَمَشِيَّتُكَ الْقَاهِرَةُ لَمْ يَتَرُ كَالِذِي مَقَالٍ وَلَا لِذِي حَالٍ إِلَهِي كَمْ
 مِنْ طَاعَةٍ بَنَيْتُهَا وَحَالَةٍ شَيْدَتْهَا هَدَمَ اعْتِمَادِي عَلَيْهَا عَدْلُكَ
 بَلْ أَقَالُنِي مِنْهَا فَضْلُكَ إِلَهِي إِنَّكَ تَعْلَمُ أَنِّي وَإِنْ لَمْ تَدُمْ
 الطَّاعَةُ مِنِّي فَعَلَا جُزْأً فَقَدْ دَامَتْ مَحَبَّةٌ وَعَزَمًا إِلَهِي كَيْفَ
 أَغْزِمُ وَأَنْتَ الْقَاهِرُ وَكَيْفَ لَا أَغْزِمُ وَأَنْتَ الْأَمْرُ إِلَهِي تَرُدُّدِي
 فِي الْأَثَارِ يُوجِبُ بَعْدَ الْمَزَارِ فَاجْمَعْنِي عَلَيْكَ بِخِدْمَةٍ
 تُوَصِّلُنِي إِلَيْكَ كَيْفَ يُسَدِّلُ عَلَيْكَ بِمَا هُوَ فِي وَجُودِهِ

عرفان حج

مُفَسِّرُ إِلَيْكَ أَيْكُونُ لِعَبْدِكَ مِنَ الظُّهُورِ مَا لَيْسَ لَكَ حَتَّى
 يَكُونُ هُوَ الْمُظْهِرُ لَكَ مَتَى غَبَتْ حَتَّى تَحْتَاجَ إِلَى دَلِيلٍ يَدُلُّ
 عَلَيْكَ وَمَتَى بَعُدَتْ حَتَّى تَكُونَ الْأَثَارُ هِيَ الشَّيْءُ تَوْصِلُ إِلَيْكَ
 عَمِيثَ عَيْنٍ لَا تَرَاكَ عَلَيْهَا رَقِيْبًا وَخَسِرْتَ صَفْقَةَ عَبْدٍ لَمْ
 تَجْعَلْ لَهُ مِنْ حُبِّكَ نَصِيْبًا إِلَهِي أَمَرْتُ بِالرُّجُوعِ إِلَى الْأَثَارِ
 فَأَرْجِعْنِي إِلَيْكَ بِكِسْوَةِ الْأَنْوَارِ وَهَذَابَةِ الْأَسْتِصَارِ حَتَّى
 أَرْجِعَ إِلَيْكَ مِنْهَا كَمَا دَخَلْتُ إِلَيْكَ مِنْهَا مَضُونِ السَّرْعِ عَنِ
 النَّظَرِ إِلَيْهَا وَمَرَفُوِ الْهَمَّةِ عَنِ الْإِعْتِمَادِ عَلَيْهَا إِنَّكَ عَلَى كُلِّ
 شَيْءٍ قَدِيرٌ إِلَهِي هَذَا ذُلِّي ظَاهِرٌ بَيْنَ يَدَيْكَ وَهَذَا حَالِي لَا
 يَخْفَى عَلَيْكَ مِنْكَ أَطْلُبُ الْوُصُولَ إِلَيْكَ وَبِكَ أَسْتَدِلُّ
 عَلَيْكَ فَأَهْدِنِي بِنُورِكَ إِلَيْكَ وَأَقِمْنِي بِصِدْقِ الْعُبُودِيَّةِ بَيْنَ
 يَدَيْكَ إِلَهِي عَلِّمْنِي مِنْ عِلْمِكَ الْمَخْزُونِ وَصُنِّي بِسِرِّكَ
 الْمَضُونِ إِلَهِي حَقِّقْنِي بِحَقَائِقِ أَهْلِ الْقُرْبِ وَأَسْأَلُكَ بِى
 مَسْلِكَ أَهْلِ الْجَذْبِ إِلَهِي اغْنِنِي بِتَذْبِيرِكَ لِي عَنْ تَذْبِيرٍ وَ
 بِاخْتِيَارِكَ عَنْ اخْتِيَارِي وَأَوْقِفْنِي عَنْ مَرَائِزِ اضْطِرَارِي
 إِلَهِي أَخْرِجْنِي مِنْ ذُلِّ نَفْسِي وَطَهِّرْنِي مِنْ شَكْوَى وَشُرْكِي قَبْلَ
 حُلُولِ رَمْسِي بِكَ ائْتَصِرْ فَأَنْصُرْنِي وَعَلَيْكَ اتَّوَكَّلْ فَلَا
 تَكِلْنِي وَإِيَّاكَ أَسْأَلُ فَلَا تُخَيِّبْنِي وَفِي فَضْلِكَ أَرْغَبْ فَلَا
 تَحْرِمْنِي وَبِجَنَابِكَ أَتَسَبَّبُ فَلَا تُبْعِدْنِي وَبِبَابِكَ أَقِفْ فَلَا
 تَطْرُدْنِي إِلَهِي تَقَدَّسَ رِضَاكَ أَنْ يَكُونَ لَهُ عِلَّةٌ مِنْكَ فَكَيْفَ
 يَكُونَ لَهُ عِلَّةٌ مِنِّي إِلَهِي أَنْتَ الْغَنِيُّ بِدَاتِكَ أَنْ يَصِلَ إِلَيْكَ

عرفانِ حج

لِنَفْعُ مِنْكَ فَكَيْفَ لَا تَكُونُ غَنِيًّا عَنِّي إِلَهِي إِنَّ الْقَضَاءَ وَالْقَدَرَ
يُمْنِي وَإِنَّ الْهَوَى بِوَلَائِي الشَّهْوَةَ أَسْرَنِي فَكُنْ أَنْتَ النَّصِيرُ لِي
حَتَّى تَنْصُرَنِي وَتُبْصِرَنِي وَأَغْنِنِي بِفَضْلِكَ حَتَّى أَسْتَغْنِيَ بِكَ
عَنْ طَلْبِي أَنْتَ الَّذِي أَشْرَقْتَ الْأَنْوَارَ فِي قُلُوبِ أَوْلِيَائِكَ حَتَّى
عَرَفُوكَ وَوَحَّدُوكَ وَأَنْتَ الَّذِي أَرَلْتَ الْأَغْيَارَ عَنْ قُلُوبِ
أَحِبَّائِكَ حَتَّى لَمْ يُجْبُوا سِوَاكَ وَلَمْ يَلْجَأُوا إِلَى غَيْرِكَ أَنْتَ
الْمَوْسَى لَهُمْ حَيْثُ أَوْ حَشَتُهُمُ الْعَوَالِمُ وَأَنْتَ الَّذِي هَدَيْتَهُمْ
حَيْثُ اسْتَبَانَ لَهُمُ الْمَعَالِمُ مَاذَا وَجَدَ مَنْ فَقَدَكَ وَمَا الَّذِي
فَقَدَ مَنْ وَجَدَكَ لَقَدْ خَابَ مَنْ رَضِيَ دُونَكَ بَدَلًا وَلَقَدْ خَسِرَ
مَنْ بَغَى عَنْكَ مُتَحَوِّلًا كَيْفَ يُرْجَى سِوَاكَ وَأَنْتَ مَا قَطَعْتَ
الْإِحْسَانَ وَكَيْفَ يُطْلَبُ مِنْ غَيْرِكَ وَأَنْتَ مَا بَدَّلْتَ عَادَةَ
الْإِمْتِنَانِ يَا مَنْ أَذَاقَ أَحِبَّائَهُ حَلَاوَةَ الْمُوَانَسَةِ مُرَابِّينَ يَدِيهِ
مُتَمَلِّقِينَ وَيَا مَنْ أَلْبَسَ أَوْلِيَائَهُ مَلَأَيْسَ هَيْبَتِهِ فَقَا مُرَابِّينَ يَدِيهِ
مُسْتَغْفِرِينَ أَنْتَ الدَّاكِرُ قَبْلَ الدَّاكِرِينَ وَأَنْتَ الْبَادِي
بِالْإِحْسَانِ قَبْلَ تَوَجُّهِ الْعَابِدِينَ وَأَنْتَ الْجَوَادُ بِالْعَطَاءِ قَبْلَ طَلْبِ
الطَّالِبِينَ وَأَنْتَ الْوَهَّابُ ثُمَّ لِمَا وَهَبْتَ لَنَا مِنَ الْمُسْتَقْرِضِينَ
إِلَهِي أَطْلُبُنِي بِرَحْمَتِكَ حَتَّى أَصِلَ إِلَيْكَ وَاجْعَلْنِي بِمَنِّكَ
حَتَّى أَقْبَلَ عَلَيْكَ إِلَهِي إِنَّ رَجَائِي لَا يَنْقَطِعُ عَنْكَ وَإِنْ
عَصَيْتُكَ كَمَا أَنَّ خَوْفِي لَا يُزِيلُنِي وَإِنْ أَطَعْتُكَ فَقَدْ دَفَعْتَنِي
الْعَوَالِمَ إِلَيْكَ وَقَدْ أَوْقَعَنِي عِلْمِي بِكَرَمِكَ عَلَيْكَ إِلَهِي
كَيْفَ أَخِيبُ وَأَنْتَ أَمَلِي أَمْ كَيْفَ أَهَانُ وَعَلَيْكَ مُتَكَلِّئِي إِلَهِي

عرفانِ حج

كَيْفَ اسْتَعِزُّوْا فِي الدَّلَّةِ اَرْكَزْتَنِي اَمْ كَيْفَ لَا اسْتَعِزُّوْا وَالَيْكَ
نَسَبْتَنِي اِلٰهِي كَيْفَ لَا اَفْتَقِرُ وَاَنْتَ الَّذِي فِي الْفُقَرَاءِ اَقْمَتَنِي اَمْ
كَيْفَ اَفْتَقِرُ وَاَنْتَ الَّذِي بِجُودِكَ اَغْنَيْتَنِي وَاَنْتَ الَّذِي لَا
اِلٰهَ غَيْرُكَ تَعَرَّفْتُ لِكُلِّ شَيْءٍ فَمَا جَهِلَكَ شَيْءٌ وَاَنْتَ الَّذِي
تَعَرَّفْتُ اِلَيْهِ فِي كُلِّ شَيْءٍ فَرَأَيْتَكَ ظَاهِرًا فِي كُلِّ شَيْءٍ وَاَنْتَ
الظَّاهِرُ لِكُلِّ شَيْءٍ يَا مَنْ اسْتَوٰى بِرَحْمَانِيَّتِهِ فَصَارَ الْعَرْشُ غَيْبًا
فِي ذَاتِهِ مَحْفُوفٌ الْاَثَارِ وَمَحْوُوتٌ الْاَغْيَارُ بِمُحِيطَاتِ اَفْلَاكِ
الْاَنْوَارِ يَا مَنْ اِجْتَنَبَ فِي سُرَادِقَاتِ عَرْشِهِ اَنْ تُدْرِكَهُ الْاَبْصَارُ
يَا مَنْ تَجَلَّى بِكَمَالٍ بِهَائِهِ فَتَحَقَّقَتْ عَظَمَتُهُ الْاَسْتِوَاءُ كَيْفَ
تَخْفَى وَاَنْتَ الظَّاهِرُ اَمْ كَيْفَ تَغِيْبُ وَاَنْتَ الرَّقِيبُ الْحَاضِرُ
اِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَحْدَهُ.

میرے خدا میں اپنی مالداری میں بھی فقیر ہوں تو اپنے فقر میں کیوں کر فقیر نہ
ہوں گا خدا یا میں اپنے علم میں بھی جاہل ہوں تو کیوں کر جاہل نہ ہوں گا اپنی
جہالت میں، میرے معبود بے شک تیری تدبیر کی تبدیلی اور تیرے مقدرات
کو سرلیج تغیرات نے تیرے عارف بندوں کو روک دیا ہے عطا پر سکون سے اور
مصیبت میں ناامید ہونے سے میرے معبود میری طرف سے وہ عمل سرزد ہوتا
ہے جو میری ذلت کے لائق ہے اور تیری طرف سے وہ امر ہونا چاہئے جو
تیرے کرم کا سزاوار ہے میرے معبود تو نے اپنے کو مہربانی و لطف سے موصوف
کیا ہے میری ناتوانی کے وجود سے قبل تو کیا تو مجھ کو محروم کر دے گا ان دونوں
سے میری ناتوانی کے باوجود میرے معبود اگر مجھ سے اچھائیاں ظاہر ہوں تو یہ
تیرے فضل کی وجہ سے ہے اور تیرا احسان ہے میرے اوپر اور اگر برائیاں مجھ

عرفانِ حج

سے ظاہر ہوں تو یہ تیرے عدل سے ہے اور تیری حجت مجھ پر قائم ہے میرے خدا کیسے تو مجھ کو چھوڑ دے گا جب کہ تو میرا کفیل ہے اور کیسے کوئی مجھ پر ظلم کر سکتا ہے جب کہ تو میرا ناصر ہے یا کیسے میں نقصان اٹھا سکتا ہوں جب کہ تو مجھ پر مہربان ہے، میں تیری بارگاہ سے متصل ہوں اپنے فقر و فاقہ کے ذریعہ اور کیسے میں توسل کر سکتا ہوں اس کے ذریعہ جس کا تجھ تک پہنچنا محال ہے یا کیسے میں تیری بارگاہ میں شکایت کر سکتا ہوں اپنی حالت کی جب کہ وہ تیرے اوپر مخفی نہیں ہے اور کیسے میں اپنی بات کی ترجمانی کر سکتا ہوں جب کہ وہ تیرے سامنے ظاہر ہے یا کیوں کر تو میری امیدوں کو ناامیدی سے بدل سکتا ہے جب کہ وہ تیری کریم بارگاہ میں پہنچی ہیں یا کیسے تو میرے حالات کو بہتر نہ بنائے گا جب کہ میرے حالات کا قیام تیرے ہی ذریعہ ہے میرے معبود تو نے کتنا میرے اوپر لطف کیا ہے میری جہالت کی شدت کے باوجود، در کتنا تو نے مجھ پر رحم کیا ہے میرے اعمال کے قبیح ہونے کے باوجود میرے معبود تو کتنا مجھ سے قریب ہوا جب کہ میں تجھ سے دور ہوا اور کتنی تو نے مجھ پر ربانی کی تودہ کون سی چیز ہے جو مجھ کو تجھ سے چھپائے گی میرے معبود آثار کا بندیلیوں اور اطوار کے گونا گوں ہونے سے یہ سمجھا ہوں کہ تیری مراد یہی ہے کہ تو میری نگاہ میں ہر چیز میں پہچانا جائے اور میں تیرے کسی امر سے جاہل و غافل نہ رہوں۔ میرے معبود جب بھی میری ذلت نے مجھ کو گونا گونا بنا یا تو تیرے کہنے نے مجھ کو گویا کر دیا اور جب بھی میرے خراب اوصاف نے مجھ کو مایوس کیا تو تیرے احسان نے مجھ کو امیدوار بنا دیا میرے معبود جس کی نیکیاں برائیاں ہوں تو اس کی برائیاں کیوں کر برائی ہوں گی اور جس کے حقائق باطل دعویٰ ہوں تو باطل دعویٰ کیوں کر باطل نہ ہوں گے میرے معبود تیرے حکم نافذ اور تیری مشیت

عرفانِ حج

غالب نے کسی بولنے والے کے لئے بولنے کی جگہ اور حالت والے کے لئے حالت کا مقام نہیں چھوڑا۔ میرے معبود میں نے کتنی ہی اطاعت کو بنایا اور حالت کو مستحکم کیا مگر تیرے عدل نے اس پر سے میرے اعتماد کو گرا دیا مگر تیرے فضل نے مجھ کو اس میں سنبھالا دے دیا۔ میرے معبود تو جانتا ہے کہ اگر چہ میں اطاعت میں دائمی طور پر قائم نہیں ہوں مگر دل میں محبت اور عزم دائم رکھتا ہوں۔ میرے معبود میں کیسے عزم کر سکتا ہوں جب کہ تو غالب ہے اور کیسے عزم نہیں کروں گا جب کہ تو حاکم ہے۔ میرے معبود تیرے آثار قدرت میں میرا مسلسل فکر کرنا تیری ملاقات کی دوری کا سبب بننا جا رہا ہے تو مجھ کو اپنی بارگاہ میں ایسی خدمت کی توفیق دے جو مجھ کو تجھ سے ملادے۔ کیسے تیرے اوپر استدلال کیا جاسکتا ہے اس چیز سے جو اپنے وجود میں محتاج ہے تیری طرف۔ کیا تیرے علاوہ کسی کے لئے ظہور ہے جو تیرے لئے نہیں ہے کہ وہ تیرا ظاہر کرنے والا ہے تو کہاں غائب ہوا ہے کہ محتاج ہو جائے دلیل کا جو تجھ پر دلالت کرے اور تو کب دور ہوا ہے کہ آثار تجھ سے ملائے کا سبب بنیں وہ آنکھ اندھی ہے جو تجھ کو اس پر نگراں نہ سمجھے اور وہ معاملہ نقصان میں ہے جس کے لئے تو اپنی محبت کا حصہ نہ قرار دے۔ میرے خدا تو نے حکم دیا ہے آثار کی طرف رجوع کرنے کا تو مجھ کو لوٹا دے اپنی طرف نور کی تجلیوں اور استیصار کی ہدایت کے ساتھ یہاں تک کہ میں تیری طرف پلٹ آؤں جس طرح میں مقام معرفت میں داخل ہوا ہوں آثار کی طرف توجہ نہ کرتے ہوئے اور میری ہمت ان پر نگاہ سے بلند ہو۔ اے خدا تو ہم پر لطف کر بے شک تو ہر چیز پر قادر ہے میرے معبود میں وہ بندہ ہوں کہ میری رسوائی تیرے سامنے ظاہر ہے اور یہ میری حالت تجھ پر پوشیدہ نہیں ہے میں تیری طرف پہنچنے کا مطالبہ کرتا ہوں

عرفانِ حج

اور تیرے ہی ذریعہ تجھ پر استدلال کرتا ہوں۔ تو میری ہدایت کراپنی طرف اپنے نور سے اور مجھ کو خلوص بندگی کے ساتھ قائم رکھ اپنے حضور میں خدایا مجھ کو اپنے محزون علم سے علم عطا کر اور اپنے محفوظ پردہ سے مجھ کو محفوظ کر۔ میرے معبود مجھ کو مقرب لوگوں کے حقائق سے آگاہ کر اور مشتاق لوگوں کے راستہ پر چلا میرے خدا مجھ کو اپنی تدبیر کے ذریعہ میری تدبیر سے بے نیاز کر اور اپنے اختیار کے مقابلہ میں میرے اختیار سے بے نیاز کر اور مجھ کو میرے اضطراب کے مقامات سے روک دے۔ میرے خدا مجھ کو میرے نفس کی ذلت سے نکال لے اور مجھ کو پاک کر میرے شک اور شرک سے میری موت کے آنے اور قبر میں جانے سے قبل تجھ سے مدد طلب کرتا ہوں تو میری مدد کر اور تجھ پر توکل کرتا ہوں تو مجھ کو تو نہ چھوڑ اور میں تجھ سے سوال کرتا ہوں تو مجھ کو تو مایوس نہ کر اور تیرے فضل کی جانب راغب ہوں تو مجھ کو محروم نہ کر اور تیری بارگاہ کی طرف منسوب ہوں تو مجھ کو دور نہ کر اور تیرے دروازہ پر کھڑا ہوں تو مجھ کو نہ ہٹا میرے معبود تیری رضامندی اس سے پاک ہے کہ اس میں تیری طرف سے کوئی عیب ہو تو اس کے لئے میری طرف سے کیوں کر عیب ہوگا میرے خدا تو اپنی ذات کے لحاظ سے اس سے غنی ہے کہ تیری طرف سے تجھ کو نفع پہنچے تو کیوں کر ہم سے مستغنی نہ ہوگا۔ میرے معبود قضا و قدر مجھ کو امیدوار بناتے ہیں اور خواہش نفس شہوت کی زنجیر میں مجھ کو اسیر کرتی ہے تو میرے لئے مددگار ہو جا کہ میری مدد کرے اور مجھ کو بصیرت دے اور اپنے فضل سے مجھ کو مستغنی کر دے یہاں تک کہ میں مستغنی ہو جاؤں تیری وجہ سے اپنی طلب میں۔ تو نے ہی نور کو اپنے دوستوں کے دلوں میں چمکایا ہے یہاں تک کہ انہوں نے تجھ کو پہچانا اور تیری وحدانیت کا اقرار کیا اور تو وہ ہے جس نے محو کیا ہے اپنے

عرفانِ حج

دوستوں کے دلوں سے غیروں کو کہ انہوں نے سوائے تیرے کسی اور سے محبت نہ کی اور تیرے علاوہ کی جانب پناہ نہ لی۔ تو ان کا مولس ہے جب سارے عالم ان کو وحشت میں مبتلا کر دیں اور تو نے ہی ان کی ہدایت کی جب ان کے لئے نشانیاں واضح ہوئیں۔ اس نے کیا پایا جس نے تجھ کو کھودیا اور اس نے کھویا جس نے تجھ کو پایا۔ وہ مایوس ہوا جو تیرے علاوہ بدل پر راضی ہوا اور وہ گھائے میں رہا جس نے تجھ سے اعراض کیا کیسے تیرے علاوہ کسی سے امید کی جاسکتی ہے کہ جب کہ تو نے احسان کو ختم نہیں کیا اور کیسے تیرے علاوہ سے طلب کیا جاسکتا ہے جب کہ تو نے احسان کی عادت کو نہیں بدلا اے وہ ذات جس نے اپنے دوستوں کو اپنی محبت کا مزہ چکھادیا تو وہ اس کے سامنے خوشامد کے ساتھ کھڑے ہوئے اور اے وہ ذات جس نے اپنے دوستوں کو اپنی ہیبت کا لباس پہنا دیا تو وہ اس کے سامنے کھڑے ہیں استغفار کرتے ہوئے۔ تو بندوں کو یاد کرنے والا ہے قبل اس کے کہ بندے تجھ کو یاد کریں اور تو احسان کی ابتدا کرے والا ہے عابدوں کی توجہ سے قبل۔ تو سخاوت کرنے والا ہے طلبگاروں کی طلب سے پہلے۔ تو عطا کرنے والا ہے پھر جو تو نے مجھ کو عطا کیا ہے اس میں قرض چاہنے والوں میں ہے۔ میرے معبود مجھ کو اپنے در رحمت پر طلب کر تا کہ میں تجھ سے مل جاؤں اور مجھ کو اپنے احسان سے کھینچ لے تا کہ تیری طرف توجہ کروں۔ میرے خدا میری امید تجھ سے منقطع نہیں ہوتی ہے چاہے میں تیرا عصیان کروں جس طرح کہ میرا خوف نہیں ختم ہوتا ہے چاہے میں تیری اطاعت کروں۔ مجھ کو ہر عالم نے تیری طرف دھکیل دیا ہے جب کہ مجھ کو تیرے کرم کے علم نے تیرے پاس ڈال دیا ہے۔ میرے معبود میں کیسے ناکام ہو سکتا ہوں جب کہ تو میری امید ہے یا کیسے میں رسوا ہو سکتا ہوں جب کہ تجھ پر

عرفانِ حج

میرا توکل ہے میرے خدا کس طرح میں دعویٰ عزت کر سکتا ہوں جب کہ ذلت میں تو نے مجھ کو مرکز کر دیا ہے یا کیسے میں عزت نہ محسوس کروں جب کہ تیری طرف میری نسبت ہے میرے خدا میں کیسے فقیر نہ ہوں جب کہ تو نے مجھ کو فقراء میں رکھا ہے یا کیسے میں فقیر رہوں جب کہ تو نے اپنے جود و عطا سے مجھ کو غنی بنا دیا ہے اور تو خدا ہے تیرے علاوہ کوئی نہیں ہے تو ہر ایک کے لئے معروف ہے کوئی چیز تجھ سے جاہل نہیں ہے اور تو ہی وہ ہے جس نے اپنے کو پہنچوایا ہے مجھے ہر چیز میں تو میں تجھ کو ہر چیز میں ظاہر دیکھتا ہوں اور تو ظاہر ہے ہر چیز کے لئے اے خدا جو اپنی رحمانیت کے ساتھ قائم ہے یہاں تک کہ عرش اس کی ذات میں غائب ہے تو نے آثار کو آثار کے ذریعہ نابود کیا ہے اور اغیار کو محو کیا ہے نور کے فلک کے احاطہ سے اے وہ خدا جو اپنے عرش کے پردہ میں چھپا ہے کہ نگاہ اس کو دیکھ سکے اے خدا جو اپنے کمال نور کے ساتھ روشن ہوا تو اس کی عظمت کا غلبہ متحقق ہوا تو کیوں کر مخفی ہو سکتا ہے جب کہ تو ظاہر ہے یا تو کیوں کر غائب ہو سکتا ہے جب کہ تو نگہبان اور حاضر ہے اور تو بیشک ہر چیز پر قادر ہے اور اس خدا کی حمد ہے جو اکیلا ہے۔

مختصر یہ کہ جس کو توفیق ہو اور اس دن عرفات میں ہو تو اس کے لئے بہت سی دعائیں ہیں۔ اس دن کے بہترین اعمال میں دعا ہے اور سال کے تمام دنوں میں یہ دن دعا کے لئے امتیاز رکھتا ہے اور زندہ و مردہ مومنین کے لئے دعا زیادہ کرنا چاہئے اور عبد اللہ بن جندبؓ کے حال کے بارے میں روایت اور ان کی دعا برادران مومن کے لئے مشہور ہے اور زید نرسی کی روایت ثقہ جلیل، ائمہ معاویہ بن وہب کے موقف کے بارے میں اور ان کی دعا آفاق کے ایک ایک شخص کے بارے میں اور ان کی روایت امام صادق علیہ السلام سے اس عظیم کام کی فضیلت میں قابل دید ہے اور برادران ایمان سے امید ہے کہ ان بزرگوں کی اقتدا کریں

عرفان حج

گے اور مومنین کے لئے اپنی دعا میں ایثار کریں گے اور اس گناہ گار کو ان لوگوں میں سے ایک قرار دیں گے اور زندگی و موت میں اسے دعا خیر سے فراموش نہ کریں گے۔ اور اس دن تیسری زیارت جامعہ کو بھی روز عرفہ آخر وقت میں پڑھے۔

يَا رَبِّ اِنْ ذُنُوبِي لَا تَضُرُّكَ وَاِنْ مَغْفِرَتَكَ لِي لَا تَنْقُصُكَ
فَاعْظِمْنِي مَا لَا يَنْقُصُكَ وَاغْفِرْ لِي مَا لَا يَضُرُّكَ وَاللّٰهُمَّ لَا
تَحْرِمْنِيْ خَيْرَ مَا عِنْدَكَ لِشَرِّ مَا عِنْدِيْ فَاِنْ اَنْتَ لَمْ تَرْحَمْنِيْ
بِتَعَبِيْ وَنَصَبِيْ فَلَا تَحْرِمْنِيْ اَجْرَ الْمَصَابِ عَلٰى مُصِيْبَتِيْ .

اے پروردگار میرا گناہ تجھ کو نقصان نہ پہنچا سکے گا اور میری مغفرت تجھ میں کچھ کمی نہ پیدا کر سکے گی تو مجھ کو عطا کر وہ جس سے تیرے یہاں کمی نہ ہوئی اور بخش دے وہ جو تجھ کو نقصان نہ کرتا ہو۔ خدایا مجھ کو محروم نہ کرنا اس نیکی سے جو تیرے نزدیک ہے اس برائی کی بنا پر جو میرے پاس ہے اگر تو مجھ پر رحم نہ کرے میری تکلیف و زحمت میں تو مجھ کو محروم نہ کرنا مصیبت کے اٹھانے کے اجر سے۔

مؤلف کہتا ہے کہ سید بن طاووسؒ نے روز عرفہ کی دعاؤں کے ضمن میں فرمایا ہے کہ جب آفتاب کے ڈوبنے کا وقت قریب ہو تو کہے بِسْمِ اللّٰهِ وَبِاللّٰهِ وَ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ اَلْح۔ یہ وہی دعائے عشرات ہے جو پہلے گزر چکی ہے لہذا دعائے عشرات کا آخر روز عرفہ میں پڑھنا مستحب ہے یہ عشرات کے اذکار جن کو کفعمیؒ نے نقل کیا ہے وہی ہیں جن کو سیدؒ نے نقل کیا ہے۔ دسویں رات برکت والی راتوں میں سے ایک ہے اور ان چار راتوں میں سے ایک ہے جن میں جاگنا مستحب ہے اور اس میں آسمان کے دروازے کھلے رہتے ہیں اور سنت ہے اس میں زیارت امام حسین علیہ السلام اور دعا يَا ذَا نِمِ الْفَضْلِ عَلَى الْبَرِيَةِ جو شب جمعہ کے بارے میں گزرا ہے۔ (صفحہ 60) دسواں دن عید الاضحیٰ کا

عرفان حج

دن ہے۔ بہت فضیلت والا دن ہے۔ اس دن کے چند اعمال ہیں۔ (1) اس روز غسل کرنا سنت موکدہ ہے اور بعض علماء نے واجب جانا ہے۔ (2) نماز عید اسی طرح پڑھنا جیسے عید فطر کے سلسلہ میں گزرا ہے لیکن اس روز مستحب یہ ہے کہ افطار نماز کے بعد قربانی کے گوشت سے کرے۔ (3) نماز عید سے قبل ان دعاؤں کا پڑھنا جو وارد ہوئی ہیں اور اقبال میں ذکر ہوئی ہیں اور شاید بہترین دعا صحیفہ کاملہ کی از تالیسویں دعا ہے کہ جس کی ابتدا میں اَللّٰهُمَّ هَذَا يَوْمٌ مُّبَارَكٌ ہے، اس کو پڑھے اور پھر چھیالیسویں دعا یَا مَنْ يُّرَحِّمُ مَنْ لَا يَرْحَمُهُ الْعِبَادُ کو پڑھے۔ (4) دعائے ندبہ کا پڑھنا۔ (5) قربانی کرنا سنت موکدہ ہے۔ (6) تکبیر کا پڑھنا اس شخص کے لئے جو منیٰ میں ہو پندرہ نمازوں کے بعد جس کی ابتدا روز عید کے ظہر سے ہوگی اور آخر تیرہویں تاریخ کی نماز صبح پر ہوگی اور وہ لوگ جو دوسرے شہروں میں ہیں وہ دس نمازوں کے بعد تکبیر کو پڑھیں جس کی ابتداء روز عید کے ظہر سے بارہوی الحجہ کی نماز صبح تک ہے اور کافی کاروائیت کے اعتبار سے تکبیرات یہ ہیں۔

اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ وَلِلّٰهِ
الْحَمْدُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ عَلٰی مَا هَدَيْنَا اَللّٰهُ اَكْبَرُ عَلٰی مَا رَزَقْنَا مِنْ بِهْمَةِ
الْاَنْعَامِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰی مَا اَبْلَاَنَا.

خدا بڑا ہے اللہ بڑا ہے کوئی خدا نہیں ہے سوائے اللہ کے اللہ بڑا ہے اور اللہ کے لئے حمد ہے اللہ بڑا ہے اس بنا پر کہ اس نے ہم کو ہدایت دی اللہ بڑا ہے اس پر کہ اس نے بے زبان چوپایوں کو ہمارا رزق قرار دیا ہے اور حمد ہے خدا کی کہ اس نے ہم کو آزمایا۔

اور ان تکبیروں کی تکرار مستحب ہے نمازوں کے بعد بقدر امکان اور نماز نافلہ کے بعد پڑھنا بھی مستحب ہے۔

عرفان حج

کاروان حج مصطفوی (راولپنڈی)

فرزند رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حضرت ابو جعفر امام محمد باقر علیہ السلام کا ارشاد ہے کہ ”الْحَجُّ يُنْفِي الْفَقْرَ“ (ترجمہ) حج تنگدستی کا خاتمہ کرتا ہے۔ پریشانیوں سے نجات اور خوشحالی کے لئے کاروان حج مصطفوی کے ساتھ حج کیجئے جتنی جلدی ممکن ہو اس سعادت کو حاصل کریں۔ کیا آپ کو خدا کا مہمان بننے کی آرزو اور حسرت نہیں ہے؟ حیرت ہے پھر یہ تاخیر کیوں؟ کاروان کے کوائف درج ذیل ہیں۔

کاروان کا نام : کاروان حج مصطفوی
کاروان کا پتہ : دربار حضرت سید سخی شاہ چمن چراغ کاظمی المشہدی راولپنڈی
فون نمبر : 5555871 موبائل نمبر : 0300-9552201
قافلہ سالار کا اسم گرامی : علامہ سید ثقلین علی بخاری صاحب
قافلے کی شرعی رہنمائی کرنے والے علمائے کرام : جید علمائے کرام کی فہرست میں
قافلے کے مستقل کارکنان : مختلف خادمین حج
کاروان پرائیویٹ اسکیم یا سرکاری اسکیم پر مشتمل ہے؟ : سرکاری اسکیم

باب المسائل

باب مسائل میں حج سے متعلق تمام مسائل سوال جواب پیش کئے گئے ہیں جو تمام مراجع عظام کے فتوؤں کے عین مطابق ہیں اس ضمن میں اگر کسی مسئلے پر مراجع کرام کی آراء میں اختلاف ہے تو وہ اختلافات بھی پیش کر دیئے گئے ہیں۔

باقی مسائل، عمرہ و حج کی ادائیگی کے باب میں بھی رقم کر دیئے گئے ہیں۔
شریعت محمدی میں ایسا کوئی مسئلہ نہیں ہے جس کا حل موجود نہ ہو اس سلسلے میں آپ اپنے کاروان کے معلم (عالم دین) سے رجوع کر سکتے ہیں کیونکہ:

پرسیدن عیب نیست ندانستن عیب است
’’پوچھنا عیب نہیں نہ جاننا عیب ہے‘‘۔

خادم شریعت
سید محمد عون نقوی

احرام کے مسائل

سوال : کیا حالت احرام میں انجکشن لگوا یا جاسکتا ہے؟

جواب : انجکشن لگوانے میں کوئی حرج نہیں لیکن اگر اس کی وجہ سے بدن سے خون نکلنے کا امکان ہو تو بنا برا احتیاط جائز نہیں ہے۔ آقائی آیت اللہ سیدستانی کے نزدیک جائز نہیں ہے۔ آیت اللہ ناصر مکارم شیرازی کے نزدیک مکروہ ہے اگر انتہائی ضروری ہو تو جائز ہے۔

سوال : کیا حالت احرام میں آئینہ دیکھنا حرام ہے؟ اور اگر ہے تو کیا یہ حکم عورتوں اور مردوں دونوں کے لئے یکساں ہے؟ کیا اس کا اطلاق پانی، چمکدار اسٹیل اور لفٹ میں لگی ہوئی دھات پر بھی ہوتا ہے؟

جواب : حرام ہے اور اس مسئلے میں عورت اور مرد میں کوئی فرق نہیں ہے۔ البتہ آیت اللہ جنتی کے نزدیک ایسی چیزیں پانی اور اسٹیل وغیرہ حرام نہیں ہیں اگر شیشہ دیکھنا زینت و آرائش کے لئے نہ ہو تو جائز ہے۔ آیت اللہ خامنہ ای کے نزدیک بے خیالی میں اگر نظر پڑ جائے تو کوئی بات نہیں آقائی سیدستانی کے نزدیک آئینہ کا کفارہ تبلیہ پڑھنا ہے۔ آقائی خوئی علیہ الرحمہ کے نزدیک اس کا کفارہ ایک گوسفند ہے۔ آقائی لنگرانی و آقائی گلپایگانی کے نزدیک اس کا کفارہ استغفار ہے۔

سوال : کیا احرام میں سر کو خشک کرنے کے لئے تولیہ وغیرہ استعمال کیا جاسکتا ہے؟

عرفان حج

جواب : سر کو تولیہ کے ایک گوشے سے خشک کیا جاسکتا ہے۔ آیت اللہ خوئی اور آیت اللہ سیستانی، آیت اللہ فاضل لنکرانی فرماتے ہیں ہاتھ اور تولیہ سے اس طرح سے خشک کیا جائے کہ پورا سر نہ ڈھکنے پائے۔

سوال : حالت احرام میں نکاح پڑھنا یا نکاح کرنا جائز نہیں ہے تو کیا حالت احرام میں اپنا رشتہ دیا جاسکتا ہے یا کسی رشتے کی خواستگاری کی جاسکتی ہے؟

جواب : آیت اللہ خوئی علیہ الرحمہ، آیت اللہ صافی، آیت اللہ ناصر مکارم شیرازی، آیت اللہ اراکی اور آیت اللہ فاضل لنکرانی ان تمام مراجع کرام کے نزدیک بر بنائے احتیاط واجب محرم کے لئے خواستگاری کرنا جائز نہیں ہے۔

سوال : کیا حالت احرام میں دروسر کی صورت میں ماتھے پر رومال باندھا جاسکتا ہے؟

جواب : حالت احرام میں رومال باندھ سکتا ہے لیکن پورا سر نہ ڈھکا جائے۔ آیت اللہ خمینی علیہ الرحمہ کے نزدیک اس کا کفارہ نہیں ہے۔ آیت اللہ اراکی نور اللہ مرقدہ، آیت اللہ ثوری کے نزدیک بر بنائے احتیاط کفارہ ثابت ہے۔ آیت اللہ صافی، آیت اللہ گلپایگانی اور آیت اللہ ناصر مکارم شیرازی کے نزدیک کفارہ واجب ہے۔

سوال : کیا احرام میں گرہ لگائی جاسکتی ہے؟

جواب : آیت اللہ خامنہ ای کے نزدیک لگائی جاسکتی ہے۔ آیت اللہ خمینی رضوان اللہ کے نزدیک بھی جائز ہے۔ آیت اللہ اراکی کے نزدیک اشکال ہے جائز نہیں ہے۔

سوال : کیا احرام میں پن لگائی جاسکتی ہے؟

جواب : آیت اللہ خوئی علیہ الرحمہ، آیت اللہ سیستانی، آیت اللہ بروجردی اور آیت اللہ تبریزی فرماتے ہیں کہ اوپر کے احرام کو گرہ نہ لگائیں لیکن پن لگائی جاسکتی ہے۔

سوال : احرام میں کیا کیا چیزیں واجب ہیں؟

جواب : (1) نیت یعنی ارادہ کرے کہ تمام اعمال حج و عمرہ بطور واجب بجالاؤں گا قربۃ الی اللہ۔

عِرفانِ حج

(2) قصدِ قربت لازم ہے جیسے کہ احرام کے علاوہ باقی عبادات میں قصدِ قربت ضروری ہے اسی طرح قصدِ قربت ابتداء احرام کے مقارن ہو۔

(3) احرام کا متعین کرنا ضروری ہے کہ عمرہ کا احرام ہے یا حج کا اور حج تمتع کا ہے یا قرآن یا افراد کا پھر تعین کرے کہ حج اپنا بجالانا چاہتا ہے یا کسی کی نیابت کر رہا ہے۔ حجۃ الاسلام ہے یا حج بطور نذر ہے یا حج واجب بالافساد ہے یا حج مستحبی ہے لہذا اگر بغیر تعین کئے احرام کی نیت کرے تو احرام باطل ہوگا۔

سوال : احرام کس طرح باندھا جائے؟

جواب : ایک چادر اس طرح ڈالی جائے کہ دونوں کا منہ چھپ جائے اور دوسری چادر اس طرح ڈالی جائے کہ ناف سے لے کر گھٹنوں تک کے حصے کو چھپالے۔

سوال : عورت کا احرام کیسا ہونا چاہئے؟

جواب : عورت کا لباس ہی اس کا احرام ہے۔ بشرطیکہ اس کا جسم (علاوہ چہرہ) پوری طرح حجاب میں ہونا۔ عورت کا اپنا چہرہ چھپانا جیسے وہ عادتاً پردہ کرتی ہے حرام ہے۔

سوال : اگر حالت احرام میں سردی یا گرمی کی وجہ سے دو کپڑوں سے زیادہ ہوں تو کیا اس کا کفارہ ہے؟

جواب : سردی یا گرمی کی وجہ سے دو کپڑوں سے زیادہ ہوں تو کوئی حرج نہیں۔ البتہ سردی کی وجہ سے سر اور پیروں نہیں ڈھکے جاسکتے۔

سوال : کیا لباس احرام کو نیت کے بعد ہمیشہ پہننا واجب ہے؟

جواب : نہیں بلکہ ضرورت کے مطابق کندھوں سے اوپر کا احرام ہٹالیا جائے تو کوئی حرج نہیں ہے بلکہ ضرورت کے تحت احرام بدل بھی سکتے ہیں۔

سوال : حالت جنابت یا حالت نفاس میں احرام باندھنے کا کیا حکم ہے؟

جواب : احرام باندھنے کے لئے پاک ہونا شرط نہیں لیکن حائض و نفاس کے لئے حکم ہے کہ

عرفان حج

مستحب ہے کہ وہ غسل کر کے احرام باندھے لیکن حدود مسجد سے باہر رہے، مسجد شجرہ یا دوسرے میقات کے باہر سے نیت کرے لیکن عرفات، منیٰ اور مزدلفہ میں جاسکتا ہے۔

سوال : کیا وہ ہوائی جہاز یا پانی کے جہاز میں احرام کی نیت کر سکتا ہے؟

جواب : عبور کرتے وقت میقات کے مقابل جگہ سے نیت کی جاسکتی ہے۔

سوال : کیا حالت احرام میں مسجد تنعیم یا کسی دوسرے محل سے حرم تک سایہ دار سواری میں سفر کیا جاسکتا ہے؟ یا مسجد حرام سے مکہ میں موجودہ قیام گاہ تک سائے میں سفر کیا حکم ہے؟

جواب : آیت اللہ خمینی رضوان اللہ کے مطابق تنعیم جزو مکہ ہے اور مکہ منزل ہے لہذا سائے میں سفر کرنے میں کوئی اشکال نہیں ہے۔ آیت اللہ بہجت کے نزدیک بر بنائے احتیاط جائز نہیں ہے۔ آیت اللہ تبریزی فرماتے ہیں کہ احتیاطاً سائے میں سفر کرنے سے گریز کرنا بہتر ہے۔ آیت اللہ سیستانی فرماتے ہیں مذکورہ حکم میں مشکل ہے کہ سفر کو جائز قرار دیا جائے سایہ کا سفر ترک کرنا بہتر ہے۔

آیت اللہ خوئی طاب ثراہ فرماتے ہیں کہ بر بنائے احتیاط سابق اصل حد تک پہنچنے سے پہلے احتیاطاً سائے میں سفر نہ کریں۔

سوال : حالت احرام میں رات کو مردوں کیلئے زیر سایہ سفر کیا حکم ہے؟

جواب : آقائی خوئی اور آقائی سیستانی کے نزدیک احتیاطاً ترک کرنا بہتر ہے، البتہ مجبوراً مسجد شجرہ، بعض عرفات، منیٰ وغیرہ جانے میں اشکال نہیں ہے کیونکہ درمیان میں منزل بھی آتی ہے۔

مسائل طواف

سوال : کیا طواف النساء صرف عورتوں کے لئے واجب ہے؟

جواب : مرد، خنساء (ہمجڑہ) اور میتر بچوں کے لئے بھی واجب ہے۔

سوال : کیا دوران طواف حجر اسود و مقام ابراہیم کا بوسہ دیا جاسکتا ہے؟

جواب : طواف صحیح ہوگا، حجر اسود و مقام ابراہیم کو بوسہ دیا جاسکتا ہے لیکن اگر کاندھا ٹیڑھا

ہو جائے تو جہاں سے شک ہوا ہو وہاں سے پیچھے آکر دوبارہ طواف شروع

کرے۔ کیونکہ خوشبو اور کاندھا ٹیڑھا ہونے کا خطرہ ہے لہذا احتیاط ضروری ہے۔

سوال : اگر طواف کے دوران ناک سے خون آجائے تو کیا رومال سے اسے صاف کر کے

طواف کو مکمل کیا جاسکتا ہے؟

جواب : فوراً طواف سے باہر جا کر اپنی ناک پاک کرے اور واپس آکر طواف کرے لیکن

اگر بغیر ناک پاک کئے ہوئے طواف کو جاری رکھا ہے تو برہنائے اس طواف کو مکمل

کرنے کے بعد دوبارہ طواف کریں اور اگر نجس رومال طواف کے دوران ساتھ رہا

ہو تو بھی دوبارہ طواف کریں۔

سوال : اگر دوران طواف بدن یا لباس پر نجاست ظاہر ہو جائے تو اس کے لئے کیا حکم

ہے؟

جواب : ایسے شخص کو چاہئے کہ وہ طواف ترک کر کے بدن اور لباس کو پاک کرے اور جہاں

عرفان حج

سے طواف ترک کیا تھا وہیں سے شروع کر کے مکمل کرے اگر یہ احساس چوتھے چکر کے بعد ہوا تھا۔

اس مسئلے میں آقاؑی خوئی علیہ الرحمہ اور آقاؑی سیدتانی مدظلہ العالی فرماتے ہیں کہ اگر یہ احساس چوتھے چکر میں ہوا ہو لیکن آقاؑی خمینی اعلیٰ اللہ مقامہ اور آقاؑی ناصر مکارم شیرازی اور آیت اللہ خامنہ ای یہ فرماتے ہیں کہ اس میں چوتھے چکر کی کوئی شرط نہیں ہے۔

سوال : طواف مکمل ہونے کے بعد اگر شک ہو جائے کہ اس کا غسل یا وضو تھا یا نہیں تو اس صورت میں کیا حکم ہے؟

جواب : اس کا طواف صحیح ہے لیکن بعد والے اعمال کے لئے طہارت ضروری ہے اور اگر طواف کے دوران یہ شک ہو جائے اور چوتھے چکر کے بعد ہو تو طواف کر کے وضو یا طہارت کرنے کے بعد باقی طواف مکمل کرے۔ لیکن اگر یہ شک چوتھے چکر سے پہلے ہوا تھا تو طہارت حاصل کرنے کے بعد دوبارہ سے طواف انجام دے۔

سوال : اگر کوئی شخص مقام ابراہیم کے باہر سے طواف کرے تو کیا حکم ہے؟

جواب : آقاؑی خمینی رضوان اللہ کے نزدیک وہ طواف باطل ہے آقاؑی تبریزی، آقاؑی ناصر مکارم شیرازی، آیت اللہ خامنہ ای اور آقاؑی صادق شیرازی کے نزدیک باطل نہیں ہے لیکن اس صورت میں جب اثر دہام قابل برداشت نہ ہو۔

سوال : وہ نجاست جو نماز میں معاف ہے مثلاً پرانے پاکستانی اور ہندوستانی روپے کے برابر یا اس سے کم تر خون یا جراب اور انگوٹھی کا نجس و ناپاک ہونا کیا طواف کی حالت میں بھی معاف ہے؟

جواب : آیت اللہ خامنہ ای فرماتے ہیں جو خون نماز میں معاف ہے وہ طواف میں بھی معاف ہے۔ آیت اللہ سیدتانی، آیت اللہ خوئی علیہ الرحمہ، آیت اللہ بہجت، آیت

عرفانِ حج

اللہ صادق شیرازی، آیت اللہ ناصر مکارم شیرازی تقریباً سب کا ایک ہی جواب ہے کہ جو خون نماز میں معاف ہے وہ طواف میں بھی معاف اور بنیائیں، موزہ، رومال اور انگوٹھی وغیرہ کے لئے طہارت شرط نہیں ہے۔

سوال : کیا نماز طواف ادا کرنا ضروری ہے؟

جواب : جو شخص جان بوجھ کر نماز طواف نہ پڑھے اس کا حج باطل ہوگا۔

سوال : کیا طواف کے فوراً بعد نماز طواف پڑھنا ضروری ہے؟

جواب : واجب ہے کہ طواف و نماز کے درمیان فاصلہ نہ ہو۔

سوال : اگر کوئی نماز طواف بھول جائے اور سعی کے بعد یاد آئے تو اس کے بارے میں کیا حکم ہے؟

جواب : اگر سعی کے بعد یاد آئے تو نماز بجالائے دوبارہ سعی واجب نہیں ہے اگرچہ اعادہ سعی بہتر ہے۔ اگر صفا و مردہ کی سعی کرتے ہوئے درمیان میں یاد آجائے تو سعی چھوڑ کر مقام ابراہیم کے پیچھے نماز بجالائے پھر واپس آکر سعی تمام کرے جہاں سے چھوڑ کر گیا تھا اور اگر مکہ سے نکلنے کے بعد یاد آئے تو واپس آکر نماز بجالائے اور اگر واپس جانا ممکن نہ ہو تو جس جگہ یاد آئی ہو وہیں پر نماز بجالائے پھر واپس آکر سعی تمام کرے جہاں سے چھوڑ کر گیا تھا اور اگر مکہ سے نکلنے کے بعد یاد آئے تو واپس آکر نماز بجالائے اور اگر واپس جانا ممکن نہ ہو تو جس جگہ یاد آئی ہو وہیں پر نماز بجالائے۔ آیت اللہ صادق حسینی شیرازی کا بھی یہی فتویٰ ہے۔

سوال : کیا طواف کے دوران کاندھا خانہ کعبہ کی طرف ہونا ضروری ہے اگر مجمع کی وجہ سے یا کسی رکن کا بوسہ لینے کی وجہ سے ٹیڑھا ہو جائے تو کیا احکامات ہیں؟

جواب : پورے طواف کے دوران خانہ کعبہ بائیں ہاتھ کی طرف ہونا چاہئے اگر ارکان وغیرہ کا بوسہ لینے کی وجہ سے رخ مڑ جائے تو اتنا حصہ صحیح طریقے سے دہرا لینا

عرفان حج

چاہئے جبکہ واجب طواف میں از سر نو کرنا ضروری ہے۔

سوال : کیا طواف خانہ کعبہ اور مقام ابراہیم کے درمیان سے کرنا ضروری ہے اور اگر انسان کمزور یا ضعیف یا مریض ہو تو کیا حکم ہے؟

جواب : جہاں تک ممکن ہو خانہ کعبہ اور مقام ابراہیم کے درمیان رہیں اگر مجمع زیادہ ہو یا کوئی شرعی عذر ہو تو باہر سے بھی کیا جاسکتا ہے۔

سوال : اگر کوئی شخص حرم میں بھیڑ کی وجہ سے ریلے میں آکر بے اختیاری طور پر گھومتا چلا جائے تو کیا اس کا یہ طواف کافی ہوگا؟

جواب : نہیں..... ضروری ہے کہ طواف پورے سکون سے نیت کرے اور حجر اسود کے پاس سے اپنے ارادے اور اختیار سے طواف شروع کرے اور سات چکر پورے کر کے حجر اسود پر ہی ختم کرے۔

سوال : اگر طواف ختم ہونے کے بعد طواف کے چکر میں شک پڑ جائے تو؟

جواب : اس شک کی پرواہ نہ کریں۔ طواف کو صحیح سمجھیں لیکن اگر چکر پورے ہونے سے قبل شک ہو جائے کہ یہ ساتواں ہے یا آٹھواں اگر غور کے بعد بھی یاد نہ آئے تو طواف باطل ہے اور یہ پورا طواف دوبارہ بجالائیں۔

سوال : کیا بغیر وضو یا نجاست کی حالت میں طواف کیا جاسکتا ہے؟

جواب : ہرگز نہیں۔

سوال : کیا مناسک کی کتابوں میں دی ہوئی ہر چکر کی دعا واجب ہے اور کیا دوران طواف آپس میں بات چیت کی جاسکتی ہے؟

جواب : طواف کے دوران دعا، ذکر یا تلاوت مستحب ہے واجب نہیں، اور بات چیت کرنا اور ہنسنا مکروہ ہے۔

سوال : عورت محرم ہے مرد محرم نہیں ہے (یعنی مرد کا احرام اتر چکا ہے) تو کیا وہ اپنی بیوی کا

عرفان حج

بوسہ لے سکتا ہے یا لذت حاصل کر سکتا ہے؟

جواب : اگر شوہر احرام سے نکل چکا ہو تو وہ بوس و کنار کر سکتا ہے لیکن اگر اس طرح عورت بھی تلمذ کا شکار ہو جائے تو احتیاطاً ترک کرنا بہتر ہوگا۔ آقاؐ کی خمینی رضوان اللہ، آیت اللہ فاضل لنکرانی کہتے ہیں۔ اگر ایسی صورت میں عورت بھی لذت حاصل کر رہی ہے تب بھی عورت کی حرمت میں اشکال نہیں (حرام نہیں ہے)۔

آیت اللہ سیستانی فرماتے ہیں، ایسی صورت میں عورت کا اپنے آپ کو پیش کرنا حرام ہے یعنی آمادگی ظاہر کرنا حرام ہے۔ شوہر کے اصرار پر مجبور ہے۔

سوال : کیا حالت احرام میں چہرے کے ساتھ ٹھوڑی کھولنا جائز ہے؟

جواب : اگرچہ یہ حجاب اسلامی کا حصہ ہے۔ امام خمینی رضوان اللہ اور آیت اللہ ناصر مکارم شیرازی فرماتے ہیں کوئی اشکال نہیں ہے چھپائی جاسکتی ہے۔

سوال : اگر سعی کرتے وقت چہرے اور ہتھیلی اور ہاتھ کے علاوہ بدن کا کوئی حصہ ظاہر ہو جائے تو کیا حکم ہے؟

جواب : آیت اللہ ناصر مکارم شیرازی فرماتے ہیں اگر عمد ایسا کیا ہے تو گناہ ہے۔

سعی کے مسائل

سوال : کیا سعی میں نیت واجب ہوتی ہے؟

جواب : جی ہاں سعی میں نیت واجب ہوتی ہے، سعی کی ابتدا سے ملی ہو اور قصد قربت پر مشتمل ہو اس مسئلہ میں آیت اللہ صادق حسینی شیرازی اور بہت سے مراجع کے یہی احکامات ہیں۔

سوال : کیا صفا و مردہ کے دوران سعی کرتے ہوئے تھکن کی وجہ سے بیٹھ سکتے ہیں یا پانی وغیرہ پی سکتے ہیں؟

جواب : جائز ہے البتہ رخ اسی طرف رہے جس طرف جارہے ہوں۔ موالات شرط نہیں ہے۔

سوال : کیا عدا سعی کو ترک کیا جاسکتا ہے؟

جواب : عدا سعی کو ترک کرنے سے حج باطل ہو جائے گا۔ آیت اللہ صادق حسینی شیرازی

سوال : اگر سعی مکمل کر لینے کے بعد شک ہو جائے تو کیا حکم ہے؟

جواب : شک کی پرواہ نہ کرے۔

سوال : اگر سعی کے دوران شک ہو جائے تو کیا حکم ہے؟

جواب : اگر شک یہ ہے کہ چار چکر مکمل کئے ہیں یا چھ یا اگر وہ مردہ میں ہے اور اسے طاق

اعداد کا یقین ہے کہ شک یہ ہے کہ اس نے تین بار سعی کی ہے یا پانچ بار، تو وہ کم

ترین مشکوک عدد پر بنیاد رکھ کر اپنی سعی مکمل کرے اس طرح اس کی صحیح ہوگی۔

عرفات کے مسائل

سوال : کیا وقوف عرفات واجب ہے؟

جواب : جی ہاں وقوف عرفات واجب ہے۔

سوال : وقوف عرفات کب سے کب تک کرنا ہوگا؟

جواب : زوال آفتاب سے لے کر غروب آفتاب تک پورا وقت عرفات میں رہے۔

سوال : اگر کسی وجہ سے وقوف عرفات رہ جائے یا بھول جائے یا مسئلہ کا علم نہ ہو تو اس کے لئے کیا حکم ہے؟

جواب : اس پر واجب ہے کہ جہاں تک ممکن ہو سکے اختیاری وقت میں اس کا تذکرہ کر لے لیکن اگر ممکن نہ ہو تو اضطراری وقت میں وقوف کا تذکرہ کرے پھر مشعر میں وقوف کر لے تو اس کا حج صحیح ہوگا ورنہ حج باطل ہوگا۔

سوال : اگر غروب سے پہلے بھول کر عرفات سے نکل جائے تو اس کے لئے کیا حکم ہے؟

جواب : اگر غروب سے پہلے بھول کر عرفات سے کوچ کرے اور وقت کے اندر اسے یاد نہ آئے تو اس پر کوئی کفارہ نہیں، اگر بھول جانے والے کو وقت نکلنے (غروب) سے پہلے یاد آ جائے تو اس پر واجب ہے کہ عرفات میں پلٹ آئے اور غروب تک وہاں رکا رہے اور اگر ایسا نہ کرے تو عامہ کے حکم میں ہوگا۔ اس مسئلہ میں جاہل بھی ناسی کے ساتھ ملحق ہوگا اگرچہ وہ جاہل مقصر ہی کیوں نہ ہو۔

سوال : عرفات کے حدود کا تعین کیسے کیا جائے؟

عرفان حج

جواب : (1) سعودی حکومت نے ہر حدود کے لئے بڑے بڑے سائن بورڈ آویزاں کر رکھے ہیں۔ (2) معلم کی بس جاج کو خود لے جاتی ہے اور عرفات کے خیموں تک پہنچاتی ہے۔ (3) پھر ہر کارواں کے ساتھ معلم ہوتا ہے جو جاج کرام کی رہبری کرتا ہے۔ ویسے میدان عرفات کی حدود (1) ثوبہ (2) نمرہ (3) ذی المجاز (4) مازمین

مشعر الحرام کے مسائل

سوال : کیا مزدلفہ اور مشعر الحرام ایک ہی جگہ کے دو نام ہیں؟

جواب : جی مشعر الحرام کو مزدلفہ اور جمع بھی کہتے ہیں۔

سوال : مزدلفہ کہاں پر واقع ہے؟

جواب : یہ عرفات اور منی کے درمیان واقع ہے اس کی حدود پر حکومت کی طرف سے علامت نصب ہے اور سائن بورڈ لکھے ہوئے ہیں تاکہ اسے پہچاننے میں مشکل پیش نہ آئے۔

سوال : کیا مشعر الحرام کا وقوف واجب ہے اور اس کا وقت کیا ہے؟

جواب : عرفات سے مغرب کے بعد نکل کر مشعر الحرام میں وقوف واجب ہے اور رات سے طلوع فجر تک وہاں وقوف کرے اگر وہ طلوع آفتاب سے پہلے وہاں سے کوچ کر کے وادی محسر چلا جائے گا تو گنہ گار ہوگا اور آیت اللہ صادق شیرازی کے فتوے کے مطابق ایک دن بہ کفارہ ہوگا۔

سوال : کیا رمی جمرات کے لئے مشعر الحرام سے کنکریاں جمع کرنا واجب ہے؟

جواب : مشعر الحرام سے رمی جمرات کے لئے کنکریاں جمع کرنا مستحب ہے، واجب نہیں۔

منیٰ اور رمی جمرات کے مسائل

سوال : منیٰ کے واجبات کیا ہیں؟

جواب : منیٰ کے تین واجبات ہیں۔ (1) قصد قربت (2) شیطانوں کو پتھر مارنا (رمی جمرات) رمی سات سنگریزے سے کم نہ ہوں، پتھر بھری منیٰ یا کسی اور چیز سے رمی کرنا کافی نہیں (3) سات سنگریزے ایک ایک کر کے مارنا ضروری ہیں۔ سنگریزے یکے بعد دیگرے مارنے ہیں صرف مارنا ہی کافی نہیں اسے لگتا ہوا بھی دیکھے اگر نہ لگے تو دوسرا سنگریزہ مارے۔

سوال : رمی جمرات کے اوقات کیا ہیں اور ترتیب کیا ہے؟

جواب : 10 ذی الحجہ کو بعد زوال صرف بڑے شیطان کو پتھر مارنے ہیں۔ 11 اور 12 ذی الحجہ کو تینوں شیطانوں کو پتھر مارنے ہیں۔ 11 اور 12 ذی الحجہ کو طلوع آفتاب کے بعد اور غروب آفتاب سے پہلے کی جائے۔

سوال : اگر رمی کرتے ہوئے شک ہو جائے کہ سنگریزہ نہیں لگا ہے تو اس مسئلہ میں کیا حکم ہے؟

جواب : تو یہ باور کرے کہ نہیں لگا ہے لیکن اگر رمی کرنے کے بعد منیٰ کے خیمے میں پہنچ کر یہ شک ہو جائے تو اس شک کی پرواہ نہ کرے۔

سوال : کیا سنگریزے کہیں اور سے بھی اٹھائے جاسکتے ہیں؟

عرفان حج

جواب : سنگریزے حدود حرم سے اٹھائے ہوں اور افضل ہے کہ مزدلفہ (مشعر الحرام) سے اٹھائے جائیں اور یہ یقین کر لیا جائے کہ کسی کے استعمال شدہ نہیں ہیں۔ عموماً لوگ سنگریزے کم ہونے کی صورت میں جمرات کے پاس سے ہی پتھر اٹھا کر مار دیتے ہیں یہ غلط ہے البتہ اپنے ساتھی سے پتھر مانگ سکتے ہیں جو استعمال شدہ نہ ہو۔

سوال : مٹی کے باقی اعمال کیا ہیں؟

جواب : قربانی کرنا، مسجد خیف میں نماز پڑھنا، اپنے خیموں میں عبادات بجالانا اور عزاداری کرنا کیونکہ یہ ہمارے اور آپ کے پانچویں امام کی سنت بھی ہے اور فرمان بھی اور حلق یا تقصیر کرانی یعنی قربانی کے بعد سر منڈوانا اور عورتوں کا اپنے سر کے کچھ بال کاٹنے ان سب چیزوں میں قصد قربت ضروری ہے۔

سوال : اگر کوئی حلق یا تقصیر کرانا بھول جائے تو اس کے لئے کیا حکم ہے؟

جواب : واپس مٹی آئے اور حلق یا تقصیر کرے اور اگر ایسا کرنا یعنی مٹی واپس جانا ممکن نہ ہو تو جہاں یاد آ جائے وہیں تقصیر یا حلق کرائے۔

قربانی کے مسائل

سوال : کیا ہم 10 ذی الحجہ کو اپنے وطن میں قربانی کرا کے تقصیر کر کے احرام کھول سکتے ہیں؟
 جواب : اس مسئلے میں اپنے مرجع یا اپنے کاروان کے عالم کی طرف رجوع کریں کیونکہ جب تک یہ معلوم نہ ہوگا کہ آپ کس کی تقلید میں ہیں مسئلہ کا جواب نہیں دیا جاسکتا۔ ایک مرجع کے علاوہ باقی تمام مراجع کرام کا فتویٰ مٹی میں ہی قربانی کرنے کا ہے یا مٹی سے قریب ترین قربانی کرنے کا ہے۔

سوال : کیا ایک حاجی پر ایک قربانی واجب ہے یا وہ حصہ لے سکتا ہے؟
 جواب : ہر حاجی کی طرف سے ایک جانور کی قربانی واجب ہے خواہ اونٹ کی قربانی کریں یا گائے کی یا بھیڑ بکری وغیرہ کی۔ اس میں کسی کی شرکت جائز نہیں۔

سوال : قربانی کے جانور کی عمر کیا ہونی چاہئے؟
 جواب : اونٹ 5 سال سے اوپر کا ہو اور چھٹا سال شروع ہو چکا ہو۔ گائے کی 3 سال سے زیادہ ہونی چاہئے۔ بھیڑ کم از کم سات ماہ کی ہو لیکن احتیاط یہ ہے کہ ایک سال کی ہو۔

سوال : قربانی کے جانور کے متعلق کیا احکامات ہیں؟
 جواب : قربانی والا جانور کمزور، بوڑھا، ناقص، بیمار، عیب دار اور خسی نہیں ہونا چاہئے اسی طرح جانور کی دم یا سینگ نہ ہو یا اندھا لنگڑا ہو اس کی قربانی بھی جائز نہیں ہے۔ مستحب ہے کہ موٹا، تازہ صحت مند جانور ہو۔

عرفانِ حج

سوال : کیا حاجی کو اپنے ہاتھ سے قربانی کرنا ضروری ہے؟

جواب : ضروری نہیں ہے۔ کسی کو ناب بھی بنا سکتا ہے جو ذبح کرتے وقت اس کی طرف سے کرے کہ ”قربانی دیتا ہوں“ حج تمتع کیلئے برائے حجتہ اسلام واجب قربانی الی اللہ

سوال : کیا 10 ذی الحجہ کو قربانی کرنا ضروری ہے اگر جانور کا بندوبست اس دن نہ ہو سکے؟

جواب : احتیاط یہ ہے کہ 10 ذی الحجہ کے دن ہی قربانی کرے۔ مجبوری کی صورت میں 13

ذی الحجہ تک کسی دن کر دے۔ جن لوگوں کے پاس قربانی کے لئے پیسے نہ ہوں وہ

9,8,7 ذی الحجہ کو 3 روزے رکھیں اور وطن واپس پہنچ کر مزید سات روزے رکھیں

اگر بعد میں قربانی کی صلاحیت پیدا ہو جائے تو قربانی بھی کرنا بہتر ہے۔

سوال : اگر کوئی قربانی والا جانور صحیح وصحت مند سمجھ کر خریدے اور قیمت دینے کے بعد عیب

دار ثابت ہو جائے تو ایسی صورت میں کیا حکم ہے؟

جواب : بعد میں عیب دار ثابت ہو جائے تو ظاہر اکافی ہوگا۔

سوال : اگر قربانی کا جانور 12 ذی الحجہ تک نہ دستیاب ہو سکے اور روانگی کا وقت آجائے تو

وہ کیا کرے؟

جواب : کسی دیدار اور موثق آدمی کے پاس قربانی کی رقم بطور امانت رکھے تاکہ وہ قربانی

کا جانور خرید کر اس کی طرف سے آخری ذی الحجہ تک ذبح کرے۔

سوال : اگر کسی آدمی کے پاس قربانی کے لئے پیسے نہ ہوں تو وہ کیا کرے؟

جواب : وہ 9,8,7 ذی الحجہ کو تین روزے رکھے اور وطن واپس آ کر متواتر سات دن

روزے رکھے۔ 10,11,13 ذی الحجہ کو روزہ نہ رکھے۔

سوال : اگر کوئی اکیلا قربانی کرنے پر قادر نہ ہو تو کیا حکم ہے؟

جواب : وہ دوسروں کے ساتھ شرکت کر سکتا ہے لیکن برائے احتیاط اور والی ترتیب کے

مطابق تین روزے بھی رکھے۔

عرفانِ حج

سوال : کیا قربانی کا خود ذبح کرنا ضروری ہے؟ یا وہ نیابت دے سکتا ہے؟
جواب : آیت اللہ خوئی فرماتے ہیں۔ حیوان قربانی و کفارہ کا ذبح کرنا واجب ہے لیکن انسان کا خود ذبح کرنا معتبر نہیں ہے بلکہ جائز ہے کہ کوئی دوسرا شخص کسی کی قربانی کو ذبح کر دے۔ نیابت کرنے والے کے لئے ضروری ہے کہ مالک کی نیت سے ذبح کرے خود ذبح کی نیت شرط نہیں ہے۔ یعنی اس مسئلے میں نیابت در نیابت بھی جائز ہے (کسی کی نیابت کا حج کرے والا شخص واجب امور میں کسی اور کو نیابت نہیں دے سکتا ماسوائے قربانی کے۔) نیابت کرنے والا اثنا عشری ہو۔

خواتین کے مسائل

نوٹ: (1) شریعت محمدی میں ہر مسئلے کا حل موجود ہے۔ خواتین اپنے شرعی مسائل و معاملات کے سلسلے میں پریشان نہ ہوں بلکہ اپنے کاروان کے عالم سے رابطہ قائم کریں۔
(2) یہاں خواتین کے مسائل کے بہت سے سوالات کے جوابات موجود ہیں جو عموماً دورانِ حج پیش آتے ہیں۔

سوال: کیا عورت اپنے مخصوص ایام کو روکنے یا مدت کو بڑھانے کے لئے دوا کا استعمال کر سکتی ہے؟
جواب: جی ہاں کر سکتی ہے بشرطیکہ اس دوا سے صحت خراب ہونے کا اندیشہ یا دائمی بیمار ہونے کا خطرہ نہ ہو۔

سوال: اگر حالت احرام میں عورت کے مخصوص ایام شروع ہو جائیں تو وہ کیا کرے؟
جواب: اگر وہ حرم میں ہے تو فوراً باہر نکل جائے کیونکہ ایسی حالت میں حرم کے اندر جانا یا رہنا حرام ہے وہ اپنے پاک ہو جانے کے بعد سارے اعمال بجالائے۔
سوال: اگر عورت کے مخصوص ایام کے دوران ہی عرفات جانے کا وقت آجائے تو وہ کیا کرے؟

جواب: اگر احرام باندھنے سے قبل یا احرام باندھتے وقت مجبوری کے ایام شروع ہو جائیں تو ان کا یہ حج ”حج افراد“ میں بدل جائے گا اب وہ اسی احرام سے عرفات چلی جائیں اور حج کے تمام اعمال بجالائیں اور حج کے بعد ایک عمرہ مفردہ کریں۔ اور

عرفانِ حج

اگر احرام باندھنے کے بعد ایام شروع ہوئے ہوں تو اختیار ہے کہ چاہیں تو حج افراد بجالائیں۔ جیسا کہ اوپر بیان کیا جا چکا ہے اور چاہیں تو عمرہ تمتع کی سعی و تقصیر کر لیں۔ طواف اور اس کی نماز بجا نہ لائیں اور حج کا احرام باندھ کر عرفات چلی جائیں پھر جب اعمال حج سے فارغ ہو جائیں تو مکہ معظمہ پہنچ کر پاک ہونے کے بعد پہلے تو عمرہ کا طواف کریں اس کی نماز پڑھیں اسکے بعد حج کا طواف کریں اور اس کی نماز پڑھیں۔

سوال : کیا عمرہ تمتع میں طواف النساء واجب ہے؟

جواب : عمرہ تمتع میں طواف النساء واجب نہیں ہے لیکن بہتر ہے کہ تقصیر کے بعد احتیاطاً طواف النساء کر کے دو رکعت نماز طواف پڑھ لیں۔

سوال : اگر عورت کو درمیان طواف حیض آجائے تو وہ کیا کرے؟

جواب : وہ باقی طواف کو ترک کر کے فوراً مسجد الحرام سے باہر نکل جائے اور وہ عمرہ کر رہی ہے تو (سعی و تقصیر وغیرہ) باقی مناسک بجالائے گی اور پھر پاک ہونے کا انتظار کرے گی تاکہ طواف اور نماز طواف وغیرہ بجالائے لیکن اس سعی کو دوبارہ انجام دینا واجب نہ ہوگا۔

سوال : اگر عورت کو طواف مکمل کرنے کے بعد اور نماز طواف پڑھنے سے پہلے حیض آجائے؟

جواب : اس پر لازم ہے کہ پاک ہونے کے بعد نماز طواف پڑھے اور احتیاطاً نماز کے لئے اپنا نائب بھی کسی کو مقرر کرے۔

سوال : کیا احرام کی حالت میں عورت زیور پہن سکتی ہے؟

جواب : برہنہ زینت پہننا حرام ہے۔

سوال : کیا حالت احرام میں عورت کا سر ڈھانپنا واجب ہے؟

عرفانِ حج

جواب : جی ہاں، حالت احرام میں عورت کا سر ڈھانپنا واجب ہے۔

سوال : کیا حالت احرام میں عورت چہرے کو ڈھانپ سکتی ہے؟

جواب : جی نہیں حرام ہے یہاں تک کہ وہ نیند کے عالم میں بھی اس طرح چہرہ نہیں ڈھانپ

سکتی کہ کپڑا اس کے چہرے سے چپک رہا ہو۔

سوال : عورت کا احرام کیا ہے؟

جواب : اس کا لباس ہی اس کا احرام ہے۔ بشرطیکہ اس کا پورا جسم ڈھکا ہوا ہو بشمول سر کے بالوں کے۔

سوال : کیا حالت احرام میں عورت تولیہ سے اپنا چہرہ خشک کر سکتی ہے؟

جواب : برہمنائے احتیاط ایسا نہ کیا جائے۔ آیت اللہ خمینی اور آیت اللہ خامنہ ای فرماتے

ہیں اگر اس طرح پورا چہرہ نہ ڈھک جائے تو کوئی حرج نہیں۔ آیت اللہ خوئی اور

آیت اللہ فاضل لنکرانی کے نزدیک ایسا کرنا جائز نہیں۔ آیت اللہ ناصر مکارم اور

آیت اللہ گلپایگانی کے نزدیک جائز ہے۔

سوال : اگر طواف کے دوران مطاف کے حدود میں مرد یا نامحرم عورت سے بدن

چپک جائے تو کیا حکم ہے؟ کیا ایسی صورت میں مطاف سے باہر نکل کر طواف کرنا

جائز ہو جائے گا؟

جواب : یہ عذر مطاف سے باہر نکلنے کے لئے کافی نہیں۔

سوال : وہ خواتین جو دوا کے استعمال کی وجہ سے اپنے مخصوص ایام کو تبدیل کر لیتی ہیں جس

کے بعد کافی خون کے دھبے آتے رہتے ہیں حج کے موقع پر اس کا کیا حکم ہے؟

جواب : اگر یہ دھبے اور خون مسلسل تین دن تک خواہ وہ شرم گاہ کے اندر ہوں تو بھی حکم حیض

میں آئے گا۔ ایسی خواتین کو حکم مستحضہ پر عمل کرنا ہوگا۔

سوال : ایسی خواتین جو طہارت کے بعد اس قسم کے خون کا دھبہ دیکھیں تو اس کے بارے

عرفانِ حج

میں کیا حکم ہے؟

جواب : اگر یہ دھبہ دس دن کے دوران دیکھ رہی ہے تو اس پر حیض کا حکم لاگو ہوگا۔ لہذا طواف و نماز طواف کو دوبارہ انجام دے اور اگر دامن وقت میں گنجائش نہ ہو اور اسے دوبارہ انجام دینا مشکل ہو تو احتیاطاً اعمال ترک کر کے کسی کو نیابت دیدی جائے۔

سوال : وہ خواتین جو عمرہ تمتع کے چوتھے چکر کے بعد حائض ہو جاتی ہیں اور وقوف عرفات تک پاک ہونے کا یقین ہو تو ایسی خواتین کے بارے میں شریعت کے کیا احکامات ہیں؟

جواب : سعی اور تقصیر انجام دینا ہوگی اور حج کے لئے احرام باندھ کر طواف حج سے پہلے عمرہ تمتع کا بقیہ طواف اور نماز انجام دینا ہوگی اور عمرہ تمتع اور حج تمتع دونوں کا طواف کرے۔ آقائی سیتانی فرماتے ہیں احتیاط مستحب یہ ہے کہ اعمال حج کے بعد طواف کا اعادہ بھی کرے۔ آیت اللہ فاضل لنکرانی، سعی اور تقصیر کو احتیاطاً دوبارہ انجام دے۔

سوال : وہ خواتین جو عمرہ تمتع انجام دینے کے بعد احساس کر لے کہ اعمال صحیح انجام نہیں دیئے اور وہ حالت نفاس کا اندیشہ ظاہر ہو گیا ہو تو ایسی صورت میں کیا حکم ہے؟

جواب : جو نبی پاک ہو اعمال انجام دے اگر وقوف سے پہلے پاک نہ ہو تو حج کا احرام باندھ کر اعمال کرے اور مکہ واپس آ کر نماز طواف کا اعادہ کرے۔

سوال : سعی کرتے وقت حائض عورت کے لئے کیا حکم ہے؟

جواب : صفا و مروہ مسجد کا حصہ نہیں ہے لہذا مخصوص ایام میں بھی سعی انجام دی جاسکتی ہے لیکن طواف اور سعی کی ترتیب کا خیال رکھا جائے۔

سوال : کیا عورت کے لئے نماز کا حجاب اور طواف کے حجاب کا ایک ہی حکم ہے؟

جواب : امام خمینی رضوان اللہ کے نزدیک فرق ہے۔ طواف میں چہرہ اور کلائی بنا بر احتیاط

عرفانِ حج

واجب مستثنیٰ ہے۔ آیت اللہ غوثیٰ کوئی فرق نہیں ہے۔ بنا پر احتیاط واجب نامحرم سے عورت کا چہرہ چھپانا واجب ہے لیکن وہ حجاب چہرہ سے مس نہ ہو رہا ہو۔ آقائے سیدستانی۔ جو چیزیں نماز میں چھپانا واجب ہے طواف میں بھی واجب ہے لیکن اگر کچھ سر کے بال یا بازو یا پنڈلی وغیرہ طواف میں باہر ہو جائیں تو طواف صحیح ہے مگر نماز باطل ہے اور اس طرح احتیاط واجب کی بنیاد پر اپنے چہرے کو نقاب سے نہ چھپائے اگرچہ حالت احرام میں نہ ہو۔

سوال : اگر مخصوص ایامِ عمرہ یا حج سے قبل شروع ہو جائیں تو ایسی صورت میں کیا حکم ہے؟
جواب : اگر احرام باندھنے سے قبل ایام شروع ہو جائیں تو وہ اس وقت تک انتظار کرے جب تک ایام ختم نہ ہو جائیں اگر ایام ختم ہونے کا انتظار ممکن نہ ہو تو پھر ایسی خاتون پر واجب ہے کہ مکہ میں داخل ہونے سے قبل میقات سے احرام باندھ کر حدود حرم میں داخل ہو کیونکہ بغیر احرام باندھے مکہ کی حدود میں داخل ہونا حرام ہے۔ میقات سے احرام باندھنے کے بعد جب مکہ میں داخل ہو جائے تو اس وقت تک اپنی رہائشگاہ پر انتظار کرے جب تک ایام ختم نہ ہو جائیں۔ ایام ختم ہوتے ہی واجب غسل کو انجام دے اور عمرہ مکمل کرے۔ اس دوران جب تک فارغ نہیں ہو جاتی حالت احرام میں رہے گی اور جو چیزیں حالت احرام میں ایک محرم پر حرام ہو جاتی ہیں وہ اس پر بھی حرام ہوں گی۔ اس دوران وہ حرم کی باہر سے زیارت کر سکتی ہے خانہ کعبہ میں داخل نہیں ہو سکتی۔ البتہ صفا و مروہ جانے میں کوئی حرج نہیں۔

سوال : کیا مسجد شجرہ سے بھی احرام اسی طرح باندھا جاسکتا ہے؟

جواب : اگر احرام حدود مسجد میں سے باندھنا واجب ہے۔ مسجد کے باہر یا مسجد کی دیوار کے ساتھ کھڑے ہو کر احرام باندھنا کافی نہیں۔ لیکن مسجد میں رک نہیں سکتی ایک طرف سے داخل ہوگی اور دوسری طرف سے باہر نکل جائے گی۔ البتہ جھفہ کی

عرفانِ حج

حدود میں کسی بھی مقام سے باندھا جاسکتا ہے۔

سوال : حائضہ عورت کے احرام باندھنے کا طریقہ کیا ہے؟

جواب : وہ اپنی قیام گاہ سے احرام کے کپڑے پہن کر میقات تک جائے اور وہاں پہنچ کر نیت کرے اور تلبیہ پڑھے اور نیت کرے کہ ”میں احرام باندھتی ہوں۔ عمرہ فردہ کا قربہ الی اللہ اور اس کے فوراً بعد تلبیہ زبان سے جاری کرے۔ تلبیہ پڑھتے ہی وہ حالت احرام میں آجائے گی۔

سوال : کیا مہر کی رقم سے عورت پر مستطیع کا اطلاق ہوگا اور واجب حج کر سکتی ہے؟

جواب : اگر حج کیلئے مہر کی رقم وصول کرنے میں فساد واقع نہ ہو رہا ہو تو ایسی خاتون مستطیع کہلائی جاسکتی ہے اور اپنا واجب حج کر سکتی ہے۔ آیت اللہ سیستانی فرماتے ہیں کہ اگر مہر کی رقم وصول کرنے پر بعد میں کوئی دشواری پیش آئے تو وہ مستطیع نہیں ہے۔

سوال : کیا طواف اور طواف النساء کی نیابت (ایام مخصوص خواتین کی وجہ سے) دی جاسکتی ہے جبکہ قیام مکہ میں دس دن سے زیادہ ہو؟

جواب : اگر دس دن سے زیادہ قیام ہے تو پاک ہونے کے بعد خود طواف سعی اور طواف النساء بجالائیں۔

سوال : خانہ کعبہ کی پہلی منزل اور آخری منزل پر نماز اور طواف رش کی وجہ سے جائز ہے؟

جواب : مجبوری کی حالت میں پہلی منزل پر نماز اور طواف جائز ہے۔ خانہ کعبہ سے اوپر طواف نماز جائز نہیں۔ اس ہی طرح وبل چیمز پر پہلی منزل پر طواف جائز ہے۔

سوال : بیمار اور ضعیف افراد بعد از منی والے مناسک (اعمال) قبل از منی بجالا سکتے ہیں مثلاً طواف سعی وغیرہ؟

جواب : انتہائی بیمار مجبور اور ضعیف افراد 8 ذوالحجہ کو شام کے وقت یہ اعمال بجالا سکتے ہیں۔ اگر خدا صحت دے اور بعد میں انجام دینے کی صلاحیت ہو تو بعد از منی تجدید کر لیں۔

حج کے متفرق مسائل

سوال : اگر کسی شخص کے پاس نقد پیسہ نہیں ہے یا حج کی پوری رقم نہیں ہے لیکن اس کے پاس جائیداد، پرائز بونڈ اور دیگر ملکیت موجود ہے تو کیا وہ شخص مستطیع کہلائے گا؟
جواب : جی ہاں وہ مستطیع ہے۔

سوال : اگر مرنے والا مستطیع ہونے کے باوجود حج کئے بغیر دنیا سے رخصت ہو گیا تو اس کے متعلق کیا احکام ہیں؟

جواب : ترکہ متعلقین و وارثین میں تقسیم کرنے سے قبل اس کا حج کرایا جائے پھر تقسیم کیا جائے۔
سوال : اگر کسی پر حج واجب ہو جائے اور وہ مستطیع بھی ہو لیکن بڑھاپے اور بیماری کی وجہ سے خود انجام دینے پر قادر نہ ہو یا اس کے لئے تکلیف کا باعث ہو تو کیا زندہ افراد کی نیابت ہو سکتی ہے اور وہ کسی کو نائب بنا کر حج کے لئے بھیج سکتا ہے؟
جواب : جی ہاں وہ ایسا کر سکتا ہے۔

سوال : نائب کے لئے کن کن شرائط کا ہونا ضروری ہے؟
جواب : اس کا عاقل، بالغ، مومن ہونا، فارغ الذمہ (یعنی اس سال اس کے ذمہ کسی اور کا حج نہ ہو) حج کے مسائل سے پوری طرح واقف ہو، دیندار و پابند شریعت ہو۔

سوال : کیا کسی عورت کی نیابت مرد اور مرد کی نیابت عورت کر سکتی ہے؟
جواب : جی ہاں نائب اور منسوب عنہ کا ہم جنس ہونا ضروری نہیں۔

سوال : اگر نائب احرام پہننے سے پہلے مر جائے تو کیا منسوب عنہ بری الذمہ ہوگا؟
جواب : نہیں لیکن اگر وہ احرام پہننے اور حرم میں داخل ہونے کے بعد مرا ہو تو منسوب عنہ

عرفانِ حج

بری الذمہ ہوگا۔

سوال : کیا عمرہ مفردہ سال کے کسی بھی مہینے میں کیا جاسکتا ہے اور دو عمروں کے درمیان تین دن کا وقفہ ہونا ضروری ہے؟

جواب : عمرہ مفردہ سال کے کسی مہینہ میں بھی کیا جاسکتا ہے، تین دن کا وقفہ ضروری نہیں لہذا ایک ماہ کے آخر میں اور دوسرے ماہ کے شروع میں عمرہ کرنا جائز ہے۔

سوال : کیا عمرہ مفردہ اور عمرہ تمتع میں طواف النساء واجب ہے؟

جواب : صرف عمرہ مفردہ میں واجب ہے عمرہ تمتع میں نہیں کیونکہ حج کا پہلا حصہ ہے۔ حج تمتع میں طواف النساء کیا جاتا ہے۔

سوال : اگر ماں باپ نے حج نہ کیا ہو تو اولاد پر پہلے اپنا حج واجب ہے یا وہ ماں باپ کا حج کریں؟

جواب : پہلے اپنا حج کرے اگر خود صاحب استطاعت ہے۔

سوال : اگر کسی شخص کے پاس اتنی رقم ہو کہ وہ حج کر سکتا ہے اور اس کے ذمہ خمس و زکوٰۃ واجب ہے اگر وہ حج کرتا ہے تو خمس و زکوٰۃ نہیں دے سکتا وہ پہلے حج کرے یا اپنے واجبات ادا کرے؟

جواب : پہلے اپنا خمس اور زکوٰۃ ادا کرے، اگر مکمل ادا نہ کر سکے تو مجتہد یا ذکیل سے رابطہ کرے۔

سوال : کیا عورت کے لئے اپنے شوہر سے حج کی اجازت لینا ضروری ہے؟

جواب : ضروری نہیں۔ البتہ مستحب حج میں شوہر کی اجازت شرط ہے۔

سوال : اگر میقات تک پہنچنا ممکن نہ ہو تو کیا اپنے گھر سے یا ایئر پورٹ سے احرام باندھا جاسکتا ہے؟

جواب : باندھا جاسکتا ہے۔ البتہ آقاؐ کی خیمین رضوان اللہ اور آیت اللہ خامنہ ای کے مقلدین جدہ سے احرام کی تجدید کریں۔ آیت اللہ صادق حسینی شیرازی کہ ایسا شخص جو

عرفانِ حج

میقات سے احرام نہ باندھ سکے وہ جدہ سے ہی نذر کر کے احرام باندھے۔

سوال : کیا ہر بار چھت والی سواری کے نیچے سفر کرنے پر کفارہ ہوگا؟

جواب : جی نہیں خواہ کتنی ہی بار سفر کرے کفارہ صرف ایک بار دینا ہوگا۔

سوال : مکہ میں مقیم ہندوستان و پاکستان سے تعلق رکھنے والے مومنین کے عمرہ مفردہ اور حج تمتع کے متعلق کیا حکم ہے؟

جواب : جو مکہ میں مستقل رہائش رکھتے ہوں اور دو سال کے بعد مستطیع ہوئے ہوں وہ اہل مکہ کے حکم میں آئیں گے یعنی حجتہ الاسلام کے لئے کسی بھی ایک میقات تک جا کر احرام باندھ کر واپس آئے اور اگر ایسا نہ کر سکتا ہو تو حل سے (چھوٹے میقات) مثلاً جحرانہ، معجم وغیرہ سے احرام باندھ کر آئے۔

سوال : کیا قرض لے کر واجب حج ادا کیا جاسکتا ہے؟

جواب : قرض لے کر واجب حج ادا کیا جاسکتا ہے۔ آقائی سید تانی فرماتے ہیں کہ قرض ادا کرنے کی مدت اتنی دور ہو کہ عقلی طور پر اس قرض پر توجہ نہ کی جا رہی ہو ایسی صورت میں حج واجب ہو جائے گا مثلاً دس سال میں جب چاہیں ادا کر دیں۔

آیت اللہ خوئی، آیت اللہ صافی، آیت اللہ فاضل لنکرانی، آیت اللہ گلپایگانی فرماتے ہیں اگر مخرج حج میں کچھ حصہ قرض لے کر کیا جائے اور اسے ادا کرنے میں مشقت بھی نہ ہو تو حج اس پر واجب ہو جائے گا۔ آیت اللہ خمینی رضوان اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ”ایسا شخص مستطیع نہیں ہے اگرچہ بعد میں بھی آسانی سے قرض اتار سکتا ہو۔ اس کا یہ حج حجتہ الاسلام میں شمار نہیں کیا جائے گا۔“ آقائی بہت فرماتے ہیں۔ ”قرض لینے پر حج استطاعت کا حکم جاری ہوگا لیکن ایسا کرنا اس پر واجب نہیں ہے۔“

ذاتی روحانی مشاہدات

عمل کرنے سے انشاء اللہ دعائیں مستجاب ہوں گی

بندہ حقیر مندرجہ ذیل اعمال دعائیں اور مناجات ذاتی مشاہدے کی بنیاد پر وہ مجرب و خائف تحریر کر رہا ہے جو کتب میں کم ملیں گے البتہ اخلاص کی بنیاد پر کئے گئے اعمال کا نتیجہ سامنے آنے پر عازمین حج کو روحانی جسمانی مالی اور سیر و سلوک کی لذت حاصل ہوتی ہے۔

☆ بے اولاد افراد کے لئے مجرب عمل

- 1- وہ افراد جو کہ جسمانی طور پر مکمل ٹھیک ہوں اور اولاد سے محروم ہوں وہ حطیم میں میراب رحمت کے نیچے دو رکعت نماز حاجت پڑھیں اور دعائے قنوت میں 11 مرتبہ درود شریف اول آخر 313 مرتبہ فتبارک اللہ احسن الخالقین پڑھیں۔
 - 2- ایک طواف (سات چکر) حاجت کی نیت سے کریں جس میں دوران طواف حسبی اللہ نعم الوکیل نعم المولیٰ و نعم النصیر 100 مرتبہ پڑھیں۔
 - 3- رکن یمانی اور نشان ولادت مولائے کائنات (شق الجدار) کے درمیان کی طرف رخ کر کے صحن میں دو رکعت نماز جناب فاطمہ بنت اسد کو ہدیہ کریں اور 313 مرتبہ یا علیٰ ادرکنی بحق فاطمہ بنت اسد پڑھ کر دعا کریں۔
- یہ اعمال وہ افراد خود کریں جو متاثر ہیں۔ (مرد و عورت دونوں یا کوئی ایک عمل کر سکتے ہیں)

☆ بے روزہ افراد کے لئے بہترین عمل (روزگار میں اضافہ کیلئے بھی)

یہ اعمال متاثر خود یا کوئی بھی کسی کی طرف سے کر سکتا ہے۔

عرفانِ حج

- 1- جنت المُلُیٰ اور جنت البقیع کے اندر یا باہر بیٹھ کر 11 مرتبہ درود شریف اول و آخر 5555 مرتبہ یاد باب پڑھ کر دعا کریں۔
- 2- حطیم میں، مقام معراج، کوہ صفا اور رکن یمانی تا حجر اسود سامنے دو رکعت نماز پڑھ کر جناب عبدالمطلبؑ کو وسیلہ بنا کر دعا کریں۔

☆ بیمار افراد کے لئے مجرب عمل

- یہ عمل کسی بھی مومن کیلئے کوئی بھی زائرِ حاجی کر سکتا ہے، مرد و عورت کی قید نہیں۔
- 1- مقام ابراہیمؑ کے پیچھے زمزم کے نزدیک دو رکعت نماز حاجت بعد نماز 11 تسبیح یعنی 11 سو مرتبہ درود اور 110 مرتبہ سورۃ الحمد تلاوت کر کے دعا کریں۔
 - 2- کوہ مروہ پر بیٹھ کر قبلہ رخ ہو کر 110 مرتبہ ناعلیٰ صغیر پڑھنے سے بیماروں کو شفا ملتی ہے۔
 - 3- محلہ بنی ہاشم میں کوہ ابو قیس کے پاس بیٹھ کر دو نماز خاندان بنی ہاشم کو ہدیہ کر کے دعا کریں۔
 - 4- محلہ بنی ہاشم مدینہ میں باب جبرئیل کے سامنے بیٹھ کر دو نماز اہلبیتؑ کو ہدیہ اور 100 مرتبہ درود شریف پڑھیں تو بیماروں کو شفا ملتی ہے۔

☆ ہر قسم کی دعا کی قبولیت کے لئے

- 1- جنت البقیع اور جنت المعلیٰ کے باہر دو رکعت نماز اہلبیتؑ / خاندان بنی ہاشم کو ہدیہ کر کے 5555 مرتبہ درود شریف ایک ہی نشست میں پڑھ کر ہدیہ کریں اور دعا کریں تو ہر جائز مسئلہ حل ہوگا خاص طور پر بچوں کی شادی کا مسئلہ حل ہوگا۔
- 2- صفا اور مروہ کا درمیانی فاصلہ اتنا ہی ہے جتنا حرم امام حسینؑ اور حرم حضرت عباسؑ علمدار کا کربلا میں لہذا کسی بھی جائز حاجت کے لئے ایک عمرہ امام حسینؑ اور حضرت عباسؑ کو ہدیہ کریں اور طواف اور سعی کے دوران یا حسینؑ یا عباسؑ کی تسبیح پڑھتے رہیں اللہ حاجت پوری کرے گا۔ انشاء اللہ

عرفانِ حج

کتابیات

آیت اللہ العظمیٰ آقا علی محمد رضا خان اللہ	توضیح المسائل
آیت اللہ العظمیٰ آقا علی محمد رضا خان اللہ	مناسک حج
آیت اللہ العظمیٰ آقا علی محمد رضا خان اللہ	مناسک حج
آیت اللہ العظمیٰ آقا علی محمد رضا خان اللہ	مناسک حج (استفتات)
آیت اللہ العظمیٰ آقا علی محمد رضا خان اللہ	مناسک حج
آیت اللہ العظمیٰ سید محمد صادق حسینی شیرازی مدظلہ	مناسک حج
آیت اللہ العظمیٰ صافی گلپایگانی مدظلہ	مناسک حج
آیت اللہ العظمیٰ حافظ بشیر حسین نجفی مدظلہ	مناسک حج
سید محمد حسینی روحانی مدظلہ	مناسک حج
آیت اللہ العظمیٰ ابراہیم امینی	تاریخ اسلام
آیت اللہ العظمیٰ فاضل لنکرانی	مناسک حج
آیت اللہ العظمیٰ عبد اللہ جوادی آملی	اسرار حج
حضرت علامہ سید رضی جعفر نقوی	حج
حضرت سید العلماء علامہ سید علی نقوی مرحوم	سفر نامہ حج
حضرت علامہ سید حسن ظفر نقوی	تاریخ کعبہ
شورش کاشمیری	مشب جائے کہ من بودم
آل محمد رزی	سر وادی طیبہ
آل محمد رزی	سر زمین آرزو
ڈاکٹر علی شریعتی	حج
علامہ سید ذیشان حیدر جوادی	مفتاح الجنان
مولانا مقبول حسین	وظائف الابرار
مولانا عبد الماجد دریابادی	سفر حجاز
پروفیسر بعد الرحمن عبد	آنحضرت کے نقش قدم پر
الحاج سید صفدر حسین زیدی مرحوم	سفر حج
ترجیب مولانا سید زوار الحسنین ہمدانی	مناسک حج
سید قاسم محمود	اسلامی انسائیکلو پیڈیا
علامہ محمد حسین اکبر	مناسک حج

ادارہ تبلیغ تعلیمات اسلامی پاکستان کے عظیم پروجیکٹ (زیر تعمیر)

- ★ سائبان سیکنہ (بچیوں کا یتیم خانہ) پلاٹ حاصل کر لیا گیا۔
- ★ باب الحوائج مسجد
- ★ باب الحوائج امام بارگاہ
- ★ مدرسہ مہدیہ تعلیم القرآن، عراق، ایران، شام کے نصاب کے مطابق
- ★ کمپیوٹر شعبہ جدید تبلیغ سے آراستہ
- ★ ہاسٹل علیحدہ نظام رہائش طلبہ اور طالبات
- ★ ماہانہ عالمی امامیہ میگزین (پانچ سال سے باقاعدہ جاری ہے)
- ★ سات مجتہدین کے اجازے موجود ہیں صاحبان خیر بھر پور تعاون فرمائیں۔

مجلس ادارت و منتظمین

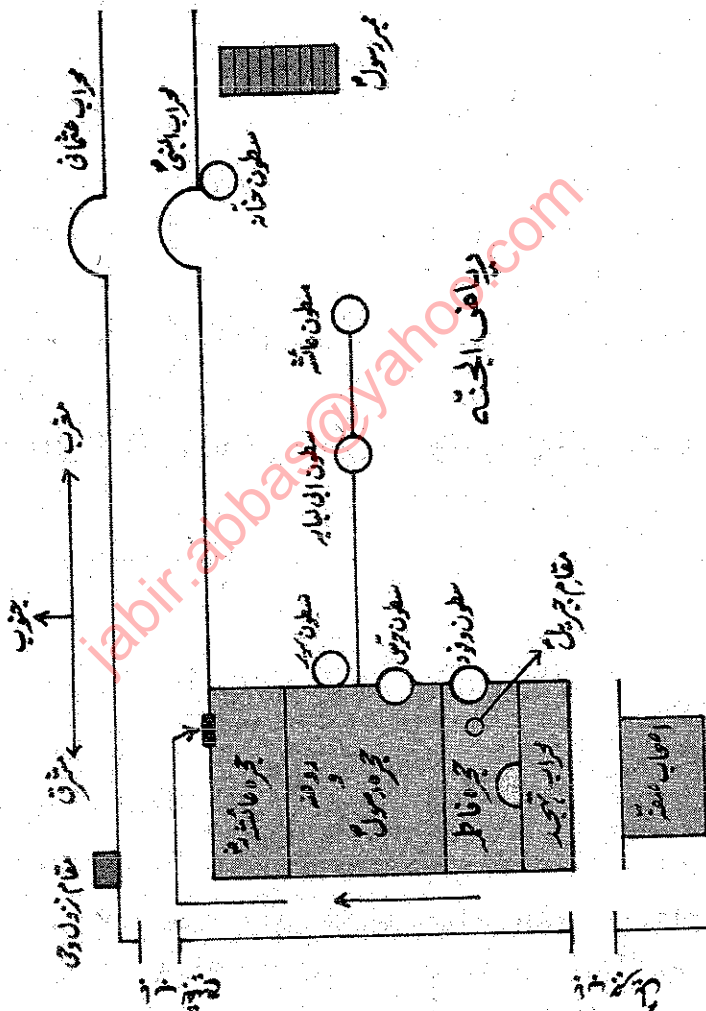
مولانا سید محمد عون نقوی، مولانا شہنشاہ حسین نقوی، مولانا غلام علی عارفی فقی،
مولانا اکبر علی ناصری، سید آصف شاہ حسینی، سید اکبر کاظمی، سید ہادی رضوی اور
دیگر اکاؤنٹ نمبر 1422، بینک الحبیب رضویہ سوسائٹی، کراچی۔
کمرہ نمبر 5، رضویہ امام بارگاہ، رضویہ سوسائٹی، ناظم آباد، کراچی۔

فون: 6621410، 6621221



- ۱۔ وطن پرستوں سے مراد جا بجا حد تک جھگڑا کرنا، جو یہ جو یہ فرار کم کے قریب رہی ہیں
۲۔ اس پرستان میں جن کو ہزاروں کے زائر تھے یہ لوگ ان کی قوموں کے تعظیم الشان امین مکتوفین، عبداللہ ابن مسعودؓ، سعد بن ابی وقاصؓ، ابو سعید خدریؓ
۳۔ وطن پرستان الہیت بھی مدقون ہیں۔
۴۔ شہداء اہل حدیث سے مراد وہ صحابہ ہیں جن کو غزوہ بدر میں زخمی ہو کر مارے گئے تھے اور یہاں شہید ہوئے۔
۵۔ چھٹے امام کے فرزند اور ساتویں امام کے بڑے بھائی، جن کا سہیل کے قریب یہاں پر بھی روضہ بنایا گیا تھا۔ حضرت کوثرؓ کا والد ابراہیمؓ تھا۔ اے احمد کے قریب دفن کیا گیا
۶۔ جن کو سر سے لے کر ایک پتھر سے وہ مردوں کی قبریں ہیں اور ان کے سر سے لے کر ایک پتھر سے وہ مردوں کی قبریں ہیں۔

نقشه روضه رسول و رياض الجنة



عرفانِ حج

تیسری بار کتاب کی اشاعت پر

کاروانِ آلِ عبالا ہور کے شیخ علی جاوید اور سید سعید عالم زیدی سے اظہارِ تشکر

کاروانِ آلِ عبالا ہور گزشتہ 11 سال سے عازمینِ حج کی خدمات کا شرف حاصل کر رہا ہے۔ اس کے آرگنائزر علی جاوید شیخ اور سید سعید عالم زیدی کا کردار ناقابلِ فراموش ہے۔ ان کے معاونین میں شیخ عقیل عباس، شیخ ظہیر علی سرفہرست ہیں۔ کاروان میں روحانی غذا مجالس، محافل، دعائیں اور مناجات کی صورت میں اس طرح حجاج کو فراہم کرتے ہیں کہ اللہ کے مہمانوں کی میزبانی کا شرف نصیب ہوتا ہے۔ ہر سال حج کی عملی ٹریننگ کا بہترین انتظام سید عالم صاحب کے کالج میں کرتے ہیں۔ مثالی کاروانوں میں کاروانِ آلِ عبالا کا شمار ہے۔ اس کتاب کی اشاعت میں حاجی شیخ علی محمد صاحب کے ممنون ہیں جن کے بھائی حاجی ولی محمد کی صحت و سلامتی کے لیے دعا گو ہیں۔ سینٹھ بشارت حسین کی محبت کے بھی مقروض ہیں۔ اس موقع پر مولانا غلام علی عارنی اور مرحوم آلِ محمد رزمی صاحب کا ممنون ہوں جنہوں نے تیسری مرتبہ اشاعت، کتابت، پروف ریڈنگ میں اور مشاورت میں اہم کردار ادا کیا۔ سر سید احمد اور سید غلام اکبر کی محبت اور معاونت پر شکر گزار ہوں۔

(سید محمد عون نقوی)



محقق و شاعر ہمارے مربی آلِ محمد رزمی انتقال فرما گئے

ہمارے مربی حج کے ساتھی قوم کے رہنما متعدد سفر نامہ حج اور بے شمار کتب کے مصنف الحاج سید آلِ محمد رزمی ابن مولانا صوفی ابن حسن رضوی رمضان کی آخری شب اللہ کے حقیقی مہمان بن گئے۔ آپ کی نمازِ جنازہ رضویہ سوسائٹی میں جبکہ تدفین ہاں اور باپ کے درمیان، منگوچہ ضلع خیر پور میں ہوئی۔ ادارہ تبلیغِ تعلیمات اسلامی، تنظیم الکاتب، انجمن وظيفہ سادات و مومنین، کاروانِ آلِ عبالا ہور، حج عمرہ اور زیارات کمیٹی، کاروانِ الحرمین، کاروانِ بلال، حج زیارات فاؤنڈیشن اور دیگر ملک گیر جماعتوں، تنظیموں، اداروں کے علاوہ علماء کرام، ذاکرین عظام، شعراء کرام اور قومیات کے افراد نے آپ کی موت پر سخت رنج و غم کا اظہار اور دعائے مغفرت کی ہے۔

(اس کتاب کے تیسرے ایڈیشن کی اشاعت سے چند روز قبل انتقال ہوا۔)